

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میرا ایمان

مؤلفہ
الاعلیٰ شیخہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا
التعارف

www.KitaboSunnat.com

مترجمہ
مولانا ابوسعید رضا

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر عذری سٹریٹ
انڈیا لاہور

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

میزان الاعتدال اُردو

مؤلفہ

الإمام شمس الدین محمد بن محمد بن عثمان اللہبی

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید رطلہ

جلد پنجم



MANTABA-E-REHMANIA

مکتب رحمانیہ (پنجاب)

اقرا سنٹر عرفی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں



مکتبہ رحمانیہ (جز ۱)

نام کتاب ÷

میزان الاعتدال (جلد اول)

مؤلفہ ÷

الإمام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بن عثمان الدہلی

ناشر ÷

مکتبہ رحمانیہ (جز ۱)

مطبع ÷

خضر جاوید پرنٹرز لاہور



اِقْرَأْ سُنْتَرِ عَرَفِ سَتْرِيْثِ. اُرْدُو بَاَزَارِ لَاهُوْر

فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے،

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۰	۵۳۶۱- عبید اللہ بن خلیفہ ابو غریف ہمدانی		﴿حرف العین﴾
"	۵۳۶۲- عبید اللہ بن خلیفہ خزاعی	۳۷	﴿عبید اللہ﴾
"	۵۳۶۳- عبید اللہ بن رباح قیس رلی	"	۵۳۳۲- عبید اللہ بن ابراہیم جزری
"	۵۳۶۴- عبید اللہ بن زحر	"	۵۳۳۳- عبید اللہ بن ابراہیم انصاری
۴۱	۵۳۶۵- عبید اللہ بن ابی زیاد قدح، ابو حصین کلبی	"	۵۳۳۴- عبید اللہ بن احمد بن معروف
"	۵۳۶۶- عبید اللہ بن زیاد رصافی	"	۵۳۳۵- عبید اللہ بن احمد اندلسی
۴۳	۵۳۶۷- عبید اللہ بن سالم	"	۵۳۳۶- عبید اللہ بن ازور
"	۵۳۶۸- عبید اللہ بن سعید ثقفی	"	۵۳۳۷- عبید اللہ بن اسحاق بن حماد طحی
"	۵۳۶۹- عبید اللہ بن سعید، ابو مسلم	"	۵۳۳۸- عبید اللہ بن انس بن مالک انصاری
۴۴	۵۳۷۰- عبید اللہ بن سعید بن کثیر بن عقیق مصری	۳۸	۵۳۳۹- عبید اللہ بن انس
"	۵۳۷۱- عبید اللہ بن سفیان، ابوسفیان	"	۵۳۵۰- عبید اللہ بن ایاد بن لقیط
"	۵۳۷۲- عبید اللہ بن سلمہ بن وہرام	"	۵۳۵۱- عبید اللہ بن بصرہ حمصی
"	۵۳۷۳- عبید اللہ بن سلمان	"	۵۳۵۲- عبید اللہ بن بشیر بجلی
"	۵۳۷۴- عبید اللہ بن سلیمان	"	۵۳۵۳- عبید اللہ بن تمام، ابو عاصم
"	۵۳۷۵- عبید اللہ بن شہر مہ	"	۵۳۵۴- عبید اللہ بن جاریہ
"	۵۳۷۶- عبید اللہ بن ضرار، ابو عمرو	۳۹	۵۳۵۵- عبید اللہ بن جعفر بن اعین
۴۵	۵۳۷۷- عبید اللہ بن عبد اللہ عتقی بصری	"	۵۳۵۶- عبید اللہ بن ابو جعفر مصری
"	۵۳۷۸- عبید اللہ بن عبد اللہ، ابو نسیب مروزی عتقی	"	۵۳۵۷- عبید اللہ بن حارث
۴۶	۵۳۷۹- عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری	"	۵۳۵۸- عبید اللہ بن حسن عنبری بصری
"	۵۳۸۰- عبید اللہ بن عبد اللہ بن مویب تمیمی	"	۵۳۵۹- عبید اللہ بن ابو حمید ابو خطاب
۴۷	۵۳۸۱- عبید اللہ بن عبد اللہ بن حصین مخطمی	۴۰	۵۳۶۰- عبید اللہ بن خشخاش

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۲	انصاری مدنی	۴۷	عبید اللہ بن عبد اللہ بن محمد عطار
"	۵۴۰۹- عبید اللہ بن الوازع کلابی	"	۵۳۸۳- عبید اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مویب مدنی
"	۵۴۱۰- عبید اللہ بن ولید وصافی	۴۸	۵۳۸۴- عبید اللہ بن عبد الرحمن بن اصم
۵۳	۵۴۱۱- عبید اللہ بن یزید قر دوانی، حرانی	"	۵۳۸۵- عبید اللہ بن عبد الرحمن صاحب القصب
"	۵۴۱۲- عبید اللہ بن یعقوب رازی واعظ	"	۵۳۸۶- عبید اللہ بن عبد الجبید، ابو علی حنفی
"	۵۴۱۳- عبید اللہ بابلی	"	۵۳۸۷- عبید اللہ بن عبد الملک، ابو کلثوم عبیدی
"	۵۴۱۴- عبید اللہ	۴۹	۵۳۸۸- عبید اللہ بن مکرش
۵۴	۵۴۱۵- عبید اللہ	"	۵۳۸۹- عبید اللہ بن علی بغدادی
"	﴿عبید﴾	"	۵۳۹۰- عبید اللہ بن علی بن ابورافع
"	۵۴۱۶- عبید بن اسحاق عطار	"	۵۳۹۱- عبید اللہ بن علی بن عرفطہ
"	۵۴۱۷- عبید بن اغر	"	۵۳۹۲- عبید اللہ بن عمر بن موسیٰ تمیمی
"	۵۴۱۸- عبید بن اول غسانی	"	۵۳۹۳- عبید اللہ بن عمر بغدادی
"	۵۴۱۹- عبید بن باب	۵۰	۵۳۹۴- عبید اللہ بن غالب
"	۵۴۲۰- عبید بن تمیم	"	۵۳۹۵- عبید اللہ بن محمد، ابو معاویہ مؤدب
"	۵۴۲۱- عبید	"	۵۳۹۶- عبید اللہ بن محمد طانخی
۵۵	۵۴۲۲- عبید بن جبر	"	۵۳۹۷- عبید اللہ بن محمد بن عبد العزیز عمری
"	۵۴۲۳- عبید بن حجر	"	۵۳۹۸- عبید اللہ بن محمد اسکندرانی
"	۵۴۲۴- عبید بن حران، ابو معبد	"	۵۳۹۹- عبید اللہ بن محمد بن بطہ عکمری فقیہ
"	۵۴۲۵- عبید بن خشاش	۵۱	۵۴۰۰- عبید اللہ بن محمد بن امام ابو بکر بہیقی
"	۵۴۲۶- عبید بن حنیس	"	۵۴۰۱- عبید اللہ بن محمد بن نصر، ابو محمد ووی
"	۵۴۲۷- عبید بن زید	"	۵۴۰۲- عبید اللہ بن محرز
"	۵۴۲۸- عبید بن سلمان کلبی	"	۵۴۰۳- عبید اللہ بن مغیرہ
"	۵۴۲۹- عبید بن سلمان اغر	"	۵۴۰۴- عبید اللہ بن موسیٰ بن معدان
۵۶	۵۴۳۰- عبید بن سلیمان بابلی مروزی	"	۵۴۰۵- عبید اللہ بن موسیٰ عیسیٰ کوفی،
"	۵۴۳۱- عبید بن صباح	"	۵۴۰۶- عبید اللہ بن نصر بن انس
"	۵۴۳۲- عبید بن طفیل مقری	۵۲	۵۴۰۷- عبید اللہ بن ابو نہیک
"	۵۴۳۳- عبید بن طفیل غطفانی کبیر	"	۵۴۰۸- عبید اللہ بن ہریر بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۲	۵۴۶۱- عبید صید	۵۶	۵۴۳۴- عبید بن عامر
"	۵۴۶۲- عبید، ابوالعوام	"	۵۴۳۵- عبید بن عبد الرحمن، ابوسلمہ
"	۵۴۶۳- عبید ہمدانی	"	۵۴۳۶- عبید بن عبد الرحمن
"	﴿عبیدہ﴾	۵۷	۵۴۳۷- عبید بن عمر ہلالی
"	۵۴۶۴- عبیدہ بن حمید (ضعی) کوفی الخداءنجوی	"	۵۴۳۸- عبید بن عمرو بصری
۶۳	۵۴۶۵- عبیدہ بن معتب ضعی	"	۵۴۳۹- عبید بن عمیر
"	۵۴۶۶- عبیدہ- (زبر کے ساتھ)- بن بلال	"	۵۴۴۰- عبید بن فرج عتکی
"	۵۴۶۷- عبیدہ (زبر کے ساتھ)- بن حسان عنبری سجاری	"	۵۴۴۱- عبید بن قاسم
"	۵۴۶۸- عبیدہ- (زبر کے ساتھ اور ایک قول کے مطابق پیش کے ساتھ)	۵۹	۵۴۴۲- عبید بن ابی قرہ
"	﴿عمیس﴾	"	۵۴۴۳- عبید بن کثیر عامری کوفی التمار، ابوسعید
۶۲	۵۴۶۹- عمیس بن میمون خزاز بصری،	"	۵۴۴۴- عبید بن نصر، ابو محمد لؤلؤی
"	﴿عتاب﴾	"	۵۴۴۵- عبید بن محمد کوفی نحاس
"	۵۴۷۰- عتاب بن اتین	۶۰	۵۴۴۶- عبید بن مسافع مدنی
"	۵۴۷۱- عتاب بن بشیر جزری	"	۵۴۴۷- عبید بن مہران، ابو عباد مدنی
۶۵	۵۴۷۲- عتاب بن ثعلبہ	"	۵۴۴۸- عبید بن مہران الوزان
"	۵۴۷۳- عتاب بن حرب	"	۵۴۴۹- عبید بن مہران مکتب کوفی
"	۵۴۷۴- عتاب	"	۵۴۵۰- عبید بن ابی مریم کئی
"	﴿عتبہ﴾	"	۵۴۵۱- عبید بن میمون مصری
"	۵۴۷۵- عتبہ بن ابو حکیم	"	۵۴۵۲- عبید بن میمون مدنی
۶۶	۵۴۷۶- عتبہ بن حمید	۶۱	۵۴۵۳- عبید بن ہشام، ابو نعیم حلبی
"	۵۴۷۷- عتبہ بن سکین	"	۵۴۵۴- عبید بن واقد بصری
"	۵۴۷۸- عتبہ بن ابوسلیمان طائی	"	۵۴۵۵- عبید بن ابووزیر حلبی
"	۵۴۷۹- عتبہ بن عبد اللہ بن عمرو	"	۵۴۵۶- عبید بن یزید حمصی، ابو بشر
"	۵۴۸۰- عتبہ بن عبد اللہ	"	۵۴۵۷- عبید
"	۵۴۸۱- عتبہ بن عبد الرحمن حرستانی	"	۵۴۵۸- عبید کندی
۶۷	۵۴۸۲- عتبہ بن عبید اللہ (یا) ابن عبد اللہ	۶۲	۵۴۵۹- عبید مولیٰ سائب
"	۵۴۸۳- عتبہ بن عویم بن ساعدہ	"	۵۴۶۰- عبید مکتب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۲	عثمان بن ابوراشد ازدی - ۵۵۰۹	۶۷	عتبہ بن غزو ان رقاشی - ۵۴۸۴
"	عثمان بن ربیعہ بن عبد اللہ بن الہدیہ - ۵۵۱۰	"	عتبہ بن محمد بن حارث بن نوفل - ۵۴۸۵
"	عثمان بن رشید - ۵۵۱۱	۶۸	عتبہ بن یقظان - ۵۴۸۶
"	عثمان بن رواد المؤمنون - ۵۵۱۲	"	عتبہ - ۵۴۸۷
"	عثمان بن زائدہ - ۵۵۱۳	"	﴿عتیبہ، عتیک، عثکل﴾
"	عثمان بن ابوزرعہ - ۵۵۱۴	"	عتیبہ بنت عبد الملک - ۵۴۸۸
"	عثمان بن سالم - ۵۵۱۵	"	عتیک بن حارث - ۵۴۸۹
۷۳	عثمان بن ساج - ۵۵۱۶	۶۹	عثکل - ۵۴۹۰
"	عثمان بن سعد الکاتب - ۵۵۱۷	"	﴿عثمان﴾
۷۴	عثمان بن سلیمان - ۵۵۱۸	"	عثمان بن ابراہیم حاطبی مدنی - ۵۴۹۱
"	عثمان بن سلیمان حارثی - ۵۵۱۹	"	عثمان بن احمد (بن) سماک، ابو عمر دقاق - ۵۴۹۲
"	عثمان بن سلیمان - ۵۵۲۰	"	عثمان بن اسحاق - ۵۴۹۳
"	عثمان بن سماک - ۵۵۲۱	"	عثمان بن جبیر حجازی - ۵۴۹۴
"	عثمان بن سہل - ۵۵۲۲	۷۰	عثمان بن جہم - ۵۴۹۵
"	عثمان بن ابوسودہ مقدسی - ۵۵۲۳	"	عثمان بن ابی حازم - ۵۴۹۶
"	عثمان بن ابوشیبہ، ابوالحسن - ۵۵۲۴	"	عثمان بن حارث - ۵۴۹۷
۷۸	عثمان بن صالح السہمی - ۵۵۲۵	"	عثمان بن حرب بابلی - ۵۴۹۸
۷۹	عثمان بن ابوصہباء - ۵۵۲۶	"	عثمان بن حسن رافعی - ۵۴۹۹
"	عثمان بن ضحاک بن عثمان خزاعی - ۵۵۲۷	"	عثمان بن خلدہ زرقی - ۵۵۰۰
"	عثمان بن ابوعاتکہ - ۵۵۲۸	"	عثمان بن حکم جذامی - ۵۵۰۱
"	عثمان بن عبد اللہ اموی شامی - ۵۵۲۹	۷۱	عثمان بن حکیم - ۵۵۰۲
۸۱	عثمان بن عبد اللہ طائفی - ۵۵۳۰	"	عثمان بن حکیم - ۵۵۰۳
"	عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی طائفی - ۵۵۳۱	"	عثمان بن خالد عثمانی اموی مدنی - ۵۵۰۴
"	عثمان بن عبد اللہ عبیدی: - ۵۵۳۲	"	عثمان بن خالد - ۵۵۰۵
"	عثمان بن عبد اللہ بن حکم - ۵۵۳۳	"	عثمان بن خطاب، ابو عمر بلوی مغربی، ابوالدنیاء شج - ۵۵۰۶
"	عثمان بن عبد اللہ شحام - ۵۵۳۴	۷۲	عثمان بن داود - ۵۵۰۷
۸۲	عثمان بن عبد اللہ موصلی خولانی - ۵۵۳۵	"	عثمان بن دینار - ۵۵۰۸

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۲	۵۵۶۳- عثمان بن محمد احنسی مدنی	۸۲	۵۵۳۶- عثمان بن عباد
"	۵۵۶۴- عثمان بن محمد	"	۵۵۳۷- عثمان بن عبدالرحمن قرشی زہری وقاصی مالکی ابو عمرو
"	۵۵۶۵- عثمان بن محمد انماطی، شیخ	۸۴	۵۵۳۸- عثمان بن عبدالرحمن طرائفی مؤدب
"	۵۵۶۶- عثمان بن محمد بن ربیعہ بن ابو عبدالرحمن مدنی	۸۵	۵۵۳۹- عثمان بن عبدالرحمن بن ابان
"	۵۵۶۷- عثمان بن مسلم بن ہرمز	"	۵۵۴۰- عثمان بن عبدالرحمن تیمی
"	۵۵۶۸- عثمان بن مسلم بنقی	"	۵۵۴۱- عثمان بن عبدالرحمن
"	۵۵۶۹- عثمان بن مضرس	۸۶	۵۵۴۲- عثمان بن عبدالرحمن
۹۳	۵۵۷۰- عثمان بن مطرشیبانی بصری ثم راہوی مقریء	"	۵۵۴۳- عثمان بن عبدالرحمن نجفی بصری
۹۴	۵۵۷۱- عثمان بن معاویہ	"	۵۵۴۴- عثمان بن عبدالملک
۹۶	۵۵۷۲- عثمان بن مغیرہ	"	۵۵۴۵- عثمان بن عثمان قرشی
"	۵۵۷۳- عثمان بن مغیرہ ثقفی	۸۷	۵۵۴۶- عثمان بن عطاء بن ابو مسلم خراسانی
"	۵۵۷۴- عثمان بن مقسم بری، ابو سلمہ کندی بصری	۸۸	۵۵۴۷- عثمان بن عفان بختانی
۹۸	۵۵۷۵- عثمان بن موزع	"	۵۵۴۸- عثمان بن العلاء
"	۵۵۷۶- عثمان بن موسیٰ مزنی	"	۵۵۴۹- عثمان بن علی بن معمر بن ابو عامر
"	۵۵۷۷- عثمان بن مویز کوفی	"	۵۵۵۰- عثمان بن عمر بن عثمان بن ابو حنیفہ
۹۹	۵۵۷۸- عثمان بن ناجیہ	"	۵۵۵۱- عثمان بن عمر بن فارس عبدی بصری
"	۵۵۷۹- عثمان بن نعیم مصری	"	۵۵۵۲- عثمان بن عمرو بن ساج
"	۵۵۸۰- عثمان بن نمر	۸۹	۵۵۵۳- عثمان بن عمرو بن متاب بغدادی
"	۵۵۸۱- عثمان بن یثیم مؤذن عبدی	"	۵۵۵۴- عثمان بن عمرو بن باغ بصری
"	۵۵۸۲- عثمان بن واقد بن محمد عمری	"	۵۵۵۵- عثمان بن عمارہ
"	۵۵۸۳- عثمان بن یحییٰ حضرمی	"	۵۵۵۶- عثمان بن عمیر، ابوالیقظان ثقفی کوفی بجلی
۱۰۰	۵۵۸۴- عثمان بن یحییٰ بن مرہ ثقفی	۹۰	۵۵۵۷- عثمان بن غیاث
"	۵۵۸۵- عثمان بن یحییٰ	"	۵۵۵۸- عثمان بن فائد
"	۵۵۸۶- عثمان بن یحییٰ	۹۱	۵۵۵۹- عثمان بن فرقد بصری
"	۵۵۸۷- عثمان بن شام، ابو سلمہ بصری	"	۵۵۶۰- عثمان بن قادر مصری
"	۵۵۸۸- عثمان	"	۵۵۶۱- عثمان بن قیس، ابوالیقظان
۱۰۱	۵۵۸۹- عثمان اعرج	"	۵۵۶۲- عثمان بن ابوالککات

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۴	۵۶۱۱- عروہ بن اذینہ	۱۰۱	۵۵۹۰- عثمان تنوخی
"	۵۶۱۲- عروہ بن زبیر	"	۵۵۹۱- عثمان، ابو عمرو مؤذن کوفی
۱۰۵	۵۶۱۳- عروہ بن سعید	"	﴿عجلان، عجیبہ، عجیر﴾
"	۵۶۱۴- عروہ بن عبداللہ	"	۵۵۹۲- عجلان (بن اسماعیل) بن سمعان
"	۵۶۱۵- عروہ بن علی سہمی	"	۵۵۹۳- عجلان بن اہل بابلی
"	۵۶۱۶- عروہ بن مروان عرقی	"	۵۵۹۴- عجیبہ بن عبدالحمید
۱۰۶	۵۶۱۷- عروہ بن نزال	"	۵۵۹۵- عجیر بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب مطلبی
"	۵۶۱۸- عروہ مزنی	۱۰۲	﴿عدی﴾
"	﴿عریان، عریف﴾	"	۵۵۹۶- عدی بن اراطہ بن اشعث بصری
"	۵۶۱۹- عریان	"	۵۵۹۷- عدی بن ثابت
"	۵۶۲۰- عریف بن ابراہیم	"	۵۵۹۸- عدی بن ابوعمارہ بصری ذراع
"	۵۶۲۱- عریف بن درہم	"	۵۵۹۹- عدی بن فضل، ابو حاتم بصری
"	﴿عزرة، عزیر﴾	۱۰۳	۵۶۰۰- عدی بن ابوقلوص
"	۵۶۲۲- عزرة بن قیس	"	﴿عذافر، عذال﴾
۱۰۷	۵۶۲۳- عزرة بن قیس	"	۵۶۰۱- عذافر بصری
"	۵۶۲۴- عزیر بن احمد بن محمد، ابوالقاسم مضری اصیبہانی	"	۵۶۰۲- عذال بن محمد
"	﴿عسقلانی، عسل﴾	"	﴿عراک، عربی، عرعرہ﴾
"	۵۶۲۵- عسقلانی	"	۵۶۰۳- عراق بن خالد بن یزید دمشقی مقری
"	۵۶۲۶- عسل بن سفیان	"	۵۶۰۴- عراق بن مالک
"	﴿عصام﴾	"	۵۶۰۵- عربی، ابوصالح بصری
۱۰۸	۵۶۲۷- عصام بن زید	"	۵۶۰۶- عرعرہ بن برندشامی
"	۵۶۲۸- عصام بن رواد بن جرح عسقلانی	۱۰۴	﴿عرفہ، عرفط﴾
"	۵۶۲۹- عصام بن طلیق	"	۵۶۰۷- عرفہ بن یزید عبدی
"	۵۶۳۰- عصام بن ابو عصام	"	۵۶۰۸- عرفہ
"	۵۶۳۱- عصام بن قدامہ	"	۵۶۰۹- عرفط بن ابو حارث
"	۵۶۳۲- عصام بن لیث سدوی بدوی	"	﴿عروہ﴾
۱۰۹	۵۶۳۳- عصام بن وضاح سرخی	"	۵۶۱۰- عروہ بن ادیہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۱۸	۵۶۵۸- عطاء بن یزید	۱۰۹	۵۶۳۳- عصام بن یوسف الجلی
"	۵۶۵۹- عطاء بن یزید لیس	"	﴿عصمہ﴾
۱۱۹	۵۶۶۰- عطاء بن یسار مدنی	"	۵۶۳۵- عصمہ بن بشیر
"	۵۶۶۱- عطاء ابو محمد جمال	"	۵۶۳۶- عصمہ بن عروہ قسیمی
"	۵۶۶۲- عطاء شامی	"	۵۶۳۷- عصمہ بن محمد
"	۵۶۶۳- عطاء بصری عطار	۱۱۰	۵۶۳۸- عصمہ بن متوکل
"	۵۶۶۴- عطاء مولیٰ ابن ابواحمد	"	۵۶۳۹- عصمہ
۱۲۰	۵۶۶۵- عطاء سلیمی	"	﴿عطار ذعطف﴾
"	۵۶۶۶- عطاء ابو حسن	"	۵۶۴۰- عطار دین عبداللہ
"	۵۶۶۷- عطاء یزاز	"	۵۶۴۱- عطف شامی
"	۵۶۶۸- عطاء عامری	"	۵۶۴۲- عطف بن خالد مخزومی
"	۵۶۶۹- عطاء مولیٰ أم صبیہ جہنیہ	"	﴿عطاء﴾
"	۵۶۷۰- عطاء مولیٰ ابن ابواحمد	۱۱۱	۵۶۴۳- عطاء بن جبلة
"	۵۶۷۱- عطاء سلیمی	"	۵۶۴۴- عطاء بن دینار ہذلی بصری
۱۲۱	﴿عطیہ﴾	"	۵۶۴۵- عطاء بن ابوراشد
"	۵۶۷۲- عطیہ بن بسر	۱۱۳	۵۶۴۶- عطاء بن ابی رباح
۱۲۲	۵۶۷۳- عطیہ بن سعد عوفی کوفی	"	۵۶۴۷- عطاء بن سائب بن زید ثقفی ابوزید کوفی
"	۵۶۷۴- عطیہ بن سفیان ثقفی	۱۱۵	۵۶۴۸- عطاء بن عبداللہ خراسانی
"	۵۶۷۵- عطیہ بن سلیمان	۱۱۷	۵۶۴۹- عطاء بن عثمان قرشی
"	۵۶۷۶- عطیہ بن عارض	"	۵۶۵۰- عطاء بن عجلان حنفی بصری
"	۵۶۷۷- عطیہ بن عامر جہنی	"	۵۶۵۱- عطاء بن مبارک
"	۵۶۷۸- عطیہ بن عطیہ	"	۵۶۵۲- عطاء بن محمد بجمری
۱۲۳	۵۶۷۹- عطیہ بن یعلیٰ	"	۵۶۵۳- عطاء بن مسروق فزازی
"	۵۶۸۰- عطیہ طفاوی	"	۵۶۵۴- عطاء بن مسلم خفاف
"	﴿عطی﴾	۱۱۸	۵۶۵۵- عطاء بن میمون
"	۵۶۸۱- عطی بن مجدی ضمری	"	۵۶۵۶- عطاء بن ابومیونہ بصری
"	﴿عقان﴾	"	۵۶۵۷- عطاء بن نقادہ اسدی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۱	﴿عقیصا﴾	۱۲۳	۵۶۸۲- عفان بن سعید
"	۵۶۸۳- عقیصا، ابوسعید تمیمی	"	۵۶۸۳- عفان
"	﴿عقیل، عقیلہ﴾	"	۵۶۸۴- عفان بن مسلم صفار
"	۵۶۸۵- عقیل بن جابر بن عبد اللہ انصاری	۱۲۵	﴿عفیر﴾
۱۳۲	۵۶۸۶- عقیل بن شیبیب	"	۵۶۸۵- عفیر بن معدان حمصی مؤذن ابو عائد
"	۵۶۸۷- عقیل بن یحییٰ جعدی	۱۲۶	﴿عقیف، عقبہ﴾
"	۵۶۸۸- عقیلہ	"	۵۶۸۶- عقیف بن سالم موصلی (محدث)
"	۵۶۸۹- عقیل بن خالد ایلی	"	۵۶۸۷- عقیف بن عمرو سہمی
۱۳۳	﴿عکاش، عکرمہ﴾	۱۲۷	۵۶۸۸- عقبہ بن بشیر اسدی
"	۵۶۸۹- عکاش بن اشعث بصری	"	۵۶۸۹- عقبہ بن توأم
"	۵۶۹۰- عکرمہ بن ابراہیم ازدی	"	۵۶۹۰- عقبہ بن حسان بصری
"	۵۶۹۱- عکرمہ بن اسد حضرمی	"	۵۶۹۱- عقبہ بن ابو حسان
"	۵۶۹۲- عکرمہ بن خالد بن سلمہ مخزومی	۱۲۸	۵۶۹۲- عقبہ بن خالد سکونی
۱۳۴	۵۶۹۳- عکرمہ بن خالد بن سعید بن عاصی مخزومی	"	۵۶۹۳- عقبہ بن شداد بن امیہ
"	۵۶۹۴- عکرمہ بن ذؤیب	"	۵۶۹۴- عقبہ بن عبد اللہ بن عززی
"	۵۶۹۵- عکرمہ بن عمار ابو عمار علی یمامی	"	۵۶۹۵- عقبہ بن عبد اللہ رفاعی اصم
۱۳۶	۵۶۹۶- عکرمہ بن مصعب	۱۲۹	۵۶۹۶- عقبہ بن ابوصہبہ ابابلی مولا ہم بصری
"	۵۶۹۷- عکرمہ بن یزید	"	۵۶۹۷- عقبہ بن عبد الرحمن حجازی
"	۵۶۹۸- عکرمہ	۱۳۰	۵۶۹۸- عقبہ بن عبید ابورحال
۱۴۰	﴿العلاء﴾	"	۵۶۹۹- عقبہ بن علقمہ ابو جنوب
"	۵۷۰۰- العلاء بن برد بن سان دمشقی	"	۵۷۰۰- عقبہ بن علقمہ بیروتی
"	۵۷۰۱- العلاء بن بشر عثمی	"	۵۷۰۱- عقبہ بن علی
"	۵۷۰۲- العلاء بن بشیر مزنی	۱۳۱	۵۷۰۲- عقبہ بن وہب
۱۴۱	۵۷۰۳- العلاء بن ثعلبہ	"	۵۷۰۳- عقبہ بن یریم دمشقی
"	۵۷۰۴- العلاء بن حارث دمشقی	"	۵۷۰۴- عقبہ بن یونس اسدی
"	۵۷۰۵- العلاء بن حجاج	"	۵۷۰۵- عقبہ عقیلی
"	۵۷۰۶- العلاء بن حکم بصری	"	۵۷۰۶- عقبہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۵۱	۵۷۵۷- العلاء بجلی	۱۴۱	۵۷۳۰- العلاء بن ابوجحیم
"	۵۷۵۸- العلاء	"	۵۷۳۱- العلاء بن خالد کابلی اسدی کوفی
"	﴿علاج علقان علباء﴾	۱۴۲	۵۷۳۲- العلاء بن خالد واسطی
۱۵۲	۵۷۵۹- علاج بن عمرو	"	۵۷۳۳- العلاء بن خالد بن وردان ابوشیبہ بصری حنفی
"	۵۷۶۰- علقان بن ابومسلم	"	۵۷۳۴- العلاء بن خالد مجاشعی
"	۵۷۶۱- علقان بن زید صوفی	"	۵۷۳۵- العلاء بن زید بصری
"	۵۷۶۲- علباء بن ابوعلباء	"	۵۷۳۶- العلاء بن زید لثقفی بصری
"	﴿علقمہ﴾	۱۴۳	۵۷۳۷- العلاء بن زبیر ازدی
"	۵۷۶۳- علقمہ بن بجالہ	"	۵۷۳۸- العلاء بن سلیمان رقی ابوسلیمان
"	۵۷۶۴- علقمہ بن ابوجمرہ نصر بن عمران ضعی	۱۴۵	۵۷۳۹- العلاء بن صالح تمیمی کوفی
۱۵۳	۵۷۶۵- علقمہ بن نھله	"	۵۷۴۰- العلاء بن ابوعباس الشاعر الکلبی
"	۵۷۶۶- علقمہ بن ہلال کلبی	"	۵۷۴۱- العلاء بن عبدالرحمن بن یعقوب مدنی، مولیٰ الحرقة
"	۵۷۶۷- علقمہ بن وائل بن حجر	۱۴۶	۵۷۴۲- العلاء بن عتبہ شامی مکی
"	۵۷۶۸- علقمہ بن یزید بن سوید	۱۴۷	۵۷۴۳- العلاء بن عمر حنفی کوفی
"	﴿علقوان﴾	"	۵۷۴۴- العلاء بن فرد
"	۵۷۶۹- علقوان بن داؤد بجلی	۱۴۸	۵۷۴۵- العلاء بن فضل منقری
۱۵۶	۵۷۷۰- علقوان ابورہم	"	۵۷۴۶- العلاء بن کثیر دمشقی ابوسعید
"	۵۷۷۱- علی بن ابراہیم جرسانی	"	۵۷۴۷- العلاء بن کثیر قرشی
"	۵۷۷۲- علی بن ابراہیم ابوالحسن محمدی	۱۴۹	۵۷۴۸- العلاء بن محمد بن سیار مازنی
"	۵۷۷۳- علی بن ابراہیم بن ہشام بلدی	"	۵۷۴۹- العلاء بن مسلمہ رواں
"	۵۷۷۴- علی بن احمد بن نصر ابوغالب ازدی	"	۵۷۵۰- العلاء بن مہیب کوفی
"	۵۷۷۵- علی بن احمد بصری	"	۵۷۵۱- العلاء بن منہال
۱۵۷	۵۷۷۶- علی بن احمد مؤدب حلوانی	"	۵۷۵۲- العلاء بن میمون
"	۵۷۷۷- علی بن احمد بن ابوقیس مقرر رفاء	۱۵۰	۵۷۵۳- العلاء
"	۵۷۷۸- علی بن احمد بن زبیر تمیمی مالکی دمشقی	"	۵۷۵۴- العلاء بن ہلال بابلی رقی
"	۵۷۷۹- علی بن احمد بن عبدالعزیز جرسانی	"	۵۷۵۵- العلاء بن ہلال بن ابوعطیہ بابلی بصری
"	۵۷۸۰- علی بن احمد، شیخ الاسلام ابوحسن ہکاری	۱۵۱	۵۷۵۶- العلاء بن یزید ابومحمد ثقفی واسطی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶۳	۵۸۰۸- علی بن حاتم، ابو معاویہ	۱۵۸	۵۷۸۱- علی بن احمد بن علی مصیصی
"	۵۸۰۹- علی بن حزور	"	۵۷۸۲- علی بن احمد بن فروخ واعظ
۱۶۴	۵۸۱۰- علی بن حسان رمی	"	۵۷۸۳- علی بن احمد بن طالب معدل
"	۵۸۱۱- علی بن حسن بن پیر سامی	"	۵۷۸۴- علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز
۱۶۵	۵۸۱۲- علی بن حسن نسوی	"	۵۷۸۵- علی بن احمد بن بقتلہام
"	۵۸۱۳- علی بن حسن بن جعفر بن کریب	"	۵۷۸۶- علی بن احمد بن دباس
"	۵۸۱۴- علی بن حسن مکتب	۱۵۹	۵۷۸۷- علی بن احمد، ابوالحسن بن مرتب
۱۶۶	۵۸۱۵- علی بن حسن بن احمد خزاز	"	۵۷۸۸- علی بن احمد ہاشمی، ابو یحیاء
"	۵۸۱۶- علی بن حسن کوفی	"	۵۷۸۹- علی بن احمد، ابوالحسن نعیمی
"	۵۸۱۷- علی بن حسن صفار	"	۵۷۹۰- علی بن احمد بن علی واعظ بن فضاض شروانی
"	۵۸۱۸- علی بن حسن، ابوالحسن جراحی قاضی	"	۵۷۹۱- علی بن احمد حرانی مغربی
"	۵۸۱۹- علی بن حسن بن بندار استر اباذی	۱۶۰	۵۷۹۲- علی بن اسحاق بن زاطیا، ابوالحسن مخزومی
۱۶۷	۵۸۲۰- علی بن حسن ذہلی افسس	"	۵۷۹۳- علی بن امیرک خزانی مروزی
"	۵۸۲۱- علی بن حسن کلبی	"	۵۷۹۴- علی بن ایوب، ابوالقاسم کعمی
"	۵۸۲۲- علی بن حسن بن علی شاعر	"	۵۷۹۵- علی بن ایوب، ابوالحسن قتی بن ساربان الکاتب
"	۵۸۲۳- علی بن حسن خسرو جردی	"	۵۷۹۶- علی بن بذیمہ حرانی
"	۵۸۲۴- علی بن حسن رازی	"	۵۷۹۷- علی بن بشری دمشقی عطار
"	۵۸۲۵- علی بن حسن طرسوسی	"	۵۷۹۸- علی بن ابوبکر اسفندی رازی
"	۵۸۲۶- علی بن حسن بن قاسم، ابوالحسن	۱۶۱	۵۷۹۹- علی بن بشیر اموی
۱۶۸	۵۸۲۷- علی بن حسن بن صقر صالح	"	۵۸۰۰- علی بن بلال مہلمی
"	۵۸۲۸- علی بن حسن صقلی قزوینی	"	۵۸۰۱- علی بن ثابت دہان
"	۵۸۲۹- علی بن حسین	"	۵۸۰۲- علی بن ثابت جزری، ابوالاحمد
"	۵۸۳۰- علی بن حسین بن واقد مروزی	"	۵۸۰۳- علی بن جابارہ قزوینی
"	۵۸۳۱- علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی اموی	"	۵۸۰۴- علی بن جعد، ابوالحسن جوہری
۱۶۹	۵۸۳۲- علی بن حسین رصانی	۱۶۲	۵۸۰۵- علی بن جعفر بن محمد صادق
"	۵۸۳۳- علی بن حسین علوی حسینی شریف مرتضیٰ	"	۵۸۰۶- علی بن جمیل رقی
"	۵۸۳۴- علی بن حسین	۱۶۳	۵۸۰۷- علی بن چند

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۷۷	۵۸۶۲- علی بن سلیمان ازدی	۱۶۹	۵۸۳۵- علی بن حفص مدائنی
۱۷۸	۵۸۶۳- علی بن سلیمان	۱۷۰	۵۸۳۶- علی بن حکم بنانی بصری
"	۵۸۶۴- علی بن سلیمان بن ابورقاع	"	۵۸۳۷- علی بن حماد بن سکین
"	۵۸۶۵- علی بن سوید	"	۵۸۳۸- علی بن حمدان ساوی
"	۵۸۶۶- علی بن شاذان	"	۵۸۳۹- علی بن ابوجملہ
"	۵۸۶۷- علی بن شبرمہ	"	۵۸۴۰- علی بن حمید سلولی
"	۵۸۶۸- علی بن شداد خنی	"	۵۸۴۱- علی بن خضر سلمی دمشق
"	۵۸۶۹- علی بن صالح بن جی	۱۷۱	۵۸۴۲- علی بن خلف مصری
"	۵۸۷۰- علی بن صالح	"	۵۸۴۳- علی بن داؤد قنطری
"	۵۸۷۱- علی بن صالح	"	۵۸۴۴- علی بن داؤد
۱۷۹	۵۸۷۲- علی بن صالح	"	۵۸۴۵- علی بن ربیعہ قرشی
"	۵۸۷۳- علی بن صقر سکری	"	۵۸۴۶- علی بن ربیع
"	۵۸۷۴- علی بن ابوطالب قرشی بصری	"	۵۸۴۷- علی بن زید
"	۵۸۷۵- علی بن طبرارخ	"	۵۸۴۸- علی بن زرارہ
"	۵۸۷۶- علی بن ابوظحہ	۱۷۲	۵۸۴۹- علی بن زیاد یمامی
۱۸۰	۵۸۷۷- علی بن ظہیان عیسیٰ	"	۵۸۵۰- علی بن زید بن حدعان
"	۵۸۷۸- علی بن عابس ازرق اسدی کوفی	۱۷۴	۵۸۵۱- علی بن زید بن عیسیٰ
۱۸۱	۵۸۷۹- علی بن عاصم بن صہیب، ابوالحسن واسطی	"	۵۸۵۲- علی بن ابوسارہ
۱۸۲	۵۸۸۰- علی بن عبداللہ بن جعفر، ابوالحسن	۱۷۶	۵۸۵۳- علی بن سالم بصری
۱۸۷	۵۸۸۱- علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح	"	۵۸۵۴- علی بن سخت
"	۵۸۸۲- علی بن عبداللہ بن ابومطر اسکندرانی	"	۵۸۵۵- علی بن سراج مصری
"	۵۸۸۳- علی بن عبداللہ بردانی	"	۵۸۵۶- علی بن سعید بن بشیر رازی
۱۸۸	۵۸۸۴- علی بن عبداللہ باریق ازدی	۱۷۷	۵۸۵۷- علی بن سعید ربلی
"	۵۸۸۵- علی بن عبداللہ بن جہضم الزاہد، ابوالحسن	"	۵۸۵۸- علی بن سہل نسائی ثم ربلی
"	۵۸۸۶- علی بن عبدالاعلیٰ بن عامر ثعلبی	"	۵۸۵۹- علی بن سعید بن شہر یار رقی
"	۵۸۸۷- علی بن عبدالحمید	"	۵۸۶۰- علی بن ابوسعید بن یونس مصری
"	۵۸۸۸- علی بن عبدالعزیز بغوی	"	۵۸۶۱- علی بن سلمہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹۷	۵۹۱۶۔ علی بن قاسم کندی	۱۸۹	۵۸۸۹۔ علی بن عبدالعزیز
"	۵۹۱۷۔ علی بن قتیبہ رفاعی	"	۵۸۹۰۔ علی بن عبدالملک بن دہشم طرسوسی
"	۵۹۱۸۔ علی بن قدامہ وکیل	"	۵۸۹۱۔ علی بن عبید اللہ ابوالحسن بن زانغونی
"	۵۹۱۹۔ علی بن قرین بن ہبیس	"	۵۸۹۲۔ علی بن عبدہ تمیمی ابوالحسن مکتب
۱۹۸	۵۹۲۰۔ علی بن ماجدہ	"	۵۸۹۳۔ علی بن عبید انصاری
"	۵۹۲۱۔ علی بن مالک عبدی	۱۹۰	۵۸۹۴۔ علی بن عبیدہ ریحانی کاتب
"	۵۹۲۲۔ علی بن مبارک	"	۵۸۹۵۔ علی بن عثمان لاحقی
"	۵۹۲۳۔ علی بن مبارک ہنائی بصری	"	۵۸۹۶۔ علی بن عثمان اشج ابودنیا
۱۹۹	۵۹۲۴۔ علی بن شنی کوفی	"	۵۸۹۷۔ علی بن عروہ دمشقی
"	۵۹۲۵۔ علی بن مجاہد کابلی	۱۹۱	۵۸۹۸۔ علی بن عقیل ابومحمد ابووفاء ظفری جنبلی
"	۵۹۲۶۔ علی بن محسن ابوالقاسم تنوخی	"	۵۸۹۹۔ علی بن علقمہ انماری
"	۵۹۲۷۔ علی بن محمد ابوالحسن مدائنی	۱۹۲	۵۹۰۰۔ علی بن علی بن برکہ بن عبیدہ کرخی
"	۵۹۲۸۔ علی بن محمد بن ابوفہم تنوخی ابوالقاسم	"	۵۹۰۱۔ علی بن علی بن بنجاد بن رفاعہ رفاعی ابواسماعیل بصری
۲۰۰	۵۹۲۹۔ علی بن محمد بن ابوسارہ	"	۵۹۰۲۔ علی بن ابوعلی قرشی
"	۵۹۳۰۔ علی بن محمد صالح	۱۹۳	۵۹۰۳۔ علی بن ابوعلی لہسی مدنی
"	۵۹۳۱۔ علی بن محمد بن عیسیٰ خیاط	۱۹۴	۵۹۰۴۔ علی بن عمر ابوالحسن حربی سکری
"	۵۹۳۲۔ علی بن محمد بن حفص	"	۵۹۰۵۔ علی بن عمر دمشقی
"	۵۹۳۳۔ علی بن محمد بن سعید موصلی	"	۵۹۰۶۔ علی بن عمرو ثقفی
"	۵۹۳۴۔ علی بن محمد مصلیٰ شونیزی	"	۵۹۰۷۔ علی بن عیسیٰ بن یزید
"	۵۹۳۵۔ علی بن محمد بن احمد بن لؤلؤ وراق	"	۵۹۰۸۔ علی بن عیسیٰ غسانی
"	۵۹۳۶۔ علی بن محمد بن مروان تمار	۱۹۵	۵۹۰۹۔ علی بن عیسیٰ اصمعی
۲۰۱	۵۹۳۷۔ علی بن محمد بن احمد بن کیسان	"	۵۹۱۰۔ علی بن عیسیٰ رمانی
"	۵۹۳۸۔ علی بن محمد زہری	"	۵۹۱۱۔ علی بن غالب فہری بصری
"	۵۹۳۹۔ علی بن محمد ابواحمد حبیبی مروزی	"	۵۹۱۲۔ علی بن غراب ابویحییٰ فزاری کوفی
"	۵۹۴۰۔ علی بن محمد بن صافی ربیع دمشقی	۱۹۶	۵۹۱۳۔ علی بن غوث سیسی
"	۵۹۴۱۔ علی بن محمد ابوالقاسم شریف زیدی حرانی	"	۵۹۱۴۔ علی بن ابوقاطمہ
"	۵۹۴۲۔ علی بن محمد	"	۵۹۱۵۔ علی بن قادم ابوالحسن خزاعی کوفی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۰۷	۵۹۶۹- علی بن واقد مروزی	۲۰۲	۵۹۴۳- علی بن محمد سری وراق
"	۵۹۷۰- علی بن یحییٰ بزاز	"	۵۹۴۴- علی بن محمد بن حسن بن یزید ادا ابو تمام عبدی
"	۵۹۷۱- علی بن یزید بن رکانہ	"	۵۹۴۵- علی بن محمد بن بکران
"	۵۹۷۲- علی بن یزید الہبانی شامی	"	۵۹۴۶- علی بن مزاد جرجانی
۲۰۸	۵۹۷۳- علی بن یزید صدائی ابو الحسن	"	۵۹۴۷- علی بن مسعد ہبالی بصری
۲۰۹	۵۹۷۴- علی بن یزید بلی	۲۰۳	۵۹۴۸- علی بن مشرف انماطی
"	۵۹۷۵- علی بن یزید جرجانی جوہری	"	۵۹۴۹- علی بن مصعب
"	۵۹۷۶- علی بن یعقوب بن سوید	"	۵۹۵۰- علی بن مظفر بن علی بن مظفر ابو الحسن اصبہانی ثم بغدادی
"	۵۹۷۷- علی بن یعقوب بن سوید	"	۵۹۵۱- علی بن معبد بن نوح بغدادی
"	۵۹۷۸- علی بن یعقوب بلاذری	"	۵۹۵۲- علی بن معبد بن شداد رقی
"	۵۹۷۹- علی بن یونس بلخی	"	۵۹۵۳- علی بن معمر قرشی
"	۵۹۸۰- علی بن یونس مدینی	"	۵۹۵۴- علی بن معاذ ریمینی
۲۱۰	۵۹۸۱- علی اسدی	۲۰۴	۵۹۵۵- علی بن منذر طریقی
"	۵۹۸۲- علی حورانی	"	۵۹۵۶- علی بن مہاجر
"	۵۹۸۳- علی	"	۵۹۵۷- علی بن مہران رازی طبری
"	۵۹۸۴- علی عسقلانی	"	۵۹۵۸- علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد ہاشمی علوی (یعنی امام علی رضا)
"	۵۹۸۵- علی بن اعرابی	"	۵۹۵۹- علی بن موسیٰ سمسار
"	۵۹۸۶- علی الجحد	"	۵۹۶۰- علی بن میسر
"	علیہ عمار ﴿﴾	"	۵۹۶۱- علی بن میمون مدنی
"	۵۹۸۷- علیہ بن بدر	۲۰۵	۵۹۶۲- علی بن نافع
"	۵۹۸۸- عمار بن اسحاق	"	۵۹۶۳- علی بن نزار بن حیان
"	۵۹۸۹- عمار بن اسحاق بن یسار مخزومی مدنی	"	۵۹۶۴- علی بن نصر بصری
"	۵۹۹۰- عمار بن حفص بن عمر بن سعد القرظ مؤذن	"	۵۹۶۵- علی بن نفیل
۲۱۱	۵۹۹۱- عمار بن حکیم	۲۰۶	۵۹۶۶- علی بن ہاشم بن برید ابو الحسن کوفی خزاز
"	۵۹۹۲- عمار بن رزق کوفی	"	۵۹۶۷- علی بن ابو ہاشم طبرخ
"	۵۹۹۳- عمار بن زرب ابو معتمر بصری	"	۵۹۶۸- علی بن ہاشم کرمانی
"	۵۹۹۴- عمار بن سعد مؤذن	۲۰۷	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۱۸	۶۰۲۱- عمارہ بن بشر دمشقی	۲۱۱	۵۹۹۵- عمار بن سیف ضمی کوفی، ابو عبد الرحمن
۲۱۹	۶۰۲۲- عمارہ بن بشر	۲۱۲	۵۹۹۶- عمار بن عبد الجبار
"	۶۰۲۳- عمارہ بن ثوبان	"	۵۹۹۷- عمار بن عبد الملک، ابوالیقظان
"	۶۰۲۴- عمارہ بن جویں، ابو ہارون عبدی	"	۵۹۹۸- عمار بن عبد الملک
۲۲۰	۶۰۲۵- عمارہ بن ابو جبار	"	۵۹۹۹- عمار بن عطیہ کوفی
"	۶۰۲۶- عمارہ بن حدید	"	۶۰۰۰- عمار بن علی شمس مجاری
۲۲۱	۶۰۲۷- عمارہ بن حفص بن عمر بن سعد قرظ	"	۶۰۰۱- عمار بن عمارہ، ابو ہاشم زعفرانی
"	۶۰۲۸- عمارہ بن حیان	"	۶۰۰۲- عمار بن عمران جعفی
"	۶۰۲۹- عمارہ بن راشد بن کنانہ	۲۱۳	۶۰۰۳- عمار بن عمر بن مختار
"	۶۰۳۰- عمارہ بن زاذان بصری صیدلانی، ابو سلمہ	"	۶۰۰۴- عمار بن غنیم
۲۲۲	۶۰۳۱- عمارہ بن زید	۲۱۴	۶۰۰۵- عمار بن ابو فروہ
"	۶۰۳۲- عمارہ بن سلمان	"	۶۰۰۶- عمار بن مالک
"	۶۰۳۳- عمارہ بن ابو شعشاء	"	۶۰۰۷- عمار بن ابو مالک عمرو بن ہاشم جنبی
"	۶۰۳۳- عمارہ بن صالح	"	۶۰۰۸- عمار بن محمد
"	۶۰۳۵- عمارہ بن عمیر	۲۱۵	۶۰۰۹- عمار بن محمد بن سعد مدنی
۲۲۳	۶۰۳۶- عمارہ بن عبد	"	۶۰۱۰- عمار بن مطر
"	۶۰۳۷- عمارہ بن عثمان	۲۱۶	۶۰۱۱- عمار بن معاویہ ذہبی
"	۶۰۳۸- عمارہ بن عثمان بن حنیف	۲۱۷	۶۰۱۲- عمار بن نصیر سلمی دمشقی
"	۶۰۳۹- عمارہ بن عقبہ حنفی	"	۶۰۱۳- عمار بن نصر، ابو یاسر سعدی مروزی
"	۶۰۴۰- عمارہ بن عمار	"	۶۰۱۴- عمار بن نوح
"	۶۰۴۱- عمارہ بن غراب	"	۶۰۱۵- عمار بن ہارون، ابو یاسر مستملی
"	۶۰۴۲- عمارہ بن غزیہ	"	۶۰۱۶- عمار بن ہنی
۲۲۴	۶۰۴۳- عمارہ بن فیروز مدنی	۲۱۸	۶۰۱۷- عمار بن یزید
"	۶۰۴۴- عمارہ بن ابو مطرف	"	۶۰۱۸- عمار ذہبی
"	۶۰۴۵- عمارہ بن میمون	"	۶۰۱۹- عمار
"	۶۰۴۶- عمارہ احمر	"	﴿عمارہ﴾
"	۶۰۴۷- عمارہ قرظی	"	۶۰۲۰- عمارہ بن اکیمہ لیشی جنیدی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۳۰	۶۰۷۴- عمر بن حبیب مکی	۲۲۴	﴿عمر﴾
"	۶۰۷۵- عمر بن حسن راسبی	"	۶۰۴۸- عمر بن ابراہیم ابو حفص عبدی بصری
"	۶۰۷۶- عمر بن حسن مدائنی	۲۲۵	۶۰۴۹- عمر بن ابراہیم
"	۶۰۷۷- عمر بن حسن اشنانی قاضی، ابو الحسن	"	۶۰۵۰- عمر بن ابراہیم بن خالد کردی ہاشمی
۲۳۱	۶۰۷۸- عمر بن حرمہ	۲۲۶	۶۰۵۱- عمر بن ابراہیم علوی زیدی کوفی حنفی شیعہ معتزلی
"	۶۰۷۹- عمر بن حسن ابو خطاب بن دحیہ اندلسی محدث	"	۶۰۵۲- عمر بن ابراہیم بن عثمان واسطی
۲۳۳	۶۰۸۰- عمر بن حفص بن محمد	"	۶۰۵۳- عمر بن ابان بن عثمان
۲۳۴	۶۰۸۱- عمر بن حفص، ابو حفص عبدی	۲۲۷	۶۰۵۴- عمر بن ابان
۲۳۵	۶۰۸۲- عمر بن حفص ازدی	"	۶۰۵۵- عمر بن ابو جحجیح
"	۶۰۸۳- عمر بن حفص بن عمر بن سعد القرظ	"	۶۰۵۶- عمر بن احمد بن جرجہ
"	۶۰۸۴- عمر بن حفص	"	۶۰۵۷- عمر بن احمد بن علی بغدادی
"	۶۰۸۵- عمر بن حفص قرشی مکی	"	۶۰۵۸- عمر بن اسحاق
"	۶۰۸۶- عمر بن حفص دمشقی خیاط معمر	"	۶۰۵۹- عمر بن اسحاق مدنی
"	۶۰۸۷- عمر بن حفص بن عمر اشقر بخاری	"	۶۰۶۰- عمر بن اسحاق بن یسار مخزومی
۲۳۶	۶۰۸۸- عمر بن حفص بن عمر بن بری	۲۲۸	۶۰۶۱- عمر بن اسماعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی
"	۶۰۸۹- عمر بن حفص مدنی	"	۶۰۶۲- عمر بن اسماعیل
"	۶۰۹۰- عمر بن حکم بن ثوبان	"	۶۰۶۳- عمر بن ایوب مدنی
"	۶۰۹۱- عمر بن حکم ہذلی	"	۶۰۶۴- عمر بن ایوب غفاری
"	۶۰۹۲- عمر بن حماد بن سعید ارج	۲۲۹	۶۰۶۵- عمر بن ایوب عبدی موصلی
۲۳۷	۶۰۹۳- عمر بن حمزہ بن عبد اللہ بن عمر عدوی عمری	"	۶۰۶۶- عمر بن بزلیج ازدی
"	۶۰۹۴- عمر بن حوشب	"	۶۰۶۷- عمر بن بسطام
"	۶۰۹۵- عمر بن حیان دمشقی	"	۶۰۶۸- عمر بن بشیر ابو ہانی
"	۶۰۹۶- عمر بن ابو نعیم	"	۶۰۶۹- عمر بن ابو بکر موصلی عدوی
"	۶۰۹۷- عمر بن نعیم حمصی	"	۶۰۷۰- عمرو بن ابو بکر
"	۶۰۹۸- عمر بن خلیفہ	"	۶۰۷۱- عمر بن بلال قرشی حمصی
"	۶۰۹۹- عمر بن ابو خلیفہ عبدی بصری	۲۳۰	۶۰۷۲- عمر بن جعفر بصری حافظ
۲۳۸	۶۱۰۰- عمر بن خالدہ قاضی	"	۶۰۷۳- عمر بن حبیب عدوی بصری قاضی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۴۶	۶۱۲۸- عمر بن سعید وقاصی	۲۳۸	۶۱۰۱- عمر بن داؤد بن سلمون
"	۶۱۲۹- عمر بن سعید	"	۶۱۰۲- عمر بن داؤد
"	۶۱۳۰- عمر بن سعید بصری انج	"	۶۱۰۳- عمر بن داؤد
"	۶۱۳۱- عمر بن سعید بن سرتج	"	۶۱۰۴- عمر بن ذر ہمدانی
۲۴۷	۶۱۳۲- عمر بن سفینہ ابو بربیہ	۲۳۹	۶۱۰۵- عمر بن ذر
"	۶۱۳۳- عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری	"	۶۱۰۶- عمر بن ذؤیب
۲۴۸	۶۱۳۴- عمر بن ابوسلمہ غفاری	"	۶۱۰۷- عمر بن راشد یمامی
"	۶۱۳۵- عمر بن سلیمان	۲۴۱	۶۱۰۸- عمر بن راشد کوفی
"	۶۱۳۶- عمر بن سلیمان حادی	"	۶۱۰۹- عمر بن راشد مدنی جاری ابو حفص
۲۴۹	۶۱۳۷- عمر بن ابوسلیمان	۲۴۲	۶۱۱۰- عمر بن راشد ثقفی
"	۶۱۳۸- عمر بن سلیم باہلی بصری	"	۶۱۱۱- عمر بن ربیع خشاب
"	۶۱۳۹- عمر بن سہل	"	۶۱۱۲- عمر بن ربیعہ، ابوربیعہ ایادی
"	۶۱۴۰- عمر بن سیار	"	۶۱۱۳- عمر بن ردتج
۲۵۰	۶۱۴۱- عمر بن شاہر بصری	"	۶۱۱۴- عمر بن روبہ تغلمی حمصی
۲۵۱	۶۱۴۲- عمر بن شیبہ مسلی کوفی	۲۴۳	۶۱۱۵- عمر بن ریح ابو حفص عبدی بصری
"	۶۱۴۳- عمر بن شریک	"	۶۱۱۶- عمر بن ابوزائدہ
"	۶۱۴۴- عمر بن شرتج	"	۶۱۱۷- عمر بن زرعہ خارفی
"	۶۱۴۵- عمر بن شقیق بصری	۲۴۴	۶۱۱۸- عمر بن زیاد ہلالی کوفی
۲۵۲	۶۱۴۶- عمر بن شوذب	"	۶۱۱۹- عمر بن زیاد، مدنی
"	۶۱۴۷- عمر بن شیبہ	"	۶۱۲۰- عمر بن زید صنعانی
"	۶۱۴۸- عمر بن صالح واسطی	"	۶۱۲۱- عمر بن ابوجحیم
"	۶۱۴۹- عمر بن صالح بصری، ابو حفص ازدی	۲۴۵	۶۱۲۲- عمر بن سعد بن ابوقاص زہری
۲۵۳	۶۱۵۰- عمر بن صالح مدنی	"	۶۱۲۳- عمر بن سعد خولانی
"	۶۱۵۱- عمر بن صالح	"	۶۱۲۴- عمر بن سعد
۲۵۴	۶۱۵۲- عمر بن ابوصالح	"	۶۱۲۵- عمر بن سعد
"	۶۱۵۳- عمر بن صبح خراسانی، ابونعیم	"	۶۱۲۶- عمر بن سعید دمشقی، ابو حفص
۲۵۵	۶۱۵۴- عمر بن صبح کندی	"	۶۱۲۷- عمر بن سعید

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۶۳	۶۱۸۰- عمر بن عمر بن محمد بن حاطب حنظل	۲۵۵	۶۱۵۵- عمر بن صہبان السلمی مدنی
"	۶۱۸۱- عمر بن ابو عمر ریاح	۲۵۶	۶۱۵۶- عمر بن طلحہ ازدی
"	۶۱۸۲- عمر بن ابو عمر کلاعی دمشقی	"	۶۱۵۷- عمر بن طلحہ بن علقمہ بن وقاص
۲۶۴	۶۱۸۳- عمر بن عمرو عسقلانی	۲۵۷	۶۱۵۸- عمر بن عامر
"	۶۱۸۴- عمر بن عمران سدوسی	"	۶۱۵۹- عمر بن عامر، ابو حفص سعدی التمار بصری
۲۶۵	۶۱۸۵- عمر بن عمران حنفی	"	۶۱۶۰- عمر بن ابو عائشہ مدنی
"	۶۱۸۶- عمر بن عیسیٰ السلمی	"	۶۱۶۱- عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ
"	۶۱۸۷- عمر بن عیسیٰ لیشی	۲۵۹	۶۱۶۲- عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی کوفی
"	۶۱۸۸- عمر بن عیسیٰ شامی	"	۶۱۶۳- عمر بن عبداللہ بن ابو نعیم یمامی
۲۶۶	۶۱۸۹- عمر بن غیاث	۲۶۰	۶۱۶۴- عمر بن عبداللہ بکری
"	۶۱۹۰- عمر بن فرقد بابلی	"	۶۱۶۵- عمر بن عبداللہ رومی
"	۶۱۹۱- عمر بن فروخ قناب	"	۶۱۶۶- عمر بن عبدالرحمن وقاصی
۲۶۷	۶۱۹۲- عمر بن قتادہ	"	۶۱۶۷- عمر بن عبدالرحمن
"	۶۱۹۳- عمر بن قیس کی سندول	"	۶۱۶۸- عمر بن عبدالرحمن بن حیصن سہمی
۲۶۸	۶۱۹۴- عمر بن قیس انصاری	۲۶۱	۶۱۶۹- عمر بن عبدالعزیز بن وہیب
۲۶۹	۶۱۹۵- عمر بن قیس ماصرکونی	"	۶۱۷۰- عمر بن عبید خزاز
"	۶۱۹۶- عمر بن ابو کبشہ	"	۶۱۷۱- عمر بن عبید اللہ طنافسی
"	۶۱۹۷- عمر بن ابولیلی	"	۶۱۷۲- عمر بن عثمان بن عفان
"	۶۱۹۸- عمر بن ابو مالک	۲۶۲	۶۱۷۳- عمر بن عثمان بن موسیٰ تمیمی
"	۶۱۹۹- عمر بن شنی	"	۶۱۷۴- عمر بن عطاء بن ابو حجار
"	۶۲۰۰- عمر بن محمد بن سری	"	۶۱۷۵- عمر بن عطاء بن وراز
"	۶۲۰۱- عمر بن محمد بن صہبان	"	۶۱۷۶- عمر بن عطاء بن ابو خوار
"	۶۲۰۲- عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم	"	۶۱۷۷- عمر بن علی بن سعید
۲۷۰	۶۲۰۳- عمر بن محمد بن حسن بلخی	"	۶۱۷۸- عمر بن علی بن عطاء بن مقدم بصری مقدمی
"	۶۲۰۴- عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب عمری مدنی	۲۶۳	۶۱۷۹- عمر بن علی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۷۵	۶۲۳۰- عمر بن موسیٰ بن حفص	۲۷۰	۶۲۰۵- عمر بن محمد بن عبداللہ شعیثی
۲۷۶	۶۲۳۱- عمر بن موسیٰ انصاری کوفی	"	۶۲۰۶- عمر بن محمد بن عیسیٰ سدابلی
"	۶۲۳۲- عمر بن مینا	"	۶۲۰۷- عمر بن محمد تلی
"	۶۲۳۳- عمر بن معین	"	۶۲۰۸- عمر بن محمد (بن محمد) بن احمد بن مقبل
"	۶۲۳۴- عمر بن نافع	۲۷۱	۶۲۰۹- ابوالقاسم ثلاثی
"	۶۲۳۵- عمر بن نافع ثقفی	"	۶۲۱۰- عمر بن محمد ترمذی
۲۷۷	۶۲۳۶- عمر بن نبهان غمیری	"	۶۲۱۱- عمر بن محمد بن حسین
"	۶۲۳۷- عمر بن نبهان	"	۶۲۱۲- عمر بن محمد زہری
"	۶۲۳۸- عمر بن نبهان	"	۶۲۱۳- عمر بن محمد بن سہیل جندیساپوری وراق
"	۶۲۳۹- عمر بن نجیح	"	۶۲۱۴- عمر بن محمد اسلمی
"	۶۲۴۰- عمر بن نسطاس	"	۶۲۱۵- عمر بن محمد بن منکدر
۲۷۸	۶۲۴۱- عمر بن نعیم	۲۷۲	۶۲۱۶- عمر بن محمد بن فلیح بن سلیمان
"	۶۲۴۲- عمر بن ہارون انصاری	"	۶۲۱۷- عمر بن محمد بن حفصہ خطیب
"	۶۲۴۳- عمر بن ہارون بلخی، ابو حفص	"	۶۲۱۸- عمر بن محمد بن طبرزد، ابو حفص دارقزی
۲۷۹	۶۲۴۴- عمر بن ہانی طائی	"	۶۲۱۹- عمر بن مختار بصری
"	۶۲۴۵- عمر بن ہرمز	"	۶۲۲۰- عمر بن مدرک القاص بلخی رازی
"	۶۲۴۶- عمر بن ہشام	"	۶۲۲۱- عمر بن مساور
"	۶۲۴۷- عمر بن ابو ہوذہ	۲۷۳	۶۲۲۲- عمر بن مسکین
۲۸۰	۶۲۴۸- عمر بن واصل صوفی	"	۶۲۲۳- عمر بن مصعب بن زبیر
"	۶۲۴۹- عمر بن واصل	"	۶۲۲۴- عمر بن معتب
"	۶۲۵۰- عمر بن ولید شنی	"	۶۲۲۵- عمر بن ابو معروف کی
"	۶۲۵۱- عمر بن وہب	۲۷۴	۶۲۲۶- عمر بن معن
"	۶۲۵۲- عمر بن یحییٰ	"	۶۲۲۷- عمر بن مغیرہ
"	۶۲۵۳- عمر بن یحییٰ زرقی	"	۶۲۲۸- عمر بن موسیٰ بن وجیہ میثمی وجیہی حمصی
"	۶۲۵۴- عمر بن یزید رفاء ابو حفص بصری	۲۷۵	۶۲۲۹- عمر بن موسیٰ کدیگی حادی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۸۶	۶۲۷۹- عمران بن تمام	۲۸۱	۶۲۵۵- عمر بن یزید سیاری صفار
"	۶۲۸۰- عمران بن ثابت	"	۶۲۵۶- عمر بن یزید ازدی
"	۶۲۸۱- عمران بن ابوثابت مدنی	۲۸۲	۶۲۵۷- عمر بن یزید نصری شامی
"	۶۲۸۲- عمران بن حدیفہ	"	۶۲۵۸- عمر بن یزید ادوی
"	۶۲۸۳- عمران بن حطان سدوسی بصری خارجی	"	۶۲۵۹- عمر بن یعلیٰ
۲۸۷	۶۲۸۴- عمران بن حمیری	"	۶۲۶۰- عمر بن یونس
"	۶۲۸۵- عمران بن خالد خزاعی	"	۶۲۶۱- عمر بن یعقوب
۲۸۸	۶۲۸۶- عمران بن خالد بن طلحہ بن عمران بن حصین خزاعی	"	۶۲۶۲- عمر بن جعجوع
"	۶۲۸۷- عمران بن ابوظہید واسطی	۲۸۳	۶۲۶۳- عمران بن جراح
"	۶۲۸۸- عمران بن داود ابو عوام قحطان عمی بصری	"	۶۲۶۴- عمر رقاشی
"	۶۲۸۹- عمران بن زیاد قسملی	"	۶۲۶۵- عمر تمیمی
۲۸۹	۶۲۹۰- عمران بن زید ابویحییٰ القسملی ملائی	"	۶۲۶۶- عمر عنزی
"	۶۲۹۱- عمران بن زید عمی	"	۶۲۶۷- عمر دمشقی
"	۶۲۹۲- عمران بن زید مدنی	"	۶۲۶۸- عمر
"	۶۲۹۳- عمران بن سربلج	۲۸۴	۶۲۶۹- عمر، ابوالخطاب
۲۹۰	۶۲۹۴- عمران بن سلیمان قینی	"	۶۲۷۰- عمر دمشقی
"	۶۲۹۵- عمران بن سوار	"	۶۲۷۱- عمر، ابو حفص اعشی کوفی
"	۶۲۹۶- عمران بن ابوظحہ	"	﴿عمران﴾
"	۶۲۹۷- عمران بن ظہیران	"	۶۲۷۲- عمران بن ابان واسطی طحان
"	۶۲۹۸- عمران بن عبداللہ بصری	"	۶۲۷۳- عمران بن اسحاق
"	۶۲۹۹- عمران بن عبداللہ بن طلحہ خزاعی	"	۶۲۷۴- عمران بن انس
"	۶۳۰۰- عمران بن عبدالرحیم بن ابوورد	۲۸۵	۶۲۷۵- عمران بن ابوانس
۲۹۱	۶۳۰۱- عمران بن عبدالمعافری	"	۶۲۷۶- عمران بن اوس بن جحضم
"	۶۳۰۲- عمران بن عبدالعزیز، ابوثابت زہری	۲۸۶	۶۲۷۷- عمران بن ایوب
"	۶۳۰۳- عمران بن ابوعطاء، ابو حمزہ اسدی واسطی قصاب	"	۶۲۷۸- عمران بن ابوبشر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۹۷	۶۳۲۹- عمران عمی	۲۹۲	۶۳۰۴- عمران بن عکرمہ
"	۶۳۳۰- عمران بارتی	"	۶۳۰۵- عمران بن ابوعمران رلی
"	۶۳۳۱- عمران انصاری	"	۶۳۰۶- عمران بن عمرو
"	۶۳۳۲- عمران خیاط	"	۶۳۰۷- عمران بن عیینہ ہلالی
"	۶۳۳۳- عمران قصیر	۲۹۳	۶۳۰۸- عمران بن ابوفضل
۲۹۸	﴿عمرو﴾	"	۶۳۰۹- عمران بن قیس
"	۶۳۳۴- عمرو بن ازہر عتکی	"	۶۳۱۰- عمران بن ابوقد امہ عمی
۲۹۹	۶۳۳۵- عمرو بن اسماعیل ہمدانی	"	۶۳۱۱- عمران حناط
"	۶۳۳۶- عمرو بن اوس	"	۶۳۱۲- عمران بن ابوکثیر
"	۶۳۳۷- عمرو بن ایوب عابد	۲۹۴	۶۳۱۳- عمران بن ماعز بن علاء
"	۶۳۳۸- عمرو بن بجدان	"	۶۳۱۴- عمران بن محمد بن سعید بن مسیب
۳۰۰	۶۳۳۹- عمرو بن بحر جاحظ	"	۶۳۱۵- عمران بن ابودرک
"	۶۳۴۰- عمرو بن بشر غنسی	"	۶۳۱۶- عمران بن مسلم فزاری کوفی
"	۶۳۴۱- عمرو بن ابوبرہ	"	۶۳۱۷- عمران بن مسلم
"	۶۳۴۲- عمرو بن بچہ	۲۹۵	۶۳۱۸- عمران بن مسلم حنفی ضریہ
"	۶۳۴۳- عمرو بن بکر سلسکی رلی	"	۶۳۱۹- عمران بن مسلم قصیر
۳۰۲	۶۳۴۴- عمرو بن ابوبکر	"	۶۳۲۰- عمران بن موسیٰ بن اشدق عمرو بن سعید اموی
"	۶۳۴۵- عمرو بن تمیم	۲۹۶	۶۳۲۱- عمران بن میثم
"	۶۳۴۶- عمرو بن ثابت ابومقدام بن ہرمز کوفی	"	۶۳۲۲- عمران بن نافع
۳۰۳	۶۳۴۷- عمرو بن جابر ابوزرعہ حضرمی	"	۶۳۲۳- عمران بن ہارون بصری
"	۶۳۴۸- عمرو بن جاوان تمیمی	"	۶۳۲۴- عمران بن ہارون مقدسی
"	۶۳۴۹- عمرو بن جریر، ابوسعید بجلی	"	۶۳۲۵- عمران بن وہب طائی
۳۰۴	۶۳۵۰- عمرو بن جراد	۲۹۷	۶۳۲۶- عمران بن یزید
"	۶۳۵۱- عمرو بن جمح	"	۶۳۲۷- عمران بن یزید
"	۶۳۵۲- عمرو بن ابوجندب	"	۶۳۲۸- عمران

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۱۵	۶۳۷۸- عمرو بن سعید خولانی	۳۰۵	۶۳۵۳- عمرو بن حارث زبیدی تمیمی
"	۶۳۷۹- عمرو بن سعید	"	۶۳۵۴- عمرو بن حارث
۳۱۶	۶۳۸۰- عمرو بن سعید	"	۶۳۵۵- عمرو بن حریش زبیدی
"	۶۳۸۱- عمرو بن سعید اموی	"	۶۳۵۶- عمرو بن حزور
"	۶۳۸۲- عمرو بن سعید بن عاصی اموی	"	۶۳۵۷- عمرو بن حصین عقیلی
"	۶۳۸۳- عمرو بن سعید بصری قرشی	۳۰۷	۶۳۵۸- عمرو بن حکام
"	۶۳۸۴- عمرو بن سفیان بن عبد اللہ ثقفی	۳۰۸	۶۳۵۹- عمرو بن حماد بن طلحہ
"	۶۳۸۵- عمرو بن ابوسلمہ، ابو حفص تمیمی	"	۶۳۶۰- عمرو بن حماس، ابولید
۳۱۷	۶۳۸۶- عمرو بن سلیم زرقی	"	۶۳۶۱- عمرو بن حمزہ
"	۶۳۸۷- عمرو بن سلیم مزنی	۳۰۹	۶۳۶۲- عمرو بن حمید
"	۶۳۸۸- عمرو بن سہل بصری	"	۶۳۶۳- عمرو بن حیہ
۶۳۸۹- عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن	"	۶۳۶۴- عمر بن خالد ابویوسف	"
"	واکل سہمی	۳۱۰	۶۳۶۵- عمرو بن خالد قرشی
۳۲۲	۶۳۹۰- عمرو بن شمر جعفی کوفی شیبی، ابو عبد اللہ	۳۱۲	۶۳۶۶- عمرو بن خالد حرانی، ثم مصری
۳۲۳	۶۳۹۱- عمرو بن شوذب	"	۶۳۶۷- عمرو بن خزیمہ
"	۶۳۹۲- عمرو بن صالح	"	۶۳۶۸- عمرو بن خلیف، ابوصالح
"	۶۳۹۳- عمرو بن صالح	"	۶۳۶۹- عمرو بن خیر شعبانی
"	۶۳۹۴- عمرو بن صالح	"	۶۳۷۰- عمرو بن داؤد
"	۶۳۹۵- عمرو بن صفوان	"	۶۳۷۱- عمرو بن دینار کوفی
"	۶۳۹۶- عمرو بن عاتکہ	۳۱۳	۶۳۷۲- عمرو بن دینار بصری
"	۶۳۹۷- عمرو بن عاصم کلانی	۳۱۴	۶۳۷۳- عمرو بن دینار ججی
۳۲۴	۶۳۹۸- عمرو بن عبد اللہ شیبانی	"	۶۳۷۴- عمرو بن ذی مر
"	۶۳۹۹- عمرو بن عبد اللہ ابواسحاق سبیبی	"	۶۳۷۵- عمرو بن زبآن
"	۶۴۰۰- عمرو بن عبد اللہ بن انیس جہنی	"	۶۳۷۶- عمرو بن زیاد باہلی
"	۶۴۰۱- عمرو بن عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری	"	۶۳۷۷- عمرو بن زیاد بن عبد الرحمن بن ثوبان ثوبانی، ابوالحسن

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۳۶	۶۲۲۷- عمرو بن فائد اسواری	۳۲۴	۶۲۰۲- عمرو بن عبداللہ سیبانی
"	۶۲۲۸- عمرو بن فروخ	"	۶۲۰۳- عمرو بن عبداللہ بن اسوار ابو اسوار صنعانی
"	۶۲۲۹- عمرو بن فیروز	۳۲۵	۶۲۰۴- عمرو بن عبداللہ ابو ہارون نمری
"	۶۲۳۰- عمرو بن قاسم کوفی	"	۶۲۰۵- عمرو بن عبدالجبار سجاری
۳۳۷	۶۲۳۱- عمرو بن قیس کندی کوفی	"	۶۲۰۶- عمرو بن عبدالجبار یمامی
"	۶۲۳۲- عمرو بن قیس سکونی کندی کوفی	"	۶۲۰۷- عمرو بن عبدالرحمن عسقلانی
"	۶۲۳۳- عمرو بن قیس ملانی کوفی	"	۶۲۰۸- عمرو بن عبدالرحمن
"	۶۲۳۴- عمرو بن قیس لیشی	۳۲۶	۶۲۰۹- عمرو بن عبدالغفار فقیہی
"	۶۲۳۵- عمرو بن ابوقیس رازی ازرق	۳۲۷	۶۲۱۰- عمرو بن عبید بن باب ابو عثمان بصری
۳۳۸	۶۲۳۶- عمرو بن قیس	۳۳۲	۶۲۱۱- عمر بن عتاب
"	۶۲۳۷- عمرو بن کثیر قیس	۳۳۳	۶۲۱۲- عمرو بن عثمان کلابی رقی ابو سعید
"	۶۲۳۸- عمرو بن کثیر بن افرح	"	۶۲۱۳- عمرو بن عثمان بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی
"	۶۲۳۹- عمرو بن کعب	"	۶۲۱۴- عمرو بن عثمان
"	۶۲۴۰- عمرو بن ابویعلیٰ	"	۶۲۱۵- عمرو بن عثمان بن سعید ثقفی
"	۶۲۴۱- عمرو بن مالک راسبی بصری	۳۳۴	۶۲۱۶- عمرو بن عثمان بن سعید صونی
"	۶۲۴۲- عمرو بن مالک کھمری	"	۶۲۱۷- عمرو بن عطیہ عوفی
۳۳۹	۶۲۴۳- عمرو بن مالک جنبی	"	۶۲۱۸- عمرو بن ابوروق عطیہ بن حارث وداعی
"	۶۲۴۴- عمرو بن مالک	"	۶۲۱۹- عمرو بن علقمہ بن وقاص لیشی
"	۶۲۴۵- عمرو بن مالک الواسطی ابو عثمان	"	۶۲۲۰- عمرو بن ابوعمر و مولیٰ مطلب
"	۶۲۴۶- عمرو بن مجح ابو منذر سکونی	۳۳۵	۶۲۲۱- عمرو بن عمرو بن عون بن تمیم ابو عون انصاری
"	۶۲۴۷- عمرو بن محمد اعسم	"	۶۲۲۲- عمرو بن عمیر
۳۴۰	۶۲۴۸- عمرو بن محمد ناقد	"	۶۲۲۳- عمرو بن عیسیٰ
"	۶۲۴۹- عمرو بن محمد	"	۶۲۲۴- عمرو بن عیسیٰ ابو نعیمہ عدوی بصری
"	۶۲۵۰- عمرو بن مخرم بصری	"	۶۲۲۵- عمرو بن غالب ہمدانی
"	۶۲۵۱- عمرو بن مرزوق بابلی	۳۳۶	۶۲۲۶- عمرو بن غزی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۴۶	۶۴۷۷- عمرو بن وہب ثقفی	۳۴۱	۶۴۵۲- عمرو بن مرزوق واشجی
"	۶۴۷۸- عمرو بن وہب طائفی	"	۶۴۵۳- عمرو بن مرزوق جہلی
"	۶۴۷۹- عمرو بن وہب	"	۶۴۵۴- عمرو بن مساور
"	۶۴۸۰- عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ	۳۴۲	۶۴۵۵- عمرو بن مسلم بن نذیر
"	۶۴۸۱- عمرو بن یحییٰ بن عمارہ	"	۶۴۵۶- عمرو بن مسلم جندی
۳۴۷	۶۴۸۲- عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو قرشی اموی	"	۶۴۵۷- عمرو بن منصور
"	۶۴۸۳- عمرو بن یزید، ابو بردہ تميمی کوفی	"	۶۴۵۸- عمرو بن منصور قیس بصری قداح
۳۴۸	۶۴۸۴- عمرو بن یزید جرمی بصری	"	۶۴۵۹- عمرو بن منصور النسائی
"	۶۴۸۵- عمرو بن یوسف	"	۶۴۶۰- عمرو بن مہران خصاف
"	۶۴۸۶- عمرو بن ابو یوسف	۳۴۳	۶۴۶۱- عمرو بن میسرہ
"	۶۴۸۷- عمرو ذومر	"	۶۴۶۲- عمرو بن میمون قتاد
"	۶۴۸۸- عمرو برق	"	۶۴۶۳- عمرو بن نصر
۳۴۹	۶۴۸۹- عمرو قصیر	"	۶۴۶۴- عمرو بن نصر
"	۶۴۹۰- عمرو	"	۶۴۶۵- عمرو بن نعمان
"	﴿عمیر﴾	"	۶۴۶۶- عمرو بن ابو نعیم ہما فری مصری
"	۶۴۹۱- عمیر بن اسحاق	"	۶۴۶۷- عمرو بن ہاشم ابو مالک جنبی
"	۶۴۹۲- عمیر بن سوید	"	۶۴۶۸- عمرو بن ہاشم بیرونی
۳۵۰	۶۴۹۳- عمیر بن سیف خولانی	"	۶۴۶۹- عمرو بن ہانی
"	۶۴۹۴- عمیر بن عبد المجید حنفی	۳۴۴	۶۴۷۰- عمرو بن ہرم
"	۶۴۹۵- عمیر بن عمران حنفی	"	۶۴۷۱- عمرو بن واقد مشقی
"	۶۴۹۶- عمیر بن مامون	۳۴۵	۶۴۷۲- عمرو بن واقد بصری
"	۶۴۹۷- عمیر بن مغلس	"	۶۴۷۳- عمرو بن ولید بن عبدہ
"	۶۴۹۸- عمیر بن ہانی عنسی دارانی	۳۴۶	۶۴۷۴- عمرو بن ولید
۳۵۱	۶۴۹۹- عمیر مولیٰ عمر	"	۶۴۷۵- عمرو بن ولید اغصف
"	﴿عمیرہ﴾	"	۶۴۷۶- عمرو بن ابو ولید

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۵۷	۶۵۲۱- عنبنہ بن ہبیرہ	۳۵۱	۶۵۰۰- عمیرہ بن عبداللہ معافری مصری
"	۶۵۲۲- عنبنہ	۳۵۲	۶۵۰۱- عمیرہ بن کوہان
"	﴿عظوانہ﴾	"	۶۵۰۲- عمیرہ بن سعد
"	۶۵۲۳- عظوانہ	"	﴿عنبنہ﴾
"	﴿عوام﴾	"	۶۵۰۳- عنبنہ بن ازہر شیبانی، ابویحییٰ
۳۵۸	۶۵۲۴- عوام بن ائین	"	۶۵۰۴- عنبنہ بن جبیر
"	۶۵۲۵- عوام بن جویریہ	"	۶۵۰۵- عنبنہ بن خالد ایلی
"	۶۵۲۶- عوام بن حمزہ مازنی	"	۶۵۰۶- عنبنہ بن ابورایطہ
"	۶۵۲۷- عوام بن سلیمان مزنی	۳۵۳	"
"	۶۵۲۸- عوام بن عبدالغفار	"	۶۵۰۷- عنبنہ بن سالم
"	۶۵۲۹- عوام بن عباد بن عوام	"	۶۵۰۸- عنبنہ بن سعید بصری قطان
۳۵۹	۶۵۳۰- عوام بن ابوعوام	"	۶۵۰۹- عنبنہ بن سعید نضری
"	۶۵۳۱- عوام بن مقطوع	۳۵۴	۶۵۱۰- عنبنہ بن سعید کلاعی
"	﴿عوبد، عوجبہ﴾	۳۵۵	۶۵۱۱- عنبنہ بن سعید کوفی، ہثم رازی
"	۶۵۳۲- عوبد بن ابوعمران جونی بصری	"	۶۵۱۲- عنبنہ بن سعید بن کثیر نجفی حاسب کوفی
"	۶۵۳۳- عوجبہ بن رماح	"	۶۵۱۳- عنبنہ بن سعید بن عاصی بن ابواجیہ سعید بن عاص
"	۶۵۳۴- عوجبہ بن قرم	"	بن امیہ اموی
۳۶۰	۶۵۳۵- عوجبہ مولیٰ ابن عباس	"	۶۵۱۴- عنبنہ بن سعید بن ابوعیاش اموی
"	﴿عوف﴾	"	۶۵۱۵- عنبنہ بن سعید بن کثیر
"	۶۵۳۶- عوف اعرابی ابوسہیل بصری	"	۶۵۱۶- عنبنہ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص بن سعید
"	﴿عون﴾	"	اموی
۳۶۱	۶۵۳۷- عون بن ذکوان ابوجناہ قصاب	"	۶۵۱۷- عنبنہ بن ابوصغیرہ
"	۶۵۳۸- عون بن سلام کوفی	"	۶۵۱۸- عنبنہ بن عبدالرحمن بن عنبنہ بن سعید بن عاص قرشی
"	۶۵۳۹- عون بن ابوشداد بصری	"	اموی
"	۶۵۴۰- عون بن عمارہ قیس بصری	۳۵۶	۶۵۱۹- عنبنہ بن ابوعمر و
"	۶۵۴۱- عون بن عمرو	۳۵۷	۶۵۲۰- عنبنہ بن مہران بصری حداد

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۷	عیسیٰ بن راشد	۳۶۲	عون بن محمد کندی
"	عیسیٰ بن ابوزین ثمالی	"	عون ابو محمد بصری
"	عیسیٰ بن رستم ابوالعلاء اسدی کوفی	"	عیاش
"	عیسیٰ بن زید ہاشمی عقیلی	۳۶۳	عیاش بن سعد انصاری
"	عیسیٰ بن سعید دمشقی	"	عیاش بن عبد اللہ ہمدانی
"	عیسیٰ بن سلیمان ابوطیبہ دارمی جرجانی	"	عیاش سلمی
"	عیسیٰ بن سلیم	"	عیاض
"	عیسیٰ بن سلیم رستنی	"	عیاض بن عبد اللہ فہری
۳۶۹	عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی فلسطینی	"	عیاض بن عروہ
"	عیسیٰ بن سوادہ نخعی	"	عیاض بن ہلال
"	عیسیٰ بن سواء	"	عیاض بن یزید
"	عیسیٰ بن شعیب بصری	"	عیاض بن علی ابو خالد
۳۷۰	عیسیٰ بن شعیب بن ثوبان مدنی	"	عیسیٰ
۳۷۱	عیسیٰ بن صدقہ	۳۶۴	عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان ہاشمی
"	عیسیٰ بن طہمان	۳۶۵	عیسیٰ بن ابراہیم
"	عیسیٰ بن عباد بن صدقہ	"	عیسیٰ بن ابراہیم عبدی کوفی
"	عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن ابوفروہ قروی مدنی	۳۶۶	عیسیٰ بن ابراہیم برکی
۳۷۲	عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد	"	عیسیٰ بن ابراہیم بن مضر ودغافقی
"	عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب علوی	"	عیسیٰ بن ازہر
۳۷۳	عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری	"	عیسیٰ بن اشعث
"	عیسیٰ بن عبد اللہ بن سلیمان قرشی عسقلانی	"	عیسیٰ بن ابان
۳۷۴	عیسیٰ بن عبد اللہ عثمانی	"	عیسیٰ بن بشیر
"	عیسیٰ بن عبد الرحمن اشعری	۳۶۷	عیسیٰ بن جاریہ انصاری
"	عیسیٰ بن عبد الرحمن	"	عیسیٰ بن حطان
۳۷۵	عیسیٰ بن عبد الرحمن بن حکم بن نعمان بن بشیر	"	عیسیٰ بن حطان رقاشی
"	عیسیٰ بن عبد العزیز بن عیسیٰ نخعی اسکندرانی	"	عیسیٰ بن شناسام
"	عیسیٰ بن عبید ابومنیب کندی	"	عیسیٰ بن داب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۸۱	عیسیٰ بن مہران مستعطف، ابو موسیٰ	۳۷۵	عیسیٰ بن ابوعزہ
۳۸۲	عیسیٰ بن موسیٰ بخاری، غنچار	۳۷۶	عیسیٰ بن علی بن جراح وزیر ابوالقاسم
"	عیسیٰ بن موسیٰ جازی	"	عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس عباسی
"	عیسیٰ بن موسیٰ	"	عیسیٰ بن ابوعمران رملی بزاز
"	عیسیٰ بن میمون قرشی مدنی	"	عیسیٰ بن عمر
۳۸۳	عیسیٰ بن میمون ابوسلمہ خواص	"	عیسیٰ بن عون
۳۸۴	عیسیٰ بن میمون ابوموسیٰ مکی جرشی	"	عیسیٰ بن عون بن عبدالملک بن زرارہ
"	عیسیٰ بن میمون دمشقی	"	عیسیٰ بن فائد
"	عیسیٰ بن میناء قائلون مدنی	۳۷۷	عیسیٰ بن ابوعیسیٰ ماہان ابوجعفر رازی
"	عیسیٰ بن نمیلہ	"	عیسیٰ بن ابوعیسیٰ میسرہ مدنی
"	عیسیٰ بن ہاشم ابومعاویہ یزنی	۳۷۸	عیسیٰ بن ابوعیسیٰ ہلال طائی حمصی بن براد
"	عیسیٰ بن یزید ایمانی	۳۷۹	عیسیٰ بن فیروز انباری
۳۸۵	عیسیٰ بن یزید بن بگرداب لیشی مدنی	"	عیسیٰ بن قرقطاس
"	عیسیٰ بن یزید ارق ابو معاذ	"	عیسیٰ بن لہیعہ
"	عیسیٰ بن یزید اعرج	"	عیسیٰ بن ماہان
"	عیسیٰ بن یونس	"	عیسیٰ بن محمد قرشی
"	عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق سمیعی	"	عیسیٰ بن محمد ماری
"	عیسیٰ بن یونس طرسوسی	۳۸۰	عیسیٰ بن مختار بن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابولیلی
"	عیسیٰ بن یونس رملی فاخوری	"	عیسیٰ بن مسلم طہوی
۳۸۶	عیسیٰ ملائی	"	عیسیٰ بن مسلم صفار احمر
"	عیسیٰ	"	عیسیٰ بن مسیب بجلی کوفی
"	عین القضاة عیینہ	"	عیسیٰ بن مطلب ابوبارون
"	عین القضاة ہمدانی	"	عیسیٰ بن معدان
"	عیسینہ بن حمید	"	عیسیٰ بن معمر
"	عیسینہ بن عبدالرحمن	۳۸۱	عیسیٰ بن مغیرہ جزائری اسدی
"		"	عیسیٰ بن نضیرہ تمیمی حرمی کوفی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۹۱	غسان بن برزین	۳۸۶	عیبہ بن عبدالرحمن بن جوشن غطفانی بصری
۳۹۲	غسان بن ربیع ازدی موصلی		﴿حرف الغین﴾
"	غسان بن عبدالحمید	۳۸۷	﴿غازی، غاضرہ﴾
"	غسان بن عبید موصلی	"	غازی بن جبلہ
۳۹۳	غسان بن عمر عجمی	"	غازی بن عامر
"	غسان بن عوف بصری	"	غاضرہ بن عروہ بصری
"	غسان بن مالک	"	﴿غالب﴾
"	غسان بن مضر	"	غالب بن حبیب - یشرکی
"	غسان بن ناقد	"	غالب بن خطاف قطان بصری
"	﴿غضور، غضیف، غطیف﴾	۳۸۸	غالب بن شعوز
۳۹۴	غضور بن عتیق کلی	"	غالب بن صععب
"	غضیف بن اعین	"	غالب بن عبید اللہ عقیلی جزری
"	غطفیف بن ابوسفیان طائفی	۳۸۹	غالب بن غالب
"	﴿غلام، غنیم﴾	۳۹۰	غالب بن غزوان دمشقی
"	غلام خلیل	"	غالب بن فائد
"	غنیم بن سالم	"	غالب بن قران
"	﴿غورک﴾	"	غالب بن ہلال ترمذی
۳۹۵	غورک سعدی	"	غالب بن وزیر
"	﴿غیاث﴾	"	﴿غانم، غزال﴾
"	غیاث بن ابراہیم نخعی	"	غانم بن احوص
۳۹۶	غیاث بن عبدالحمید	"	غانم بن ابو غانم بن احوص
"	غیاث بن کلوب	"	غزال بن محمد
"	غیاث بن مستب راسبی	"	﴿غزوان﴾
"	﴿غیلان﴾	۳۹۱	غزوان بن یوسف مازنی
"	غیلان بن عبداللہ عامری	"	غزوان
"	غیلان بن ابو غیلان	"	﴿غسان﴾
"		"	غسان بن ابان، ابوروح یمامی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۰۴	﴿فرزدق﴾		﴿حرف الفاء﴾
"	۶۷۰۴- فرزدق، ابوفراس	۳۹۷	﴿فاتک﴾
"	﴿فرقد﴾	"	۶۲۸۵- فاتک بن فضالہ
۴۰۵	۶۷۰۵- فرقد سخی، ابویعقوب	"	﴿فارس﴾
۴۰۶	۶۷۰۶- فرقد، ابوطحیح	"	۶۲۸۶- فارس بن موسیٰ قاضی
"	﴿فروہ﴾	"	۶۲۸۷- فارس بن حمدان بن عبدالرحمن عبدی
"	۶۷۰۷- فروہ بن قیس	"	﴿فائد﴾
"	۶۷۰۸- فروہ بن یونس کلانی	"	۶۲۸۸- فائد بن عبدالرحمن، ابورقاء کوفی عطار
"	﴿فروخ، فضاء، فضال﴾	۳۹۸	۶۲۸۹- فائد بن کیسان، ابوعمام باہلی جزاز لحام بصری
"	۶۷۰۹- فروخ	"	۶۲۹۰- فائد بنی
"	۶۷۱۰- فضاء بن خالد جہضمی	"	﴿فتح، فخر﴾
"	۶۷۱۱- فضال بن جبیر، ابوہند خدانی	"	۶۲۹۱- فتح بن نصر مصری
۴۰۷	۶۷۱۲- فضالہ بن حرب بجلی	"	۶۲۹۲- فخر بن خطیب
"	۶۷۱۳- فضالہ بن حصین ضعی	"	﴿فرات﴾
۴۰۸	۶۷۱۴- فضالہ بن دینار	۳۹۹	۶۲۹۳- فرات بن احنف
"	۶۷۱۵- فضالہ بن سعید بن زمیل ماربی	"	۶۲۹۴- فرات بن زہیر
"	۶۷۱۶- فضالہ بن ابوفضالہ	"	۶۲۹۵- فرات بن سائب، ابوسلیمان
"	۶۷۱۷- فضالہ بن مفضل بن فضالہ قتبان، ابو ثوابہ	۴۰۰	۶۲۹۶- فرات بن سلمان رقی
"	۶۷۱۸- فضالہ بن منذر	۴۰۱	۶۲۹۷- فرات بن سلیم
"	۶۷۱۹- فضالہ شحام	"	۶۲۹۸- فرات ابوفرات بصری
"	﴿فضل﴾	۴۰۲	۶۲۹۹- فرات بن ابوعبدالرحمن قزاز
۴۰۹	۶۷۲۰- فضل بن احمد لؤلؤی	"	﴿فراس﴾
"	۶۷۲۱- فضل بن بکر	"	۶۷۰۰- فراس شعبانی
"	۶۷۲۲- فضل بن جبیر واسطی وراق	"	۶۷۰۱- فراس بن یحییٰ ہمدانی
۴۱۰	۶۷۲۳- فضل بن حباب، ابوخلیفہ ثعلبی	"	﴿فرج، فرح﴾
"	۶۷۲۴- فضل بن حرب بجلی	"	۶۷۰۲- فرج بن فضالہ تنوخی حمصی
"	۶۷۲۵- فضل بن حماد	۴۰۳	۶۷۰۳- فرج بن یحییٰ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۱۸	۶۷۵۳- فضل بن محمد بیہقی شعرانی	۴۱۰	۶۷۲۶- فضل بن دکین ابو نعیم
"	۶۷۵۴- فضل بن محمد عطار	"	۶۷۲۷- فضل بن دلہم
"	۶۷۵۵- فضل بن محمد باہلی انطاکی احدب	"	۶۷۲۸- فضل بن ربیع
"	۶۷۵۶- فضل بن مختار ابوہبل بصری	۴۱۱	۶۷۲۹- فضل بن زیاد
۴۲۰	۶۷۵۷- فضل بن معروف	"	۶۷۳۰- فضل بن خثیم
"	۶۷۵۸- فضل بن منصور	"	۶۷۳۱- فضل بن سکن کوفی
"	۶۷۵۹- فضل بن مہاہبل	"	۶۷۳۲- فضل بن سکین قطیبی اسود
"	۶۷۶۰- فضل بن موسیٰ سینانی مروزی	"	۶۷۳۳- فضل بن سلام
"	۶۷۶۱- فضل بن مؤتمر عتکی	"	۶۷۳۴- فضل بن سہل اعرج
"	۶۷۶۲- فضل بن موفق	۴۱۲	۶۷۳۵- فضل بن سہل اسفرائینی دمشقی
۴۲۱	۶۷۶۳- فضل بن میمون ابو سلمہ	"	۶۷۳۶- فضل بن سوید
"	۶۷۶۴- فضل بن یحییٰ اسجی	"	۶۷۳۷- فضل بن شہاب
"	۶۷۶۵- فضل بن یسار	"	۶۷۳۸- فضل بن صالح
"	۶۷۶۶- فضل	"	۶۷۳۹- فضل بن عباس بصری
"	۶۷۶۷- فضل ابو محمد	۴۱۳	۶۷۴۰- فضل بن عباس خراسانی
"	۶۷۶۸- فضل	"	۶۷۴۱- فضل بن عبداللہ بن مسعود یثکری ہروی
"	۶۷۶۹- فضل بلخی	"	۶۷۴۲- فضل بن عبداللہ حمیری
"	۶۷۷۰- فضل اللہ بن محمد بن ابوشریف خوزی	"	۶۷۴۳- فضل بن عطاء
"	﴿فضیل، فضیل﴾	۴۱۴	۶۷۴۴- فضل بن عطیہ مروزی
"	۶۷۷۱- فضہ ابو مودود	۴۱۵	۶۷۴۵- فضل بن عمیرہ قیسی
۴۲۲	۶۷۷۲- فضیل بن حدیح	۴۱۶	۶۷۴۶- فضل بن عیسیٰ رقاشی
"	۶۷۷۳- فضیل بن سلیمان نمیری بصری	۴۱۷	۶۷۴۷- فضل بن غانم خزاعی
"	۶۷۷۴- فضیل بن عیاض	"	۶۷۴۸- فضل بن فرقہ
"	۶۷۷۵- فضیل بن عیاض خولانی	"	۶۷۴۹- فضل بن فضل مدنی
"	۶۷۷۶- فضیل بن عیاض صدفی	"	۶۷۵۰- فضل بن فضل سقطی
"	۶۷۷۷- فضیل بن محمد ہروی	"	۶۷۵۱- فضل بن مبشر ابو بدر مدنی
"	۶۷۷۸- فضیل بن مرزوق کوفی	"	۶۷۵۲- فضل بن محرر خزاعی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۲۹	۶۷۹۹- قاسم بن احمد دباغ	۴۲۳	۶۷۷۹- فضیل بن مرزوق رقاشی
۴۳۰	۶۸۰۰- قاسم بن امیہ الخداء	"	۶۷۸۰- فضیل بن مسلم
"	۶۸۰۱- قاسم بن رثی	۴۲۴	۶۷۸۱- فضیل بن والان
"	۶۸۰۲- قاسم بن بہرام	"	۶۷۸۲- فضیل بن یحییٰ
"	۶۸۰۳- قاسم بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن	"	۶۷۸۳- فضیل ابو محمد
"	ابوطالب حجازی	"	﴿ فطر ﴾
۴۳۱	۶۸۰۴- قاسم بن حبیب تمار	"	۶۷۸۴- فطر بن حماد بن واقد بصری
"	۶۸۰۵- قاسم بن حسان	"	۶۷۸۵- فطر بن خلیفہ ابو بکر کوفی حناط
"	۶۸۰۶- قاسم بن حسن ہمدانی فکلکلی	۴۲۵	۶۷۸۶- فطر بن محمد عطار احدب
"	۶۸۰۷- قاسم بن حکم عنی کوفی	"	﴿ فلان ﴾
"	۶۸۰۸- قاسم بن حکم بن اوس بصری	"	۶۷۸۷- فلان بن غیلان ثقفی
۴۳۲	۶۸۰۹- قاسم بن حکم بن اوس انصاری بصری	"	﴿ فلیح ﴾
"	۶۸۱۰- قاسم بن داؤد بغدادی	"	۶۷۸۸- فلیح بن سلیمان مدنی
"	۶۸۱۱- قاسم بن رشیدین	۴۲۷	﴿ فہد فیاض فیض ﴾
"	۶۸۱۲- قاسم بن سلام بن مسکین	"	۶۷۸۹- فہد بن حیان نہشلی ابو بکر بصری
"	۶۸۱۳- قاسم بن سلام ابو عبید	"	۶۷۹۰- فہد بن عوف
"	۶۸۱۴- قاسم بن سلیمان	"	۶۷۹۱- فیاض بن غزوان
"	۶۸۱۵- قاسم بن سلیم	"	۶۷۹۲- فیاض بن محمد بصری
"	۶۸۱۶- قاسم بن عباس ہاشمی لہمی مدنی	"	۶۷۹۳- فیض بن وثیق
۴۳۳	۶۸۱۷- قاسم بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی	﴿ حرف القاف ﴾	
"	۶۸۱۸- قاسم بن عبد اللہ بن عمر عمری مدنی	۴۲۸	﴿ قابوس ﴾
"	۶۸۱۹- قاسم بن عبد اللہ بن ربیعہ بن قانف	"	۶۷۹۴- قابوس بن ابوظبیان
"	۶۸۲۰- قاسم بن عبد اللہ	"	۶۷۹۵- قابوس بن ابو مخارق
"	۶۸۲۱- قاسم بن عبد اللہ مکفوف	"	﴿ قاسم ﴾
۴۳۴	۶۸۲۲- قاسم بن عبد اللہ بن مہدی اجمعی	"	۶۷۹۶- قاسم بن ابراہیم ملطی
"	۶۸۲۳- قاسم بن عبد الرحمن ابو عبد الرحمن دمشقی	۴۲۹	۶۷۹۷- قاسم بن ابراہیم ہاشمی کوفی
"	۶۸۲۴- قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ہندی	"	۶۷۹۸- قاسم بن ابراہیم صفار حافظی کدیچی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۴۱	۶۸۵۱- قاسم بن مندہ اصیبانی	۴۳۵	ابوعبدالرحمن
"	۶۸۵۲- قاسم بن مہران	"	۶۸۲۵- قاسم بن عبدالرحمن بن مہدی خمیجی
۴۴۲	۶۸۵۳- قاسم بن مہران	۴۳۶	۶۸۲۶- قاسم بن عبدالرحمن انصاری
"	۶۸۵۴- قاسم بن مہران	"	۶۸۲۷- قاسم بن عبدالرحمن
"	۶۸۵۵- قاسم بن مہران قیسی	"	۶۸۲۸- قاسم بن عبدالرحمن
"	۶۸۵۶- قاسم بن نافع مدنی	"	۶۸۲۹- قاسم بن عبدالواحد بن ایمن
"	۶۸۵۷- قاسم بن نوح انصاری	۴۳۷	۶۸۳۰- قاسم بن عبدالواحد وزان کوفی
"	۶۸۵۸- قاسم بن نصر سامری طبابخ	"	۶۸۳۱- قاسم بن عثمان بصری
۴۴۳	۶۸۵۹- قاسم بن ہانی اعمیٰ مصری	"	۶۸۳۲- قاسم بن علی دوری
"	۶۸۶۰- قاسم بن زید	"	۶۸۳۳- قاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ابویوب انصاری
"	۶۸۶۱- قاسم بن یزید بن عبداللہ بن قسیط	۴۳۸	۶۸۳۴- قاسم بن عوف شیبانی
۴۴۵	۶۸۶۲- قاسم ابونوح	"	۶۸۳۵- قاسم بن غصن
"	۶۸۶۳- قاسم کنانی	"	۶۸۳۶- قاسم بن غنام مدنی
"	۶۸۶۴- قاسم سلمیٰ	۴۳۹	۶۸۳۷- قاسم بن فضل حدانی
"	۶۸۶۵- قاسم بعضی	"	۶۸۳۸- قاسم بن فیاض صنعانی
"	۶۸۶۶- قبیسہ بن حریرث	"	۶۸۳۹- قاسم بن قطیب بصری
"	۶۸۶۷- قبیسہ بن عقبہ کوفی	"	۶۸۴۰- قاسم بن مالک مزنی
۴۴۶	۶۸۶۸- قبیسہ بن مسعود	۴۴۰	۶۸۴۱- قاسم بن محمد بن حماد دلال
"	۶۸۶۹- قبیسہ بن ہلب	"	۶۸۴۲- قاسم بن محمد بن حمید معمری
"	﴿قنادہ قتیبہ، قتیبر، قافہ﴾	"	۶۸۴۳- قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی طالبی
۴۴۷	۶۸۷۰- قنادہ بن دعامہ سدوسی	"	۶۸۴۴- قاسم بن محمد فرغانی
"	۶۸۷۱- قنادہ بن رستم طائی ابراہیم بن محمد عسکری	"	۶۸۴۵- قاسم بن محمد بن ابوشیبہ عیسیٰ
"	۶۸۷۲- قتیبہ بن سعید تیمی	۴۴۱	۶۸۴۶- قاسم بن محمد بن حفص
"	۶۸۷۳- قتیبہ ابو محمد	"	۶۸۴۷- قاسم بن محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام مخزومی
"	۶۸۷۴- قتیبر	"	۶۸۴۸- قاسم بن محمد
۴۴۸	۶۸۷۵- قنادہ	"	۶۸۴۹- قاسم بن مطیب
"	﴿قنادہ قرآن﴾	"	۶۸۵۰- قاسم بن معتمر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۵۱	قرین بن سہل بن قرین	۴۴۸	۶۸۷۶- قدامہ بن عبداللہ
۴۵۲	۶۹۰۰- قزاعہ بن سوید بن حجر باہلی بصری	"	۶۸۷۷- قدامہ بن محمد مدنی
"	۶۹۰۱- قزاعہ کی	"	۶۸۷۸- قدامہ بن موسیٰ بن عمر بن قدامہ بن مطعون مدنی
"	قشیر، قطبہ، قطن	"	۶۸۷۹- قدامہ بن نعمان
"	۶۹۰۲- قشیر بن عمرو	"	۶۸۸۰- قدامہ بن ویرہ
"	۶۹۰۳- قطبہ بن علاء بن منہال ابوسفیان، غنوی کوفی	۴۴۹	۶۸۸۱- قران بن تمام کوفی
۴۵۳	۶۹۰۴- قطن بن ابراہیم قشیری نیشاپوری	"	۶۸۸۲- قران بن محمد فراری
"	۶۹۰۵- قطن بن سعیر بن خس	"	قریح، قرصافہ، قرظہ
"	۶۹۰۶- قطن بن صالح دمشقی	"	۶۸۸۳- قرثع ضعی
"	۶۹۰۷- قطن بن نسیر، ابو عباد غمری بصری	"	۶۸۸۴- قرصافہ
۴۵۴	۶۹۰۸- قطن ابویشم	"	۶۸۸۵- قرظہ
"	قنقاع، قنان، قنبر، قیس	"	۶۸۸۶- قرظہ بن ارطاة
"	۶۹۰۹- قنقاع بن شور	"	قرظہ، قرہ
"	۶۹۱۰- قنان بن عبداللہ نهمی	۴۵۰	۶۸۸۷- قرظہ بن ہمیس، ابودہماء
"	۶۹۱۱- قنبر	"	۶۸۸۸- قرہ بن بشر
۴۵۵	۶۹۱۲- قیس بن بشر	"	۶۸۸۹- قرہ بن زبید مدنی
"	۶۹۱۳- قیس بن ثابت بن قیس بن شماس	"	۶۸۹۰- قرہ بن سلیمان
"	۶۹۱۴- قیس بن ابو حازم	"	۶۸۹۱- قرہ بن ابوصہباء
۴۵۶	۶۹۱۵- قیس بن حصین کعھی	"	۶۸۹۲- قرہ بن عبدالرحمن بن حیوئیل
"	۶۹۱۶- قیس بن ربیع	"	۶۸۹۳- قرہ بن ابوقرہ
"	۶۹۱۷- قیس بن ربیع اسدی کوفی	"	۶۸۹۴- قرہ بن موسیٰ الجعفی
۴۵۹	۶۹۱۸- قیس بن رومی	۴۵۱	۶۸۹۵- قرہ عجلی
"	۶۹۱۹- قیس بن زید	"	قرط
"	۶۹۲۰- قیس بن سالم	"	۶۸۹۶- قرط بن حریش باہلی
"	۶۹۲۱- قیس بن سعد	"	قریب، قریش، قرین، قزاعہ
"	۶۹۲۲- قیس بن طلق بن علی حنفی	"	۶۸۹۷- قریب بن اصمغ
"	۶۹۲۳- قیس بن عباہ	"	۶۸۹۸- قریش بن انس

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۶۹	کثیر بن عبداللہ ابوشامہ ابلی ناجی الوشاء	۴۶۰	قیس بن عبدالرحمن
۴۷۰	کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید مزنئی مدنی	"	قیس بن کعب
۴۷۲	کثیر بن عبداللہ یثکری	"	قیس بن مسلم مذحجی
"	کثیر بن عبدالرحمن عامری	"	قیس بن میناء
"	کثیر بن قلبیصری	"	قیس بن ہبار
۴۷۳	کثیر بن قیس	"	قیس عبدی
"	کثیر بن کثیر	"	قیس مدنی
"	کثیر بن محمد محلی	۴۶۱	قیس ابوعمارہ فارسی
"	کثیر بن مروان ابومحمد فہری مقدسی	﴿ حرف الکاف ﴾	
"	کثیر بن معبد قیسی	۴۶۲	﴿ کادح ﴾
"	کثیر بن یحییٰ بن کثیر	"	کادح بن جعفر
۴۷۴	کثیر نواء	"	کادح بن رحمت الزاہد
"	کثیر	"	﴿ کامل ﴾
"	﴿ کدیر ﴾	۴۶۳	کامل بن طلحہ جدری
"	کدیریضی	"	کامل بن العلاء ابوالعلاء سعدی کوفی
۴۷۵	﴿ کردوس، کرز ﴾	۴۶۵	کثیر بن اسماعیل نواء ابواسماعیل
"	کردوس بن قیس	۴۶۶	کثیر بن حبیب لیشی
"	کرزیمجی	"	کثیر بن حبیب
"	﴿ کریب، کرید ﴾	"	کثیر بن حمیش
"	کریب بن طیب	"	کثیر بن حمیر اصم
"	کرید بن رواحہ	"	کثیر بن ربیع سلمی
۴۷۶	﴿ کریم، کعب ﴾	۴۶۷	کثیر بن زاذان
"	کریم	"	کثیر بن زیاد
"	کعب بن ذہل ایادی	"	کثیر بن زید اسلمی مدنی
"	کعب بن عمرو بنی	۴۶۸	کثیر بن سائب
"	کعب	"	کثیر بن سلیم ضعی بصری مدائنی ابوسلمہ
"	کعب	۴۶۹	کثیر بن شظیر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	﴿حرف اللام﴾	۴۷۶	۶۹۷۱- کعب ابوعلی
۴۸۳	﴿لقمان لقیط﴾	"	﴿کلثوم﴾
"	۶۹۹۲- لقمان بن عامر	"	۶۹۷۲- کلثوم بن اقروادعی
"	۶۹۹۳- لقیط	۴۷۷	۶۹۷۳- کلثوم بن جبر
"	۶۹۹۴- لقیط محاربلی	"	۶۹۷۴- کلثوم بن جوشن
"	﴿لمازہ لمبیعہ﴾	"	۶۹۷۵- کلثوم بن زیاد
"	۶۹۹۵- لمازہ بن زباز ابوولید	۴۷۸	۶۹۷۶- کلثوم بن محمد بن ابوسدرہ
"	۶۹۹۶- لمبیعہ بن عقبہ	"	۶۹۷۷- کلثوم بن مرشد کوفی
۴۸۴	﴿لوذان لوط﴾	"	﴿کلاب، کلیب﴾
"	۶۹۹۷- لوذان بن سلیمان	"	۶۹۷۸- کلاب بن تلید
"	۶۹۹۸- لوط بن یحییٰ ابوحنف	"	۶۹۷۹- کلاب بن علی
"	﴿لیث﴾	"	۶۹۸۰- کلاب بن علی عامری
"	۶۹۹۹- لیث بن انس	"	۶۹۸۱- کلیب بن ذہل مصری
"	۷۰۰۰- لیث بن حماد اصطخری	"	۶۹۸۲- کلیب بن وائل بکری
"	۷۰۰۱- لیث بن داؤد قیسی	۴۷۹	۶۹۸۳- کلیب ابووائل
"	۷۰۰۲- لیث بن سالم	"	﴿کمیل، کنانہ﴾
"	۷۰۰۳- لیث بن ابوسلیم کوفی لیشی	"	۶۹۸۴- کمیل بن زیاد نخعی
۴۸۷	۷۰۰۴- لیث بن سعد فہمی ابوالحارث	"	۶۹۸۵- کنانہ بن جبہ
۴۸۸	۷۰۰۵- لیث بن سعد نصیبی	"	۶۹۸۶- کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی
"	۷۰۰۶- لیث بن عمرو بن سام	"	﴿کہمس﴾
"	۷۰۰۷- لیث بن محمد موقری	"	۶۹۸۷- کہمس بن حسن تمیمی بصری
"	۷۰۰۸- لیث بن ابو مریم	۴۸۰	۶۹۸۸- کہمس بن منہال
"	۷۰۰۹- لیث بن ابومسور	"	﴿کوثر﴾
		"	۶۹۸۹- کوثر بن حکیم
		"	﴿کیسان﴾
		۴۸۱	۶۹۹۰- کیسان ابو عمر
		۴۸۲	۶۹۹۱- کیسان ابو بکر

﴿ حرف العین ﴾

(عبید اللہ)

۵۳۴۲- عبید اللہ بن ابراہیم جزری۔

اس نے عمرو بن عون سے روایات نقل کی ہیں، اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے، جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۵۳۴۳- عبید اللہ بن ابراہیم انصاری۔

اس نے ابو بکر قطعی سے روایات نقل کی ہیں، یہ متمسک ہے، تاہم یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ہے اور مستند نہیں ہے۔

۵۳۴۴- عبید اللہ بن احمد بن معروف

یہ قاضی القضاة (یعنی چیف جسٹس) تھا، اس نے مجالس املاء کروائی ہیں اور قاضی ابو یعلیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن یہ معتزلی تھا۔

۵۳۴۵- عبید اللہ بن احمد اندلسی۔

اس نے امام طبرانی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جسے امام طبرانی نے سرے سے نقل ہی نہیں کیا۔

۵۳۴۶- عبید اللہ بن ازور۔

اس نے ہشام بن حسان کے حوالے سے ایک ساقط روایت نقل کی ہے، اس سے عیسیٰ بن یونس نے روایت نقل کی ہے۔

۵۳۴۷- عبید اللہ بن اسحاق بن حماد ^{طلحی}۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۳۴۸- عبید اللہ بن انس بن مالک انصاری۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من عال جاريتين حتى تدركا دخلت انا وهو في الجنة كهاتين.

”جو شخص دو بچیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور ”میں“ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔“

اس سے صرف اس کے بیٹے ابوبکر نے روایات نقل کی ہیں۔
 امام بخاری نے یہ روایت ”الادب المفرد“ میں اسی طرح نقل کی ہے۔ اور یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔ یہی
 روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ابوبکر نامی راوی کے حوالے سے ان کے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
 عباد رواجی نے موسیٰ بن عثمان، عمرو بن (عبید)، عبید اللہ نامی اس راوی کے حوالے سے اس کے والد سے ایک اور روایت نقل کی
 ہے۔

۵۳۴۹- عبید اللہ بن انس.

عبدالرحیم بن سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۵۳۵۰- عبید اللہ بن ایاد (د، م، س، ت) بن لقیط.

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے یہ صدوق اور مشہور ہے، ابن قانع کہتے ہیں: یہ بات کہی گئی ہے اس کی اپنے والد سے نقل
 کردہ بعض روایات ضعیف ہیں، میں کہتا ہوں: یحییٰ بن معین نے مطلق طور پر (جبکہ) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سعید بن
 منصور اور احمد بن یونس نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۵۳۵۱- عبید اللہ بن بسر (ت) حمصی.

اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف صفوان بن عمرو نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں
 ہو سکی ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ صحابی ہیں، اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن بسر حرانی، تابعی ہے بظاہر یہی لگتا ہے۔

۵۳۵۲- عبید اللہ بن بشیر بجلی.

اس کے حوالے سے صرف یونس بن ابوسحاق نے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۳۵۳- عبید اللہ بن تمام، ابو عاصم.

اس نے یونس بن عبید اور سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی، امام ابو حاتم، امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے
 ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ اہل واسط سے تعلق رکھتا ہے۔ معمر بن سہل بن ابوازی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
 امام بخاری فرماتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے خالد الحذاء اور یونس سے نقل کی ہیں اور وہ عجیب و غریب ہیں
 ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

نزل جبرائیل وعلیہ عمامة سوداء بذؤابة.

”حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، تو انہوں نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور ان کے بالوں کی چوٹیاں بھی تھیں۔“

۵۳۵۴- عبید اللہ بن جاریہ

اسود بن قیس اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن مدینی نے اس کا تذکرہ مجہول راویوں میں کیا ہے۔

۵۳۵۵- عبید اللہ بن جعفر بن اعین.

اس نے بشر بن ولید کندی سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی نے اسے ”لین“ قرار دیا ہے، اس کا انتقال 309 ہجری میں ہوا۔

۵۳۵۶- (صح) عبید اللہ بن ابو جعفر (ع) مصری.

اس نے کبیر بن اشج اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق اور قابل اعتماد ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبید اللہ احمد نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ علم فقہ کا عالم تھا، امام ابو حاتم، امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ عالم تھا، زاہد تھا، عبادت گزار تھا۔

۵۳۵۷- عبید اللہ بن حارث.

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: عبد العزیز بن عبید اللہ نے اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ عبد العزیز نامی راوی کی حالت کی وجہ سے وہ روایت بھی مستند نہیں ہے۔

۵۳۵۸- (صح) عبید اللہ بن حسن غزبری بصری (م)

یہ بصرہ کا قاضی تھا، اس نے عبد الملک عززی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اسے سچا بھی قرار دیا گیا ہے اور مقبول بھی ہے۔ تاہم اس کے اعتقاد کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کہ اس کا عقیدہ بدعتی تھا، ابن قطان کہتے ہیں: مذہب کے اعتبار سے عبید اللہ ایک بُرا شخص تھا، جیسا کہ احمد بن ابوشیثمہ اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے اور فقہ کا عالم ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے، لائق تعریف ہے اور عقلمند شخص ہے۔

عبید اللہ نامی راوی نے خالد الحذاء سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے معاذ بن معاذ انصاری اور عبد الرحمن بن مہدی نے روایات نقل کی ہیں، اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۵۳۵۹- عبید اللہ بن ابو حمید (ق) ابو خطاب.

اس نے ابولیح ہذلی سے روایات نقل کی ہیں، محمد بن شیبہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا۔ دحیم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے ابولیح کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔

کئی ابن ابراہیم نے اس کے حوالے سے ابولیح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

المکر والخيانة والحدیعة فی النار. ”دھوکہ، خیانت اور فریب جہنم میں ہوں گے“

اسی طرح کی ایک اور روایت بھی نقل کی گئی ہے، لیکن اس کی سند بھی کمزور ہے۔

۵۳۶۰- عبید اللہ بن خشخاش

اس نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام صرف عبید ہے، یعنی وہ اضافت کے بغیر ہے۔

۵۳۶۱- عبید اللہ بن خلیفہ (دق) ابو غریف ہمدانی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ”مرادی“ ہے اور یہ بات ابن صلاح کی تحریر میں مذکور ہے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اسع بن نباتہ کے ہم پلدا افراد میں سے ایک ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں کا انچارج تھا۔

۵۳۶۲- عبید اللہ بن خلیفہ خزاعی

اس کا اسم منسوب کوئی بھی بیان کیا گیا ہے، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۳۶۳- عبید اللہ بن رماحس قیسی رملی

اس نے زیاد بن طارق کے حوالے سے حضرت زہیر بن صد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قصیدہ سنایا:

”اے اللہ کے رسول! کرم کے حوالے سے ہم پر مہربانی کیجئے! کیونکہ آپ ایک ایسے فرد ہیں، جن سے ہمیں اُمید بھی ہے اور

جن سے (مہربانی کا) ہمیں انتظار بھی ہے۔“

اس سے امیر بدر جمالی، ابوالقاسم طبرانی، احمد بن اسماعیل بن عاصم، ابوسعید بن عربی، حسن بن زید جعفری، محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی نے روایات نقل کی ہیں، یہ عمر رسیدہ شخص تھا، میں نے متقدمین کی اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں دیکھی ہے، لیکن یہ قابل اعتماد بھی نہیں ہے، پھر میں نے اس حدیث کا جائزہ لیا، جسے اس نے روایت کیا ہے، تو اس میں ایک قابل اعتراض علت پائی جاتی ہے، ابو عمر بن عبد البر نے زہیر کے اشعار میں یہ بات کہی ہے کہ اسے عبید اللہ بن رماحس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زہیر بن صد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، تو عبید اللہ نے اس کی سند میں دو آدمیوں کا نام ساقط کر دیا ہے اور پھر انہوں نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ راوی کا نام زیاد بن طارق ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ حضرت زہیر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے، یہ روایت اسی طرح معجم طبرانی اور دیگر روایات میں منقول ہے، جس کی سند میں دو راویوں کا نام نہیں ہے۔

۵۳۶۴- عبید اللہ بن زحر (عوز)

اس نے علی بن یزید اور عمش سے روایات نقل کی ہیں، شاید اس کا انتقال جوانی میں ہی ہو گیا تھا، اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں جیسے یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب نصری۔

محمد بن یزید مستمعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو مسہر سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس نے معضل روایات نقل کی ہیں؛ جن کا معضل ہونا واضح ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث میرے نزدیک ضعیف ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کا استاد علی بن یزید بھی متروک ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اور جب اس نے علی بن یزید سے روایات نقل کی تو جھوٹی روایات نقل کی ہیں اور جب یہ عبید اللہ اور علی بن یزید اور قاسم ابو عبد الرحمن کی روایات کو اکٹھا کر دیں تو وہ روایت صرف وہ ہوں گی جو انہوں نے خود ایجاد کی ہوگی۔ امام ابو زرہ رازی کہتے ہیں: عبید اللہ بن زحرنامی راوی صدوق ہے۔ عبید اللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

تہامر عیادة المریض ان یضع یدہ علیہ، ویسالہ کیف ہوا!

”مریض کی عیادت کرنے کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر اس سے دریافت کرے کہ اُس کا کیا حال ہے؟“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

افضل الصلاة صلاة الصبح يوم الجمعة في جماعة.

”سب سے افضل نماز جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

یطهر المؤمن ثلاثة احجار، والباء اطهر.

”مؤمن تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرتا ہے، ویسے پانی زیادہ پاکیزگی عطا کرنے والا ہے۔“

ضام بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن زحرنامی یہ راوی جب محفل میں بیٹھتا تھا، تو بکثرت احادیث بیان کرتا تھا اور بکثرت فتویٰ دیتا تھا، ایک شخص نے اس سے کہا: جس نے اس کا بکثرت کلام سنا تھا، کیا وجہ ہے کہ تم عوامی مقرروں کی طرح بکثرت کلام کرتے ہو، تو اس نے کہا: تم شیطان کے نمائندے ہو، مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص علم کو چھپاتا ہے، اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ تمام ”سنن“ کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور امام احمد نے بھی اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، امام نسائی اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، انہوں نے کتاب الضعفاء میں اس کا ذکر نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے

کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

نذرت اختی ان تحج حافية غير منتقبة، فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: مر اختك فلتركب ولتختبر ولتصم ثلاثة أيام.

”میری بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل چل کر حج کے لیے جائے گی اور اس دوران نقاب نہیں کرے گی، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بہن سے کہو: کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور تین دن روزے رکھے۔“

۵۳۶۵- عبید اللہ بن ابی زیاد (د، ت، ق) قداح، ابو حصین مکی

اس نے ابوظیف اور قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا تھا، یہ اس پائے کا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔ یہ تینوں اقوال ہمارے شیخ ابوالحجاج نے نقل کیے ہیں۔ امام ابوالاحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

امام ترمذی نے شہر کے حوالے سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے اس کی نقل کردہ روایت (جو درج ذیل ہے)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اسم الله الاعظم في: الله لا اله الا هو الحي القيوم، والهكم
اله واحد

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اس آیت میں ہے: ”اللہ لا اله الا هو الحي القيوم والهكم اله واحد“

(امام ترمذی نے یہ کہا ہے:) یہ روایت صحیح ہے، امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں، ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے حوالے سے کوئی مسموع چیز نہیں دیکھی ہے، احمد بن یحییٰ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

انما جعل الطواف والسعي ورمي الجمار لاقامة ذكر الله.

”طواف اور جمرات کو نکلریاں مارنے کو، اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ذكاة الجنين ذكاة امه. ”جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا، ہی اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔“

۵۳۶۶- عبید اللہ بن زیاد (خ، ت) رصفانی.

اس نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے ایک نسخہ بھی منقول ہے جو زہری سے روایت کیا گیا ہے اس کے

پوتے حجاج بن ابومنیع یوسف بن عبید اللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ ذہلی کہتے ہیں: یہ شام کے علاقے رصافہ سے تعلق رکھتا تھا، میرے علم کے مطابق اس کے پوتے حجاج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے احادیث کا ایک جزء مجھے نکال کر دکھایا تھا، جو زہری سے منقول ہے، تو میں نے ان روایات کو مستند پایا تھا، لیکن یہ راوی مجہول اور مقارب الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ”ثقفہ“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ امام بخاری نے کتاب الطلاق میں اس کے حوالے سے تعلق کے طور پر کچھ نقل کیا ہے۔

۵۳۶۷- عبید اللہ بن سالم.

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے۔

۵۳۶۸- عبید اللہ بن سعید (د) ثقفی.

یہ تابعی ہے، اس کا بیٹا ابو عون محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔

۵۳۶۹- عبید اللہ بن سعید (خ، ت)، ابو مسلم

یہ اعمش کو ساتھ لے کر چلا کرتا تھا، یحییٰ ابن ابوبکیر، حسین بن حفص، ابو مسلم عبدالرحمن بن واقد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس سے موضوع احادیث منقول ہیں۔

کتابی فرماتے ہیں: میں نے امام ابو حاتم سے کہا: ابو مسلم کی نقل کردہ وہ روایت، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تسقی البہائم الخمر

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے“۔

تو امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس نے یہ روایت ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور

پر نقل کی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ غلطی کیا کرتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا یتقدم الصف الاول اعرابی ولا اعجمی.

”کوئی دیہاتی یا کوئی عجمی پہلی صف میں آگے نہ بڑھیں“۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

۵۳۷۰- عبید اللہ بن سعید بن کثیر بن عوف مصری۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے علی بن کدید اور حسین بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منقول روایات نقل کرتا ہے؛ اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابو عوانہ نے اپنی ”صحیح“ میں اس سے روایت نقل کی ہے۔)

۵۳۷۱- عبید اللہ بن سفیان، البوسفیان

اس نے ابن عون سے روایات نقل کی ہیں؛ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کی حدیث کو واہی قرار دیا ہے؛ اس کا اسم منسوب ”غدانی بصری“ ہے۔ احمد بن سنان القطان اور دیگر حضرات نے (ان کے علاوہ) کدیعی، عبدالرحمن بن بشر نے اس سے روایات نقل کی ہیں؛ یہ ابن رواحہ کے نام سے معروف ہے۔

۵۳۷۲- عبید اللہ بن سلمہ بن وہرام۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں؛ کتانی نے امام ابو حاتم کے حوالے سے اس کا کزور ہونا نقل کیا ہے۔

۵۳۷۳- عبید اللہ بن سلمان (د)۔

یہ تابعی ہے اور ابوسلام اسود کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی (اور اس کی نقل کردہ روایت) غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت کے بارے میں ہے۔

۵۳۷۴- عبید اللہ بن سلیمان۔

اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے؛ جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۵۳۷۵- عبید اللہ بن شبرمہ

ابن جوزی بیان کرتے ہیں: عقلی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے؛ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک معدوم شخص ہے؛ اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ تاہم عقلی کی کتاب میں جس کا تذکرہ ہے؛ وہ عبداللہ بن شبرمہ ہے؛ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۷۶- عبید اللہ بن ضرار، ابو عمرو۔

اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور اسے کوئی عزت حاصل نہیں ہے؛ یہ بات ازدی نے بیان کی ہے؛ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے:

لا تشاور من لیس فی بیتہ دقیق

”تم کسی ایسے شخص سے مشورہ نہ لو؛ جس کے گھر میں آنا موجود نہ ہو۔“

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی سند میں احمد بن عبدالرحمن نامی شخص متروک ہے۔ یہ بات ابوالعباس

العشاب نے اپنی کتاب ”الحافل“ میں نقل کی ہے جو کتاب الکامل پر ان کی تحریر کردہ ”ذیل“ ہے۔

۵۳۷۷- عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی بصری

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ نصر بن شمیل نے اس کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں، کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ مستقیم ہوں گی، پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اجتمعوا وادفعوا ایديکم، ففعلنا، فقال: اللهم افقر المعلمین کی لا یذهب القرآن، واغن العلماء کی لا یذهب بالدين.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اکٹھے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ بلند کر لو، ہم نے ایسا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انہیں کو غریب رکھنا، تاکہ وہ قرآن نہ لے جائیں اور علماء کو خوش حال رکھنا، تاکہ وہ دین نہ لے جائیں۔“ اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

اجیعوا النساء جوعاً غیر مضر، واعدوهم عریاً غیر مبرح، لانهم اذا سبنوا فلیس شیء احب الیهم من الخروج.

”تم عورتوں کو اتنا بھوکا رکھو جو نقصان دہ نہ ہو اور انہیں بس بنیادی ضرورت کا لباس فراہم کرو، کیونکہ جب وہ موٹی تازی ہو جائیں گی، تو ان کے نزدیک گھر سے باہر نکلنے سے زیادہ اور کوئی پسندیدہ چیز نہیں ہوگی۔“ اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے۔

من طلب العلم مشی فی ریاض الجنة.

”جو شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے، وہ جنت کے باغوں میں چلتا ہے۔“

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ روایات محمد بن داؤد نامی راوی کی ایجاد کردہ ہیں، یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ

اس کا استاد کون ہے اور اس کے استاد کا استاد کون ہے؟

۵۳۷۸- عبید اللہ بن عبد اللہ (د، س، ق)، ابو یئیب مروزی عتکی.

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں، لیکن امام ابو حاتم نے امام بخاری کی اس بات کا انکار کیا ہے کہ انہوں نے ابو یئیب نامی اس راوی کا تذکرہ ضعیف راویوں میں کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے مقلوب روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابو قدامہ سرحسی بیان کرتے ہیں: اس نے یہ ارادہ کیا کہ ابن مبارک اس کے پاس آئیں تو یہ انہیں بتائے کہ اس نے عکرمہ کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”عشر اور خراج اکٹھے نہیں ہو سکتے“۔ لیکن ابن مبارک اس کے پاس نہیں آئے۔ اس نے عبد اللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مجلسین وملبسین، فاما المجلسان فالجلوس بین الشمس والظل، وان تحتی فی ثوب یفصی الی عورتک. واما الملبسان فان تصلی فی ثوب واحد لا یتوشح به، والآخر ان تصلی فی سراویل لیس علیہ رداء.

”نبی اکرم ﷺ نے دو طریقے سے بیٹھنے سے اور دو طرح کا لباس پہننے سے منع کیا ہے، جہاں تک بیٹھنے کے دو طریقوں کا تعلق ہے تو اس میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھے اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ بے پردہ ہو رہی ہو، جہاں تک دو طرح کے لباس کا تعلق ہے تو اس میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں اس طرح نماز ادا کرے کہ اس کو اس نے لپیٹا ہوا نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ آدمی صرف شلوار پہن کر نماز ادا کرے، اس کے جسم (کے اوپری حصے پر) چادر نہ ہو“۔

اس نے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

الوتر حق، فمن لم یوتر فلیس منی، الوتر حق، فمن لم یوتر فلیس منی. الوتر حق، فمن لم یوتر فلیس منی.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وتر حق ہے، جو شخص وتر ادا نہیں کرتا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے، وتر حق ہے جو شخص وتر ادا نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے، وتر حق ہے جو شخص وتر ادا نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۳۷۹- عبید اللہ بن عبد اللہ (ت) بن ثعلبہ انصاری.

اس نے ابن جاریہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ”باب لد“ کے قریب دجال کو قتل کر دیں گے، یہ روایت لیث نے زہری کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ثعلبہ سے منقول ہے۔ امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم کی تاریخ میں اس کا تذکرہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی ہے، اس حدیث کی علت میں متعدد اقوال بھی منقول ہیں۔

۵۳۸۰- عبید اللہ بن عبد اللہ (د، ت، ق) بن موہب تمیمی

یہ یحییٰ کا والد ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں، اس کے اور اس کے باپ کے بارے میں پتا نہیں چل سکا۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور

اس کے بھتیجے عبید اللہ بن عبد الرحمن نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۳۸۱- عبید اللہ بن عبد اللہ بن حصین عظمیٰ.

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے، عقلمندی نے اپنی سند کے ساتھ اس کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
صلینا علی جنازة مع جابر ، ثم جلسنا حوله فی المسجد، فقال: الا اخبرکم کیف کان وضوء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قلنا: بلی. فاهوی بیده الی الحصباء ، فبلا کفیه، ثم نضح علی قدمیه،
(ثم القی الحصباء علی قدمیه) ، ثم قال: هکذا کان وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
وادخل یدہ من تحت بطن رجله.

ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی، پھر ہم مسجد میں ان کے ارد گرد بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تم
لوگوں کو نہ بتاؤں کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے اپنے ہاتھ
کنکریوں کی طرف بڑھائے، پھر انہوں نے دونوں مٹھیوں میں بھرا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں پر ڈالا اور پھر بولے: نبی
اکرم ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے پاؤں کے نیچے داخل کیا۔“

۵۳۸۲- عبید اللہ بن عبد اللہ بن محمد عطار.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۸۳- عبید اللہ بن عبد الرحمن (د، س، ق) بن عبد اللہ بن موہب مدنی

اس نے قاسم بن محمد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔
امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

اس نے قاسم بن محمد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انہا کان لها غلام وجارية، فقالت: یا رسول اللہ، انی ارید ان اعتقهما. فقال: ان اعتقتما فابدئی
بالرجل قبل البراة.

”ان کا ایک غلام اور ایک کنیز تھی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، تو نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو، تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو۔“

یہ روایت حماد بن مسعدہ نے عبید اللہ نامی اس راوی سے نقل کی ہے، ابن عدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس
راوی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا فاطمة، لا یبئعک ان تسعی ما اوصیک به ان تقولی: یا حی یا
قیوم، برحمتک استغیث، ولا تکنی الی نفسی طرفة عین، واصلح لی شانی کله.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! میں جو تمہیں وصیت کر رہا ہوں، اس کو سننا بھی تمہارے لیے ان کلمات کو پڑھنے میں رکاوٹ نہ بنے:

”اے زندہ اور اے ہمیشہ قائم رہنے والی ذات! میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام امور کو ٹھیک کر دینا۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو شہر سے نقل کی گئی ہیں اور ابن مسیب سے نقل کی گئی ہیں، تعنی نے اس کا زمانہ پایا ہے، کونج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ ثقہ“ ہے۔

۵۳۸۴- عبید اللہ بن عبد الرحمن بن اصم۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی، اس کا باپ بھی ضعیف ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۸۵- عبید اللہ بن عبد الرحمن صاحب القصب

میں نے حافظ ابو عبد اللہ بن مندہ کی تحریر میں اس کا نام پڑھا ہے، انہوں نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله في سماء الدنيا ثمانين الف ملك يستغفرون لمحمي ابى بكر وعمر ... الحديث.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا میں اسی ہزار فرشتے رکھے ہیں، جو ابوبکر اور عمر سے محبت کرنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔“

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے۔

۵۳۸۶- عبید اللہ بن عبد الحمید (ع)، ابو علی حنفی۔

اس نے قرہ بن خالد اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام دارمی، ذہلی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے شیخ نے کتاب ”تہذیب الکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: عثمان دارمی نے یحییٰ اور ابو حاتم کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۵۳۸۷- عبید اللہ بن عبد الملک، ابو کلثوم عبدی۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۳۸۸- عبید اللہ بن عکراش (ت، ق)

یہ وہ شخص ہے جس سے علاء بن فضل نے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی حدیث غیلا نیات میں نو واسطوں کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

انه اكل مع النبي صلى الله عليه وسلم ثريدا، فقال: يا عكراش، كل من موضع واحد. ”انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھریڈ کھایا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اور علاء نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۳۸۹- عبید اللہ بن علی بغدادی

یہ ابن مارستانہ کے نام سے مشہور ہے، یہ ثقہ نہیں ہے اس پر جھوٹا سماع بیان کرنے کا الزام ہے اس نے شہدہ اور اس کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے اور پھر اس پر قناعت نہیں کی بلکہ اس نے ارموی سے سماع کا بھی دعویٰ کر دیا، یہ فلسفے میں دلچسپی رکھتا تھا۔

۵۳۹۰- عبید اللہ بن علی (د، ت، ق) بن ابورافع۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ کم درجے کا صالح الحدیث ہے اور اس میں کچھ خرابی ہے اس نے اپنی دادی سلمیٰ سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے غلام فائدہ شام بن سعد، ابن اسحاق اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث نہیں ہے لیکن اس سے استدلال بھی نہیں کیا جائے گا۔

۵۳۹۱- عبید اللہ بن علی (ز) بن عرفطہ

اس نے ابو سلامہ خدائش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے منصور بن معتمر کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۵۳۹۲- عبید اللہ بن عمر بن موسیٰ تیمی

اس نے ربیعہ الرائے سے روایات نقل کی ہیں اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے، یہ عبید اللہ بن عائشہ کا چچا ہے۔

۵۳۹۳- عبید اللہ بن عمر بغدادی

یہ فقہیہ ہے اور اس نے قرطبہ میں رہائش اختیار کی تھی اس نے ان لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جن سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی، لیکن علم قرأت میں اسے مکمل مہارت حاصل تھی۔

۵۳۹۴- عبید اللہ بن غالب .

یہ ابن ابو حمید ہے اور وہی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۹۵- عبید اللہ بن محمد، ابو معاویہ مؤدب .

اس نے دحیم سے روایات نقل کی ہیں تمام رازی اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس سے اس کے بیٹے محمد اور محمد بن ابراہیم بن سہل نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۳۹۶- عبید اللہ بن محمد طائخی .

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۳۹۷- عبید اللہ بن محمد بن عبدالعزیز عمری

یہ امام طبرانی کے اساتذہ میں سے ہے اس نے اسماعیل بن ابوالیس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

۵۳۹۸- عبید اللہ بن محمد اسکندرانی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے دو ساقط روایات ذکر کی ہیں امام ابوالاحمد حاکم نے ان دونوں کو نقل کیا ہے۔

۵۳۹۹- عبید اللہ بن محمد بن بطلہ عکبری فقیہ

یہ فقیہ ہے اور امام ہے لیکن وہ ہم کا شکار ہو جاتا ہے اس نے بغوی اور ابن صاعد سے ملاقات کی تھی۔

ابن ابوفوارس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔ ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

عقیمی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے روایت نقل کی ہے جو علم کے قبض ہو

جانے کے بارے میں ہے اور اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عطار دی سے روایت نقل کی ہے تو علی بن یئال نے اسے منکر قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں

بڑی بات ذکر کی ہے یہاں تک کہ عام لوگوں نے ابن یئال پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ چھپ گیا۔

ابوالقاسم ازہری کہتے ہیں: ابن بطلہ نامی یہ راوی ضعیف ہے، ضعیف ہے۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن بطلہ کے روایت میں ”کم اتقان“ کے باوجود یہ سنت میں امام کی حیثیت رکھتا ہے

اور فقہ میں امام کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ صاحب حال شخص تھا اور اس کی دعا مستجاب ہوتی تھی۔

۵۴۰۰- عبید اللہ بن محمد بن امام ابو بکر بیہقی

اس نے اپنے دادا (امام بیہقی) سے تحریری طور پر روایات نقل کی ہیں، حافظ ابن عساکر کہتے ہیں: اس نے اپنی طرف جھوٹا سماع منسوب کیا ہے، لیکن اس کے علاوہ جو روایات ہیں، وہ مستند ہیں۔

۵۴۰۱- عبید اللہ بن محمد بن نصر، ابو محمد لؤلؤی۔

اسماعیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس نے بصرہ میں ہمیں احادیث بیان کی تھیں۔

۵۴۰۲- عبید اللہ بن محرز (خ)

اس نے امام شععی سے روایات نقل کی ہیں، میرے علم کے مطابق ابو نعیم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۰۳- عبید اللہ بن مغیرہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، جبکہ ابوشیبہ یحییٰ بن عبدالرحمن کندی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۰۴- عبید اللہ بن موسیٰ بن معدان۔

اس نے منصور سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، اس نے منکر روایات نقل کی ہیں، عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۴۰۵- عبید اللہ بن موسیٰ (ع) عیسیٰ کوفی،

یہ امام بخاری کا استاد ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے، لیکن یہ شیعہ اور جل جانے والا شخص ہے، ابو حاتم اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ابو نعیم ان سے زیادہ متقن ہے اور اسرائیل سے روایت نقل کرنے میں عبید اللہ اس سب سے زیادہ مثبت ہے۔ احمد بن عبداللہ عجمی کہتے ہیں: یہ قرآن کا عالم تھا اور اس بارے میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا، میں نے اسے کبھی سراٹھائے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی اسے کبھی ہنتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا اور جل جانے والا شخص تھا۔

میمونی کہتے ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: عبید اللہ اختلاط کا شکار ہو جاتا تھا، اس نے غلط روایات بیان کی ہیں اور اس نے جھوٹی روایات بیان کی ہیں، میں نے اسے مکہ میں دیکھا تھا، میں اس سے نہیں ملا، ایک مرتبہ ایک محدث نے امام احمد بن حنبل سے اس سے روایات نقل کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو امام احمد نے اسے منع کر دیا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا تھا، یہ زاہد اور عبادت گزار اور اتقان والا شخص تھا۔

۵۴۰۶- عبید اللہ بن نصر بن انس۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے، اس نے ایک حدیث کی سند میں وہم کیا ہے۔

۵۴۰۷- عبید اللہ بن ابونہیک (د).

اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۴۰۸- عبید اللہ بن ہریر (د) بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج انصاری مدنی

یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مشہور نہیں ہے، یعنی اس کی وہ روایت جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا رافع سے نقل کی ہے (اور وہ درج ذیل ہے):

انه صلى الله عليه وسلم نهى عن كسب الاماء ، حتى يعلم من اين هو .

”نبی اکرم ﷺ نے کنیز کی کمائی سے منع کیا ہے، جب تک یہ پتا نہیں چل جاتا کہ وہ آمدن کہاں سے ہوئی ہے۔“

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوفدیق نامی راوی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، ایک قول کے مطابق واقدی نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے، لیکن میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو۔

۵۴۰۹- عبید اللہ بن الوازع کلابی (ت، س)

یہ عمرو بن عاصم کا دادا ہے، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، جو اس نے ایوب سے نقل کی ہے، میرے علم کے مطابق اس کے پوتے کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۱۰- عبید اللہ بن ولید (ت، ق) وصافی.

اس نے عطیہ عوفی اور عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث میں مستند نہیں ہے، لیکن اس کی حدیث کو معرفت کے لیے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو مثبت راویوں کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں، یہاں تک کہ یہی خیال آتا ہے کہ اس نے خود وہ احادیث ایجاد کی ہیں، اس لیے اسے متروک قرار دینے جانے کا مستحق قرار دیا گیا، امام نسائی اور فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اهل السماء لا يسمعون شيئاً من الارض الا الاذان.

”آسمان والے لوگ زمین میں سے کوئی چیز نہیں سنتے، صرف اذان سنتے ہیں۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

انبا سباهم الله ابرارا لانهم برؤا الآباء والابناء .

”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا نام ”ابرار“ اس لیے رکھا ہے، کیونکہ وہ لوگ اپنے باپ داداؤں اور اپنے بیٹوں سے نیکی کرتے ہیں۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

الجهاد امر بالمعروف ونهى عن المنكر، والصدق في مواطن الصبر، وشنآن الفاسق، فمن امر بمعروف شد عضد المؤمن، ومن نهى عن منكر ارغم الفاسق، ومن صدق في مواطن الصبر فقد قضى ما عليه.

”جہاد یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور صبر کے مقام پر سچائی سے کام لیا جائے اور فاسق کو رسوا کیا جائے تو جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے وہ مومن کا بازو مضبوط کرتا ہے اور جو شخص برائی سے منع کرتا ہے وہ فاسق کی ناک خاک آلود کرتا ہے اور جو شخص صبر کے مقام پر سچائی سے کام لیتا ہے وہ اُس چیز کو ادا کر دیتا ہے جو اس کے ذمے لازم تھی۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

نہی عن بيع الغرر، وعن بيع المضطر.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے اور اضطرر کے حالت کے سودے سے منع کیا ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یطلق رجل امراته الفاء، فاتى بنوه النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: ما اتقى الله ابوكم، فيجعل له مخرجاً. بانث منه بثلاث، وسبع وتسعون وتسعمائة في عنق ابیکم

ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو اس کے بچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے ڈرا نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا، وہ عورت اس مرد سے تین طلاقیں کے ذریعے لائق ہوگی اور باقی 997 طلاقیں تمہارے باپ کی گردن میں ہیں۔“

۵۴۱۱- عبید اللہ بن یزید (س) فردوانی، حرانی

اس نے معقل بن عبید اللہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، مجھے اس کے بیٹے محمد کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۵۴۱۲- عبید اللہ بن یعقوب رازی واعظ

اس نے 330 ہجری کے بعد احادیث بیان کی تھیں، حافظ ابوعلی نیشاپوری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۵۴۱۳- عبید اللہ باہلی (د)

اسے ان کے ساتھ نسبت ولاء حاصل ہے، اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں، عیسیٰ بن عبید کندی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۱۴- عبید اللہ

اس نے موسیٰ بن طلحہ سے روایات نقل کی ہیں، صرف لیث بن ابوسلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۱۵- عبید اللہ (د).

ایک قول کے مطابق اس کا نام صرف عبید ہے، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، عاصم بن عبید اللہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(عبید)

۵۴۱۶- عبید بن اسحاق عطار.

اس نے شریک، قیس اور ان کی مانند افراد سے روایات نقل کی ہیں، اسے عطار مطلقاً بھی کہا جاتا ہے۔ یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے لیکن جہاں تک امام ابو حاتم کا تعلق ہے تو وہ اس سے راضی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں۔ (امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ ان اللہ یحب المؤمن المحترف۔
”بے شک اللہ تعالیٰ ایسے مؤمن سے محبت کرتا ہے جو کوئی فن جانتا ہو“۔

۵۴۱۷- عبید بن اغر.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید اغر ہے، موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی، یہ عبید بن سلیمان ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۴۱۸- عبید بن اوس غسانی

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیکرٹری ہے، اس سے صرف اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۱۹- عبید بن باب.

یہ عمرو بن عبید معتزلی کا والد ہے اور اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۴۲۰- عبید بن تمیم.

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں امام حاکم نے اپنی ”مستدرک“ میں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام اسی شخص پر عائد کیا گیا ہے۔ یہ روایت یوسف بن سعید بن مسلم نے اس سے نقل کی ہے، لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبید نامی راوی کون ہے؟

۵۴۲۱- عبید (د).

ایک قول کے مطابق اس کا نام عتبہ بن شمامہ ہے، اس نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء بیدی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں،

جبکہ اس سے صرف عبدالملک بن ابوکریمہ مغربی نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۲۲- عبید بن جبر (د).

اس نے اپنے آقا حضرت ابوبصرہ غفاری سے روایات نقل کی ہیں، کلب بن ذہل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۲۳- عبید بن جحر.

ابو اسامہ کوفی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۲۴- عبید بن حمران، ابو معبد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۴۲۵- عبید بن خشاش (س).

اس نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

آدم نبی مکلم ”حضرت آدم علیہ السلام ایک نبی تھے جن سے کلام کیا گیا“۔

امام بخاری نے کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع ذکر نہیں کیا گیا، یہ روایت

مسعودی نے ابو عمرو کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۴۲۶- عبید بن حنیس

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۴۲۷- عبید بن زید (ق).

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو اس کے بیٹے نے

اس سے نقل کی ہے یا زید بن عبدالملک نے نقل کی ہے۔

۵۴۲۸- عبید بن سلمان (ق) کلبی

یہ بختری کا والد ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول

ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۴۲۹- عبید بن سلمان اغر

اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری نے اسے ”لین“ قرار دیا ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: بلکہ یہ

ضعیف راویوں سے منتقل ہو گیا۔

۵۴۳۰- عبید بن سلیمان بابلی مروزی۔

عبدان بن عثمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں، سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۴۳۱- عبید بن صباح۔

اس نے عیسیٰ بن طہمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ احمد بن یحییٰ صوفی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ان اللہ کتب الغیرة علی النساء ، فمن صبرت احتسابا کان لها مثل اجر شهید۔
”بے شک اللہ تعالیٰ نے مزاج کی تیزی عورتوں کے نصیب میں لکھ دی ہے، تو جو عورت ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر سے کام لے گی، اسے شہید کی مانند اجر ملے گا۔“

۵۴۳۲- عبید بن طفیل (ق) مقبری

اس نے عبد الرحمن مکی سے روایات نقل کی ہیں، میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں، جس نے اس سے روایت نقل کی ہو، صرف عمر بن شہبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۳۳- عبید بن طفیل غطفانی کبیری۔

اس نے ربیع بن خراش اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابو نعیم قبیسہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کم درجے کا صالح ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، میں نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے، تاکہ تمیز ہو جائے۔

۵۴۳۴- عبید بن عامر

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اسے عبد اللہ بن ابونعیم کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی، ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید اللہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید ہے، جس میں کوئی اضافت نہیں ہے تو یہ روایت غلط ہے، لیکن امام بخاری اور ان کی پیروی کرنے والے حضرات نے اس کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۵- عبید بن عبد الرحمن، ابوسلمہ

یہ شیخ ابو حفص فلاس کا استاد ہے، یہ ”مجبول“ ہے وہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے، جو قریش کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۵۴۳۶- عبید بن عبد الرحمن

اس میں مجبول ہونا پایا جاتا ہے، ابواسامہ کلبی نے اس کے حوالے سے ایک موضوعاً۔ ابت نقل کی ہے۔

۵۲۳۷- عبید بن عمر ہلالی

احمد بن عبدہ ضمی نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۲۳۸- عبید بن عمرو بصری

اس نے علی بن جدعان سے روایت نقل کی ہے، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، زید بن حریش اور عمر بن حفص شیبانی نے اس سے روایت نقل کی ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۳۹- عبید بن عمیر (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے، ابن ابوزعب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۲۴۰- عبید بن فرج عتکی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور انہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث متعلق کی ہے، جسے محمد بن علی انصاری نے نقل کیا ہے، جو اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تجوز قدما عبد من بين يدي الله عز وجل حتى يسأل عن

اربع: شبابك فيما ابليت، وعمرك فيما افنيت، ومالك من اين اخذت، وفيما انفقت.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بندے کے دونوں پاؤں اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک

اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا، کہ تم نے اپنی جوانی کن کاموں میں صرف کی اور اپنی عمر کن کاموں

میں بسر کی اور اپنا مال کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟“۔

۵۲۴۱- عبید بن قاسم (ق)

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ نہیں ہے، امام احمد، یحییٰ بن معین اور احمد بن مقدام نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس سے احادیث نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ہشام کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ صالح جزره کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے، جو اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل من كل طعام مما يليه، فأتى بالتبصر جالت يده في
الاناء .

”نبی اکرم ﷺ ہر کھانا اپنے آگے سے کھایا کرتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ کے پاس کھجور لائی جاتی تھی تو آپ ﷺ کا
دست مبارک پورے برتن میں گردش کرتا تھا۔“

اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الفجر فقرا فيه: اذا زلزلت - مرتين.

”نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے اس میں سورہ زلزال دوم تہ تلاوت کی۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله: واهلها مصلحون - قال ينصف بعضهم بعضا.

”نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں واهلها مصلحون یہ ارشاد فرمایا ہے: ”وہ ایک دوسرے کو
نصف دیتے ہیں۔“

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

جاء يهودى الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: نعم الامة امتك لولا انهم يعدلون. قال: وكيف
يعدلون؟ قال: يقولون لولا الله وفلان. قال: ان اليهودى ليقول قولوا. وقال ايضا: نعم الامة امتك
لولا انهم يشركون. قال: كيف؟ قال: يقولون بحق فلان وحياة فلان. فقال النبي صلى الله عليه
وسلم: لا تحلفوا الا بالله.

”ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: آپ کی اُمت بہترین اُمت ہے، اگر وہ
لوگ برابر قرار نہ دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ لوگ کیسے برابر قرار دیتے ہیں؟ تو اس نے کہا: وہ لوگ یہ
کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے اور فلاں نے ایسا نہ کیا، تو اس نے بتایا کہ یہودی ایک ہی بات کہتا ہے، اس نے یہ بھی کہا کہ
آپ ﷺ کی اُمت بہترین اُمت ہے، اگر وہ لوگ شرک نہ کریں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو اس
نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں کے حق میں اور فلاں کی زندگی میں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ صرف اللہ کے
نام کی قسم اٹھایا کرو۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن اوفیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

كان احب الصبغ الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصفرة.

”نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ رنگ زرد رنگ تھا۔“

۵۴۳۲- عبید بن ابی قرہ

اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عباس کے واقعہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے۔

احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر حضرات نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة قال: انظر، هل ترى في السماء من شيء؟ قلت: نعم ارى الثريا. قال: اما انه يملك هذه الامة بعددها من صلبك.

”ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو ذرا! کیا تمہیں آسمان میں کوئی چیز دکھائی دے رہی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں مجھے ”ثریا“ (نامی کہکشاں) نظر آرہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری اولاد میں سے اتنے ہی لوگ اس امت کے بادشاہ بنیں گے۔“

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے اپنی ”سند“ میں اس سے نقل کی ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

ابراہیم بن سعید جوہری نے اس کے حوالے سے ابن لہیعہ سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں، جنہیں ابن عدی نے نقل کیا ہے۔

۵۴۳۳- عبید بن کثیر عامری کوفی التمار، ابوسعید۔

اس نے یحییٰ بن حسن بن فرات کے حوالے سے اس کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے ابان بن تغلب سے ایک مقلوب نسخہ نقل کیا ہے، جو میری نظر سے بھی گزرا ہے۔ یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے، ازدی اور قطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۴۳۴- عبید بن نصر، ابو محمد لؤلؤی

اسماعیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس نے ہمیں بصرہ میں احادیث بیان کی تھیں۔

۵۴۳۵- عبید بن محمد کوفی نحاس

یہ محمد بن عبید کا والد ہے، اس نے ابن ابی ذئب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں، احمد بن یحییٰ بن زہیر نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة الا صدقة الفطر -

يعنى على العبد.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے، البتہ صدقہ فطر لازم

ہے (یعنی غلام میں لازم ہے)“

۵۴۴۶- عبید بن مسافع (د، س) مدنی

یہ تابعین کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۵۴۴۷- عبید بن مہران، ابو عباد مدنی

یہ ”مجبول“ ہے اس سے ایک موضوع حدیث منقول ہے۔

علی بن عمر حربی سکری نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان في الفردوس لعينا احلى من الشهد واطيب من البسك، فيها طينة خلقنا الله منها، وخلق منها شيعتنا، وهي البيثاق الذي اخذ الله عليه ولاية علي بن ابي طالب. ”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فردوس میں ایک چشمہ ہے جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس میں جوٹی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے ہمیں پیدا کیا ہے اور اس کے ذریعے ہمارے شیعہ کو پیدا کیا ہے اور یہی وہ بیثاق ہے جو اللہ تعالیٰ نے علی بن ابوطالب کی ولایت کے بارے میں لیا تھا“

۵۴۴۸- عبید بن مہران الوزان

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں، حرمی بن حفص کے علاوہ اور کسی کے بارے میں مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اس نے اس سے روایت نقل کی ہو، امام نسائی کی کتاب ”الیوم واللیلة“ میں اس کے حوالے سے روایت منقول ہے۔

۵۴۴۹- عبید بن مہران (م، س) مکتب کوفی

اس نے ابوظفیل اور مجاہد سے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۵۰- عبید بن ابی مریم (م، خ، د، ت) کلبی

ابن ابی ملیکہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے، تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی روایت حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور رضاعت کے بارے میں ہے۔

۵۴۵۱- عبید بن میمون مصری

اس نے..... سے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۴۵۲- عبید بن میمون مدنی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں جو (مدینہ منورہ کے) سات (مشہور فقہاء) میں سے ایک ہیں، یہ راوی مجہول ہے، ابن حبان

نے اس ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۵۳- عبید بن ہشام (د)، ابو نعیم حلبی

اس نے ابن مبارک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ”یہ ثقہ“ ہے، لیکن آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا، امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس نے ایسی روایت نقل کی ہیں، جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یبازحہ ضرب اللہ عنقک. قال الرجل: یا رسول اللہ، فی سبیلہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ مزاح فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گردن اڑا دے تو اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی راہ میں“

۵۴۵۴- عبید بن واقد (ت) بصری

ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس نے سعید بن عطیہ لیشی اور غریب راویوں کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، نصر بن علی، عبدالرحمن رستہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عباد ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں، اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۴۵۵- عبید بن ابو زری (د) حلبی

ابوداؤد کے علاوہ، میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں، جس نے اس سے روایت نقل ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید اللہ بن ابو زری ہے۔

۵۴۵۶- عبید بن یزید حمصی، ابو بشر

یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۴۵۷- عبید

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں، یہ بختری بن عبید کا والد ہے، یہ بھی مجهول ہے۔

۵۴۵۸- عبید کندی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، اس کا بیٹا محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، اس کے حوالے سے ”الادب المفرد“ میں روایت منقول ہے۔

۵۴۵۹- عبید مولیٰ سائب (د، س)

اس نے عبداللہ بن سائب سے روایات نقل کی ہیں اس کے بیٹے یحییٰ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے یہ ابن جریج کا استاد ہے۔

۵۴۶۰- عبید مکتب

یہ (عبید) بن مہران ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۴۶۱- عبید صید

اسے ”لین“ قرار نہیں دیا گیا یہ ابن عبدالرحمن ہے۔

۵۴۶۲- عبید، ابوالعوام

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبوا“ ہے۔

۵۴۶۳- عبید ہمدانی

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ بقیہ نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس کا ذکر بقیہ کے حالات میں ہو چکا ہے۔

(عبیدہ)

۵۴۶۴- (صح) عبیدہ بن حمید (خ، عو) (ضحی) کوفی الخزاءنجوی

اس نے اسود بن قیس اور منصور سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد، (ابو ثور، زعفرانی)، عمرو الناقد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں

امام احمد، ابن معین اور (دوسرے) لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند ہیں میں نے اس سے کوئی روایت نقل نہیں کی انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: میں نے اس سے زیادہ مستند حدیث نقل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا ابن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ایسا مسکین ہے تو زیادہ بزرگی والا نہیں تھا انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ”ثقفہ“ ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: اس کی حدیث کتنی عمدہ ہے یہ میرے نزدیک زیادہ بکائی سے زیادہ پسندیدہ ہے ائرم کہتے ہیں: ابو عبداللہ نے عبیدہ کی بہت تعریف کی ہے اور اس کے معاملے کو بلند قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم لوگوں اور اس کے درمیان کیا معاملہ ہے ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ”ثقفہ“ ہے ذکر یا ساجی کہتے ہیں: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے عبدالحق نے بھی اس کی نقل کردہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ گرمی اور سردی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اندازہ اقدام کے حوالے سے ہوتا تھا اس روایت کا

کمزور ہونا اس کے استاد ابو مالک اشجعی کے حوالے سے ہے؛ جس نے اسے کثیر بن مدرک سے نقل کیا ہے۔
ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔

۵۴۶۵- عبیدہ بن معتب (د، ت، ق) ضعی

اس نے شععی اور ابو وائل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ، کعب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں ابو حاتم اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے؛ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: (محدثین) نے اس کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔
عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے؛ معاویہ نے یحییٰ بن عبیدہ بن معتب ضعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے؛ شعبہ کہتے ہیں: عبیدہ نے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے مجھے خردی (یعنی حدیث سنائی)۔
ابو موسیٰ الزمرن کہتے ہیں: میں نے قطان اور ابن مہدی کو کبھی بھی سفیان کے حوالے سے عبیدہ سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

طیلسی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اربع قبل الظهر لا سلام بینہن تفتح عندها ابواب السماء
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ظہر سے پہلے چار رکعات اس طرح ادا کرنا کہ ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے ان (رکعات) کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں“
ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۴۶۶- عبیدہ (زبر کے ساتھ)۔ بن بلال (ق)۔

اس نے حسن بصری کی شاگردی اختیار کی اور اس کا انتقال 160 میں بخارا میں ہوا؛ عیسیٰ غنچارا سے روایت کرنے میں منفرد ہے؛ سلیمانی کہتے ہیں: یہ بات محل نظر ہے۔

۵۴۶۷- عبیدہ (زبر کے ساتھ) بن حسان عنبری سنجاری

اس نے زہری اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں؛ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے؛ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔

خالد بن حیان رقی، اور اس کے بھتیجے عمرو بن عبد الجبار بن حسان نے اس سے روایات نقل کی ہیں؛ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے؛ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۴۶۸- عبیدہ (زبر کے ساتھ) اور ایک قول کے مطابق پیش کے ساتھ

یہ عبیدہ بن عبد الرحمن، ابو عمرو بجلی ہے، ابن حبان نے دونوں صورتوں میں اس کا ذکر کیا ہے؛ اور یہ کہا ہے: اس نے یحییٰ بن سعید

انصاری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ حرمی بن حفص نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ اس نے یحییٰ، سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: اخذت من لحيمة النبي صلى الله عليه وسلم شيئاً، فقال: لا يصبك سوء ابا ايوب.
”میں نے نبی اکرم ﷺ کی داڑھی شریف کے کچھ بال حاصل کیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابویوب! تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی“

(عمیس)

۵۴۶۹- عمیس بن میمون (ق) خزاز بصری،

یہ عمر رسیدہ شخص ہے اس نے قاسم بن محمد، اور بکر بن عبد اللہ مزنی سے، جبکہ اس سے قتیبہ، داہر بن نوح، احمد بن عبدہ ضعی اور دیگر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد اور امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن معین اور ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہم کی وجہ سے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: ابو عبیدہ عمیس بن میمون تمیمی، جس نے یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں وہ منکر الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(عتاب)

۵۴۷۰- عتاب بن اعین

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے، ہشام بن عبید اللہ نے اس سے ایک حدیث روایت کی ہے، جس کی سند اس سے مختلف طور پر نقل کی گئی ہے۔

۵۴۷۱- عتاب بن بشیر (خ، د، ت، س) جزری

اس نے نصیف اور ثابت بن عجلان سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے اسحاق، علی بن حجر اور ایہ مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، اس نے نصیف کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں لیکن میری یہ رائے ہے کہ ان میں منکر ہونا نصیف کے حوالے سے ہے، عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کا یہ قول نقل کیا ہے: عتاب بن بشیر ایسا اور ایسا ہے، عبد اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے یہ بات کہی: کہ وہ ایسا اور ایسا ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ حدیث میں اتنے پائے کا نہیں ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی محدثین نے) اسے ضعیف قرار دیا ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے، علی کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو مار دیا (یعنی مسترد ہے)۔

کردیا) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔
نقلی بیان کرتے ہیں: اس کا انتقال 188 ہجری میں ”حران“ میں ہوا۔

۵۴۷۲۔ عتاب بن ثعلبہ

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے، ابوزید احوال نے اس سے عہد توڑنے والوں سے قتال کرنے کے متعلق حدیث نقل کی ہے اس کی سند تاریک اور متن منکر ہے۔

۵۴۷۳۔ عتاب بن حرب۔

اس نے ابو عامر خزازی سے روایات نقل کی ہیں، فلاس نے اس سے سماع کیا ہے اور اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے، یہ بات بخاری نے بیان کی ہے، یہ مدنی ہے اور اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی، ابن عدی نے مختصر طور پر اور ابن حبان نے اسے کمزور قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۴۔ عتاب (ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے، میرے علم کے مطابق شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں، تاہم کوج نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ ثقہ“ ہے۔

(عتبہ)

۵۴۷۵۔ عتبہ بن ابو حکیم (عو)۔

اس نے کحول اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں، ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے، ابن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: ”یہ ثقہ“ ہے، امام احمد نے اسے لین قرار دیا ہے، یہ درمیانے درجے کا حسن الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن احمد بن ہارون نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ہمیرہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

كنا اذا اكثرنا على انس بن مالك القى البينا مجالا، فقال: هذه احاديث كتبتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم عرضتها عليه

”جب ہم نے حضرت انس بن مالک کے ہاں بکثرت آنا جانا شروع کیا تو انہوں نے ہمیں ایک رجسٹر نکال کر دکھایا اور بولے: یہ روایات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نوٹ کی تھیں اور پھر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کے سنایا تھا“

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ درست ہونے سے بعید ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یقوی نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے۔

۵۴۷۶- عتبہ بن حمید (د، ت، ق)۔

یہ شیخ ہے اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے ابو معاویہ، عبید اللہ شجعی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ابو معاویہ بصری ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے قوی نہیں ہے۔

۵۴۷۷- عتبہ بن سککن

اس نے اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۴۷۸- عتبہ بن ابوسلیمان طائی

یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۴۷۹- عتبہ بن عبد اللہ بن عمرو

یہ بھی اسی طرح (مجهول) ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۸۰- عتبہ بن عبد اللہ (ت)۔

اس نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور اس سے عبد الحمید بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں سناہلی کو دوا کے طور پر استعمال کرنیوالی روایت میں یہ (راوی) معروف نہیں ہے۔

۵۴۸۱- عتبہ بن عبد الرحمن حرستانی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور قاسم ابو عبد الرحمن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ایک قول کے مطابق اوزاعی نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اس سے اس کے بیٹے جریر نے دو جھوٹی روایات نقل کی ہیں تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ خرابی کی وجہ یہ ہے یا اس کا بیٹا ہے؟

عباس بن ولید خلال نے جریر بن عتبہ بن عبد الرحمن اس کے والد کے حوالے سے قاسم سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انکم ستغلبون علی الشام وتصیبون علی بحرہا حصنا یقال له انفة یبعث منه یوم القیامة اثنا

عشر الف شہید.

”عنقریب تم لوگ شام کو فتح کر لو گے تم اس کے سمندر کے پاس ایک قلعے تک پہنچو گے جس کا نام ”انفہ“ ہوگا قیامت کے

دن اس سے بارہ ہزار شہیدوں کو اٹھایا جائے گا“

عباس خلال نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حدثنا انس بن مالك بالبصرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد والحارث بن مالك قائم، فحركه برجله، فرفع راسه: فقال: كيف أصبحت؟ قال: أصبحت مؤمناً حقاً. قال: فما حقيقة قولك؟ قال: عزفت نفسي عن الدنيا... وذكر الحديث.

”حضرت انس بن مالک نے ہمیں بصرہ میں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، جبکہ حارث بن مالک وہاں سوئے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں حرکت دی انہوں نے سر اٹھا کے دیکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں حقیقی مومن ہوں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس بیان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت کر لیا ہے۔“

۵۲۸۲- عتبہ بن عبید اللہ (یا ابن عبد اللہ)

اس کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے، اس سے صرف عبد الحمید بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۲۸۳- عتبہ بن عویم بن ساعدہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے، ان کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے، جو ابراہیم بن منذر نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال النبي صلى الله عليه وسلم: ان الله لم يجعلني ذراعاً ولا تاجراً ولا صحابياً في الاسواق، وجعل رزقي تحت ظل رمحي.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے کسان یا تاجر یا بازار میں بیچ، بیچ کر بولنے والا نہیں بنایا ہے، اس نے میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر کیا ہے“

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی سند میں ”ارسال“ پایا جاتا ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث مستند نہیں ہے، بظاہر یہ لگتا ہے کہ عتبہ اور ان کے والد دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ روایت مضطرب ہے۔

۵۲۸۴- عتبہ بن غزو ان رقاشی

اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے اور اس سے ہارون بن رباب نے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۲۸۵- عتبہ بن محمد (س، د) بن حارث بن نوفل

(اس کا نام) ایک قول کے مطابق عتبہ ہے، اس سے ایسی روایت منقول ہے جو عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے، اس سے مصعب بن

شیبہ نے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۵۴۸۶- عتبہ بن یقظان (ق)

اس نے شعمی اور کرمہ سے روایات نقل کی ہیں، بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔
ابن ماجہ نے اپنی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے: جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما احسن من مسلم ولا كافر الا اصابه الله. قلنا: يا رسول الله، ما اصابه الله؟ قال: ان كان وصل رحبا او تصدق او عمل حسنة اصابه الله البال والولد والصحة واشباه ذلك. قلنا: فما اصابه في الآخرة؟ قال: عذابا دون العذاب. ثم قرا: ادخلوا آل فرعون اشد العذاب.

”جو بھی مسلمان یا کافر کوئی اچھائی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب عطا کرے گا، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا ثواب کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو بھی صلہ رحمی کرے گا یا صدقہ کرے گا یا کوئی بھلائی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ثواب میں مال، اولاد، صحت اور اس جیسی (دوسری نعمتیں) عطا کرے گا، ہم نے عرض کی: تو آخرت میں اسے کیا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دوسروں سے کم عذاب ملے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”فرعون کے ماننے والوں پر شدید ترین عذاب داخل کرو“ عامر نامی راوی صدوق ہے، اور یہ روایت منکر ہے۔

۵۴۸۷- عتبہ

اس نے برید بن اصرم سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: یہ بات محل نظر ہے، جعفر بن سلیمان نے اس سے سماع کیا ہے، ایک قول کے مطابق اس کا نام عتیبہ ہے (امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

(عتیبہ، عتیک، عشل)

۵۴۸۸- عتیبہ بنت عبد الملک

اس خاتون نے زہری سے روایت نقل کی ہے، یہ ایک مجہول عورت ہے، اور (اس کی نقل کردہ) روایت جھوٹی ہے۔

۵۴۸۹- عتیک بن حارث (د، س)

اس نے اپنے چچا حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما تعدون الشهداء فيكم؟ ”تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟“

یہ مدنی ہے اور تابعی ہے، اس کے پوتے عبداللہ بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۴۹۰- عشکل

اس نے حسن بن عرفہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(عثمان)

۵۴۹۱- عثمان بن ابراہیم حاطبی مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۹۲- عثمان بن احمد (بن) سماک، ابو عمر دقاق

یہ ذاتی طور پر صدوق ہے، لیکن اس کی نقل روایات ”ہوائی“ ہیں، جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیت سے متعلق روایت، لیکن اس میں خرابی کی جڑ اس سے اوپر کاراوی ہے، اسے امام دارقطنی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن سماک کہتے ہیں: میں نے احمد بن محمد صوفی کی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ مرفوع روایت پائی ہے جو

جھوٹ کا نامزد نمونہ ہے:

من ادرك منكم زمانا يطلب فيه الحاکة العلم فالهرب. قيل: اليسوا من اخواننا؟ قال: هم الذين

بالوافي الكعبة، و سرقوا غزل مريم و عبامة يحيى و سبكة عائشة من التنور.

”تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے کہ کپڑا بننے والے علم حاصل کریں تو وہاں سے بھاگ۔ عرض کی گئی: کیا وہ ہمارے

بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو خانہ کعبہ میں پیشاب کریں گے اور تنور میں سے مریم کا سوت، یحییٰ کا

عمامة اور عائشہ کی مچھلی چوری کر لیں گے“

یہ سند تاریکیوں پر مشتمل ہے اور اس میں ابن سماک پر بھی اعتراض بنتا ہے، کیونکہ اس نے یہ واہیات روایت نقل کی ہے۔

اس کا انتقال 344 ہجری میں ہوا۔

۵۴۹۳- عثمان بن اسحاق (عمو)

یہ ابن شہاب زہری کا استاد ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، اس نے قبیسہ بن ذؤیب سے سماع کیا ہے، مجھ تک اس کی روایت

عالی سند کے ساتھ پہنچی ہے، محدثین اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۹۴- عثمان بن جبیر (ق) حجازی

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۵- عثمان بن جہم (ق)

اس نے زر بن حبیش سے اور اس سے صرف و کعب بن محرز نے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۶- عثمان بن ابی حازم (د)

اس سے ابان بن عبد اللہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل کی ہے، جو ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے کے بارے میں ہے۔

۵۴۹۷- عثمان بن حارث

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، صرف سفیان ثوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۸- عثمان بن حرب باہلی

اس سے کچھ ایسی روایات منقول ہیں جو بعض تابعین سے نقل کی گئی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے، یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔
معتقل بن مالک نے اس راوی کے حوالے سے، اس کی سند کے ساتھ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:

ان من صدقتك على البرء ان تؤنسه بارض فلاة.

”تمہارے کسی شخص پر صدقہ کرنے میں، یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کسی بے آب و گیاہ جگہ پر اسے انسیت فراہم کرو“

۵۴۹۹- عثمان بن حسن رافعی

یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے، اس نے عبد الملک بن ماسون سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔

۵۵۰۰- عثمان بن حفص بن خلدہ زرقی

اس نے اسماعیل بن محمد بن سعد و قاصی سے اور اس سے عباد بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند محل نظر ہے۔

ابراہیم بن طہمان نے عباد بن اسحاق کے حوالے سے، اس راوی کے حوالے سے، اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

عن النبي صلى الله عليه وسلم: من قال يثرب مرة فليقل المدينة عشرة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک مرتبہ یثرب کہے اسے دس مرتبہ مدینہ کہنا چاہیے“

۵۵۰۱- عثمان بن حکم جد امی (د، س)

یہ عبد اللہ بن وہب کا استاد ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”متقن“ نہیں ہے، اس نے زہیر بن محمد، اور ابن جریج سے روایات نقل کی

ہیں، اسے مصر کے عہدہ قضا کی پیشکش کی گئی تھی، لیکن اس نے اسے قبول نہیں کیا، اور اسی وجہ سے لیث سے لاتعلقی اختیار کی، امام بخاری نے اس پر متنبہ کیا ہے، ابو عمر کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۰۲- عثمان بن حکیم

اس نے عبدالرحمن بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۵۰۳- عثمان بن حکیم (س)

احمد بن عثمان اودی اس کا بیٹا ہے، اس نے حسن بن صالح بن حمی اور شریک سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور محمد بن حسین حسینی نے روایات نقل کی ہیں، اس کا محل صدق ہے، اس کا انتقال عفان کے ہمراہ ہوا۔

۵۵۰۴- عثمان بن خالد (ق) عثمانی اموی مدنی

یہ ابو مروان کا والد ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں، دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: ”عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ بن ولید بن عثمان بن عفان، ابو عفان“ ہے

اس نے ابن ابوزناد، مالک اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس کی روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لکل نبی رفیق فی الجنة ورفیق فیہا عثمان

”ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوگا، اور اس (جنت) میں میرا رفیق عثمان ہوگا“

۵۵۰۵- عثمان بن خالد

اس نے محمد بن خثیم کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے، یہ پتہ نہیں ہے، یہ کون ہے؟ اس سے ایک کمزور عمر رسیدہ شخص نے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۰۶- عثمان بن خطاب، ابو عمر بلوی مغربی، ابوالدنیان شیخ

اسے ”ابن ابی دنیا“ کہا جاتا ہے، یہ اہل بغداد کے سامنے نمودار ہوا اور حیا کی کمی کی وجہ سے تین سو ہجری کے بعد حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث بیان کیں، اور اس وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، ناقدین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، مفید اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں، خطیب بغدادی کہتے ہیں: علماء نقل نے اس کے قول کو درست قرار نہیں دیا، اس کا انتقال

327 ہجری میں ہوا۔

مفید بیان کرتے ہیں: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوا اور جنگ صفین کے موقع پر میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے طویل واقعہ بیان کیا۔

۵۵۰۷- عثمان بن داود

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں یہ پتہ نہیں کہ یہ کون ہے؟ اور (اس کی نقل کردہ) روایت منکر ہے، عقلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۵۰۸- عثمان بن دینار

یہ مالک بن دینار بصری کا بھائی اور حکامہ کا والد ہے، یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت واضح طور پر جھوٹی ہے۔

۵۵۰۹- عثمان بن ابوراشد ازدی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اس کی سند میں شاذان نصر بن سلمہ ہے۔

۵۵۱۰- عثمان بن ربیعہ (ت) بن عبداللہ بن الہدیر

اس نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے کثیر بن زید کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۵۱۱- عثمان بن رشید

اس نے انس بن سیرین سے روایت نقل کی ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۵۱۲- عثمان بن رواد المؤمن

اس نے حسن بن ابوجعفر سے روایت نقل کی ہے، عقلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔

۵۵۱۳- عثمان بن زائدہ (م)

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے یہ صدوق ہے، اس سے ایسی روایت منقول ہے جس کی سند میں اس کے برخلاف منقول ہے، عقلی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے یہ قرأت اور تجوید کا ماہر اور عابد و زاہد شخص تھا۔

اس نے زبیر بن عدی اور عطاء بن سائب سے بھی روایات نقل کی ہیں اور اس سے حکام بن سلم، ابولید طیالسی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں ابولید کہتے ہیں: میری آنکھوں نے اس جیسا شخص نہیں دیکھا، عجلی کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

۵۵۱۴- عثمان بن ابوزرعہ

شریک قاضی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے (یہ ابن مغیرہ ہے)۔

۵۵۱۵- عثمان بن سالم

یہ بصری بزرگ ہے اس نے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں، عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی یہ روایت عاصم بن علی نے، قزعا بن سوید، عثمان بن سالم، زبیر بن حسن کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

نقل کی ہے۔

یہ روایت ابن ابی شوارب نے قزع سے نقل کی ہے اور اس میں زید بن حسن کی جگہ زربن حبیش کا نام ذکر کیا ہے (وہ روایت یہ ہے):
ان عائشة كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم ياكلان اذ جاء سائل فقال: تصدقوا يرحمكم الله. فقلت: يرزقك الله. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تعودى الى مثل هذا، اذا وضع الطعام وجاء السائل فاطعبيه.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہی تھیں کہ ایک مانگنے والا آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کچھ دو! میں نے (اس فقیر سے کہا): اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا جبکہ کھانا رکھ دیا جائے اور اسی دوران کوئی مانگنے والا آجائے تو اسے کھانا کھلاؤ“
عقبلی کہتے ہیں: ہاصم کی روایت اولیٰ ہے۔

۵۵۱۶- عثمان بن ساج

اس نے نہیف سے ایسی روایت نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی یہ (عثمان) بن عمر ہے جس کا ذکر آگے آئے گا یہ مقارب الحدیث ہے۔

۵۵۱۷- عثمان بن سعد الکاتب

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مجاہد سے جبکہ اس سے مکی بن ابراہیم اور روح بن عبادہ نے روایات نقل کی ہیں، علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو سنا ہے: ان کے سامنے عثمان بن سعد الکاتب کا ذکر ہوا تو وہ ایسے شخص پر حیرانگی کا اظہار کرنے لگے جو اس سے روایت نقل کرتا ہے۔

عباس نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: بصری اس پائے کا نہیں ہے، ابو زرہ کہتے ہیں: یہ لین ہے نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے، عبد اللہ بن دورق نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔
یحییٰ بن کثیر نے عثمان بن سعد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت قبيلة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فضة
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا“

ابو عاصم نے عثمان بن سعد، عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا قال: يا رسول الله، اني اذا اكلت اللحم انتشرت فحرمته، فانزل الله تعالى: يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طبيبات ما احل الله لكم.

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جب گوشت کھاتا ہوں تو منتشر ہو جاتا ہوں، اس لیے میں نے گوشت کو حرام قرار

دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے“

۵۵۱۸- عثمان بن سلیمان

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۵۱۹- عثمان بن سلیمان حارثی

اس نے یزید بن مہلب سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۲۰- عثمان بن سلیمان

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۵۲۱- عثمان بن سماک

اس نے ابو ہارون عبدی سے روایات نقل کی ہیں، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۵۲۲- عثمان بن سہل (د)

اس نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، سعید بن یزید اسکندرانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۵۵۲۳- عثمان بن ابوسودہ (د، ق، ت) مقدسی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، اور اس سے اس کے بھائی زیاد، شیبہ بن شیبہ، اوزاعی، ابو سنان عیسیٰ قسملی اور ثور بن یزید نے روایات نقل کی ہیں، مروان طاطری اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اوزاعی کہتے ہیں: اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے، یہ ان کا غلام تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے استدلال کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

۵۵۲۴- (صح) عثمان بن ابوشیبہ (خ، م، د، ق)، ابوالحسن

یہ اپنے بھائی ابوبکر کی طرح علم حدیث کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں، عقلی بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن احمد نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يشهد مع المشركين مشاهدتهم ... الحديث.

وفيه: فقال الملك: كيف اقوم خلفه وعهده باستلام الاصلام قبل.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ساتھ ان کی جنگوں میں حصہ لیتے رہے“ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”فرشتے نے کہا: میں

اس کے پیچھے کیسے کھڑا ہو جاؤں، جبکہ اس نے پہلے بتوں کا استلام کیا ہے،
مؤلف کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے زمانے کے قریب تھے، جس میں انہوں نے بتوں کا استلام کرنے کو دیکھا تھا، یہ مراد
نہیں ہے کہ استلام کرنے والے وہ خود تھے ایسا ہرگز نہیں ہے۔

عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: عثمان نے جریر، شیبہ بن نعامة، سیدہ فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے
سے، سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لكن بنی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ، انا عصبتہم.

”ایک باپ کی اولاد عصبہ ہوتے ہیں اور اسی (باپ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں، البتہ فاطمہ کی اولاد کا معاملہ مختلف
ہے، کیونکہ میں ان کا عصبہ ہوں“

میں نے ان سے یہ بھی کہا:

عثمان نے ابو خالد احمر، ثور بن یزید، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تسلیم الرجل باصبع واحدۃ یشیر بہا فعل الیہود.

”ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا، یہودیوں کا طریقہ ہے۔“

تو میرے والد نے ان احادیث کو منکر قرار دیا، اور ان جیسی دوسری روایات کو بھی انتہائی منکر قرار دیا، اور بولے: یہ موضوع ہیں یا
موضوع کی مانند ہیں۔

میرے والد نے یہ بھی کہا: اس (عثمان) کا بھائی ابو بکر میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے، تو میں نے کہا: یحییٰ بن معین تو یہ کہتے
ہیں: عثمان میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے، تو میرے والد نے کہا: جی نہیں!

یہ بات ابو علی بن صواف نے عبداللہ سے ان کے والد (امام احمد بن حنبل) سے نقل کی ہے اور یہ بات زائد نقل کی ہے: اس کے بھائی
ابو بکر نے خود کو اس نوعیت کی احادیث میں مشغول نہیں کیا، ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلبگار ہیں، انہوں نے یہ بھی کہا: اس کے بارے میں
ہماری یہ رائے ہے کہ اسے ان احادیث کے بارے میں وہم ہوا ہے۔

اسماعیل بن الفراء نے اپنی ”سند“ کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہد مع البشركین مشاہدہم، فسمع ملکین من خلفہ احدہما

یقول لصاحبہ: اذهب بنا حتی نقوم خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال: وکیف نقوم خلفہ؟

وانما عہدہ باستلام الاصنام قبل. قال: لم یعد یشہد مع البشركین مشاہدہم.

”نبی اکرم ﷺ مشرکین کے ساتھ ان کی ایک جنگ میں شریک ہوئے، تو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے دو فرشتوں کو سنا، ان

میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا: تم ہمارے ساتھ چلو، تاکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوں، تو دوسرے فرشتے

نے کہا: ہم ان کے پیچھے کیسے کھڑے ہوں؟ جبکہ یہ بتوں کے استلام کے زمانے کے قریب ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گھسی بھی ان کی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے“

ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عثمان نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عثمان، متابعت کا محتاج نہیں ہے، اور نہ ہی چند روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہونے کی وجہ سے اسے منکر قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ اس کی نقل کردہ روایات بہت زیادہ ہیں، البتہ یہ کبھی غلطی کر جاتا ہے، شیخین نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اس پر اعتماد کیا ہے، امام ابو یعلیٰ بغوی اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: مجھے صرف بھلائی کا علم ہے، اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں، یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: البتہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ عثمان قرآن کا حافظ نہیں تھا۔

احمد بن کامل بیان کرتے ہیں: حسن بن حباب کہتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے لوگوں کے سامنے تفسیر بیان کرتے ہوئے الم تر کیف فعل ربک پڑھتے ہوئے اسے (یعنی الم) کو ”الف لام میم“ پڑھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید سبقت لسانی کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہو، ورنہ یہ بات تو قطعی ہے کہ اسے سورہ فیل یاد ہوگی، جبکہ اس سے ایک تفسیر بھی منقول ہے، جو لوگوں نے اس سے نقل کی ہے۔

خطیب نے اپنی ”جامع“ میں یہ کہا ہے: قرآن مجید کے بارے میں، محدثین میں سے کسی سے بھی اتنی تصحیف منقول نہیں ہے، جتنی عثمان بن ابی شیبہ سے منقول ہے، پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل بن محمد سسری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عثمان بن ابی شیبہ کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا: فان لم یصبها و ابل فظل۔

اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ پڑھا: الخوارج مکلبین۔

احمد بن کامل قاضی بیان کرتے ہیں: ابو شیخ اصہبانی محمد بن حسن نے ہمیں بتایا: عثمان بن ابی شیبہ نے ہمارے سامنے یہ تلاوت کی:

بطشتم خبازین

محمد بن عبید اللہ بن منادی بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے ہم سے کہا: بن والقلم - یہ کون سی سورت میں ہے؟

مطین بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے یہ تلاوت کیا: فضر ب لهم سنور له باب

لوگوں نے اسے مسترد کیا تو اس نے کہا: ہمارے نزدیک حمزہ کی قرأت بدعت ہے۔

یحییٰ بن محمد بن کاس نخعی بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن عبد اللہ خصاف نے ہمیں بتایا: عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تفسیر ہمارے سامنے پڑھتے ہوئے کہا: جعل السفینة (فی رجل اخیہ)

ان سے کہا گیا: (درست لفظ) ”السقایة“ ہے، تو وہ بولے: میں اور میرا بھائی ابو بکر عاصم کی قرأت نہیں پڑھتے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید ان کے مزاج میں مزاحیہ پن تھا، تو ہو سکتا ہے انہوں نے تو بہ کر لی ہو اور رجوع کر لیا ہو۔

حافظ ابراہیم بن ابوطالب کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس گیا تو بولے: کتنا عرصہ ہو گیا ہے اسحاق کا ابھی تک انتقال نہیں ہوا؟ میں نے کہا: آپ جیسا بزرگ اپنے جیسے ایک بزرگ کی موت کی آرزو کر رہا ہے؟ تو وہ بولے: مجھے کرنے دو، کیونکہ اگر اس کا انتقال ہو گیا، تو جریر میرے لیے صاف ہو جائے گا، کیونکہ محمد بن حمید تو کوئی چیز نہیں ہے۔

میں حج کر کے واپس کوفا آیا اور عثمان کے پاس آیا، تو ان پر نزاع کا عالم طاری تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ (عثمان) اسحاق کے بعد پانچ ماہ زندہ رہے تھے، ان کا انتقال محرم کے مہینے میں 239 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذاباً، منہم: مسیلمة، والاسود، والمختار، وشر قبائل العرب: بنو امیة، وبنو حنیفة، وثقیف.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک میں کذابوں کا خروج نہیں ہوگا، ان میں مسیلمہ، اسود اور مختار شامل ہیں، اور عربوں کے سب سے برے قبیلے بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں“

یہ انتہائی منکر ہے، عبد اللہ بن احمد نے ”زیادات المسند“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

فی قولہ: انبا انت منذر - قال رسول اللہ: النذر والہادی رجل من بنی ہاشم.

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ”بے شک تم ڈرانے والے ہو“ (اس کے بارے میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: ڈرانے والا اور ہدایت دینے والا شخص بنو ہاشم کا ایک فرد ہے“

یہ انتہائی غریب ہے، اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لیؤذن خیارکم ولیؤمکم قراؤکم.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے بہترین لوگ اذان دیں اور تمہارے قاری تمہاری امامت کریں“

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یاتی علی الناس زمان یجتمعون فی مساجدہم لیس فیہم مؤمن.

”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جب وہ مسجد میں اکٹھے ہوں گے اور ان میں کوئی بھی مؤمن نہیں ہوگا“

شعبہ نے اعمش سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے، اور اس کا مطلب ایسا مؤمن ہے جس کا ایمان کامل ہو، تو مراد یہ

ہے: ان میں کوئی ایسا مومن نہیں ہوگا جو نفاق سے محفوظ ہو یعنی وہ باقاعدگی سے جھوٹ بولنے، خیانت کرنے، وعدہ خلافی کرنے، عہد شکنی کرنے وغیرہ جیسی منافقت کی صفات کا مرتکب نہ ہوتا ہو۔ اور آج ہم امت میں یہ دیکھتے ہیں کہ دیہاتی طبقے کے افراد مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں، لیکن ان میں کوئی بھی مومن نہیں ہوتا، بلکہ ہم خود بھی ان میں شامل ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کا سوال کرتے ہیں، اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

”دیہاتی یہ کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے ہیں، تم یہ فرما دو! تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو: ہم مسلمان ہوئے ہیں۔“

یہ ایک وسیع باب ہے، آدمی کو چاہیے کہ وہ امت محمدیہ کے بارے میں نرمی سے کام لے اور ان سے ایمان اور اسلام کو سلب نہ کرے، جس طرح خوارج اور معتزلہ نے کیا، کہ انہوں نے کبار کے ارتکاب کی وجہ سے اہل قبلہ کی تکفیر کر دی، البتہ ہم ان لوگوں کو کامل ایمان سے متصف بھی نہیں کرتے، جس طرح مرجعہ نے کیا، تو مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔

۵۵۲۵- عثمان بن صالح (خ، س، ق) سہمی

اس سے لیٹ اور ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق ہے، احمد بن صالح مصری نے اسے لین قرار دیا ہے، کیونکہ احمد بن محمد بن ججاج بن رشدین بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے اسے چھوڑ دو، چھوڑ دو، میں نے دیکھا ہے کہ امام احمد کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ ابن وہب سے روایت کرنے والا ہے، اس کا انتقال 217 ہجری میں ہوا۔

سعید بن عمرو بردعی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو زرعہ سے کہا: میں نے مصر میں تقریباً ایک سو ایسی روایات دیکھی ہیں جو عثمان بن صالح، ابن لہیعہ، عمرو بن دینار، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں، ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

”لا تکرہم اخاک بما یسئ علیہ۔“ تم اپنے بھائی کی ایسی عزت افزائی نہ کرو جو اسے گراں گزرنے

تو ابو زرعہ نے کہا: عثمان میرے نزدیک ایسا شخص نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بولے، لیکن یہ خالد بن سعید کے ہمراہ احادیث نوٹ کیا کرتا تھا، تو لوگوں نے اسے آزمائش کا شکار کیا، اور اس نے انہیں ایسی روایات املاء کروائیں، جو انہوں نے شیخ سے نہیں سنی تھیں۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن لہیعہ، موسیٰ بن وردان کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

مرت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نعمة فقال: هذه التي بورك فيها وفي خروفها

”نبی اکرم ﷺ ایک بھیڑ کے پاس سے گزرے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں اور اس کے کھروں میں برکت رکھی گئی ہے“

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ ہے، اس نے ابن لہیعہ، یزید بن ابوجیب، ابوالخیر کے حوالے سے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بهذه الشجرة زيت الزيتون فتداواوا به، فانه صحة

من الباسور

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر اس درخت یعنی زیتون کا تیل استعمال کرنا لازم ہے، تم اسے دو ا کے طور پر استعمال کرو، کیونکہ یہ بوا سیر کو ٹھیک کرتا ہے“

اس روایت کے بارے میں بھی امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔

۵۵۲۶- عثمان بن ابوصہباء۔

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے یہ بات بعض حضرات نے بیان کی ہے۔

۵۵۲۷- عثمان بن ضحاک (ت) بن عثمان حزامی

یہ کم سن تابعین سے لاحق ہوتا ہے، امام ابو داؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، عبد اللہ بن نافع صالح اور ابو مودود عبد العزیز بن ابو سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲۸- عثمان بن ابوعاتکہ (د، ق)۔

یہ اہل دمشق کا واعظ اور قاری ہے، اس کی کنیت ابو حفص ہے، عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ کوئی چیز نہیں ہے، دجیم نے اسے سچائی کی طرف منسوب کیا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ولید بن مسلم، ابن شاپور نے اس سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی خرابی علی بن یزید کی وجہ سے ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: علی بن یزید نے بہت سے لوگوں اور تابعین کی ایک جماعت سے روایت نقل کی ہیں، اس کا انتقال اوزاعی سے دو سال پہلے ہوا تھا

۵۵۲۹- عثمان بن عبد اللہ اموی شامی۔

ابن لہیعہ، حماد بن سلمہ اور ایک جماعت سے، اس نے روایات نقل کی ہیں، ایک قول کے مطابق یہ ”عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان“ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ نصیبین اور دارالبلاد میں سکونت پذیر رہا، اس نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صلوا خلف من قال لا اله الا الله، وصلوا على من قال لا اله الا الله.

”جولا اللہ پڑھتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور جولا اللہ پڑھتا ہو، اس کی نماز جنازہ ادا کرو“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی

ہے:

انا مدينة الحكمة وعلى بابها.

”میں دانائی کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

المدح من الذبح. ”مدح سرائی (آدمی کو) ذبح کرنے (کے مترادف ہے)“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یا علی، لو ان امتی ابغضوك لاکبهم الله علی مناخرهم فی النار.

”اے علی! اگر میری امت تم سے بغض رکھے گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

یا علی ادن منی، خمسک فی خمسی یا علی خلقت انا وانت من شجرة انا اصلها وانت فرعها،

والحسن والحسین اغصانها، من تعلق بغصن منها ادخله الله الجنة.

”اے علی! تم میرے قریب ہو جاؤ، تمہاری پانچ چیزیں میری پانچ چیزوں میں ہیں اے علی! مجھے اور تمہیں ایک درخت سے

پیدا کیا گیا، جس کی جڑ میں ہوں اور تم اس کی فرع ہو، حسن اور حسین اس کی شاخیں ہیں، جو ان میں سے کسی بھی شاخ سے

متعلق ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا“

خطیب کہتے ہیں: یہ عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عبد الرحمن بن الحکم بن ابی العاص اموی ہے، وہ کہتے ہیں: امام حاکم نے

اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے، جبکہ دیگر حضرات نے اس کی نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف کی ہے، اور یہ نسب بیان کیا

ہے: عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبد الملک بن سلیمان بن عبد الملک بن عبد اللہ بن عمنسہ بن عمرو بن حضرت

عثمان (غنی رضی اللہ عنہ) بن عفان۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹ ہے، اور طویل نسب ہے، یہ احتمال نہیں ہے کہ اس راوی اور حضرت عثمان

غنی رضی اللہ عنہ کے درمیان دس آباء ہوں یا چھ آباء ہوں، اس سے ایسی روایات منقول ہیں، جو اس نے حماد بن سلمہ، یحییٰ بن ایوب، ابن لہیعہ اور

ایک مخلوق سے نقل کی ہیں۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

من مشی فی عون اخیه ومنفعته فله ثواب الجاہدین فی سبیل اللہ.

”جو شخص اپنے بھائی کی مدد یا فائدے کے لیے چل کے جاتا ہے، اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا سا ثواب ملتا ہے“

یہ اس کی ایجاد ہے، ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ

”حدیث“ نقل کی ہے:

فضل دهن البنفسج علی الادھان کفضل علی علی سائر الخلق، بارد فی الصیف حار فی الشتاء.

”بنفشہ کے تیل کو دیگر تمام تیلوں پر وہی فضیلت حاصل ہے، جو علی کو تمام مخلوق پر حاصل ہے، یہ گرمی میں ٹھنڈا اور سردی میں گرم

ہوتا ہے“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

لما قدم وفد ثقیف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: جنناک نسالک عن الایمان ایزید او ینقص؟ قال: الایمان متثبت فی القلب کالجبال الرواسی وزیادته ونقصه کفر.

”جب ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ کیا ایمان کم یا زیادہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان دل میں پہاڑ سے زیادہ مضبوط طور پر جما ہوا ہوتا ہے اس میں اضافہ یا کمی کفر ہے۔“

یہ روایت ابو مطیع نے حماد کی طرف منسوب کر کے ایجاد کی تھی تو اس سے اس بوڑھے نے چوری کر لی یہ خراسان آیا اور لیث اور مالک کے حوالے سے اسے بیان کرنے لگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا اس کی نقل کردہ روایت کونوٹ کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی حوالے (یا عبرت حاصل کرنے کے لیے) اسے نقل کرنا جائز ہے۔

۵۵۳۰- عثمان بن عبد اللہ (د) طائفی

اس نے عبد اللہ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن میسرہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۵۳۱- عثمان بن عبد اللہ (د، ق) بن اوس ثقفی طائفی

اس نے اپنے دادا (اوس ثقفی) اور اپنے چچا عمرو بن اوس سے روایات نقل کی ہیں ابراہیم بن میسرہ طائفی نے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلیٰ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا محل صدق ہے ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۵۳۲- عثمان بن عبد اللہ عبدی:

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث محفوظ نہیں ہے اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خیر تبرکھ البرنی، ینذهب الداء ولاداء فیہ.

”تمہاری سب سے بہترین کھجور برنی ہے جو بیماری کو رخصت کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں ہے“

۵۵۳۳- عثمان بن عبد اللہ (ق) بن حکم

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل بن عمرو اشدرق کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی

ہے۔

۵۵۳۴- عثمان بن عبد اللہ شحام.

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان کے سامنے شحام کا ذکر ہوا تو وہ بولے: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر

ہے ان کے نزدیک یہ زیادہ پائے کا نہیں تھا، اس کا ذکر عنقریب دوبارہ آئے گا۔

۵۵۳۵- عثمان بن عبد اللہ موصلی خولانی

اس نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی، اور عمرو بن خالد سے احادیث روایت کی ہیں، اسد بن موسیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ازدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو ساقط الاعتبار ہے۔

۵۵۳۶- عثمان بن عباد

اس نے سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے اور یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۵۳۷- عثمان بن عبد الرحمن قرشی زہری وقاصی مالکی ابو عمرو

امام بخاری کہتے ہیں: (محمدین نے) اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الكذب ينقص الرزق، والدعاء يرد القضاء، والله في خلقه قضاء نافذ وقضاء محدث
”جھوٹ رزق میں کمی کر دیتا ہے، اور دعا قضاء کو پلٹ دیتی ہے، اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی ایک قضاء نافذ ہوتی ہے اور ایک محدث (قابل تبدیل) ہوتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

من صلي في وصف واحد فلا صلاة له

”جو شخص صف میں اکیلا کھڑا ہو کے نماز پڑھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی ہے“

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ جھوٹ بولتا ہے اور انہوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا، امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

سعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اربع خصال من خصال آل قارون: لباس الخفاف
المقلوبة - يعنى البيض، ولباس الارجوان، وجر نعال السيوف، وكان احدهم لا ينظر الى وجه
خادمه تكبرا.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چار باتیں آل قارون کی مخصوص عادات ہیں، مقلوب ہلکا لباس پہننا، یعنی (پتلا) سفید، ارجوان پہننا، مختلف رنگوں سے مزین جوتے اور تکبر کی وجہ سے اپنے خادم کی طرف نہ دیکھنا“

یہ روایت محمد بن شعیب بن شابور نے عیسیٰ بن عبد اللہ، عثمان بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تعبد هذه الامة برهة بكتاب الله، ثم تعبد برهة بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم تعبد بالرأى، فاذا عبدوا بالرأى فقد ضلوا وادخلوا. ”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ امت کچھ عرصے تک اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرتی رہے گی، پھر کچھ عرصے تک اللہ کے رسول کی سنت پر عمل کرتی رہے گی، پھر یہ قیاس پر عمل شروع کر دے گی، تو جب یہ قیاس پر عمل شروع کر دے گی، تو وہ لوگ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے“

یہ عثمان بن عبد الرحمن بن عمر بن سعد بن مالک ہے اور ثقہ نہیں ہے، امام ترمذی اس کے بارے میں اپنی عام عادت کے تحت یہی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اور آگے عثمان بن عبد الرحمن قرشی نجی بصری کے حالات میں آئے گا، جو محمد بن زیاد نجی کا شاگرد ہے۔

ابن عدی نے نجی کے حالات میں جتنی بھی روایات نقل کی ہیں، وہ وقاصی کی نقل کردہ ہیں، نجی کی نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ ان میں سے بعض کے آغاز میں یہ ہے: ہمیں عطاء نے حدیث بیان کی، ہمیں نافع نے حدیث بیان کی، اور نجی نے ان دونوں کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما یا شایبہ بن اسحاق رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا كان يوم القيامة جمع الله العلماء فقال: اني لم استودع علمي فيكم، وانا اريد ان اعذبكم، ادخلوا الجنة.

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا، اور فرمائے گا: میں نے اپنا علم تمہارے اندر اس لیے نہیں رکھا تھا کہ آج تمہیں عذاب دوں، تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ“

یہ روایت دوسری دور روایات کے ساتھ نجی کے حالات میں مذکور ہے، حالانکہ یہ وقاصی سے منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل امرأة من نسائكم حامل؟ قال رجل: انا فقال: ضع يدك على بطنها وسبه محمدا، فانه ياتي ذكرا.

”نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خواتین میں سے کوئی حاملہ ہے؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: میری (بیوی) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر (یہ کہو): میں بچے کا نام محمد رکھوں گا، تو وہ عورت لڑکے کو جنم دے گی“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اربعة ليس بينهم لعان: ليس بين الحر والامة لعان، وليس بين الحر والعبد لعان، وليس بين المسلم واليهودية لعان، وليس بين المسلم والنصرانية لعان.

”چار (قسم کے میاں بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہوگا، آزاد مرد اور کنیز بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا، آزاد عورت اور غلام شوہر کے درمیان لعان نہیں ہوگا، مسلمان اور یہودی بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا، مسلمان اور عیسائی بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا“

۵۵۳۸- عثمان بن عبد الرحمن (د، س، ق) طرائفی مؤدب۔

یہ ”حران“ کے علم حدیث کے عالموں میں سے ایک ہے اس کی ”نسبت ولاء“ بنو امیہ کے ساتھ تھی اور ایک قول کے مطابق بنو تیم کے ساتھ تھی اس کی کنیت کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں۔

اس نے عبید اللہ بن عمر، جعفر بن برقان، ہشام بن حسان اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو کریب، احمد بن سلیمان رباوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، ابو عمرو بہ کہتے ہیں: یہ عبادت گزار شخص تھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس نے کچھ مجہول لوگوں سے منکر روایت نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اس نے مجہول لوگوں سے عجیب و غریب روایت نقل کی ہیں اہل جزرہ میں اس کی وہی حیثیت ہے جو اہل شام میں بقیہ کی ہے ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میرے والد نے امام بخاری کی اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے اسے ضعیف راویوں میں شامل کیا ہے (میرے والد نے) یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے اس کے بارے میں جو کہا ہے وہ اس سے زیادہ ہے اس نے ضعیف راویوں سے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ ایک حدیث یہ ہے جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اربع من خصال آل قارون: لباس الخفاف المقلوبة - یعنی البیض، ولباس الارجوان، وجر نعال السیوف، وکان احدہم لا ینظر الی وجہ خادمہ تکبیرا۔

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چار باتیں آل قارون کی مخصوص عادات ہیں، مقلوب ہلکا لباس پہننا، یعنی (پتلا) سفید ارجوان پہننا اور مختلف رنگوں سے مزین جوتے پہننا اور تکبیر کی وجہ سے اپنے خادم کی طرف نہ دیکھنا“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا استاد متروک اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے اس حدیث میں ذمہ دار وہی ہے، عقلی اور ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہی کہا: ذاتی طور پر اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم ابن حبان نے اپنی عادت کے تحت اس پر تنقید کی ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس نے ضعیف لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اور انہیں تدلیس کے طور پر ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر دیا ہے یہاں تک کہ غور سے سننے والا جب انہیں سنتا ہے تو اسے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہوتا کہ یہ ایجاد کی ہوئی ہیں جب اس کی نقل کردہ روایات میں یہ چیز زیادہ ہوگئی تو اس کی روایات کو موضوع روایات کے ساتھ ملا دیا گیا اور اس چیز نے لوگوں کو اس پر جرح کرنے پر مجبور کیا، تو میرے نزدیک اس کی روایت سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

اذا غاب القبر قبل الشفق فهو لليلة، واذا غاب بعد الشفق فهو لليلتين.

”جب چاند شفق سے پہلے غروب ہو جائے تو وہ پہلی رات کا ہوگا اور جب وہ شفق کے بعد غروب ہو تو وہ دوسری رات کا ہوگا“

ابن ابی داؤد کتاب ”شریعۃ المغازی“ میں تحریر کرتے ہیں: عبداللہ بن ابونہیل بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نھلہ بن معاویہ انصاری کو تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا ان حضرات نے ”حلوان“ پر حملہ کر دیا اور اسے فتح کر لیا پھر نھلہ اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا تو انہیں پہاڑ کی طرف سے آواز آئی، لیکن بولنے والا کوئی شخص نظر نہیں آیا اے نھلہ! تم نے ایک بڑی ذات کی کبریائی کا اعتراف کیا ہے تو نھلہ نے کہا: اے پاکیزہ کلام کرنے والے! ہم نے تمہاری عمدہ بات سن لی ہے کیا تم فرشتے ہو؟ یا جن ہو؟ تو وہاں موجود ایک گھائی میں سے ایک عمر رسیدہ شخص سامنے آیا اس نے دو اونی چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اس نے السلام علیکم کہا تو حضرت نھلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو اس نے جواب دیا: میں زریب بن برشملی ہوں جو حضرت عیسیٰ بن مریم کا وصی ہے انہوں نے مجھے اس وقت تک زندہ رہنے کی دعا دی تھی جب تک وہ آسمان سے نزول نہیں کرتے تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہنا اور ان سے یہ کہنا:

اگر آپ کی موجودگی میں کچھ چیزیں ظاہر ہو گئیں تو پھر بھاگنا ہوگا، بھاگنا ہوگا (الحدیث)“
یہ روایت مستند نہیں ہے اور اس کی سند بھی تاریک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس کے حالات میں کوئی بھی روایت ذکر نہیں کی اگر ان کے پاس کوئی موضوع روایت ہوتی تو وہ تیزی سے اسے پیش کرتے اور میرے علم کے مطابق کسی نے بھی عثمان بن عبدالرحمان کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ اس نے ہلاکت کا شکار ہونے والے لوگوں سے تالیس کے طور پر روایات نقل کی ہیں محدثین نے صرف یہ کہا ہے کہ اس نے ان سے منکر روایات نقل کی ہیں اور رجال کے بارے میں کلام کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک مکمل معرفت نہ ہو اور مکمل احتیاط نہ ہو اسی طرح محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بھی اس راوی کے بارے میں زیادتی کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۵۵۳۹- عثمان بن عبدالرحمن بن ابان

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۵۵۴۰- عثمان بن عبدالرحمن تیمی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۴۱- عثمان بن عبدالرحمن

اس نے قاسم مولیٰ عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں اس نے پھل دار درخت کو کاٹنے کی ممانعت کے بارے میں ”مرسل“ روایت

نقل کی ہے، عمرو بن حارث اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۵۴۲- عثمان بن عبد الرحمن (ق)۔

یہ محمد بن مصفیٰ کا استاد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، شاید یہ طرائفی ہو۔

۵۵۴۳- عثمان بن عبد الرحمن جمحی (ت، ق) بصری

اس نے محمد بن زیاد قرشی سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، پھر انہوں نے اس کے حالات میں اس کے حوالے سے منقول کچھ منکر روایات نقل کی ہیں، جن میں سے ایک روایت یہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ذکر الدجال عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: تلده امه (وہی مقبورة) فی قبرها، فاذا ولدته حملته النساء الخطاء ون

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب اس کی ماں اسے جنم دے گی، تو اس عورت کو قبر میں اتارا جا چکا ہوگا، اور جب وہ پیدا ہوگا، تو اسے انتہائی گناہگار عورتیں اٹھائیں گی“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

زرد غبا تزدد حبا ”وقفے وقفے سے ملا کر، محبت میں اضافہ ہوگا“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللهم علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا کر، اور اسے عذاب سے بچانا“

ابن عدی نے اس مقام پر یہ دونوں روایات اسی طرح ذکر کی ہیں، اور انہیں وہم ہوا ہے، کیونکہ یہ وقاصی ہے، جمحی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن مدینی، نصر بن علی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ 180 ہجری کے بعد تک زندہ رہا، یہ کم درجے کا صالح شخص تھا۔

۵۵۴۴- عثمان بن عبد الملک (ق)

یہ مستقیم بن عبد الملک ہے، سعید بن مسیب سے اس نے احادیث روایت کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خرمی اور ابو عاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۴۵- عثمان بن عثمان (م، د، س) قرشی

یہ غطفانی (کے اسم منسوب) سے معروف ہے، اس نے ابن ابی ذئب اور علی بن جدعان سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے

ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہوتی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔
اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقد رايت عليا و عثمان في هذا البقعد يتشاوران بشيء لا احداث به احدا ابدا، ثم رايتهما من العشي
يضحك احدهما الي صاحبه.

”میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اس بیٹھک میں ایک دوسرے کو ایسے الفاظ میں برا بھلا کہ رہے
تھے کہ وہ الفاظ میں کسی کو نہیں بیان کر سکتا، اور پھر میں نے شام کے وقت ان دونوں حضرات کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کے
ساتھ ہنسی مذاق کر رہے تھے“

امام ابو زرہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۵۴۶- عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی.

اس کی کنیت ابو سعید ہے، اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اور اس سے اس کے بیٹے محمد، ابن شعیب،
ضمیرہ، ابن وہب اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام مسلم، یحییٰ بن معین اور دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جو زجانی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس
سے استدلال نہیں کرتا ہوں، دجیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔
امام بخاری نے عثمان بن عطاء کے حالات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان رجبا شهر عظيم تضاعف فيه الحسنات، ومن صام منه
يوما فكأنما صام سنة، ومن صام منه سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم، ومن صام ثمانية
ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة، ومن صام منه عشرة ايام لم يسأل الله شيئا الا اعطاه اياه، ومن
صام منه خمسة عشر يوما نادى مناد من السماء: قد غفر لك ما قد سلف فاستأنف العمل. وفي رجب
حمل الله نوحا في السفينة فصار ومن معه شكرا لله، وجرت السفينة ستة اشهر فأقرت على
الجودي في يوم عاشوراء، وفي رجب تاب الله على آدم وعلى اهل مدينة يونس، وفيه فلق البحر
لموسى، وفيه ولد ابراهيم وعيسى.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رجب ایک عظیم مہینہ ہے جس میں نیکیاں کئی گنا ہو جاتی ہیں، جو اس میں ایک دن روزہ
رکھے تو اس نے گویا پورا سال روزے رکھے، اور جو اس مہینے میں سات دن روزے رکھے، تو اس کے لیے جہنم کے ساتوں
دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جو شخص آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے
جاتے ہیں، اور جو شخص دس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا، جو شخص اس
میں پندرہ دن روزے رکھے گا، تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا: تمہارے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو گئی ہے اب

تم نئے سرے سے عمل شروع کرو، رجب کے مہینے میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کروایا تھا تو انہوں نے ویران کے ساتھ والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھا تھا، ان کی کشتی چھ ماہ تک چلتی رہی تھی اور عاشورہ کے دن جودی (پہاڑ) پر ٹھہری تھی، رجب کے مہینے میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول کی تھی، اسی مہینے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا تھا اور اسی مہینے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی“

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے، ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 155 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۵۴۷- عثمان بن عفان سجستانی

اس نے معتمر بن سلیمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ احادیث ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

۵۵۴۸- عثمان بن الحلاء

سلمہ بن وردان سے اس نے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک منکر روایت بھی ذکر کی ہے، جسے ابن عدی نے بھی نقل کیا ہے۔

۵۵۴۹- عثمان بن علی بن معمر بن ابوعمامہ

اس نے ابن غیلان سے سماع کیا ہے، یہ جو کہنے والا شاعر تھا اور اس کی نمازوں میں بھی خلل تھا۔

۵۵۵۰- عثمان بن عمر بن عثمان بن ابوہشمہ

یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں

۵۵۵۱- عثمان بن عمر (ع) بفارس عبدی بصری

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے، اس نے یونس بن یزید، ابن جریج اور شعبہ سے جبکہ اس سے احمد، اسحاق، عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ایک نیک اور ثقہ شخص ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، تاہم یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہیں تھے، فلاس اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے، اس کا انتقال 209 ہجری میں ہوا۔

۵۵۵۲- عثمان بن عمرو (س) بن ساج

اس نے سہیل بن ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، اہل جزیرہ نے اس

سے روایات نقل کی ہیں اس کے حالات ”تہذیب الکمال“ میں مذکور ہیں۔

۵۵۵۳۔ عثمان بن عمرو بن منتاب بغدادی

بغوی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں ابن ابوالفوارس کہتے ہیں: یہ تساہل کا بکثرت شکار ہوتا ہے۔

۵۵۵۴۔ عثمان بن عمرو باغ بصری

اس نے ابن علاش سے روایات نقل کی ہیں ازدی نے اسے واہمی قرار دیا ہے۔

۵۵۵۵۔ عثمان بن عمارہ

اس نے معانی بن عمران سے یہ حدیث روایت کی ہے:

لله في الخلق اربعون اربعون على قلب موسى.. الحديث.

”مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس بندے ایسے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں“

یہ روایت جھوٹی ہے اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله في الارض ثلاثائة قلوبهم على قلب آدم. وله اربعون

قلوبهم على قلب ابراهيم. وله سبعة قلوبهم على قلب موسى. وله ثلاثة قلوبهم على قلب جبرائيل،

وواحد على قلب اسرافيل، فاذا مات الواحد ابدل الله مكانه من السبعة الى ان قال: واذا مات

واحد من الثلاثائة ابدل الله مكانهم من العامة فهم يحيى ويبيت.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زمین میں اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت آدم علیہ السلام کے

قلب پر ہوتے ہیں اس کے چالیس بندے ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں اور اس کے

سات بندے ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں اور تین بندے ایسے ہیں جن کے قلوب

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں اور ایک بندہ ایسا ہوتا ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا

ہے (آگے چل کے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب ان تین سو میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ عام مسلمانوں

میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ لے آتا ہے“

اللہ تعالیٰ اس شخص کو برباد کرے جس نے یہ جھوٹ ایجاد کیا ہے یہ روایت ابوالاحمد حسینک تمیمی نے احمد بن محمد بن ازہر کے حوالے سے

عبدالرحیم بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

۵۵۵۶۔ عثمان بن عمیر (د، ت، ق)، ابوالریقطان ثقفی کوفی بجلی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ جمعہ سے متعلق حدیث کا راوی ہے اسے (عثمان بن ابوزرعہ)، عثمان بن

قیس، عثمان بن ابوجہید الاعلیٰ اور دیگر (ناموں کے ساتھ بھی ذکر کیا جاتا ہے)۔

محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اعمش، سفیان، شعبہ، شریک اور دیگر حضرات نے اس سے احادیث روایت کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، ابواحمد زبیری کہتے ہیں: یہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا، امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، فلاس کا کہنا ہے: یحییٰ اور عبدالرحمن، عثمان ابوالیقظان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابوالیقظان نے فتنے کے زمانے میں، ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ خروج کیا تھا اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“، نقل کی ہے:

قلنا: یا رسول اللہ، لو استخلفت قال: لو استخلفت فعصیتم نزل العذاب، ولكن ما اقرکم ابن معسود فاقراءوا، وما حدثکم حذيفة فاقبلوا - او قال: فاسبعوا.

”ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں، تو یہ مناسب ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیا اور پھر تم نے اس کی نافرمانی کی، تو تم پر عذاب نازل ہوگا، تاہم ابن معسود تمہیں جو قرأت پڑھائے، تم اس کے مطابق تلاوت کرو اور حذیفہ تمہیں جو حدیث بیان کرے، اسے قبول کر لو (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں): اسے سن لو (یعنی اس کی اطاعت کرو)“

ابن عدی کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا، یہ رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا، تاہم ثقہ لوگوں نے اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۵۵۵۷- عثمان بن غیاث (خ، م، د، س)

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”ثقة“ ہے لیکن مرجئی ہے، یہ بات امام احمد نے بیان کی ہے، ابن مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کے پاس عکرمہ کے حوالے سے منقول روایات کی تحریرات تھیں، تو ہمارے سامنے یہ انہیں مستند طور پر نقل نہیں کر سکا۔

۵۵۵۸- عثمان بن فائد (ق)

جعفر بن برقان سے اس نے روایت نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“، نقل کی ہے:

كلام اهل الجنة بالعربية، وكلام اهل السماء بالعربية، وكلام اهل الموقف بالعربية،

”اہل جنت کا کلام عربی میں ہوگا، اہل آسمان کا کلام عربی میں ہوگا، اہل محشر کا کلام عربی میں ہوگا“

یہ روایت حسن بن سفیان نے حمید بن زنجویہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے، (امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عثمان نامی راوی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: عثمان بن فائد قرشی بصری، جس سے سلیمان نے روایات نقل کی ہیں، اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اتى بباكورة الرطب جعلها على فمه وعينيه
 ”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موسم کی پہلی کھجور پیش کی جاتی، تو آپ اسے اپنے منہ اور آنکھوں پر رکھتے تھے“

یہ روایت جریر بن حازم نے، یونس، زہری کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں:

الهريسة والمضيرة انزلتا من السماء

”ہریسہ اور مضیرہ آسمان سے نازل ہوئے ہیں“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رضا عبر رحمة وغضبه عذاب.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمر کی رضا مندی رحمت ہے اور اس کی ناراضگی عذاب ہے“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان احادیث کو ایجاد کرنے کا الزام عثمان کے سر ہے اور عام طور پر جو شخص امام بخاری کے نزدیک محل نظر ہو اس پر (حدیث ایجاد کرنے کا) الزام ہوتا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

۵۵۵۹- عثمان بن فرقہ (خ، ت) بصری

اس نے ہشام بن عروہ اور جعفر سے جبکہ اس سے محمد بن ثنی، ابن مدینی نے روایات نقل کی ہیں، میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے ازدی بیان کرتے ہیں: (محدثین) نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے جس کی سند میں ساتھ دوسرا راوی بھی ہے۔

۵۵۶۰- عثمان بن قادر مصری

اس نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کی ہیں، یہ بات نقاش نے بیان کی ہے۔

۵۵۶۱- عثمان بن قیس، ابو الیقظان

یہ ابن عمیر ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اس نے سعید بن جبیر سے اور اس سے صرف اعمش نے روایت نقل کی ہیں۔

۵۵۶۲- عثمان بن ابوالکنات

اس نے ابن ابی ملیکہ سے اور اس سے یسرہ بن صفوان نے روایات نقل کی ہیں، اس راوی سے یہ روایت منقول کی ہے:

”میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا“

كنت نهيتكم عن زيارة القبور

امام بخاری کہتے ہیں: یہ مستند نہیں ہے۔

۵۵۶۳- عثمان بن محمد انخسی (عمو) مدنی

اس نے مقبری سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ وہی شخص ہوگا جس کے بارے میں امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: عثمان بن محمد، جس سے معن تراز نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے سعید بن مسیب سے منکر روایات نقل کی ہیں، اس کے دادا کا نام مغیرہ بن انخس بن شریق ثقفی ہے۔

۵۵۶۴- عثمان بن محمد

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پہنچ نہیں چلی سکی۔

۵۵۶۵- عثمان بن محمد انماطی، شیخ

ابراہیم حربی نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ کم درجے کا صالح شخص ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۵۶۶- عثمان بن محمد بن ربیعہ بن ابو عبد الرحمن مدنی

عبدالحق نے اپنی کتاب ”احکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی حدیث پر وہم غالب ہے۔
”التمہید“ کے مصنف کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدة یوتر بہا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُکم کئی (نماز) سے منع کیا ہے، یعنی آدمی وتر میں صرف ایک رکعت ادا کرے“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے، اور اپنے راویوں کی وجہ سے عروج نہیں پاتی ہے۔

۵۵۶۷- عثمان بن مسلم (ت) بن ہرمز

ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عبد اللہ بن ہرمز ہے۔ اس نے نافع بن جبیر سے، جبکہ اس سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۵۵۶۸- عثمان بن مسلم ہتی

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۵۶۹- عثمان بن مضر

یہ اور اس کا بھائی عمر بن مضر ہیں اور حرمہ بن عبد العزیز جہنی نے ان دونوں سے روایات نقل کی ہیں، ان دونوں کی شناخت نہیں

۵۵۷۰ - عثمان بن مطر (ق) شیبانی بصری ثم رباوی مقری

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی، اس نے ثابت اور حنظلہ سدوسی سے، جبکہ اس سے محمد بن صباح دولابی اور سوید بن سعید نے روایات نقل کی ہیں، امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عباس دوری اور دیگر حضرات نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: یہ ضعیف ہے، احمد بن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول زائد نقل کیا ہے: اس کی حدیث کو نقل نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

سابقوا الی مغفرة من ربکم - قال: التکبیرة الاولی.

”اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف جلدی کرو“ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس سے مراد پہلی تکبیر ہے۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

ان رجلا اقبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ فی حلقة فاثنوا علیہ شرا فرحب به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما وقف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان شر الناس منزلة عند اللہ یوم القیامة من یخاف لسانه ویخاف شره.

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ اس وقت ایک حلقے میں موجود تھے، لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو خوش آمدید کہا، جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بُرا وہ شخص ہوگا جس کی زبان اور جس کے شر سے (دوسروں کو) خوف آتا ہو۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اتخذوا الحمام المقصصة فی بیوتکم تلہو الشیاطین بها دون صبیانکم.

”اپنے گھروں میں پرکٹے ہوئے کبوتر رکھو، کیونکہ یہ شیاطین کو تمہارے بچوں تک آنے سے غافل کر دیں گے۔“

ابن حبان کہتے ہیں: عثمان بن مطر ان افراد میں سے ایک ہے جنہوں نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی

ہیں۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

علیکم بغسل الدبر، فانه ینذهب الباسور.

”تم پر پھیلی شرمگاہ کو پانی سے دھونا لازم ہے کیونکہ یہ چیز بواسیر کو ختم کرتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الحجامة علی الریق امثل، وفیہ شفاء وبرکة، ویزید فی العقل والحفظ ... الحدیث.

”بغیر کھائے پئے پر چھپنے لگوانا زیادہ افضل ہے، کیونکہ اس میں شفاء اور برکت موجود ہے اور عقل اور حافظے میں اضافہ ہوتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ عبدالعزیز کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صام في رجب يوما كان كسنة.
”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رجب میں ایک دن روزہ رکھے تو یہ ایک سال (کے نفل روزوں) کی مانند ہو گا۔“

یہ روایت مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فسر القرآن براه وهو على وضوء فليعد وضوءه.
”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی رائے کے ذریعہ قرآن کی تفسیر بیان کرے تو اگر وہ با وضوء ہو تو اُسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے۔“

یہ روایت ابو محمد عبداللہ بن محمد اصہبانی نے محمد بن سعید شافعی کے حوالے سے محمد بن عامر کے حوالے سے سعد بن عبدالحمید سے نقل کی ہے۔

۵۵۷۱- عثمان بن معاویہ

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ایک شیخ ہے جس نے ایسی موضوع روایات نقل کی ہیں جو ثابت نے کبھی بیان نہیں کیں، اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس پر تنقید کے حوالے سے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

اجتمع الى النبي صلى الله عليه وسلم نساؤه فجعل يقول الكلمة كما يقول الرجل عند اهله، فقالت احداهن: كان هذا حديث خرافة، فقال: اتدرين ما حديث خرافة؟ قالت: لا، قال: ان خرافة كان رجلا من بني عذرة، فاصابته الجن، فكان فيهم حيناً، ثم رجع الى الانس فكان يحدث باشياء تكون في الجن، فحدث ان جنيا امرته امه ان يتزوج. فقال: اني اخشى ان يدخل عليك من ذلك مشقة، فلم تدعه حتى زوجته امراة لها ام، فكان يقسم لامراته ليلة وعند امه ليلة، فكان ليلة عند امراته وامه وحدها، فسلم عليها مسلم فردت (عليه) السلام، فقال: هل من مبيت؟ قالت: نعم. قال: فهل من عشاء؟ قالت: نعم. قال: فهل من محدث؟ قالت: نعم، ارسل الى ابني فيحدثكم. قال: فما هذه الخشفة التي نسبعها في دارك؟ قالت: هذه ابل وغنم. قال احدهما لصاحبه: اعط متنيا ما تنبي. قال: فاصبحت وقد ملئت دارها غنبا وابلا. قال: قرأت ابنها خبيث النفس، فقالت: ما شانك! لعل

امراتك كلبتك ان تحولها الى منزلي. قال: نعم. قالت: فحولني الى منزلها، ففعل. قال: فلبثا حيناً ثم انهما جاءا الى امراته والرجل عند امه. قال: فسلم مسلم، فردت السلام. فقال: هل من مبيت؟ قالت: لا. قال: فهل من عشاء؟ قالت: لا. قال: فهل من انسان يحدثنا؟ قالت: لا. قال: فما هذه الخشفة التي نسعها في دارك؟ قالت: هذه السباع. فقال احدهما لصاحبه: اعط متنبياً ما تنبني وان كان شراً، فلبثت دارها سباعاً، فاصبحت وقد اكلتها.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج آپ کی خدمت میں اکٹھی ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کی (غیر رسمی) گفتگو شروع کی، جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے، تو ان خواتین میں سے ایک نے کہا: یہ تو خرافہ کی گفتگو کی مانند ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو، خرافہ کی گفتگو سے مراد کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرافہ، بنوعذرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا، جس پر ایک جن آ گیا وہ کچھ دیر ان جنوں کے پاس رہتا اور پھر انسانوں کے پاس واپس آ کر انہیں جنوں کی دنیا سے متعلق باتیں بتاتا۔ ایک مرتبہ اُس نے یہ بات بتائی کہ ایک جن کو اُس کی ماں نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ شادی کر لے۔ تو اُس جن نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس صورت میں آپ کو تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن اُس کی ماں نہیں مانی اور آخر کار اُس جن کی شادی ایک عورت کے ساتھ کر دی۔ تو وہ ایک رات اپنی بیوی کے پاس رہتا اور ایک رات اپنی ماں کے پاس رہتا، ایک مرتبہ وہ ایک رات اپنی بیوی کے پاس تھا اور اُس کی ماں اکیلی تھی تو کسی نے اُس کی ماں کو سلام کیا، اُس کی ماں نے اُسے سلام کا جواب دیا تو اُس شخص نے کہا: کیا میں یہاں رات کے وقت ٹھہر سکتا ہوں؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا رات کا کھانا مل جائے گا؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا کوئی نئی تازی ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! تم میرے بیٹے کو پیغام بھجواؤ، وہ تم لوگوں کو بتائے گا، اُس نے سوال کیا: یہ آہٹ کیا ہے جو ہمیں تمہارے گھر میں سنائی دے رہی ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: یہ اونٹ اور بکریاں ہیں، اُن لوگوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم آرزو کرنے والے کو اُس کی آرزو کے مطابق دے دو، تو اگلے دن اُن کا گھر بکریوں اور اونٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب اُس عورت کے بیٹے نے دیکھا کہ اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اُس نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ شاید تمہاری بیوی نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم اُسے لے کر میرے گھر آ جاؤ! بیٹے نے جواب دیا: جی ہاں! اُس عورت نے کہا: تم مجھے اُس کے گھر لے جاؤ، اُس نے ایسا ہی کیا، پھر وہ دونوں کچھ عرصہ وہاں رہے، پھر وہ دونوں اُس کی بیوی کے پاس آئے اور وہ شخص اُس وقت اپنی ماں کے گھر میں موجود تھا، کسی نے سلام کیا تو اُس عورت نے سلام کا جواب دیا، سائل نے دریافت کیا: کیا یہاں رہنے کی جگہ مل سکتی ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا کھانا مل سکتا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا کوئی انسان ہمارے ساتھ بات چیت کرے گا؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے کہا: تمہارے گھر میں جو آہٹ ہمیں سنائی دے رہی ہے وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: یہ درندے ہیں (یعنی اُن کے ساتھ

جھوٹ بولا) تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آرزو کرنے والے کو وہ چیز دے دو جس کی اُسے آرزو ہے اگرچہ وہ چیز بُری ہے۔ تو اُس عورت کا گھر درندوں سے بھر گیا اور اگلے دن اُن درندوں نے اُس عورت کو کھا لیا۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ثابت سے یہ روایت نقل کی

ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد بن حنبل کی ”مسند“ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثاً، فقالت امرأة من نسائه: كأنه حديث خرافة، فقال: اتدريين ما خرافة؟ انه رجل من عذرة اخذته الجن في الجاهلية، فمكث بينهم دهرًا، ثم رده الى الانس، فكان يحدث الناس بها راي فيهم من الاعاجيب، فقال الناس: حديث خرافة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کوئی بات بیان کی تو آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے کہا: یہ تو خرافہ کا بیان محسوس ہوتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ خرافہ کون ہے؟ یہ عذرہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جن پکڑ کر لے گیا تھا، وہ ایک عرصے تک جنات کے درمیان رہا، پھر وہ جنات اُسے انسانوں کے پاس واپس چھوڑ آئے تو اُس نے جنات کے درمیان جو حیران کن چیزیں دیکھیں تھی، اُن کے بارے میں انسانوں کو بتانے لگا تو لوگوں نے کہا: یہ خرافہ کا بیان (عجیب و غریب ہے)۔“

۵۵۷۲- عثمان بن مغیرہ

یہ ثقفی نہیں ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا ہے، اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۵۵۷۳- عثمان بن مغیرہ (خ، عو) ثقفی

یہ صدوق اور قابل اعتماد ہے، ابو عوانہ نے اس سے ایسی روایت نقل کی ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور شعبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ عثمان بن ابی زرعہ ہے، یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

۵۵۷۴- عثمان بن مقسم بری، ابوسلمہ کندی بصری

یہ جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہے اگرچہ اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔ اس نے منصور، قتادہ، مقبری اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں، اس نے تصنیف بھی کی ہے اور احادیث کو جمع بھی کیا ہے۔

اس سے سفیان، ابو عاصم، ابوداؤد، شیبان بن فروخ اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں، یہ قیامت کے دن میزان (نامہ اعمال کے ترازو) کے وجود کا منکر ہے اور یہ کہتا ہے: اس سے مراد عدل کرنا ہے۔

یحییٰ القطان اور ابن مبارک نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کی حدیث منکر ہے۔ جو زجانی کہتے ہیں:

یہ کذاب ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فلاس کا یہ کہنا ہے: یہ صدوق ہے لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور بدعتی ہے۔ مسلم بن ابراہیم نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ عثمان بری نے قتادہ کے حوالے سے ایک حدیث مجھے سنائی۔ بعد میں میں نے قتادہ سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اُس سے واقف نہیں تھے تو عثمان نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ حدیث آپ نے خود مجھے سنائی ہے اور قتادہ یہی کہتے رہے: جی نہیں! تو عثمان نے کہا: نہیں آپ نے ہی مجھے حدیث سنائی ہے تو قتادہ بولے: (تھوڑی دیر بعد) یہ مجھے میرے بارے میں یہ بات بتائے گا کہ میں نے اس کے تین سو درہم دیئے ہیں۔

محمد بن منہال نے یزید بن زریج کا یہ بیان نقل کیا ہے: معتمر نے بری کے بارے میں میری مخالفت کی تو میں نے بری کے معاملے کو کم تر ظاہر کرنا شروع کیا میں نے کہا: آپ ہمارے درمیان جسے چاہیں ثالث بنادیں، معتمر نے کہا: کیا تم ابو عوانہ سے راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے! تو ہم یعنی میں اور معتمر ابو عوانہ کے پاس آئے میں نے کہا: یہ بری کے بارے میں میری مخالفت کر رہے ہیں تو آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے اس کے بارے میں بھلا کیا کہنا چاہیے! میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ایک شہد ہے جو خنزیر کی کھال کے اندر ہے۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ عثمان بری کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے غلط بیانی کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بری کے جھوٹا قرار دینے کی وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی نقصان نہیں ہوا، لیکن حافظان حدیث کے بری کو جھوٹا قرار دینے کی وجہ سے بری کو نقصان پہنچا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عثمان بری کوئی چیز نہیں ہے یہ جھوٹ بولنے اور حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔

محمد بن منہال ضریر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مخلف نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں عثمان بری کے پاس موجود تھا (قیامت کے دن نامہ اعمال کا وزن کرنے والے) میزان کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو وہ بولا: یہ چارے کا ترازو ہو گا یا توڑی کا تو میں نے اُس کے حوالے سے نوٹ کی ہوئی روایات ایک طرف رکھ دیں۔ عغان بیان کرتے ہیں: عثمان بری قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا وہ اپنی تحریر میں درست پاتا تھا لیکن اُس کے برخلاف نقل کر دیتا تھا، اُس نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بیس احادیث بیان کیں اور پھر بولا: یہ سب جھوٹی ہیں، پھر اس نے یہ بات ذکر کی کہ اُس نے حماد کو دیکھا ہے اور بولا: یہ بات سچ ہے سفیان بن عبد الملک بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے عثمان بری کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات معروف نہیں ہیں۔

حسن بن علی عجلانی، عغان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عثمان بری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قاضی شریح کے کیے ہوئے تمام فیصلے غلط ہیں، ابن مہدی بیان کرتے ہیں: اہل جاز سے عثمان بری کی نقل کردہ روایت ”مقارب“ ہے، ابن حبان کہتے ہیں: عثمان بری کو فہ سے تعلق رکھنے والے کندہ قبیلہ کا غلام ہے، اہل بصرہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ریا کاری کرنے والا ہے۔“

علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: بری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن علیؓ کے حوالے سے موزوں پر مسح کے بارے میں مجھے حدیث بیان کی ہے تو سفیان نے کہا: اُس نے جھوٹ بولا ہے! ابن عدی کہتے ہیں: میں نے عبدان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شیبان کے پاس عثمان سے پاس منقول پچیس ہزار احادیث تھیں جو اُس سے سنی نہیں گئی تھیں۔ فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو داؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے سینے میں عثمان بری سے منقول دس ہزار روایات ہیں، اُن کی مراد یہ تھی کہ میں انہیں بیان نہیں کرتا۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے بری کو نافع کا یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عرفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے مجھے بتایا کہ میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرفہ سارے کا سارا موقف ہے؟ تو نافع نے جواب دیا: جی نہیں۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعہ علمہ.
”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے شدید عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اُسے نفع نہ دیا ہو۔“

یہ روایت ابن وہب نے یحییٰ بن سلام کے حوالے سے عثمان سے نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہیں جن کی سند یا متن کے حوالے سے متابعت نہیں کی گئی اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔ کچھ حضرات نے اس کی نسبت سچائی کی طرف کی ہے لیکن اُنہوں نے اس کی بہت زیادہ غلطیوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔
(امام ذہبیؒ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال ثوری کے بعد ہوا۔)

۵۵۷۵- عثمان بن موزع

اس نے امام شععی کے حوالے سے اُن کا فتویٰ نقل کیا ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۵۷۶- عثمان بن موسیٰ مزنی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے، عبدالرحمن بن مہدی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۷۷- عثمان بن موہب کوفی

یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے، اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے

جبکہ زید بن حباب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۵۵۷۸- عثمان بن ناگیہ

زید بن حباب کا استاد ہے، سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۵۷۹- عثمان بن نعیم (ق) مصری

اس نے عبدالرحمن حبلی سے روایات نقل کی ہیں، ابن لہیعہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک یہ ہے جو اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے: من تعلم الرمی ثم ترکہ فقد عصانی۔ ”جو شخص تیرا اندازی سیکھنے کے بعد اُسے ترک کر دے اُس نے میری نافرمانی کی۔“ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

۵۵۸۰- عثمان بن نمر

ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات بھی ہیں۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ بتائیں ہے کہ یہ کون ہے؟)

۵۵۸۱- عثمان بن یثیم مؤذن عبدی

یہ حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، جامع بصرہ کا مؤذن تھا، اس نے عوف اعرابی اور ابن جریج سے، جبکہ اس سے کئی ابوظیفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے البتہ آخری عمر میں اسے تلقین کی جاتی تھی، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

۵۵۸۲- عثمان بن واقد (د) بن محمد عمری

اس نے نافع بن جبیر، سعید مولیٰ مہری، نافع، کعب، زید بن حباب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ اس نے یہ حدیث نقل کی ہے:

من اتی الجمعة فلیغتسل من الرجال والنساء۔

”جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ مرد ہو یا عورت، اُسے غسل کرنا چاہیے۔“

تو یہ اضافی لفظ ”یا عورت“ نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے، یہ بات امام ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

۵۵۸۳- عثمان بن یحییٰ (ق) حضرمی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو

نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: صرف محمد بن طلحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۸۴- عثمان بن یعلیٰ (ث) بن مرہ ثقفی

اس نے اپنے والد سے اور اس سے صرف اس کے بیٹے عمرو نے بارش کے وقت رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔

۵۵۸۵- عثمان بری

یہ ابن مفسم ہے یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے؛ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۵۸۶- عثمان بنی

یہ فقیہ ہے اور (اس کے باپ کا نام) مسلم ہے یہ ثقہ اور امام ہے ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام اسلم اور ایک قول کے مطابق سلیمان ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور امام شععی سے جبکہ اس سے شعبہ یزید بن زریع ابن علیہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے یہ کوفہ کا رہنے والا تھا لیکن اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق منقول ہے معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عثمان بنی ضعیف ہے ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۵۸۷- عثمان شحام (م؛ د؛ س) ابو سلمہ بصری

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبداللہ اور ایک قول کے مطابق میمون ہے۔ اس نے ابو جاء عطار دی اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس کی کچھ روایات معروف اور کچھ منکر ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں فتنہ کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے جسے امام مسلم نے شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: اللّٰهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں کفر، غربت اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۸۸- عثمان

یہ بنو فہس کا مؤذن ہے اور شیعہ ہے، بکیر طویل نے اس سے روایت نقل کی ہے، جو خود بھی شیعہ ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے:

سبعت علیاً رضی اللہ عنہ یقول: واللہ ما قوتل اهل هذه الآیة بعد ما نزلت: وان نکثوا ایمانهم من بعد عہدہم... الآیة.

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! اس آیت وان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم... آیت کے نازل ہونے کے بعد اس آیت کے اہل افراد کے ساتھ کبھی جنگ نہیں کی گئی۔“
اس روایت کی سند میں عباد سے لے کر عثمان تک تمام راوی شیعہ ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

۵۵۸۹- عثمان اعرج

اس نے صن بصری سے جبکہ اس سے عباد بن کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پیہ نہیں چل سکی۔

۵۵۹۰- عثمان تنوخی

یہ ابو جہا ہر محمد بن عثمان کفر سوسی کا والد ہے اس کی شناخت پیہ نہیں چل سکی۔

ابو الجہا ہر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: آرمیڈیا میں لوگوں کو اتنی شدید بھوک لاحق ہوئی کہ وہ بیٹنیاں کھانے لگے تو ان پر نادق کی بارش ہوئی جس میں گندم موجود تھی۔

۵۵۹۱- عثمان ابو عمر ومؤذن کوئی

یہ ”مجبول“ ہے۔

(عجلان، عجیبہ، عجیر)

۵۵۹۲- عجلان (بن اسماعیل) بن سمعان

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اس سے طلحہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے یہ اپنے شاگرد کی طرح مجہول ہے۔

۵۵۹۳- عجلان بن سہل باہلی

اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے امام ابو زرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: سلمہ بن موسیٰ اس سے روایت نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۵۹۴- عجیبہ بن عبد الحمید

منازم بن عمرو نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۵۵۹۵- عجیر بن عبد یزید (د) بن ہاشم بن مطلب مطلبی

یہ رکانہ کا بھائی ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ان سے ایک حدیث منقول ہے جو انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ان کا بیٹا نافع ان سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

(عدی)

۵۵۹۶۔ عدی بن ارطاة بن اشعث بصری

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث محفوظ نہیں ہے۔ جعفر بن محمد مؤذن نے وہ روایت اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے مجالد سے نقل کی ہے۔

۵۵۹۷۔ عدی بن ثابت (ع)

یہ اہل تشیع کا عالم اُن کا سچا فرد اُن کا واعظ اور اُن کی مسجد کا امام تھا، اگر شیعہ اس جیسے ہوں تو اُن کی خرابی کم ہو۔ مسعودی کہتے ہیں: ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا جو عدی بن ثابت سے زیادہ مناسب شیعہ نظریات رکھتا ہو۔ امام احمد، احمد عجل اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے نسب میں اختلاف ہے اور زیادہ درست بات یہ ہے کہ اس کی نسبت اس کے نانا کی طرف کی گئی ہے، ویسے اس کا نسب یہ ہے: عدی بن (ابان بن) ثابت بن قیس بن خطیم انصاری ظفری، یہ بات ابن سعد اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ عدی بن ثابت بن دینار ہے۔ اور ایک قول کے مطابق عدی بن ثابت بن عبید بن عازب ہے جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بھائی کا پوتا ہے، اس نے اپنے نانا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، سلیمان بن صرد، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اعمش، مسعر، شعبہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ افراط کا شکار ہونے والا شیعہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ عالی رافضی ہے لیکن ثقہ ہے، عفان کہتے ہیں: شعبہ نے یہ کہا ہے: عدی بن ثابت ”رقاعین“ میں سے ایک ہے۔ جو زبانی کہتے ہیں: یہ مقصود سے ہٹ گیا تھا۔

۵۵۹۸۔ عدی بن ابوعمارہ بصری ذراع

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ قطن بن نسیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۹۹۔ عدی بن فضل (ق) ابو حاتم بصری

اس نے سعید مقبری، ایوب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعدوی، علی بن جعد، منصور بن ابی مزاحم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین یہ بھی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۵۶۰۰- عدی بن ابوقلوص

عمرو بن میمون عسی نے اس سے حدیث نقل کی ہے ”مجہول“ ہے۔

(عذافر، عذال)

۵۶۰۱- عذافر بصری

اس نے حسن سے اور اس سے صرف ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۰۲- عذال بن محمد

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، احمد بن علی سلیمانی نے اس کا تذکرہ ان افراد میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے ہیں۔ اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ”حدیث“ نقل کی ہے:

الحجامة تزيد في العقل والحفظ.

”پچھنے لگوانا عقل اور یادداشت میں اضافہ کرتا ہے“۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت زیاد بن یحییٰ حسانی نے اس سے نقل کی ہے اور یہی روایت امام دارقطنی نے اپنی کتاب ”الافراد“ میں ابوروق کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔

(عراک، عربی، عرعرہ)

۵۶۰۳- عراق بن خالد بن یزید مشقی مرقی

یہ معروف اور حسن الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اور قوی نہیں ہے۔ اس نے عثمان بن عطاء اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۰۴- عراق بن مالک

یہ ثقہ اور معروف ہے، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد فرماتے ہیں: اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا بلکہ یہ روایات عراق نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں۔

۵۶۰۵- عربی ابوصالح بصری

اس نے ایوب سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۶۰۶- عرعرہ بن برند شامی (س)

یہ محمد بن عرعرہ شامی کا والد ہے، اس نے اپنے ماموں عباد بن منصور، ابن عون اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے اس

کے پوتے ابراہیم بن محمد فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، جبکہ علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس کا انتقال 192 ہجری میں ہوا۔

(عرفہ عرفطہ)

۵۶۰۷- عرفہ بن یزید عبدی

اس کے بیٹے حسن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اس میں بھی ایک منکر روایت ذکر کی ہے۔

۵۶۰۸- عرفہ

اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور وہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۵۶۰۹- عرفطہ بن ابو حارث

اس نے حسن بصری سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

(عروہ)

۵۶۱۰- عروہ بن ادیہ

یہ خوارج کے اکابرین میں سے ایک ہے، جو زبانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ مرد اس بن ادیہ کا بھائی ہے۔

۵۶۱۱- عروہ بن اذینہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام مالک نے روایات نقل کی

ہیں۔

۵۶۱۲- عروہ بن زہیر

اس نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

من قال استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم ثلاث مرات (نفساً من قلبه) غفر الله له ذنوبه.

”جو شخص سچے دل کے ساتھ تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھے:

”میں اُس عظیم اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زندہ ہے اور ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے“

تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ امام بخاری کہتے ہیں: عبد الحمید بن جعفر نے اس سے سماع کیا ہے اور اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۶۱۳- عروہ بن سعید (و)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عزرہ ہے اس کا شمار کم سن تابعین میں کیا گیا ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے سعید بن عثمان بلوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۱۴- عروہ بن عبداللہ

اس نے ابن ابوزناد سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ محمد بن محمد بن مرزوق باہلی بیان کرتے ہیں: عروہ بن عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے 213 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ عبد الرحمن بن ابوزناد نے ہمیں یہ حدیث بیان کی اس کے بعد اس نے لمبی منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۶۱۵- عروہ بن علی سہمی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ سلمہ نے اس سے روایت نقل کی ہے جو ایک مجسوم آدمی ہے۔

۵۶۱۶- عروہ بن مروان عرقی

عرقہ شام کے علاقے طرابلس کی ایک بستی ہے اس راوی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اس نے مصر میں زہیر بن معاویہ، یعلیٰ بن اشدق، مہدی بن امین ابن مبارک اور عبید اللہ بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ایوب بن محمد وزان، یونس بن عبد الاعلیٰ، سعید بن عثمان، تنوخی اور خیر بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: عروہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا اور اس سے روایت نقل کرنے والا آخری فرد خیر بن عرفہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ان پڑھ تھا اور حدیث میں قوی نہیں تھا۔ ابن یونس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عروہ عرقی سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا، یہ بہت سخت ریاضت کرتا تھا، اس کی آستینیں تنگ تھیں اور اس کے ہاتھ بڑی مشکل سے آستین سے باہر نکلتے تھے یہ جڑی بوٹیاں اکٹھی کر کے انہیں فروخت کرتا تھا، تاکہ اس کے ذریعے روزی حاصل کرے اور ابن وہب سے روایت نوٹ کرنے میں اسے آگے کیا جاتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ”رقی“ ہے کیونکہ یہ ایک مدت تک ”رقہ“ میں مقیم رہا، بعض مؤرخین نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کو دو مختلف افراد قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ابن درجی اور ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت ابن عمر، عن عثمان وعلی، فقال تسلمنی عن علی! فقد رايت مكانه من رسول الله صلى الله

عليه وسلم انه سئل ابواب المسجد الا باب علي.

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت دیکھی ہے (وصال سے کچھ عرصہ پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کروادئے تھے۔“

یہ روایت غریب اور منکر ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۶۱۷- عروہ بن نزال (س)

اس نے معاذ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پیہ نہیں چل سکی۔ حکم بن عتیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۱۸- عروہ مزنی

یہ حبیب بن ابوثابت کا استاد ہے، اس کی شناخت پیہ نہیں چل سکی۔

(عریان، عریف)

۵۶۱۹- عریان

اس نے ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۰- عریف بن ابراہیم

یہ یعقوب بن محمد زہری کا استاد ہے۔

۵۶۲۱- عریف بن درہم

اس نے جلد بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں، ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔ یحییٰ القطان نے اسے ناپسند کرنے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے زید بن وہب سے روایت نقل کی ہے۔

(عزہ، عزیر)

۵۶۲۲- عزہ بن قیس

اس نے اُم فیض سے، جبکہ اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عزہ بن قیس تمجدی ازدی بصری ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

احمد بن اسحاق حضرمی کہتے ہیں: عزہ بن قیس اناج والا شخص تھا، اُس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن مروان کی کنیز اُم

فیض نے ہمیں حدیث بیان کی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

ما من عبد دعا الله ليلة عرفة بهذه الدعوات الف مرة الا لم يسأل الله الا اعطاء: سبحان الذى فى السماء عرشه، سبحان الذى فى الارض موطنه ... وذكر الحديث.

”جو بھی بندہ عرفہ کی رات ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دے گا: ”پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ ذات کہ زمین جس کے حکم کے تابع ہے“۔

۵۶۲۳- عز رہ بن قیس

یہ کوفہ کے قدیم تابعین میں سے ایک ہے، اس سے حوالے سے صرف ابووائل نے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۴- عزیر بن احمد بن محمد ابوالقاسم مضری اصہبانی

اس نے ابوسعید نقاش سے روایات نقل کی ہیں، اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(عسقلانی، عسل)

۵۶۲۵- عسقلانی

اس کا نام عبداللہ بن محمد ہے، اس نے ابودنیا کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، یہ 600 ہجری سے پہلے کا ہے۔

۵۶۲۶- عسل بن سفیان (دُت)

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے شعبہ اور ابراہیم بن طہمان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ قوی الحدیث نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے اور اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ليس منا من لم يتغن بالقرآن.

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا ہے“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا تزوج امرأة على ان يعلمها شيئا من القرآن، فأجاز ذلك النبي صلى الله عليه وسلم.

”ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک خاتون سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اُس خاتون کو کچھ قرآن کی تعلیم دے دے گا، تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو درست قرار دیا“۔

ابراہیم نامی راوی نے ایک مرتبہ اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(عصام)

۵۶۲۷- عصام بن زید

اس نے ابن منکدر سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے عبداللہ بن نافع صانع بسر نے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۸- عصام بن رواد بن جرح عسقلانی

اس نے اپنے والد سے اور اس سے ابن جوصاء نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو احمد حاکم نے اسے لین (کنزور) قرار دیا ہے۔

۵۶۲۹- عصام بن طلیق

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: طلوت بن عباد اور اسود شاذان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہمیں اس کے حوالے سے منقول کسی منکر روایت کا علم نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۳۰- عصام بن ابو عصام

تبوذکی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جو اس نے شعیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اکثر الناس خطایا یوم القیامة اکثرهم خوضا فی الباطل.

”قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ گار وہ لوگ ہوں گے جو باطل میں زیادہ غور و فکر کیا کرتے تھے“۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس عصام نامی اس شخص سے واقف نہیں ہوں۔

۵۶۳۱- عصام بن قدامہ (دس ق)

اس نے مالک بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن القطان نے اسے مثبت قرار نہیں دیا ہے اس سے کعب اور فریابی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔

۵۶۳۲- عصام بن لیث سدوسی بدوی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن یزاد نے روایت نقل کی ہے ان دونوں کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۶۳۳- عصام بن وضاح سرحسی

اس نے مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے زیادہ احادیث سامنے نہیں آئی ہیں اس کے شہر کے رہنے والوں میں سے ایک جماعت کے حوالے سے اس نے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۶۳۴- عصام بن یوسف بلی

یہ ابراہیم بن یوسف بلی کا بھائی ہے اس نے سفیان اور شعبہ جبکہ اس سے عبد الصمد بن سلیمان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 215 ہجری میں بلخ میں ہوا تھا۔)

(عصمہ)

۵۶۳۵- عصمہ بن بشیر

اس نے فزع سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور ان کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۵۶۳۶- عصمہ بن عروہ قتی

اس نے مغیرہ بن مقسم سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجہول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یعقوب حضرمی نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔)

۵۶۳۷- عصمہ بن ثمر

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی احادیث روایت کی ہیں۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

”اطلبوا الخیر عند حسن الوجوه۔“ خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”من سب اللہ او احدا من الانبياء فاقتنوه۔“

”جو شخص اللہ تعالیٰ کو یا انبیاء میں سے کسی ایک کو برا کہے تو اسے قتل کر دو۔“

ابن عدی کہتے ہیں: عصمہ بن محمد بن فضالہ بن عبید الصاری مدنی کی نقل کردہ تمام روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقته الجداء، فقال: ایہا الناس، کان الموت فیہا علی غیرنا کتب، وکان الحق فیہا علی غیرنا وجب... الحدیث بطولہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی ”جدعاء“ پر بیٹھ کر ہمیں خطبہ دیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یوں ہے کہ اس کے بارے میں موت ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں پر مقرر کر دی گئی ہے اور اس کے بارے میں حق ہمارے علاوہ لوگوں پر واجب ہو گیا ہے، اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۵۶۳۸- عصمہ بن متوکل

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: حدیث کے لیے اس کا ضبط تھوڑا تھا اور یہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تزوج امرأة فلا یدخل علیہا حتی یعطیہا شیئاً، ولو لم یجد الا احد نعلیہ.

”جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے وہ اُس کے پاس اُس وقت تک نہ جائے جب تک اُسے کچھ دے نہیں دیتا، اگر کچھ نہیں ملتا تو اُسے ایک جوتا ہی دے دے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت شعبہ کی طرف جھوٹ منسوب کی گئی ہے۔)

۵۶۳۹- عصمہ

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں اُس شخص کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کروں جس کے حوالے سے عباس انصاری نے قرأت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں، جس کا نام عصمہ ہے اور اُس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

(عطارد عطف)

۵۶۴۰- عطارد بن عبداللہ

یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۶۴۱- عطف شامی

اس نے ہشام سے روایات نقل کی ہیں۔ اسی طرح (درج ذیل راوی ہے)

۵۶۴۲- عطف بن خالد مخزومی (ت س)

اس نے نافع اور ابو حازم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ امام مالک نے اس پر تنقید کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: مالک نے اس کی تعریف نہیں کی ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقاد من خداهش۔
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوچنے کا بدلہ دلویا تھا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو صرف اسی سند کے ساتھ سنا ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ ایک قول کے مطابق مخلص نامی راوی اسے تلقین کیا کرتا تھا اور یہ روایت اس راوی کی کتاب میں عطف کے حوالے سے منقول نہیں ہے۔

امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الخمرۃ۔
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں تہیہ نامی راوی منفرد ہے۔ امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(عطاء)

۵۶۴۳-عطاء بن جبلة

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۶۴۴-عطاء بن دینار ہذلی (ذت) بصری

اس نے سعید بن جبیر، عمار بن سعد کجی، ابو زید خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث، ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور امام ابو داؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ وہ تفسیر جو اس نے سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ ایک ایسا صحیفہ ہے جس میں اس بات پر کوئی چیز دلالت نہیں کرتی کہ اس نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، تاہم تفسیر اس نے دیوان سے حاصل کی ہے۔ عبد الملک بن مروان نے سعید بن جبیر کو خط لکھ کر اُن سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اُس کے لیے قرآن کی ایک تفسیر تحریر کر دیں، تو انہوں نے یہ تفسیر تحریر کر کے اُسے بھجوائی تھی، اسے عطاء بن دینار نے پایا تو اُسے حاصل کر لیا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 126 ہجری میں ہوا۔

۵۶۴۵-عطاء بن ابوراشد

محمد بن عمرو نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۶۳۶- عطاء بن ابی رباح

یہ علم اور عمل کے اعتبار سے مکہ میں موجود تمام تابعین کے سردار تھے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین سے احادیث روایت کی ہیں یہ تقریباً نوے سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ تک زندہ رہے تھے۔ یہ حجت تھے امام تھے بلند شان کے مالک تھے امام ابو حنیفہ نے ان سے استفادہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: بعض اوقات کوئی شخص میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہے، میں اُس کے سامنے یوں خاموش ہو جاتا ہوں جیسے میں نے وہ حدیث نہیں سنی حالانکہ میں نے وہ حدیث اُس کی پیدائش سے پہلے سنی ہوئی ہوتی ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: مجاہد کی نقل کردہ مرسل روایات ہمارے نزدیک عطاء کی نقل کردہ مرسل روایات سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہیں۔ کیونکہ عطاء ہر قسم کی روایات حاصل کر لیتے تھے۔ امام احمد کہتے ہیں: مرسل روایات کے بارے میں حسن اور عطاء کی مرسل روایات سے زیادہ ضعیف اور کوئی روایات نہیں ہیں، کیونکہ یہ دونوں حضرات ہر ایک سے روایات حاصل کر لیتے تھے۔

محمد بن عبدالرحیم نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: آخری عمر میں عطاء کو ابن جریج اور قیس بن سعد نے ترک کر دیا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اُن کی مراد اصطلاحی طور پر ترک کرنا نہیں ہے، بلکہ اُن کی مراد یہ ہے کہ ان دونوں حضرات نے ان سے احادیث نوٹ کرنا بند کر دی تھیں ورنہ عطاء نامی راوی مثبت بھی ہیں اور پسندیدہ شخصیت کے مالک بھی ہیں۔

۵۶۳۷- عطاء بن سائب (عُوْخ متابِعہ) بن زید ثقفی ابو زید کوفی

یہ تابعین کے علماء میں سے ایک ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے والد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور فلاس نے روایات نقل کی ہیں، آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گئے تھے اور ان کا حافظ خراب ہو گیا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: جس نے ان سے پہلے زمانے میں سماع کیا تھا وہ مستند ہے اور جس نے بعد میں ان سے سماع کیا تو اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ احمد بن ابویثمہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث ضعیف ہے، البتہ وہ روایت جو شعبہ اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے (اس کا حکم مختلف ہے)۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے اُن کے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: عطاء بن سائب کی نقل کردہ پرانی روایات مستند ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: ابواسحاق سبعمی نے عطاء بن سائب کا ذکر کرتے ہوئے کہا: عطاء کا کیا بنا! وہ تو اب بقایا جات میں سے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن سعید القطان نے ان کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور وہ وفات کے اعتبار سے ان کے سب سے مقدم شیخ ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: عطاء بن سائب ثقہ ہیں ثقہ ہیں، نیک آدمی ہیں، جن حضرات نے پہلے ان سے سماع کیا تھا وہ مستند ہیں یہ روزانہ ایک مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ان کا محل صدق تھا۔

امام نسائی فرماتے ہیں: پرانی روایات میں یہ ثقہ ہیں، تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ شعبہ ثوری اور حماد بن زید نے ان سے جو روایات نقل کی ہیں وہ عمدہ ہیں۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے جب بھی عطاء بن سائب اور ضرار بن مرہ کو دیکھا تو ان کے رخساروں پر رونے کے نشان تھے۔ ابوخیثمہ نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے:

مسح راسی علی رضی اللہ عنہ ودعالی بالبرکۃ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور مجھے برکت کی دعا دی تھی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ 136 ہجری تک زندہ رہے تھے اس اعتبار سے ان کی عمر 100 برس کے لگ بھگ ہو گی، یہ علم قرأت کے بہترین ماہرین میں سے ایک تھے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے علم قرأت سیکھا تھا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تراصوا فی الصف فان الشیطان یقوم فی الحذل

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صفیں ملا کر رکھو کیونکہ شیطان خالی جگہ کے درمیان آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔“

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الکبریاء ردائی ... الحدیث.

”کبریائی میری چادر ہے۔“

جریر، فضیل بن عیاض، موسیٰ بن اعین نے لیث کے حوالے سے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔

عطاء بن سائب نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الطواف بالبيت صلاة الا ان الله احل فيه المنطق فمن نطق فلا ينطق الا بخير.

”بيت اللہ کا طواف کرنا نماز ادا کرنے کی مانند ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دوران بات چیت کرنے کو حلال قرار دیا ہے، تو

جو شخص (طواف کے دوران) کوئی بات کرتا ہے، اُسے کوئی بھلائی کی بات کرنی چاہیے۔“

عطاء بن سائب نے ابوختری اور میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرام قرار دینے کے بارے میں

یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ عورت مرد کے لیے حرام ہو جائے گی جس طرح مرد نے کہا ہے۔

ابن علیہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب ہمارے پاس بصرہ آئے، ہم نے ان سے سوالات کرنے شروع کیے تو وہ وہم کا

شکار ہونے لگے، ہم نے ان سے دریافت کیا: کون؟ تو انہوں نے کہا: ہمارے شیخ میسرہ، زاذان اور فلان۔

وہیب بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب ہمارے پاس آئے تو میں نے دریافت کیا: آپ نے عہدہ سے کتنی روایات حاصل کی

ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس احادیث۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: انہوں نے عبیدہ سے ایک بھی حرف روایت نہیں کیا، یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اختلاط کا شکار

ہو گئے تھے۔ حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے پہلے زمانے میں عطاء بن سائب سے سماع کیا تھا، پھر وہ

دوسری مرتبہ ہمارے پاس آئے تو میں نے انہیں ان روایات میں سے بعض روایات بیان کرتے ہوئے سنا جو میں ان سے پہلے سن چکا تھا تو ان روایات میں وہ اختلاط کا شکار ہو چکے تھے تو میں نے ان سے بچاؤ کیا اور علیحدگی اختیار کر لی۔

عطاء بن سائب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے لفظ حرام لفظ بتہ لفظ بائعہ لفظ خلیہ اور لفظ بریہ کے بارے میں یہ کہا ہے: ان تمام صورتوں میں تین تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں: وراق نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میری عطاء سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کس نے حدیث سنائی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابو خثیری نے۔

عطاء بن سائب نے عبد السلام ملائی کی حدیث ان کے حوالے سے حرب بن عبید اللہ ثقفی کے حوالے سے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے ان کے نانا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلمنی الاسلام وکیف اخذ الصدقة وقال: انما العشور علی الیہود والنصارى.

”میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور بتایا کہ میں نے کیسے صدقہ وصول کرنا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عشر کی ادائیگی یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہوتی ہے۔“

یہ روایت ابواوص نے عطاء کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابن مہدی نے اسے ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

عطاء کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں

جاء رجلان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أحدهما یضرب صاحبه بحق فساله البینة فلم یکن نہ بینة فحنف الآخر باللہ الذی لا الہ الا هو - ما له علیہ حق فاتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبر انه کاذب فقال: اعطه حقه واما انت فکفرت عنک یمینک بقولک لا الہ الا اللہ

”دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک دوسرے شخص سے کسی حق کا مطالبہ کر رہا تھا اور دوسرا اس سے ثبوت کے بارے میں دریافت کیا تو اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا، تو دوسرے شخص نے یہ قسم اٹھائی جو اس اللہ کے نام کی تھی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ اس شخص کا اس پر کوئی حق نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی کہ اس شخص نے جھوٹی قسم اٹھائی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس شخص کا حق اُسے دے دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو جو تم نے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں اس کی قسم اٹھاتا ہوں)۔“

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور ابویحییٰ نے نقل کی ہے جبکہ ابن معین اور امام ابوداؤد نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۲۸-۵- عطاء بن عبد اللہ (عُوخ، م معا) خراسانی

یہ عطاء بن ابومسلم ہے جو اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ ایک توں نے سوابق اس کے واند کا نام میسرہ تھا اور ایک قول کے مطابق ایوب تھا۔ اس کی کنیت ابویوب اور ابو عثمان اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔ یہ سمرقند سے تعلق رکھتا ہے ایک قول کے مطابق یہ بلخ سے تعلق رکھتا ہے اس کی نسبت ولاء مہلب بن ابوصفرہ کے ساتھ ہے۔ اس نے (علم کی طلب میں) بہت سے علاقوں کا سفر کیا اور آخر کار شام میں رہائش اختیار کی اس نے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ عبداللہ بن سعدی سے روایات نقل کی ہیں اس نوعیت کی روایات مرسل ہیں کیونکہ اس شخص نے بہت زیادہ مرسل روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب، عکرمہ، عروہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے عثمان اور اسی رضی اللہ عنہما شعبہ سفیان، یحییٰ بن حمزہ، اسماعیل بن عیاش اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عطاء خراسانی کے بارے میں لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ عطاء بن ابومسلم ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ عطاء بن ابومیسرہ ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: امام مالک نے یہ فرمایا ہے کہ یہ عطاء بن عبداللہ ہے اس کی پیدائش 50 ہجری میں ہوئی تھی اور اس کا انتقال 133 ہجری میں ہوا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے یہ بات مفصل غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: عطاء بن عبداللہ نامی راوی ابوعطاء بن ابومسلم ہے۔ میں نے عبداللہ بن عثمان سے عطاء کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم بھی بلخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام مسلم اور امام نسائی نے ان دونوں کے درمیان فرق کرتے ہوئے انہیں دو الگ افراد قرار دیا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ دونوں حضرات کو وہم ہوا ہے یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں: ابویوب عطاء بن ابومسلم خراسانی نے شام میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن مسیب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور ابن جریر نے روایات نقل کی ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: عطاء بن میسرہ ابویوب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور اس سے اشرس اور عروہ بن رجم نے روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ابویوب عطاء بن عبداللہ نے شام میں رہائش اختیار کی تھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام مالک نے اس سے روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ابویوب عطاء بن میسرہ کے حوالے سے عروہ بن رویم نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں مدینہ منورہ آیا تو میری بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات نہیں ہوئی۔

امام احمد، یحییٰ، عجل اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”ثقة“ ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے اور فتویٰ دیے اور جہاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور انہوں نے دلیل کے طور پر یہ واقعہ نقل کیا جسے حماد بن زید نے ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے قاسم بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے کہا: عطاء خراسانی نے مجھے آپ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جس شخص نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ ظہار کے کفارہ کی مانند کفارہ ادا کرے۔ تو سعید بن مسیب نے کہا: اُس نے غلط بیان کیا ہے میں نے کبھی اُسے یہ حدیث بیان نہیں کی مجھ تک تو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف

اُسے یہ فرمایا تھا: تم صدقہ کرو تم صدقہ کرو۔

امام بخاری نے عطاء خراسانی کا ذکر ”الضعفاء“ میں ذکر کیا اور انہوں نے اس کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے حماد سے روایت نقل کی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ قنادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد اور عون نے سعید سے کہا: عطاء خراسانی نے ہمیں آپ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے جو اُس شخص کے بارے میں ہے جس نے روزہ کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا تھا کہ وہ غلام آزاد کرے تو سعید نے کہا: عطاء نے جھوٹ بولا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا تھا: تم صدقہ کرو تم صدقہ کرو۔

ابن حبان نے ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: اصل میں یہ بیخ کار بننے والا تھا، لیکن اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اسے خراسانی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ خراسان چلا گیا تھا اور پھر طویل عرصہ تک وہاں مقیم رہا تھا، پھر یہ واپس عراق آ گیا، لیکن اس کا اسم منسوب خراسان کی نسبت سے ہی ہوا، یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ایک تھا، لیکن اس کا حافظہ خراب تھا اور یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا، یہ لاعلمی میں غلطیاں کرتا تھا، لیکن اس کے حوالے سے احادیث نوٹ کی گئیں، تو جب اس طرح کی روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کے ذریعے استدلال کرنا باطل قرار پایا۔ اس شخص کے بارے میں یہ ابن حبان کی رائے ہے، بطور خاص اُن کا جو یہ کہنا ہے کہ اسے خراسانی کہا جاتا تھا۔ تو یہ کہنے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟ کیا بیخ خراسان کے بڑے شہروں میں سے ایک نہیں ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے اور اس سے استدلال کیا جائے گا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے، البتہ اس کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی۔ حجاج بن محمد بیان کرتے ہیں: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: عطاء خراسانی نے ہمیں حدیث بیان کی جو بھول جایا کرتا تھا۔

امام ترمذی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: امام بخاری نے یہ فرمایا ہے: مجھے امام مالک کے حوالے سے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہو اور وہ اس بات کا مستحق ہو کہ اُس کی حدیث کو ترک کیا جائے، صرف عطاء خراسانی ایسا شخص ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مقلوب ہوتی ہیں۔ پھر امام ترمذی نے یہ فرمایا: عطاء نامی راوی ثقہ ہے۔

اس سے امام مالک اور معمر جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں اور میں نے متقدمین میں سے کسی کو نہیں سنا کہ اُس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل، علم کو پھیلانا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میرے والد غریبوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، انہیں تعلیم دیا کرتے تھے، انہیں حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ یزید بن سمرہ کہتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محافل ذکر سے مراد وہ محافل ہیں جن میں حلال اور حرام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یزید بن سمرہ کہتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو کہا: آپ کا ذریعہ آمدن کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اپنے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنا اور حاکم

وقت سے عطا پالینا۔

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم (یعنی میں اور میرا بھائی) یزید اور ہشام بن عازم عطاء خراسانی کے پاس آیا کرتے تھے ایک دوسرے کے پاس ٹھہرا کرتے تھے عطاء رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا پھر جب اللہ کو منظور ہوتا اور اتنا وقت گزر چکا ہوتا تو وہ اپنے کپڑے سے سر باہر نکالتا اور بلند آواز میں پکارتا: اے عبدالرحمن! اے یزید! اے ہشام! اے فلاں! رات کے وقت نوافل ادا کرنا اور دن کے وقت نقلی روزہ رکھنا صدید (جہنم کا مخصوص مشروب) پینے سے اور لوہا پہننے سے اور زقوم کھانے سے زیادہ آسان ہے تو بیچ کے رہنا بیچ کے رہنے۔

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: عطاء کا انتقال اریحاء کے مقام پر ہوا اور اُسے بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔
عثمان بن عطاء بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال 135 ہجری میں ہوا۔

۵۶۴۹- عطاء بن عثمان قرشی

اس نے عقیف بن سالم سے حدیث روایت کی ہے ”مجهول“ ہے۔

۵۶۵۰- عطاء بن عجلان (ت) خنی بصری

اس نے انس اور ابو عثمان نہدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن سلمہ اور سعد بن صلت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ کذاب ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کے لیے حدیث ایجاد کی جاتی تھی اور یہ اُسے بیان کر دیتا تھا۔ فلاں کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

۵۶۵۱- عطاء بن مبارک

اس نے ابو عبیدہ ناجی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ازدی بیان کرتے ہیں: اسے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ کیا بیان کر رہا ہے؟

۵۶۵۲- عطاء بن محمد ہجری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۶۵۳- عطاء بن مسروق فزاری

ابن ابو حاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں ”مجهول“ ہے۔

۵۶۵۴- عطاء بن مسلم خفاف (س ق)

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے جس نے حلب میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے مسیب بن رافع اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو نعیم حلبی، محمد بن مہران، جمال اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ بزرگ تھا اور نیک تھا یہ یوسف

ذہب اسباط سے مشابہت رکھتا تھا اس کی کتابوں کو ذہب کو ذہب کر دیا گیا تھا اس لیے اس کی حدیث ثبت نہیں ہے۔ امام ابو زرہ فرماتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف تھا۔

۱۱۸ امامہ بھی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔ وکعب اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۶۵۵- عطاء بن میمون

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انا وعلی حجة الله علی عباده.

”میں اور علی اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔“

یہ روایت ابن مقرئ نے احمد بن عمرو بن جابر مہملی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۶۵۶- عطاء بن ابومیمونہ (خ، م، د، س، ق) بصری

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس سے نقل کردہ روایت سنن ابو داؤد میں منقول ہے وہ روایت منقطع ہے کیونکہ اس نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ اس نے حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ حماد بن سلمہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اور اس کا بیٹا دونوں قدر یہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں:

اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں: یہ قدر یہ فرقہ کے اکابرین میں سے ایک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ کم درجہ کا قدری ہے اس کی نقل کردہ حدیث صحیحین میں منقول ہے۔)

۵۶۵۷- عطاء بن نقادہ اسدی

یہ ’جہول‘ ہے یعقوب بن محمد زہری مدنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۵۶۵۸- عطاء بن یزید

یہ سعید بن مسیب کا غلام ہے اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ سند مستند نہیں ہے۔

پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو تارک سند کے ساتھ عبدالصمد بن سلیمان ازومی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۶۵۹- عطاء بن یزید لیشی

یہ ثقہ اور مشہور راوی ہے۔

۵۶۶۰- عطاء بن یسار مدنی

اس نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سعید بن ابومریم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

ولمن خاف مقام ربه جنتان. فقلت: وان زنى وان سرق يا رسول الله! قال: نعم! وان رغم انف ابى

الدرداء.

’اور جو شخص اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اُسے دو جنتیں ملیں گی۔‘

(حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ زنا کرے یا وہ چوری کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی اُسے کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے)۔“

۵۶۶۱- عطاء ابو محمد جمال

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حسن بن صالح بن جحی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۶۲- عطاء شامی (ت س)

اس نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زیتون کھانے سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔
اس روایت کو ثوری نے عبد اللہ بن عیسیٰ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ یہ عطاء نامی راوی کون ہے؟ جس کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے باوجود یہ کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ مارا گیا تھا، لیکن اس نے مسند روایت کوئی بھی نقل نہیں کی۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اہل بصرہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا اور تصوف کے بارے میں اس کا بہت دقیق کلام منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! یہ اکابر صوفیاء میں سے ایک تھا اور 130 ہجری تک زندہ رہا تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ابن اشعث کے ساتھ تھا اس کا ذکر عنقریب دوبارہ آئے گا۔

۵۶۶۳- عطاء بصری عطار

یہ یک بزرگ ہے جو 200 ہجری سے پہلے تھا ابو داؤد نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۶۶۴- عطاء مولیٰ ابن ابوالاحمد (د س ق)

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید مقبری نے اس کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جو قرآن کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۵۶۶۵- عطاء سلیمی

یہ ابن اشعث کے ہمراہ مارا گیا تھا، یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ یہ عطاء کون ہے؟ جس کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے کہ وہ ابن اشعث کے ساتھ مارا گیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے کوئی مسند روایت نقل نہیں کی۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار اہل بصرہ کے صوفیاء میں کیا جاتا ہے اور تصوف کے بارے میں اس کا دقیق کلام منقول ہے۔

۵۶۶۶- عطاء ابوحسن

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، یہ کو فہ کار بننے والا ہے۔ ابواسحاق شیبانی اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے، امام بخاری نے اس کا ذکر عمرہ کے ساتھ کیا ہے۔

۵۶۶۷- عطاء بزاز

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۶۶۸- عطاء عامری (س'ت'د)

یہ یعلیٰ کا والد ہے، اس نے اوس ثقفی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ صرف اپنے بیٹے کے حوالے سے ہی معروف ہے۔

۵۶۶۹- عطاء مولیٰ أم صبیہ (س) جہنیہ

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسواک کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مقبری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۶۷۰- عطاء مولیٰ ابن ابواحمد (ت'س'ق)

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید مقبری نے اس کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قرآن کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

۵۶۷۱- عطاء سلیمی

یہ مشہور ہے اور بصرہ کے اکابر صوفیاء میں سے ایک ہے، یہ سلیمان تیمی کا معاصر ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔ حسن، جعفر بن زید اور عبداللہ بن غالب سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے بشر بن منصور صالح مری، عبدالواحد بن زیاد اور دیگر حضرات نے حکایات نقل کی ہیں۔

شہاد بن علی نے عبدالواحد بن زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم عطاء سلیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُس وقت وہ قریب المرگ

تھے انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں گہرے سانس لے رہا ہوں انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: میں آپ کی وجہ سے پریشان ہوں۔ تو وہ بولے: میری یہ خواہش ہے کہ میری جان میرے حلق میں اٹک جائے اور قیامت تک اوپر نیچے ہوتی رہے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اسے نکال کر جہنم کی طرف نہ لے جایا جائے۔

خلید بن دعلج نے یہ بات بیان کی ہے: ہم عطاء سلیمی کے پاس موجود تھے تو یہ بات بیان کی گئی کہ عبداللہ بن علی نے اہل دمشق سے تعلق رکھنے والے چار سو آدمیوں کو ایک ہی دفعہ میں قتل کروا دیا ہے تو انہوں نے گہری سانس بھر کر کہا: ہائے افسوس! اور پھر اسی وقت گر کر مر گئے۔

اس روایت کو صالح بن ابوضرار نے ولید بن مسلم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

(عطیہ)

۵۶۷۲- عطیہ بن بسر

یہ مکحول کا استاد ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے اس نے عکاف بن وداعہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن عمروی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عکاف بن وداعہ ہلالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا عكاف، الك امرأة؟ قال: لا. قال فجارية؟ قال: لا. قال: وانت صحيح موسر؟ قال: نعم. قال: فانت اذن من اخوان الشياطين، ان كنت من رهبان النصارى فالحق بهم... وذكر الحديث بطوله.

”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عکاف! کیا تمہاری بیوی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کینر ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تندرست اور خوشحال ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو پھر شیاطین کے بھائی بنے ہوئے ہو اگر تم عیسائیوں کے راہب بننا چاہتے ہو تو ان کے ساتھ جا کر مل جاؤ“ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ان کا تذکرہ امام بخاری کی پیروی میں کیا ہے لیکن پھر میں نے ان کے بارے میں یہ بات پائی ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور سلیم بن عامر نے ان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اگر تو یہ بات درست ہے کہ یہ صحابی ہیں تو پھر ان کا تذکرہ یہاں نہیں کیا جائے گا۔ پھر یہ بات میرے سامنے واضح ہوئی کہ یہ دو افراد ہیں جن سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں اور ان دونوں کا اسم منسوب مختلف ہے جو صحابی ہیں ان کا اسم منسوب مازنی حمصی ہے اور وہ عبداللہ کے بھائی ہیں جبکہ دوسرا راوی یہ ہے جس کا اسم منسوب ہلالی ہے، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ محمد بن عمروی نے ان کے نسب کو یاد رکھا ہو۔

۵۶۷۳- عطیہ بن سعد (ذت'ق) عوفی کوفی

یہ مشہور تابعی ہے اور ضعیف ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسعر، حجاج بن ارطاة، ایک گروہ اور اس کے بیٹے حسن نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، یہ ضعیف ہے، سالم مرادی کہتے ہیں: عطیہ میں تشبیح پایا جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ہشیم نے عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن مدینی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: عطیہ، ابو ہارون اور بشر بن حرب میرے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: عطیہ، کلبی کے پاس آیا کرتا تھا اور اُس سے تفسیر حاصل کرتا تھا اس کی کنیت ابوسعید ہے، تو وہ یہ کہتا ہے: ابوسعید نے یہ بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: وہ اس سے یہ وہم پیدا کرنا چاہتا تھا کہ اس سے مراد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام نسائی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔

۵۶۷۴- عطیہ بن سفیان (ق) ثقفی

عسیمی بن عبداللہ بن مالک الدار اُس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۵۶۷۵- عطیہ بن سلیمان

اس نے قاسم بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسفیان عبدالرحمن بن عبد رب، جو نیشاپور کا قاضی ہے، صرف اُس نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۷۶- عطیہ بن عارض

اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابو خالد الدانی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۷۷- عطیہ بن عامر (د) جہنی

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ضعف صرف اُس حدیث میں ہوگا جسے نقل کرنے میں یہ منفرد ہو۔ وہ روایت وہ ہے جو سعید بن محمد وراق نے اپنی سند کے ساتھ عطیہ نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۶۷۸- عطیہ بن عطیہ

اس نے عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس نے ایک موضوع اور طویل حدیث نقل کی ہے۔

۵۶۷۹- عطیہ بن یعلیٰ

یہ اسماعیل بن ابان کا استاد ہے، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۸۰- عطیہ طفاوی

سیمانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی نے اسے وہی قرار دیا ہے۔

(عطی)

۵۶۸۱- عطی بن مجدی ضمری

یہ صحابی کا بیٹا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابو فرج نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی

ہے۔

(عفان)

۵۶۸۲- عفان بن سعید

اس نے ابان زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۸۳- عفان

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ (اور سابقہ راوی) یہ دونوں) مجہول ہیں۔

۵۶۸۴- عفان بن مسلم (ع) صفار

یہ حافظ الحدیث اور وہ ثبت راوی ہے جس کے بارے میں یحییٰ القطان نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور آپ کیا جان سکتے ہیں کہ یحییٰ القطان کیا چیز ہیں؟ وہ کہتے ہیں: جب عفان میری موافقت کرے تو پھر میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ کون میرے برخلاف نقل کر رہا ہے؟

ابن عدی نے خود کو اذیت پہنچائی ہے کہ اس کا تذکرہ ”اکامل“ میں کیا ہے اور ابن جوزی نے یہ اچھا کیا ہے کہ ان کے حالات نقل کر لیا گئے۔

ابن عدی نے سلیمان بن حرب کا یہ قول نقل کیا ہے: تم عفان کو دیکھو گے کہ اُس نے شعبہ کے حوالے سے روایات میں ضبط کا اظہار کیا ہے اللہ کی قسم! اگر وہ پوری کوشش کرے تو بھی شعبہ کے حوالے سے صرف ایک حدیث کے بارے میں بھی ضبط کا اظہار نہیں کر سکتا، یہ سست آدمی تھا اس کا حافظ خراب تھا اس کا فہم کمزور تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عفان نامی راوی سلیمان سے زیادہ جلیل القدر اور زیادہ بڑا حافظ الحدیث ہے، یا کم از کم

اُس کے پائے کا ہے اور پائے کے افراد اور معاصرین کے لیے مناسب یہی ہے کہ ان کے بارے میں غور و فکر کیا جائے اور احتیاط کی جائے۔ عبد اللہ بن احمد نے یہ کہا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے شعبہ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے عفان سے زیادہ اچھی روایت کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں: عفان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعطی یوسف و امہ شطر الحسن - یعنی سارة۔

”حضرت یوسف اور اُن کی والدہ کو نصف حسن دیا گیا تھا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیدہ سارہ ہیں۔

اس روایت کو کوئی لوگوں نے حماد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

ابو عمرو حوضی بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو دیکھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ عفان کو اپنی محفل سے اٹھا دیا کیونکہ یہ بار بار اُن سے تکرار کی درخواست کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عفان اپنی سستی کے باوجود مثبت ہے اور وہ اسلام کے مشائخ اور جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس کے بارے میں عجلی نے یہ کہا ہے: یہ مثبت ہے اور سنت کا عالم ہے۔ یہ معاذ بن معاذ قاضی کے مسائل کا نگران تھا۔ اس نے اُن کے لیے دس ہزار دینار مقرر کیے تھے کہ یہ ایک شخص کی تعدیل سے خاموش رہیں اور یہ نہ کہیں کہ یہ عادل ہے یا عادل نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا تھا: میں کسی حق بات کو باطل قرار نہیں دے سکتا۔

فلاس نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے عفان کو دو ہزار دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ ایک آدمی کو عادل قرار دے گا تو اس نے اُس کی بات نہیں مانی۔ ابن دیزیل بیان کرتے ہیں: جب عفان کو آزمائش کے لیے بلایا گیا تو میں اُس کے ساتھ تھا اُس کے سامنے یہ پیش کش کی گئی کہ وہ خلق قرآن کا قائل ہو جائے تو اُس نے اس سے انکار کر دیا۔ تو اُس سے کہا گیا: تمہاری تخواہر کج جائے گی اُسے ہر مہینے ایک ہزار دینار ملا کرتے تھے تو اُس نے کہا:

”اور آسمانوں میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے“

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کے لیے ایک ہزار درہم پیش کر دیئے اور اُس نے اس سے کہا:

اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح ثابت قدم رکھے جس طرح تم نے دین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں ہر مہینے اتنے پیسے ملا کریں گے۔

جعفر بن محمد صالح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عفان ابن مدینی ابو بکر بن ابوشیبہ اور احمد بن حنبل ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو عفان نے

کہا: تین آدمیوں کو تین آدمیوں کی وجہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے، علی کو حماد کے حوالے سے احمد کو ابراہیم بن سعد کے حوالے سے اور ابو

بکر کو شریک کے حوالے سے۔ اس پر علی بن مدینی نے کہا: اور عفان کو شعبہ کے حوالے سے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ان حضرات کی خوش مزاجی کے طور پر تھا کیونکہ ان بعد کے لوگوں نے ان حضرات کی

کتابوں سے روایات نقل کی ہیں ورنہ عفان کا تذکرہ ایک مرتبہ ابن مدینی کے سامنے کیا گیا تو وہ بولے: میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیسے کر

سکتا ہوں جو ایک حرف کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو پانچ لائیں مسترد کر دیتا ہے۔ ایک مرتبہ امام احمد سے سوال کیا گیا کہ فلاں

روایت میں عفان کی متابعت کس نے کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا عفان کو متابع کی ضرورت ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جیسا کہ یعقوب فسوی نے اُن سے سنا ہے کہ علم حدیث کے ماہر پانچ ہیں: مالک، ابن جریج، سفیان، شعبہ اور عفان۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابن مہدی اگرچہ عفان سے بڑے حافظ الحدیث ہیں لیکن تحریر میں وہ عفان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: عفان ثقہ، متقن، متین ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔ ابویضثمہ نے یہ کہا ہے: ہم نے عفان کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے انہیں منکر قرار دے دیا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ تغیر انہیں مرض الموت لاحق ہونے کی وجہ سے پیش آیا تھا اور یہ نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اس دوران کوئی حدیث غلط طور پر بیان نہیں کی۔

(عصفیر)

۵۶۸۵- عصفیر بن معدان (ق) حمصی مؤذن ابو عاصم

اس نے عطاء، قتادہ اور سلیم بن عامر سے جبکہ اس سے ابویمان، نفیلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ شیخ ہے، نیک ہے اور ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے سلیم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بکثرت ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔

نفیلی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والعبامة فی غزوة تبوک، وانه علیہ السلام خرج فی بعض مغازیہ فبر باهل ابیات من العرب، فارسل الیہم هل من ماء لوضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقالوا: ما عندنا ماء الا فی اہاب میتة دبغناہ بلبن، فارسل الیہم ان دبغہ طہورہ، فاتی بہ فتوضا ثم صمی.

”غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے، آپ کا گزر عربوں کی کسی آبادی کے پاس سے ہوا، تو آپ نے انہیں پیغام بھجوایا: کیا اللہ کے رسول کے وضو کے لیے پانی موجود ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس پانی نہیں ہے صرف ایک مردار کے چمڑے میں پانی ہے جس کی دبغت ہم نے دودھ کے ذریعے کی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو پیغام بھجوایا کہ اس کی دبغت نے اسے پاک کر دیا ہے، پھر اُس پانی کو لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کر کے نماز ادا کی۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خبر الکفن الحلة، وخیر الضحایا الکبش الاقرن.

”سب سے بہترین کفن حلقہ ہے اور سب سے بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی قربانی ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رايتكم امرالا تستطيعون تغييره فاصبروا حتى يكون الله الذي يعيرد.

”جب تم کوئی ایسی صورت دیکھو جسے ختم کرنے کی تم استطاعت نہ رکھتے ہو تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اسے تبدیل کر دے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تستقصوا بالنعوج.

”ستاروں کی روشنی میں فیصلہ نہ کرو (یعنی تم نجوم سے مدد حاصل کر کے فیصلے نہ کرو)۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمارہ بن زکمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قال الله عزوجل: ان عبدی کن عبدی الذی یدکر فی وهو ملاق قرہ.

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو مجھے اُس وقت یاد کرتا ہے جب وہ قبال کر رہا ہوتا ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان العبد لیؤتی مالا ولدا وصحة فتشکوه البلائکة قال: فیقول: مدوا له فیما هو فیہ فانہ من احب ان اسمع صوتہ.

”جب بندہ کو مال، اولاد اور صحت عطا کر دی جائے پھر جب فرشتے اُس سے شکایت کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

اس کو اس چیز میں بڑھا دو کیونکہ میں اس کی آواز سننا پسند نہیں کرتا۔“

(عقیف، عقبہ)

۵۶۸۶- عقیف بن سالم موسلی (محدث)

یہ مشہور اور صالح الحدیث ہے۔ عی بن جبر داؤد بن رشید نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال معانی کے ساتھ ہوا تھا اس نے یونس بن ابوسحاق اور قرہ بن خالد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار بیان کرتے ہیں: یہ معانی بن عمران سے بڑا حافظ الحدیث تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام نسائی نے اس کے حوالے سے مسند علی رضی اللہ عنہ میں ایک روایت نقل کی ہے۔

۵۶۸۷- عقیف بن عمرو سہمی (د)

یہ بکیر بن اشج کا استاد ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام نسائی فرماتے ہیں: ”یہ ثقہ“ ہے۔

۵۶۸۸- عقبہ بن بشیر اسدی

اس نے ابو جعفر (شاید امام باقر مراد ہیں) سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۶۸۹- عقبہ بن توأم

اس نے ابو کثیر حنظلی کے حوالے سے جبکہ اس سے کعب نے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اسے امام اوزاعی کے برابر قرار دیا ہے اور یہ ایسی فضیلت ہے جو پوشیدہ نہیں ہے۔

۵۶۹۰- عقبہ بن حسان ہجری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے تاریک سند کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے جس میں اس نے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة.

”تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے۔“

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بھوک ہے۔ یہ روایت محمد بن سفیان نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟

۵۶۹۱- عقبہ بن ابو حسن

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے، کتان نے ابو حاتم رازی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے پھر امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: فرقد بن حجاج نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔ اسی طرح ابن مریس نے یہ کہا ہے عقبہ نامی راوی مجبول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک فرقد کا معاملہ ہے تو تین ثقہ راویوں نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے اس کے بارے میں کسی قدح کا علم نہیں ہے۔

اس راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

تخرج دابة الارض من جباد فيبلغ صدرها الركن ولم يحر ج ذنبها بعد و هي دابة ذات وبر وقوائم.

”جباد (جگہ کا نام) سے دابة الارض نکلے گا جس کا سینہ رکن تک ہوگا اور اُس کی دم ابھی نکلی ہی نہیں ہوگی یہ ایسا جانور ہوگا

جس کے اوپر بال ہوں گے اور متعدد نگوں والا ہوگا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من صلي في رمضان عشاء الآخرة في جماعة فقد ادرك ليلة القدر.

”جو شخص رمضان کے مہینہ میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اُسے شب قدر کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

عرضت علی الایام فلم ار شیئا احسن من الجمعة ورايت فيها نکتة سوداء. قلت: ما هذا يا جبرائیل؟ قال: الساعة.

”میرے سامنے دنوں کو پیش کیا گیا تو میں نے جمعہ سے زیادہ خوبصورت اور کوئی نہیں دیکھا مجھے اُس میں ایک سیاہ داغ نظر آیا تو میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک گھڑی ہے۔“
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ ایک اچھا نسخہ ہے جو مجھ تک پہنچا اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ ہیں۔)

۵۶۹۲- عقبہ بن خالد (ع) سکونی

اس نے عبید اللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ ”ثقة“ ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام احمد نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل وفضل القرص فی الغایة.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی عمر کے اعتبار سے پانچویں سال میں لگے ہوئے گھوڑوں کو ترجیح دی (کیونکہ وہ زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں)۔“
امام ابو حاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۶۹۳- عقبہ بن شداد بن امیہ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبداللہ بن سلمہ ربیع نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور ربیع نامی راوی بھی منکر الحدیث ہے یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

۵۶۹۴- عقبہ بن عبداللہ بن عنزی

اس نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ داؤد بن محمر سے منقول ہے اور داؤد نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔)

۵۶۹۵- عقبہ بن عبداللہ (ت) رفاعی اصم

اس نے شہر بن حوشب، ابن سیرین اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو نصر تمار، شیبان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ وہی اُحدیث ہے اور حافظ الحدیث نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جن میں سے زیادہ تر معروف ہیں اور پھر انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث مستقیم ہیں، تاہم اس میں سے بعض احادیث ایسی ہیں جن کی

متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے ایک روایت وہ ہے جسے اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النظر فی النجوم.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم میں غور و فکر کرنے سے منع کیا ہے۔“

اس راوی کا انتقال 66 ہجری میں حماد بن سلمہ کے انتقال سے ایک سال پہلے ہوا تھا۔
امام ابو حاتم کہتے ہیں: عقبہ بن اصم نامی راوی حدیث میں کمزور ہے اور قوی نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انشد ابو بکر الصدیق:

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہے:

إذا اردت شریف الناس کلهم فانظر الی ملک فی ذی مسکین
ذاک الذی حسنت فی الملک حالته وذاک یصلح للدنیا وللدین
”جب تو محرم انسانوں کو ملنے یا دیکھنے کا ارادہ کرے، تو تو اسے بادشاہ کی طرف دیکھ جو مسکین کی ہمدردی کی اصلاح میں مصروف ہے۔ یہ وہ ہے جس نے بادشاہت میں اپنی حالت کو بہترین رکھا۔ اور یہی ہے وہ جس نے ابن دنیا اور آخرت کو درست کر دیا۔“

عبدالرحمن بن ابو حاتم نے اس روایت کو لیا اور اسے موصول روایت کے طور پر نقل کر دیا۔ انہوں نے عقبہ بن عبداللہ اصم کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی کے علاوہ ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ دونوں ایک ہی آدمی ہیں اور یہ ضعیف ہے، لیکن معروف شخص ہے۔

۵۶۹۶- عقبہ بن ابو صہباء، باہلی مولا ہم بصری

اس نے حسن، سالم بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ اور رفاعی مشائخ کی ایک جماعت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ اس نے باہلی، یزید بن ہارون، ابولید، حوضی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، اس کا انتقال رفاعی کے کچھ مہینے بعد ہوا تھا۔

۵۶۹۷- عقبہ بن عبدالرحمن (ق) حجازی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جسے اس نے محمد بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس سے ابن ابوزب نے اس روایت کو نقل کیا ہے، وہ روایت یہ ہے:

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے، اُسے وضو کرنا چاہیے۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ مستند نہیں ہے۔

۵۶۹۸- عقبہ بن عبید (ت) ابورحال

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔ کئی حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے اور اس جیسا ایک اور شخص ابورحال بصری ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ ان دونوں کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۵۶۹۹- عقبہ بن علقمہ (ت) ابوجنوب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور واضح طور پر ضعیف ہے، اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام دارقطنی نے بھی اسی طرح اسے ضعیف قرار دیا ہے، انہوں نے اپنی سنن میں اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ﴿

الركبة عورة.

”گھٹنا پردے کی چیز ہے“۔

نضر بن منصور فزاری نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور نضر نامی راوی بھی وہی ہے۔

۵۷۰۰- عقبہ بن علقمہ (س ق) بیروتی

یہ راوی صدوق اور مشہور ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں کسی نے اس کی موافقت نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا صيام بعد النصف من شعبان حتى يدخل رمضان.

”نصف شعبان گزر جانے کے بعد رمضان شروع ہونے تک کوئی روزہ نہیں رکھا جائے گا“۔

یہ روایت امام اوزاعی سے عقبہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی اور امام اوزاعی کے حوالے سے علاء بن عبد الرحمن سے نقل کردہ کوئی روایت اس کے علاوہ منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عقبہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

۵۷۰۱- عقبہ بن علی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی، بعض اوقات یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر حدیث نقل کر دیتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليصيبن اهل المدينة قارعة، فمن كان على ارس ميين نجا.

”عنقریب مدینہ منورہ میں ایک زلزلہ آئے گا جو شخص دو میل کے فاصلے پر رہتا ہوگا وہی محفوظ رہے گا۔“

۵۷۰۲- عقبہ بن وہب (د)

اس نے یزید بن اصرم سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی مستند نہیں ہے۔ ابن عیینہ اور ابو نعیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۰۳- عقبہ بن یریم دمشقی

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام یزید ہے۔ اس نے حضرت ابو ثعلبہ حشّی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کے مستند ہونے میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یزید بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے، عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۷۰۴- عقبہ بن یونس اسدی

قیس بن زبج نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۷۰۵- عقبہ عقیلی (ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۷۰۶- عقبہ (ق)

یہ محمد کا والد ہے، اس نے تابعین سے گھوڑے کو چارہ کھلانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(عقیصا)

۵۷۰۷- عقیصا، ابوسعید تمیمی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام دینار بیان کیا گیا ہے، یہ شیعہ ہے۔ امام دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اعمش اور حارث بن حصیرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: رشید، جبری کا مسلک بُرا ہے اور عقیصا کا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(عقیل، عقیلہ)

۵۷۰۸- عقیل بن جابر (د) بن عبداللہ انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ صدقہ بن یسار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۷۰۹- عقیل بن شیب (د، س)

اس نے حضرت ابو وہب جہمی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

تسموا باسماء الانبياء .

”انبیاء کرام کے ناموں پر اپنے نام رکھو۔“

اس راوی اور جس صحابی نے اس سے روایت نقل کی ہے، اُن کی شناخت صرف اسی حدیث کے حوالے سے ہو سکتی ہے۔ محمد بن مہاجر

اس روایت کو عقیل سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۷۱۰- عقیل بن یحییٰ جعدی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے ابو اسحاق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: مکرّمہ بن عمار اور صعق بن حزن نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۷۱۱- عقیلہ

اس خاتون نے سلامہ بنت حر سے روایات نقل کی ہیں، اس خاتون میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے، اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔ طلحہ اُم غراب نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون من يصلی بهم.

”قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اہل مسجد ایک دوسرے کو آگے کریں گے لیکن انہیں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جو انہیں نماز پڑھا سکے۔“

۵۷۱۲- عقیل بن خالد (ع) ایللی

یہ ثبوت راویوں میں سے ایک ہے، جہاں تک امام ابو حاتم کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حافظ الحدیث نہیں تھا، تاہم یہ تحریر سے نقل کر دیتا تھا، اس کا محل صدق ہے۔ ابو ولید بیان کرتے ہیں: ماشون نے مجھ سے کہا ہے: عقیل ایک سپاہی تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ ایلاء کا والی تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یحییٰ القطان کے سامنے ابراہیم بن سعد اور عقیل کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کو کون سی چیز فائدہ دے سکتی ہے، یہ لوگ ثقہ ہیں لیکن یحییٰ کو ان کی خبر ہی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عقیل ثقہ ہے۔

یونس بن یزید ایللی کہتے ہیں: مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ جو زہری کی نقل کردہ روایات کو عقیل سے زیادہ جانتا ہو۔

(امام زہری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عقیل، ثبوت اور حجت ہے۔ ہم نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ اس کے حوالے سے ہم

پر تعجب نہ کیا جائے۔ اس کا انتقال معمر سے پہلے ہو گیا تھا۔

(عکاش، عکرمہ)

۵۷۱۳- عکاش بن اشعث بصری

اس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

التراب ربیع الصبیان۔ ”مٹی بچوں کی بہار ہے۔“

محمد بن سیابہ نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔ اسی طرح ابن سیابہ بھی مجهول ہے۔ ایک قول کے مطابق اُس کا نام

ابن ابوسیابہ ہے۔

۵۷۱۴- عکرمہ بن ابراہیم ازدی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں:

یہ ضعیف ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کے حافظہ میں اضطراب پایا جاتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "الذین هم عن صلاتهم ساهون؟" قال: هم الذین

یؤخرون الصلاة عن وقتها۔

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں، اسسے مراد کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا نہیں کرتے۔“اس روایت کو سفیان، حماد بن زید اور ابوعوانہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے

اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ اسی روایت کو اعمش نے مصعب کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: عکرمہ ابو عبد اللہ کا تعلق موصل سے ہے، یہ رے کا قاضی بنا تھا، یہ روایات کواکث پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو

مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا، اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: علی بن جعد اور ابو جعفر نفیلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔)

۵۷۱۵- عکرمہ بن اسد حضرمی

اس نے عبد اللہ بن حارث بن جزء صہبی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک منکر

روایت نقل کی ہے۔

۵۷۱۶- عکرمہ بن خالد بن سلمہ مخزومی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس

نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تضربوا الرقیق، فانکم لا تدرن ما توافقون.

”تم غلاموں کو نہ مارو کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ ضرب کس عضو پر لگ جائے۔“

۵۷۱۷- عکرمہ بن خالد (خ، م، د، ت، س) بن سعید بن عاصی مخزومی

یہ مکہ کا رہنے والا معروف ثقہ شخص ہے اور ابن جریج کے مشائخ میں سے ہے ابن حزم نے یہ غلطی کی ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ ابو محمد جیسا کہ ابن قطان نے بیان کیا ہے اُن کے پاس رجال کے بارے میں ساجی کی تحریر آئی تھی، اُنہوں نے اُسے مختصر کیا اور حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا، تو یہ روایت اُس شخص سے غلطی کے ساتھ صادر ہوئی جو اس سے پہلے تھا، لیکن اُنہیں سمجھ نہیں آ سکی۔ اس راوی کو یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 120 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

۵۷۱۸- عکرمہ بن ذؤیب

اس سے اس کے بیٹے عبداللہ نے روایت نقل کی ہے، اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے، جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

۵۷۱۹- عکرمہ بن عمار (م، عو) ابو عمار عجلیمیامی

اس نے ہر ماس بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں، اس سے ایسی روایات بھی منقول ہے جو اس نے طاؤس، سالم، عطاء اور یحییٰ بن ابو کثیر سے نقل کی ہیں، جبکہ اس سے یحییٰ القطان، ابن مہدی، ابو لید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُمی تھا اور حافظ الحدیث تھا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن بعض اوقات وہ ہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور ثبوت ہے۔ عاصم بن علی کہتے ہیں: یہ مستجاب الدعوة تھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یحییٰ بن ابو کثیر سے نقل کردہ اس کی روایات ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ایسا بن سلمہ کے حوالے سے نقل کردہ اس کی روایات صالح ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: امام مسلم نے اس سے بکثرت استشہاد کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی کوئی تحریر نہیں تھی اسی وجہ سے یہ اُن احادیث میں مضطرب ہوا جو اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ کے حوالے سے نقل کردہ اس کی روایات ضعیف ہیں، مستند نہیں ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عکرمہ بن عمار ہمارے محدثین کے نزدیک ثقہ اور ثبوت ہے۔

عبدالرحمن بن مہدی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ سفیان کے ساتھ عکرمہ بن عمار کے پاس موجود تھے اسی دوران اُنہوں نے کوئی چیز لکھنا شروع کی تو میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! آگے لایئے تاکہ میں نوٹ کر دوں، اُنہوں نے کہا: تم جلدی نہ کرو، میں نے کہا: آپ تحریر لیں اور اس کے حوالے سے مجھ سے سوال کر لیں۔ اُنہوں نے کہا: تم جلدی نہ کرو، اُس وقت تک جب تک ہر حدیث کا اچھی طرح سماع نہیں کر لیتے۔

عبدالرحمن کہتے ہیں: سفیان کی تحریر بہت بُری تھی، عباس بن عبد العظیم نے سلیمان بن حرب کا یہ قول نقل کیا ہے: عکرمہ بن عمار، یمامہ

سے ہمارے پاس آئے تو میں نے انہیں سطح پر دیکھا کہ وہ قدریہ فرقہ کے لوگوں سے قدریہ فرقہ کے نظریات کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بصرہ قدریہ فرقہ کے لوگوں کا مرکز تھا، معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ بن عمار کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا:

اخرج علي رجل يرى القدر! الا قام فخرج عني، فاني لا احده.

”میرے پاس سے ایسے شخص کو لے جاؤ جو قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا ہو یا جو شخص ایسا ہے وہ میرے پاس سے اٹھ کر چلا جائے کیونکہ میں اُسے حدیث بیان نہیں کروں گا۔“

اس راوی نے حضرت ہرماں بن زیاد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابصرت رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابى مرد فى على جبل، وانا صبى صغير، فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس على ناقته العضاء بنى.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا میں اپنے والد کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار تھا، میں اُس وقت کم سن بچہ تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی عضاء پر منیٰ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا۔“

اس راوی نے حضرت ہرماں بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاضحى يخطب على بعير.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو عید الاضحیٰ کے دن اونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم زجر زجرا وقال: هدم المتعة الطلاق والعدة والبيراث.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: متعہ نے طلاق، عدت اور میراث کو منہدم کر دیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الربا سبعون بابا ادناها عند الله كالرجل يقم على امه.

”سود کے ستر دروازے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے کم تر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔“

اس راوی نے عبداللہ بن حنظلہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالبيت على ناقه لا ضرب ولا طرد ولا اليك اليك.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، جس میں کوئی مارا ماری اور ہٹو بچو نہیں تھی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تبسك في وجه اخيك (لك) صدقة، وافرغك من دلوك في دلو اخيك صدقة، واماطتك الاذى عن الطريق والشوكة والعظم صدقة.

”تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔“
اس راوی نے حضرت ہرماں رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایت النبى صلى الله عليه وسلم وانا غلام لا بايعه فلم يبايعنى.
”میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں ان دنوں کمن بچہ تھا، میں بیعت کے لیے حاضر ہوا لیکن نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی۔“

اس راوی نے حضرت ہرماں رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبى صلى الله عليه وسلم يصلى على راحلته نحو المشرق.
”میں نے نبی اکرم ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

اس راوی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابو بكر خير الناس الا ان يكون نبى.

”ابو بکر سب سے بہتر ہے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

یہ روایت ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے، صحیح مسلم میں امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو منکر ہے جسے انہوں نے سماک حنفی سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، یہ ان تین روایات میں سے ایک ہے، جن کا مطالبہ ابوسفیان نے کیا تھا اور تین دوسری احادیث بھی اسناد کے ساتھ منقول ہیں۔

۵۷۲۰۔ عکرمہ بن مصعب

اس نے محرز بن ابو ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۷۲۱۔ عکرمہ بن یزید

اس نے ابیض سے روایات نقل کی ہیں، ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۵۷۲۲۔ عکرمہ

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں اور علم کے بڑے ماہرین میں سے ایک ہیں، ان کے نظریات کی وجہ سے ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، ان کی حافظہ کی وجہ سے کلام نہیں کیا گیا، ان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ خوارج کے سے نظریات رکھتے تھے۔ ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے، امام بخاری نے ان پر اعتماد کیا ہے جبکہ امام مسلم نے ان سے اجتناب کیا ہے، انہوں نے ان کے

حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں، جن میں ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ امام مالک نے ان سے اعراض کیا ہے اور ان کا ذکر ایک یا دو روایات میں کیا ہے۔

عمر بن دینار کہتے ہیں: جابر بن زید نے میرے سامنے کچھ مسائل اٹھائے تاکہ میں اُن کے بارے میں عکرمہ سے دریافت کروں تو جابر بن زید نے یہ کہنا شروع کیا: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام، یہ سمندر ہیں تم ان سے سوال کرو۔

سفیان نے عمر بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: جابر بن زید نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں مسائل موجود تھے اور بولے: ان کے بارے میں عکرمہ سے سوال کرو! میں نے اُن کا جائزہ لینا شروع کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ سے انہیں کھینچ لیا اور بولے: یہ عکرمہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں اور یہ اس وقت سب سے بڑے عالم ہیں۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں: عکرمہ اس اُمت کے بڑے عالم ہیں۔

مغیرہ بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو آپ سے بڑے عالم ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! عکرمہ۔ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: ابو ایوب سے کہا گیا: کیا عکرمہ پر تہمت عائد کی گئی ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: میں تو اُن پر کوئی الزام عائد نہیں کرتا۔

وہیب بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن سعید انصاری اور ایوب کے پاس موجود تھا، ان دونوں حضرات نے عکرمہ کا ذکر کیا تو یحییٰ نے کہا: وہ کذاب ہے تو ایوب نے کہا: وہ کذاب نہیں ہے۔

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میں علی بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں باب الحش کے پاس عکرمہ بندھے ہوئے موجود تھے، میں نے علی سے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں؟ (یعنی انہیں کیوں باندھ رکھا ہے؟) تو وہ بولے: اس خبیث نے میرے والد کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں۔

ابن مسیب سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے عکرمہ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ خالد بن خدش بیان کرتے ہیں: میں حماد بن زید کے پاس موجود تھا، جس دن اُن کا انتقال ہوا، انہوں نے کہا: میں نے تمہیں ہر وہ حدیث بیان کر دی ہے جو میرے سامنے بیان کی گئی۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور میں نے تمہیں کوئی حدیث بیان نہ کی ہو۔ میں نے ایوب کو عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مشابہات اس لیے نازل کی ہیں تاکہ ان کی وجہ سے کچھ لوگوں کو گمراہ رہنے دے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ انتہائی بُری بلکہ خبیث ترین عبارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دے اور فاسق اس کی وجہ سے گمراہ رہیں۔

فطر بن خلیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: عکرمہ یہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کتاب (یعنی قرآن میں وضو کے دوران پاؤں دھونے کا حکم) موزوں (پرسح کی روایت والے حکم) سے پہلے ہے۔ تو انہوں نے کہا: عکرمہ نے غلط کہا ہے، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ موزوں پرسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ آدمی قضا سے

حاجت کر کے آیا ہو۔

حفظاء کہتے ہیں: اللہ کی قسم! بلکہ بعض صحابہ کرام تو اس بات کے قائل تھے کہ پاؤں پر مسح کر لینا بھی کافی ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ غلام (یعنی عکرمہ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور احادیث بیان کرنے میں احتیاط کرتا تو لوگ دور دراز سے سفر کر کے اس کے پاس آتے۔

ابو شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے عکرمہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے یہ بات بُری نہیں لگے گی اگر وہ جنتی ہوتا ہم وہ کذاب ہے۔

ابن عیینہ نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم عکرمہ کے پاس آئے تو وہ حدیث بیان کرنے لگے تو حسن نے کہا: تم لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

ابن ابوذئب بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو دیکھا ہے، وہ ثقہ نہیں ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: عکرمہ بڑا عالم تھا، حدیث کا ماہر تھا، اس کا بڑا سمندر تھا، لیکن اُس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

عکرمہ کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن کی تعلیم حاصل کرنے اور فقہ سیکھنے کے لیے میرے پاؤں میں زنجیر ڈالی ہوئی تھی۔

عکرمہ کہتے ہیں: میں نے چالیس سال تک علم حاصل کیا ہے اور میں دروازہ پر بیٹھ کر فتویٰ دیا کرتا تھا حالانکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گھر کے اندر موجود ہوتے تھے۔

محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: واقدی نے ابو بکر بن ابوسبرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: علی بن عبد اللہ بن عباس نے عکرمہ کو خالد بن یزید بن معاویہ کو چار ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا، تو عکرمہ نے اُن سے کہا: یہ آپ کے حق میں بہتر نہیں ہوا، آپ نے اپنے والد کے

علم کو فروخت کر دیا ہے، تو انہوں نے اس سودے کو ختم کر دیا اور عکرمہ کو آزاد کر دیا۔

شعی کہتے ہیں: اللہ کی کتاب کا عکرمہ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ قتادہ کہتے ہیں: عکرمہ تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے امام مالک کو سنا، وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ عکرمہ کا ذکر کریں اور اُن کے نزدیک اس سے روایت کرنا بھی درست نہیں تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مجھے نہیں علم کہ امام مالک نے عکرمہ کے حوالے سے

کوئی حدیث نقل کی ہو، صرف اُس شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو طواف زیارت سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔

احمد بن ابو شیمہ بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! لوگوں نے مجھے ایوب کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن کے سامنے عکرمہ کا ذکر کیا گیا کہ وہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کرتے، تو ایوب نے کہا: وہ ٹھیک نماز ادا کرتے ہیں۔

فضل سینانی نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عکرمہ کو دیکھا کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی اور وہ اُس وقت شطرنج کھیل رہا تھا۔

یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں: عکرمہ بصرہ آیا تو ایوب یونس اور سلیمان تمبی اس کے پاس آئے، انہوں نے گانے کی آواز سنی تو عکرمہ نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! پھر اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو برباد کرے! اس نے زیادتی کی ہے۔ جہاں تک یونس اور سلیمان کا تعلق ہے تو وہ دوبارہ کبھی اس کے پاس نہیں گئے۔

عمرو بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن ابوعمران کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم مراکش میں تھے، ہمارے پاس عکرمہ موجود تھے، یہ حج کے موقع کی بات ہے، انہوں نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میرے ہاتھ میں نیزہ ہو۔ اور ہر اس شخص کو ماروں جو دائیں یا بائیں سے حج کے لئے آئے (مراد افریقہ کے رافضی تھے)۔

بن مدینی نے یعقوب حضرمی کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: عکرمہ مسجد کے دروازہ کے پاس کھڑے ہوئے اور بولے: اس میں موجود ہر بندہ کافر ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ اباضیہ کے موقف کے قائل تھے۔

یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: عکرمہ مصر آئے، وہ مراکش جانا چاہتے تھے، انہوں نے کہا کہ وہ خوارج جو مراکش میں موجود تھے، انہوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ نجدہ حروری کے نظریات رکھتے تھے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: عکرمہ خارجیوں کے نظریات رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ بھی خارجیوں کے نظریات رکھتے تھے۔ عطاء بن ابورباح کہتے ہیں: عکرمہ اباضیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: عکرمہ سب سے بڑے عالم تھے، لیکن وہ صفریہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے اور انہوں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی، ہر جگہ گئے، خراسان، شام، یمن، مصر، افریقہ، وہ حکمرانوں کے پاس آ کر ان سے نذر و نیاز کا مطالبہ کرتے تھے۔ وہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس آئے اور انہوں نے انہیں ایک اونٹنی دی۔

مصعب زبیری بیان کرتے ہیں: عکرمہ خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے، مدینہ منورہ کے گورنر نے اسے بلایا تو یہ داؤد بن حصین کے ہاں چھپ گیا اور پھر اس گھر میں ہی اس کا انتقال ہوا۔

سلیمان بن معبد سنجی کہتے ہیں: عکرمہ اور کثیر عرہ کا انتقال ایک ہی دن ہوا، لیکن لوگ کثیر کے جنازہ میں شریک ہوئے اور انہوں نے عکرمہ کے جنازہ کو چھوڑ دیا۔

عبدالعزیز دروردی کہتے ہیں: عکرمہ اور کثیر عرہ کا انتقال ایک ہی دن میں ہوا اور ان دونوں کے جنازہ میں صرف مدینہ منورہ کے حبشی شریک ہوئے۔

اسماعیل بن ابوالیس نے مالک کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عصر کے نماز کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ اور کثیر عرہ کے جنازے لائے گئے، تو میرے علم کے مطابق اہل مسجد میں سے کسی نے بھی اُٹھ کر اُن کی طرف جانے کی زحمت نہیں کی۔

ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 105 ہجری میں ہوا۔ بیٹھم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: 106 ہجری میں ہوا، جبکہ ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: 107 ہجری میں ہوا۔

ابن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام برد سے کہا: تم میری طرف اُس طرح جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی تھیں۔

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے یہ بات نافع سے کہی تھی، لیکن یہ بات درست نہیں ہے، یہ بات سعید بن داؤد نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہے۔

عباد بن عباد نے عاصم احول کے حوالے سے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا: اگر میں نے تمہیں ایک سو کوڑے نہ لگائے، تو میری بیوی کو طلاق ہو۔ ایسے شخص کے بارے میں عکرمہ نے یہ کہا ہے: نہ تو اُس کے غلام کو کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی اُس کی عورت کو طلاق ہوگی۔

تو یہ شیطان کے نقش قدم پر ہیں۔ جن کا ذکر انہوں نے اپنی تفسیر میں کیا ہے (اور قرآن کہتا ہے): ”اور تم لوگوں کو شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہیں کرنی چاہیے“۔

(العلاء)

۵۷۲۳- العلاء بن برد بن سان دمشقی

اس نے اپنے والد سے، جبکہ اس سے خلیفہ بن خیاط، حسن بن محمد زعفرانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۴- العلاء بن بشر عیشمی

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، اُن کی سند کے ساتھ، بہز بن حکیم کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لیس لفاسق غیبة.

”فاسق کی غیبت نہیں ہوتی“۔

ابو الفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۵- العلاء بن بشیر (د) مزنی

اس نے ابو الصدیق کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے جسے اس سے صرف معلى بن زیاد نے نقل کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں امام عبدالرزاق کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ابشرکم بالمہدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس وزلازل، فیبلا الارض قسطاً وعدلاً، کما

ملئت ظلماً وجوراً، یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض، یقسم المال صحاحاً۔
 ”میں تم لوگوں کو مہدی کے بارے میں خوشخبری دے رہا ہوں جو میری امت میں اُس وقت مبعوث ہوگا جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور زلزلے ہوں گے، وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا، جس طرح یہ پہلے ظلم اور ستم سے بھری ہوئی تھی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اُس سے راضی ہوں گے اور وہ مال کو صحیح طور پر تقسیم کرے گا۔“

۵۷۲۶- العلاء بن نعلبہ

اس نے ابویلیح ہذلی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے۔

۵۷۲۷- العلاء بن حارث (م، عمو) دمشقی

یہ فقیہ ہے اور مکحول کا شاگرد ہے۔ اس نے عبداللہ بن بسرمانی، ابواشعث صنعانی اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی، یحییٰ بن حمزہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں، تاہم یہ مکحول کے شاگردوں میں سب سے بڑا عالم اور سب سے زیادہ مقدم شخص تھا، یہ فتویٰ نویسی میں زیادہ مشہور تھا، اسی لیے اختلاط کا شکار ہو گیا، اس کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے لیکن قدریہ فرقہ کے لوگوں کے سے نظریات رکھتا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: مکحول کے شاگردوں میں مجھے اس سے زیادہ ثقہ کسی شخص کا علم نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے لیکن اس کی عقل کے اندر تغیر آ گیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اس کی کنیت ابو وہب بیان کی ہے۔

۵۷۲۸- العلاء بن ججاج

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۹- العلاء بن حکم بصری

اس نے میسرہ بن عبد ربہ کے حوالے سے واقعہ معراج سے متعلق حدیث روایت کی ہے، جو موضوع ہے۔

۵۷۳۰- العلاء بن ابوحکیم (ت، س)

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تلوار بردار تھا، میرے علم کے مطابق ولید بن ابولید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، اس کے حوالے سے ایک ہی حدیث منقول ہے۔

۵۷۳۱- العلاء بن خالد (م، ت) کاہلی اسدی کوفی

اس نے ابو وائل سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”ثقة“ ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ اپنی حدیث میں اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے العلاء بن خالد اسدی کو جان بوجھ کر ترک کر دیا تھا پھر میں نے سفیان ثوری کے حوالے سے اُس

سے منقول روایات کو نوٹ کر لیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حفص بن غیاث اور مروان بن معاویہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۳۲۔ العلاء بن خالد (ت) واسطی

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں اور حسن بصری کی زیارت کی ہوئی ہے۔ مسدد اور ہد بہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے جبکہ سلمہ تبوذکی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ بہر حال حجت اسی میں ہے جو ہم نے ذکر کر دیا۔

۵۷۳۳۔ العلاء بن خالد بن وردان، ابوشیبہ بصری حنفی

اس نے عطاء اور حکم سے جبکہ اس سے اشیب، ابوکامل، محمد بن ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے ابن حبان نے اس کے حالات اس سے پہلے والے راوی کے حالات میں شامل کر دیئے اور یہ کہا: اس کا نام العلاء بن خالد بصری ہے جس نے عطاء قتادہ اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے موسیٰ بن اسماعیل اور مسدد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ چار احادیث کے حوالے سے معروف ہے پھر انہوں نے مزید یہ کہا: یہ ہر اس شخص کے حوالے سے حدیث روایت کر دیتا تھا جس کے بارے میں اس سے دریافت کیا جاتا تھا تو کتابوں میں اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر تنقید کے حوالے سے کیا جاسکتا ہے۔ ابن جوزی بھی اسی اختلاط کا شکار ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: یہ العلاء بن خالد کا بلی ہے جس نے عطاء اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کا تذکرہ صرف مذمت کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ کاہلی نامی صدوق اور قابل اعتماد ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور ابن جوزی نے بھی یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ ثقہ ہے مجروح نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہاں دو اور لوگ بھی ہیں جن کا نام العلاء بن خالد ہے ان دونوں پر بھی کوئی تنقید نہیں کی گئی۔

۵۷۳۴۔ العلاء بن خالد مجاشعی

یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ لیث بن خالد بلخی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۷۳۵۔ العلاء بن زید (ق) بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام العلاء بن زید نقل کیا ہے یعنی لام کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۷۳۶۔ العلاء بن زید (ق) ثقفی بصری

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابو محمد ہے یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابو حاتم اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہا

ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے؛ جس میں ایک روایت یہ ہے:

الصلاة بتبوك صلاة الغائب على معاوية بن معاوية الليثي.

”تبوک میں نماز ادا کرنا اسی طرح ہے جس طرح کوئی غیر موجود شخص معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز ادا کرے“۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے حوالے سے بھی مجھے اس روایت کا علم نہیں ہے۔ اس حدیث کو ایک شامی بوڑھے نے چوری کیا تھا؛ اور اسے بقیہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔

امام بخاری فرماتے ہیں: العلاء بن زید ابو محمد ثقفی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

خدمت النبي صلى الله عليه وسلم ثمانى سنين، فقال: اسبغ الوضوء بطولہ.

”میں نے آٹھ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے؛ آپ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو؛ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

یزید بن ہارون نے اس سے روایت نقل کی ہے؛ اور یہ کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قال البلاء اربعون، اثنان وعشرون بالشام، وثمانية عشر بالعراق، كلما مات منهم واحد ابدل الله

مكانه، فاذا جاء الامر قبضوا كلهم، فعند ذلك تقوم الساعة.

”ابدال چالیس لوگ ہوتے ہیں؛ اُن میں سے بائیس شام میں ہوتے ہیں؛ اٹھارہ عراق میں ہوتے ہیں؛ جب اُن میں سے

کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے؛ تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دوسرے کو لے آتا ہے اور جب قیامت کا وقت آئے گا تو یہ تمام لوگ

فوت ہو جائیں گے؛ اُس وقت قیامت قائم ہوگی“۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

اسی سند کے ساتھ جس میں ابن عدی کا تذکرہ نہیں ہے؛ یہ روایت بھی منقول ہے:

الدنيا كلها سبعة ايام من ايام الآخرة.

”دنیا ساری کی ساری آخرت کے ایام میں سے سات دنوں کے برابر ہے“۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں“۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ سیاہی ہے جو چاند کے اندر ہوتی ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

المجالس ثلاثة: غانم، وسالم، وشاحب، فالغانم الذاکر، والسالم الشاکر، والشاحب الذی یشغب بین الناس.

”محافل تین طرح کی ہوتی ہیں (یعنی اُس میں شریک ہونے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں): وہ جو غنیمت حاصل کرتا ہے، وہ جو سلامت رہتا ہے اور وہ جو غافل رہتا ہے، غنیمت حاصل کرنے والا شخص ذکر کرنے والا ہے، سلامت رہنے والا شخص شکر کرنے والا ہے اور غافل رہنے والا شخص وہ ہے جو لوگوں کے درمیان مشغول رہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول شیء تفقد امتی من دینهم الامانة.

”میری اُمت میں اُن کے دین کے حوالے سے جو چیز سب سے پہلے مفقود ہو جائے گی، وہ امانت ہے۔“

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لیأتین علی جہنم یوم تصفق ابو ابها ما فیها من امة محمد احد.

”عنقریب جہنم پر ایک ایسا دن آئے گا جب اُس کے دروازوں کو بجایا جائے گا اور اُس وقت محمد کی اُمت میں سے کوئی ایک بھی اُس میں نہیں ہوگا۔“

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الفقراء منا ذیل الاغنیاء یسحون بها ذنوبهم.

”غریب لوگ امیروں کا رومال ہے جن کے ذریعہ وہ اپنے گناہوں کو پونچھتے ہیں۔“

ابن حبان نے وہم کا شکار ہو کر العللاء بن زیدل اور العللاء ابو محمد ثقفی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۷۳-۵- العللاء بن زہیر (س) ازدی

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے عبدالرحمن بن اسود سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو نعیم اور اہل کوفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو مثبت راویوں کی حدیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہیں اسی لیے یہ جب ثقہ راویوں کے موافق نقل نہ کرے تو اس سے استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین کے اسے ثقہ قرار دینے کا اعتبار کیا جائے گا۔)

۳۷۸-۵- العللاء بن سلیمان رقی، ابو سلیمان

اس نے میمون بن مہران اور زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، یہ ایسے متون اور ایسی اسانید نقل کرتا ہے جن کے بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ... الحديث.

”بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے الگ کر دے“ الحدیث۔

اس حدیث کے بارے میں معلل بن نفیل نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو عمرو بہ حرائی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

توضنوا ما غیرت النار، ومن مس ذکرہ فلیتوضا.

”جس چیز کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو اُسے کھانے کے بعد وضو کر لو اور جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے از سر نو وضو کرنا

چاہیے۔“

ابونعیم حلبی اور کئی حضرات نے اس روایت کو اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۳۹۷-۵- العلاء بن صالح (د، ت، س) تیمی کوئی

اس نے برید بن ابومریم اور حکم بن عتیبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم، یحییٰ بن ابوبکر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ایک ہے۔ ابن ابوشیثمہ اور عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقہ“ ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے منکر احادیث نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انا عبد اللہ واخو رسول اللہ، وانا الصديق الاكبر، لا يقولها بعدى الا كذاب، صليت قبل الناس سبع سنين.

”میں اللہ کا بندہ ہوں، میں اللہ کے رسول کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں، یہ بات میرے بعد صرف کوئی جھوٹا ہی کہے گا“ میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی تھی۔“

یہ روایت امام نسائی نے ”الخصائص“ میں احمد بن سلیمان کے حوالے سے عبید اللہ نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۴۰۷-۵- العلاء بن ابوعباس الشاعر المکی

اس نے ابوظیفیل سے جبکہ اس سے دو سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے اس کی تعریف کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ ہے۔

۴۱۷-۵- العلاء بن عبدالرحمن (م، ع، م) بن یعقوب مدنی، مولیٰ المحرقہ

یہ صدوق اور مشہور ہے، اس نے اپنے والد سے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور دیگر لوگوں

نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، میں نے اس کا ذکر بُرائی کے ساتھ کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث حجت نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن سے العلاء اور سہیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں کے معاملہ کو قوی قرار نہیں دیا۔

عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے العلاء اور اس کے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا کہ ان دونوں کی حالت کیسی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تو میں نے کہا: یہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا سعید مقبری؟ تو انہوں نے کہا: سعید زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور العلاء ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ازرة المؤمن الى انصاف ساقیه ... الحدیث.

”مؤمن کا تہبند اُس کی نصف پنڈلی تک ہوگا“ الحدیث۔

یہ روایت زبیر بن حبیب اور فیح بن سلیمان نے اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات غلطی پر مبنی ہیں، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت شعبہ در اور دی اور دیگر حضرات نے العلاء کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من صلی صلاة لا یقر فیہا بالفاتحة فہی خداج.

”جو شخص نماز ادا کرے اور اُس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے۔“

اس روایت کو امام مالک اور ایک جماعت نے العلاء کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں اُس کے والد کی جگہ ابو سائب کا لفظ ذکر کیا ہے۔ اسی روایت کو ابن ثوبان اور دیگر حضرات نے العلاء کے حوالے سے ان دونوں حضرات سے ایک ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس راوی کے حوالے سے یہ اسی طرح منقول ہو۔ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، تاہم میں اس کی نقل کردہ احادیث میں سے کچھ چیزوں کو مکرر قرار دوں گا۔

۵۷۴۲- العلاء بن عتبہ شامی مکھھی

اس نے علی بن ابوطحہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی

ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے خالد بن معدان اور عمیر بن ہانی سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معاویہ بن صالح، عبداللہ بن سالم اشعری اور اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۴۳- العلاء بن عمر حنفی کوفی

یہ متروک ہے اس نے ابواسحاق فزاری اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کے حوالے سے روایت کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

عبداللہ بن عمر بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے اور العلاء بن عمرو نے ایک شخص کے حوالے سے ایک حدیث سنی جو سعید بن مسلمہ سے منقول تھی لوگوں نے میری موجودگی میں العلاء سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: سعید بن مسلمہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

احبوا العرب لثلاث، لانی عربی، والقرآن عربی، وکلام اهل الجنة عربی.

”تین وجہ سے عربوں سے محبت رکھو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہوگا۔“

یہ روایت موضوع ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس وعندہ ابو بکر علیہ عباء قد خللہا علی صدرہ بخلال اذ نزل جبرائیل فاقراه من اللہ السلام، وقال: ما لی اری ابا بکر علیہ عباء قد خسلہا. قال: یا جبرائیل انفق مالہ علی. قال: فاقراه من اللہ السلام، وقل له: یقول لك ربك: اراض انت عنی فی ففرك ام ساخط؟ وذكر الحدیث.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان کے جسم پر ایک عبا تھی جو سینے سے کھلی ہوئی تھی اسی دوران حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا اور بولے: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسی عبا پہنی ہوئی ہے جسے آگے سے کھولا ہوا ہے (یا جس میں خلل آچکا ہے)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! اس نے اپنا مال مجھ پر خرچ کر لیا ہے۔ تو حضرت جبرائیل نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں سلام ہمیں اور ان سے یہ کہہ دیں کہ آپ کا پروردگار آپ کا ہوا کیا آپ اپنی غربت کی وجہ سے مجھ سے راضی ہیں یا ناراض ہیں۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۵۷۴۴- العلاء بن فرد

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس

کا شمار اہل بصرہ میں کیا گیا ہے۔

۵۷۴۵۔ العلاء بن فضل (ت، ق) منقری

اس نے عبید اللہ بن عکراش سے روایات نقل کی ہیں؛ اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ اس کی کنیت ابو ہذیل ہے۔ اس سے بندار، اسماعیل قاضی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 220 ہجری تک زندہ رہا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور لوگوں کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے؛ جبکہ اُس روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد بھی ہو؛ البتہ جن روایات میں یہ ثقہ راویوں کے موافق نقل کرتا ہے تو پھر اگر کوئی شخص اس کا اعتبار کر لے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

ابن قانع کہتے ہیں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۷۴۶۔ العلاء بن کثیر دمشقی، ابوسعید

اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو نعیم عبد الرحمن بن بانی، مصعب بن سلام اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے کچھ نسخے منقول ہیں جو صحابہ کرام سے منقول ہیں؛ وہ تمام نسخے غیر محفوظ ہیں۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا

ہے:

من صلی الغداة فی جماعة، ثم جلس یذکر اللہ حتی تطلع الشمس کان له کاجر حجة مبرورة
وعبرة متقبلة. ومن صلی الظهر فی جماعة کان له کاربوع وعشرین مثلها وسبعین درجة فی
الفرودس ومن صلی العشاء الآخرة فی جماعة کان له کقیام لیلة القدر.

”جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اُسے ایک مبرور حج اور مقبول عمرے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے تو اُسے اس کی مانند چوبیس گنا اجر ملے گا اور اُسے جنت الفردوس میں ستر درجات ملیں گے اور جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے تو اُسے سب قدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا“۔

۵۷۴۷۔ العلاء بن کثیر قرشی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے؛ یہ اسکندریہ کے رہنے والوں کا صوفی اور عالم ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے ابن میثب، قاسم، عکرمہ اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث، لیث اور بکر بن مضر نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مستجاب الدعوات تھا۔ اس نے لیث سے لائق اختیار کی تھی؛ کیونکہ وہ منصور کے لیے سرکاری اہلکار بن گیا تھا۔ پھر

لیث نے توبہ کی اور اُس عہدے سے الگ ہوا۔ اس راوی کا انتقال 144 ہجری میں ہوا۔

۵۷۳۸۔ العلاء بن محمد بن سیار مازنی

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عثمان بن طلوت، یزید بن سنان بصری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہے۔

۵۷۳۹۔ العلاء بن مسلمہ رواں (ت)

اس نے بغداد میں ضمیرہ بن ربیعہ اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے امام ترمذی اور یحییٰ بن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ یہ کیا روایت نقل کر رہا ہے۔ ابن طاہر کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا تھا۔

۵۷۵۰۔ العلاء بن مسیب (ع، ت) کوفی

یہ صدوق ثقہ اور مشہور ہے۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ بہت زیادہ وہم و کشاکش کرتا تھا۔ لیکن اس قول کی پروا نہیں کی جائے گی کیونکہ یحییٰ نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ عبثر، جریر اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ کچھ احادیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۷۵۱۔ العلاء بن منہال

یہ قطبہ کا والد ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من التمس محامد الناس ببعاصی اللہ عاد حامدہ ذاما .

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے لوگوں کی تعریف تلاش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی تعریف کرنے والے کو مذمت کرنے

والے میں بدل دیتا ہے۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اس کے بیٹے نے روایت کی ہے۔ عقلمی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۷۵۲۔ العلاء بن میمون

اس نے جاج بن اسود کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: (ارشاد

باری تعالیٰ ہے:)

فجزاؤہ جہنم قال: ہو جزاؤہ ان جازاہ.

”تو اُس کا بدلہ جہنم ہوگا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اگر اس کو سزا دی جائے تو یہ اس کی سزا ہے۔“

عقلمی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ محمد بن ایوب نے محمد بن جامع

عطار کے حوالے سے اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۵۷۵۳- العلاء

یہ یزید بن ہارون کا بھائی ہے، ازدی نے اسے لین (کنزور) قرار دیا ہے۔

۵۷۵۴- العلاء بن ہلال (س) باہلی رقی

یہ ہلال بن العلاء کا والد ہے۔ اس نے عبید اللہ بن عمرو رقی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور ضعیف ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے یزید بن ہارون سے نقل کی ہیں اور وہ موضوع روایات ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس کے بیٹے ہلال نے اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جو منکر نہیں ہے۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ صرف اُس کے حوالے سے منقول ہے یا اُس کے باپ کے حوالے سے منقول ہے؟ ابن حبان کرتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا ہے اور اسماء کو تبدیل کر دیتا تھا۔ اس کا انتقال 215 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قلم اظفاره يوم الجمعة عافاه الله من سوء كله الى الجمعة الاخرى.

”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشتا ہے تو اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ تک اُسے ہر بُرائی سے محفوظ رکھتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يخرج من امتي اقوام يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، اذا خرجوا فاقتلوهم.

”میری امت میں کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، جب وہ خروج کریں گے تو تم اُن کے ساتھ جنگ کرنا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

ان اغبط الناس عندى ذو حظ من صلاة، وكان عيشه كفافا، وكان غامضا فى الناس، فاذا مات قلت بواكيه وقل تراثه.

”میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک شخص وہ ہے جس کو نماز میں سے وافر حصہ عطا کیا جائے، اُس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں، وہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہو اور جب وہ مر جائے تو اُس پر رونے والے کم ہوں اور اُس کی وراثت کم ہو۔“

یہ دونوں روایات ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۵۷۵۵- العلاء بن ہلال بن ابو عطیہ باہلی بصری

یہ مذکورہ راوی کے دادا کا بھائی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صلہ بن زفر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن

سلمہ سری بن یحییٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے، اگر اللہ نے چاہا تو یہ حالت کے اعتبار سے صالح ہوگا۔

۵۷۵۶۔ العلاء بن یزید ابو محمد ثقفی واسطی

اسی طرح عقیلی نے اس کا ذکر الگ طور پر کیا ہے۔ اس نے العلاء بن زید ثقفی سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ یہ وہی شخص ہے۔ ابو الولید کہتے ہیں: العلاء ابو محمد ثقفی کذاب ہے یہ کہتا ہے: میرے پاس ایک تفسیر ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

آدم بن موسیٰ نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: العلاء بن یزید بن ہارون ابو محمد ثقفی واسطی، منکر الحدیث ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك، فطلعت الشمس بنور وضياء وشعاع لم نرها طلعت قبلها مثلها، فسالنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال: لان معاوية بن معاوية (الليثي) مات اليوم بالمدينة، فبعث الله اليه بسبعين الف ملك يصلون عليه ... الحديث.

”نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے اسی دوران سورج نکلا تو اُس میں نور بھی تھا ضیاء بھی تھی اور روشنی بھی تھی، ہم نے اس سے پہلے اس طرح طلوع ہوتے اُسے نہیں دیکھا تھا، ہم نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: آج مدینہ منورہ میں معاویہ بن معاویہ لیشی کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں۔“

اس روایت میں عقیلی کو وہم ہوا ہے، کیونکہ انہوں نے اسے ابن زید سے بہت کرا لگ فرد بیان کیا ہے، کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابن یزید ہے، حالانکہ درست یہ ہے کہ یہ لفظ ابن زید ہے۔ امام بخاری کی کتاب ”الضعفاء“ اور دوسرے مقامات پر اسی طرح ابن زید منقول ہے۔

۵۷۵۷۔ العلاء بجلی (د)

یہ یحییٰ بن العلاء رازی کا والد ہے۔ اس نے اسماعیل بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ شعبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۷۵۸۔ العلاء (س)

اس نے داؤد بن عبید اللہ کے حوالے سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے صرف ابو عبد الرحیم حرانی نے روایت نقل کی ہے، بظاہر یہ العلاء بن محمد ارث لگتا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(علاج، علاق، علان، علباء)

۵۷۵۹- علاج بن عمرو (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی شریک ہے۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ اشعث بن ابوشعثاء کے حوالے سے اُن کے والد اور علاج نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اقبلنا مع ابن عمر من عرفات فلم يفتقر من التكبير ... الحدیث.

”ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے آئے تو انہوں نے تکبیر کہنا موقوف نہیں کیا“ الحدیث۔

۵۷۶۰- علاق بن ابومسلم (ق)

اس نے ابان بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے وہی قرار دیا ہے جبکہ قدامہ نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۵۷۶۱- علان بن زید صوفی

شاید یہی وہ شخص ہے جس نے اُس حدیث کو ایجاد کیا ہے جو روحانی سفر کرنے والوں کی منازل کے بارے میں ہے۔ وہ یہ کہتا ہے: میں نے خلدی کوسنا، انہوں نے جنید بغدادی، سری سقطی، معروف کرنی، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب الحق غربة.

”حق کی تلاش، غربت ہے۔“

اس روایت کو اس راوی سے عبدالواحد بن احمد ہاشمی نے نقل کیا ہے اور مجھے اس دوسرے والے شخص کا علم نہیں ہے۔

۵۷۶۲- علباء بن ابوعلباء

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ عمرو بن غزی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(علقمہ)

۵۷۶۳- علقمہ بن بجالہ

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عکرمہ بن عمار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۶۴- علقمہ بن ابوجمرہ (ق) نصر بن عمران ضبعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ مطہر بن یثیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ بصری ہے، اس کی حالت

مستور ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۶۵۔ علقمہ بن نضله (ق)

میرے علم کے مطابق عثمان بن ابوسلیمان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۷۶۶۔ علقمہ بن ہلال کلبی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس نے اپنے والد سے احادیث روایت کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۷۶۷۔ علقمہ بن وائل (م، عو) بن حجر

یہ صدوق ہے البتہ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس کی اس کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات مرسل شمار ہوں گی۔

۵۷۶۸۔ علقمہ بن یزید بن سوید

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے اس لیے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(علوان)

۵۷۶۹۔ علوان بن داؤد بجلي

یہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام علوان بن صالح ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کا نام علوان بن داؤد اور ایک قول کے مطابق ابن صالح رحمہ اللہ ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایات صرف اسی سے ہی منقول ہیں۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عقلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخلت على ابى بكر اعودة فاستوى جالسا فقلت: اصبحت بحمد الله بارئاً. فقال: اما انى على ما ترى بى، جعلت لى معشر المهاجرين شغلا مع وجعى، جعلت لكم عهدا من بعدى، واخترت لكم خيركم فى نفسى، فكلكم من ذلك ورم انفه، رجاء ان يكون الامر له، ورايتم الدنيا وقد اقبلت ولما تقبل وهى جائية فتتخذون ستور الحرير، ونضائد الديباج، وتالبون من ضجائن الصوف الاذرى، حتى كان احدكم على حسك السعدان، والله لان يقدم احدكم فتضرب عنقه فى غير حد خير له من ان يسبح فى غبرة الدنيا، وانتم اول ضال بالناس تصفقون بهم عن الطريق يميناً وشمالاً، يا هادى الطريق انما هو الفجر او البحر. فقال له عبد الرحمن: لا تكثر على ما بك، فوالله ما اردت

الا الخیر، وما الناس الا رجلاں: رجل رای ما رایت، ورجل رای غیر ذلك، فانما یشیر علیک برایہ۔ فسکت۔ ثم قال عبد الرحمن: ما اری بك باسا والحمد لله، فلا تأس علی الدنیا، فوالله ان علیناک الا کنت صالحا مصلحا۔ فقال: انی لا آسى علی شیء الا علی ثلاث وددت انی لم افعلهن: وددت انی لم اکشف بیت فاطمة وترکتہ، وان اغلق علی الحرب۔ وددت انی یوم السقیفة کنت قدفت الامر فی عنق ابی عبیدة او عمر، فکان امیرا وکنت وزیرا۔ وددت انی کنت حیث ووجهت خالد بن الولید الی اهل الردة اقبلت بذی القصة، فان ظفر المسلمون ظفروا والا کنت بصدد اللقاء او مددا۔ وثلاث ترکتها: وددت انی کنت فعلتها، فوددت انی یوم اتیت بالاشعث اسیرا ضربت عنقه، فانه قد خیل الی انه لا یری شرا الا اعان علیه، وددت انی یوم اتیت بالفجاءة لم اکن حرقتہ وقتلتہ سریحا او اطلقتہ نجیحا۔ وددت انی حیث ووجهت خالدا الی الشام کنت ووجهت عمر الی العراق فاکون قد بسطت یمینی وشمالی فی سبیل اللہ۔ وثلاث وددت انی سألت عنهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وددت انی سألت فیمن هذا الامر فلا یتنازعه اهله۔ وددت انی کنت سألتہ هل للانصار فی هذا من شیء؟ وددت انی سألتہ عن میراث العبة وبنات الاخت، فان فی نفسی منها

حاجة

”میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، میں نے کہا: الحمد للہ! آج آپ کی طبیعت کچھ بہتر ہے، تو وہ بولے۔ تم جو میری صورت حال دیکھ رہے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنی اس تکلیف کے ہمراہ مہاجرین کے گروہ کے ساتھ ایک مصروفیت رکھی اور اپنے بعد تم لوگوں کے لئے ایک عہد (یعنی وصیت) طے کیا ہے اور تمہارے لیے ایسے شخص کو منتخب کیا ہے جو میرے نزدیک تم سب سے بہتر ہے، اگرچہ تم سب کو یہ ناگوار گزرے گا، اس شخص کو جو یہ امید رکھتا ہو کہ اسے حکومت مل جائے گی، میں نے دیکھا کہ دنیا آ رہی ہے اور جب وہ آ رہی ہے تو تم لوگوں نے ریشمی پردے اور دیباچ کے پچھونے استعمال کرنے شروع کر دیے ہیں۔ تم لوگوں کو اذربی اونی کپڑا تکلیف دہ لگتا ہے، اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سعدان (کانٹے دار جھاڑی) پر بیٹھا ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کو کسی جرم کے بغیر آگے کر کے اس کی گردن اڑادی جائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ دنیا کے ناز و نعمت میں ڈوب جائے۔ تم لوگوں کو گمراہ کرنے والے پہلے لوگ ہو گے جو انہیں راستے سے ہٹا کر دائیں بائیں کر دو گے (یعنی دنیاوی نعمتوں میں مشغول کر دو گے)۔ اے راستہ دکھانے والے! وہ یا تو صبح صادق ہے یا سمندر ہے، تو حضرت عبدالرحمن نے ان سے کہا: آپ زیادہ ناراض نہ ہوں، اللہ کی قسم! میں نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور لوگوں کی بھی دو بنیادی قسمیں ہیں، کچھ وہ لوگ ہیں جن کی وہی رائے ہے، جو میری ہے اور کچھ وہ لوگ ہیں، جن کی رائے مختلف ہے۔ وہ اپنی رائے کے مطابق آپ کو مشورہ دے سکتے ہیں تو حضرت ابو بکرؓ خاموش ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا: الحمد للہ! میں آپ میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔ آپ دنیا کے حوالے سے پریشان نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق آپ ایک نیک اور اصلاح کرنے والے فرد

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ سے آغاز کیا، اس کے بعد راوی نے تقریباً ایک دستے جتنی حدیث نقل کی ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کے مختلف قبائل کو اسلام کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔
ایک روایت کے مطابق اس راوی کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

۵۷۷۰۔ علوان، ابورہم

لیث بن ابوسلیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوالحسن دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۷۷۱۔ علی بن ابراہیم جرجانی

اس نے ابوسعید اشج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول کی ہیں، یہ بصرہ کا رہنے والا ہے لیکن اس نے جرجان میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاة قربان المؤمن.

”نماز مؤمن کے لیے قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔“

پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور موضوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

۵۷۷۲۔ علی بن ابراہیم، ابوالحسن محمدی

یہ شدت پسند رافضی ہے، اس کے حوالے سے ایک تفسیر منقول ہے جس میں جھوٹی روایات منقول ہیں۔ اس نے ابن ابوداؤد ابن عقدہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۷۳۔ علی بن ابراہیم بن ہشتم بلدی

ابن نخیت دقاق نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۷۷۴۔ علی بن احمد بن نصر، ابوغالب ازدی

یہ بغداد کا رہنے والا ایک بزرگ ہے، اس نے عاصم بن علی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن قانع، شافعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 295 ہجری میں ہوا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ احمد بن کامل قاضی نے یہ کہا ہے: مجھے یہ علم نہیں ہے کہ یہ حدیث میں قابل مذمت ہے۔

۵۷۷۵۔ علی بن احمد بصری

یہ 300 ہجری سے پہلے کا ہے، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث طلحہ کتانی کے جزء میں موجود ہے۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے ایک انصاری سے سماع کیا ہے۔ دلع نے اس کے حوالے سے

حدیث روایت کی ہے کہ علی بن احمد بن عبد الرحمن ہجری نے ہمیں حدیث بیان کی۔

۵۷۷۶۔ علی بن احمد مؤدب حلوانی

ہلال حفار نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں اور جن میں سے سب سے زیادہ رسواکن روایات وہ ہیں جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما عرج بی رایت علی باب الجنة مكتوبا لا اله الا الله، محمد رسول الله، علي حب الله. الحسن والحسين صفوة الله. فاطمة امة الله. علي باغضهم لعنة الله

”جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، علی اللہ کے محبوب ہیں، حسن اور حسین اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہیں اور فاطمہ اللہ تعالیٰ کی کینز ہے اور ان سے بغض رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! اس حدیث کو ایجاد کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت ہوگی۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ ان احادیث کو حلوانی نامی اسی راوی نے ایجاد کیا ہے۔

۵۷۷۷۔ علی بن احمد بن ابوقیس مقری رفاء

اس نے ابن ابودنیا کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ابن ابودنیا اس کا سوتیلا باپ تھا۔ ابن حنبلہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابوفورس کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔ اس کا انتقال 352 ہجری میں ہوا۔

۵۷۷۸۔ علی بن احمد بن زہیر تمیمی مالکی دمشقی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے اس نے علی بن خضر اور ابن سمسار سے سماع کیا ہے ابوالحسن بن مسلم اور نصر بن مقاتل سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بن صابر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن الکفانی کہتے ہیں: اس کا انتقال 488 ہجری میں ہوا تھا، اُس وقت اس کی عمر 73 سال تھی۔

۵۷۷۹۔ علی بن احمد بن عبد العزیز جرجانی

اس نے فربری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ حاکم بن یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۷۸۰۔ علی بن احمد، شیخ الاسلام ابوحسن ہکاری

اس نے ابو عبد اللہ بن نظیف سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: اس پر حدیث ایجاد کرنے اور اسانید ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ یہ بات انہوں نے عبد السلام بن محمد کے حالات میں بیان کی ہے۔

۵۷۸۱- علی بن احمد بن علی مصیسی

اس نے احمد بن خلیل حلبی اور محمد بن معاذ دّرّان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے برقانی اور ابو نعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوفوارس نے اس کی تاریخ وفات 364 ہجری بیان کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا تھا۔

۵۷۸۲- علی بن احمد بن فروخ واعظ

اس نے محمد بن جریر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس میں بھی تساہل پایا جاتا ہے۔ ابن علان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان علیا حمل باب خیبر یوم افتتحها، وانهم خبروه بعد ذلك فلم یحصله الا اربعون رجلا.
”جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ نے خیبر کا دروازہ اٹھالیا، حالانکہ بعد میں چالیس افراد بھی اُسے نہیں اٹھا سکے تھے۔“

یہ روایت منکر ہے، ایک جماعت نے یہ روایت اسماعیل نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۵۷۸۳- علی بن احمد بن طالب معدل

یہ تعدیل کرنے والا ایک شخص تھا جس کا تعلق امام دارقطنی کے زمانے سے ہے، یہ معتزلی تھا۔ اس کے حوالے سے ایک کتاب بھی منقول ہے جس میں اس نے رافضیوں کی تردید کی ہے۔

۵۷۸۴- علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز

یہ صدوق ہے، اس نے ابن سماک اور ان کے طبقہ کے افراد سے سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ صدق میں حد درجے تک مشہور تھے اور نابینا تھے۔ میں نے اس کے اصول میں سے ایک جزء دیکھا ہے، اس کا کچھ سماع خط عتیق میں ہے، پھر میں نے اسے دیکھا کہ اس نے بعد میں اسے تبدیل کر دیا اور اس میں نئے خط کے ساتھ کچھ الحاقات کیے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ایسا اس کی اولاد میں سے کسی نے کیا تھا۔ اس کا انتقال 419 ہجری میں ہوا۔

۵۷۸۵- علی بن احمد بن بقشلام

ابن ناصر نے اسے بدعتی قرار دیا ہے۔ ابن عساکر نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۷۸۶- علی بن احمد بن دباس

یہ بغداد میں علم قرأت کے ماہرین کا استاد ہے۔ ابو کرم شہر زوری کے حوالے سے جو قرأت نقل کی گئی ہے، اُس کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے، اس نے ہمدان کا سفر کیا تھا اور ابو العلاء عطار سے تلاوت سیکھی تھی پھر یہ موصول گیا تھا اور اس نے قرطبی سے علم قرأت

کے احکام نوٹ کیے تھے۔

۵۷۸۷۔ علی بن احمد، ابوالحسن بن مرتب

اس کا باپ جامع منصور میں صفیں سیدھی کیا کرتا تھا۔ اس نے ابوالحسن بن مہدی باللہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلفی اور موصل کے خطیب نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابوعلی بن شمیل، ابوالقاسم بن باقیہ کی صحبت میں رہا اور اس نے ان دونوں حضرات سے ان کے اشعار روایت کیے ہیں۔ ابوعلی بردانی کہتے ہیں: خطیب کے حوالے سے ایک جزء مجھ تک بھی پہنچا ہے جس میں مغفل نے اپنی ذات کے حوالے سے سماع کا دعویٰ کیا ہے اور سماع کی تاریخ 65 ہجری بیان کی ہے۔

۵۷۸۸۔ علی بن احمد ہاشمی، ابوہیجاء

میں نے شیخ ضیاء کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ اس نے شیخ ابوالوقت سے ابوجہم کے جزء کے سماع کا دعویٰ کیا تھا، اس روایت کے حوالے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ اس کا انتقال 609 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۷۸۹۔ علی بن احمد، ابوالحسن نعیمی

یہ حافظ الحدیث ہے، شاعر ہے اور صوری کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ نوجوانی میں یہ ہنوفات بکا کرتا تھا، اس پر حدیث ایجاد کرنے کا بھی الزام ہے، لیکن پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کی اور ثقہ ہونے کے راستہ پر گامزن ہوا۔

۵۷۹۰۔ علی بن احمد بن علی واعظ بن فضاض شروانی

اس نے ”اخبار الحلاج“ نام کی کتاب لکھی ہے، یہ انتہائی جھوٹا اور انتہائی شریر ہے۔ سلفی نے اس کتاب کا سماع سلیمان بن عبداللہ شروانی کے حوالے سے اس سے کیا تھا۔ پھر سلفی نے شروانی کو مولف کے ساتھ ملادیا اور پھر اس سے سماع کیا۔ سلفی کہتے ہیں: اس میں زیادہ تر اسانید ایسی تحریروں سے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۵۷۹۱۔ علی بن احمد حرانی مغربی

اس نے ایک تفسیر تصنیف کی اور اسے اپنے حقائق اور اپنی فکر کے نتائج کے ساتھ بھر دیا، یہ ایک شخص تھا جو تصوف کے فلسفے میں دلچسپی رکھتا تھا اور اس بات کا گمان رکھتا تھا کہ یہ علم حروف کے ذریعہ دجال کے نکلنے کے وقت اور سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے وقت کا بتا سکتا ہے۔ یہ وہ علوم اور یہ وہ حد بندیاں ہیں جن کی تعلیم اللہ کے رسولوں نے نہیں دیں، یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور انہیں خود بھی دجال کا خدشہ تھا۔ ہمارے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ، وهؤلاء الجهلة اخوتہ یدعون معرفۃ متی یخرج.

”اگر وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوا اور میں اُس وقت تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا“۔

لیکن یہ جاہل لوگ جو دجال کے بھائی ہیں، یہ اس بات کی معرفت کے دعویدار ہیں کہ انہیں پتا ہے کہ وہ کب نکلے گا؟ تو ہم اللہ تعالیٰ

سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ ابوالحسن حرانی کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ فضائل میں یہ قوی مشارکت رکھتا ہے، انتہائی بردبار تھا، اچھے اخلاق کا مالک تھا لیکن مجھے اس کے حوالے سے کسی روایت کا علم نہیں ہے۔ اس کا انتقال حماة میں 640 ہجری سے پہلے ہوا تھا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے!

۵۷۹۲۔ علی بن اسحاق بن زاطیا، ابوالحسن مخرمی

اس نے محمد بن بکار بن ریان، داؤد بن رشید اور ان دونوں کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عیسیٰ رجبی، ابو جعفر بن زیات اور سکری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ احمد بن منادی کہتے ہیں: یہ قابل تعریف نہیں ہے۔ اس کا انتقال 306 ہجری میں ہوا۔

۵۷۹۳۔ علی بن امیرک خزانی مروزی

یہ محدث اور کذاب ہے، اس نے زینب شعریہ سے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا، جس کی وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور اس کا مقصد پورا نہیں ہو سکا۔

۵۷۹۴۔ علی بن ایوب، ابوالقاسم کعمی

اس نے محمد بن یحییٰ زہری سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۵۷۹۵۔ غلی بن ایوب، ابوالحسن قتی بن ساربان الکاتب

اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے تمیمی سے اُس کا دیوان سنا ہے اور ابوسعید سیرانی سے سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے سنا ہے: یہ رافضی تھا، اس کا انتقال 403 ہجری میں ہوا۔

۵۷۹۶۔ علی بن بذیمہ حرانی

یہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے سعید بن جبیر، مجاہد اور ابوعبیدہ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ، ثوری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ تحسین معین، امام ابوزرعہ، عجل، امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے لیکن شیعوں کے اکابرین میں سے ایک ہے۔ جو زبانی کہتے ہیں: یہ علانیہ طور پر حق سے بھٹکا ہوا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔)

۵۷۹۷۔ علی بن بشری دمشقی عطار

عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: خیشمہ کے بارے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۵۷۹۸۔ علی بن ابوبکر (ت، ق) اسفذنی رازی

یہ پرہیزگار اور عبادت گزار شخص ہے۔ اس نے ابن اسحاق اور ہمام بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن حمید اور ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ قاسم بن زکریا بیان کرتے ہیں: ابن حمید رازی نے اس کے حوالے سے دس ہزار روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ”الکامل“ میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن ابوبکر کے حوالے سے منقول روایات زیادہ تر مستقیم ہیں۔ مجھے اس کے حوالے سے اس کے علاوہ کوئی روایت پتا نہیں چل سکی پھر انہوں نے ایک ذکر کی ہے جس کی سند میں اس نے غلطی کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ صدوق ہے۔

۵۷۹۹۔ علی بن بشیر اموی

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں؛ ابوشخ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۵۸۰۰۔ علی بن بلال مہلمی

ابو محمد بن غلام زہری کہتے ہیں: یہ قابل تعریف نہیں تھا؛ یہ فرض کی طرف دعوت دینے والا شخص تھا۔ اس نے اسحاق بن محمد بن مروان سے روایات نقل کی ہیں۔ سہمی کہتے ہیں: میں نے ابوالحسین بن عسکان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: علی بن بلال نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی روایات ہونے کا احتمال نہیں رکھتی ہیں۔

۵۸۰۱۔ علی بن ثابت دہان (ق)

یہ ایک بزرگ محدث ہے جو عوفان کا معاصر ہے؛ یہ صدوق ہے؛ لیکن معروف شیعہ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ درمیانے درجہ کا شخص تھا اور غالی شیعہ نہیں تھا۔ اس نے ابوبکر ہشلی سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۰۲۔ علی بن ثابت (د، ت) جزری ابو احمد

اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی؛ اس نے جعفر بن برقان اور ابن عون سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد، حسن بن عرفہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے؛ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نوادر نقل کرنے والا شخص ہے اور روحانی اعتبار سے سب سے زیادہ ہلکا شخص ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور یہ میرے نزدیک سوید بن عبدالعزیز سے زیادہ محبوب ہے۔

۵۸۰۳۔ علی بن جابارہ قزوینی

اس نے ابودنیائش سے روایات نقل کی ہیں؛ یہ کوئی چیز نہیں ہے اور کذاب ہے۔ سعید بخیری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۸۰۴۔ علی بن جعد (خ، د) ابو الحسن جوہری

یہ حافظ الحدیث اور ثبت ہے؛ شعبہ اور ابن ابوذنب اور ایک گروہ کے آخری شاگردوں میں سے ایک ہے؛ یہ ان حضرات سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں میں سے سب سے آخری شخص ہے اور اس سے سب سے زیادہ روایات ابوالقاسم بخوی نے نقل کی ہیں۔ امام مسلم نے اس سے بہت سی روایات کا سماع کیا ہے؛ لیکن اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

حالانکہ یہ اُن کے مشائخ میں سے اکابر لوگوں میں ایک ہے جن سے اُن کی ملاقات ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بدعت پائی جاتی تھی۔ تو بہ کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے میں نے اس پر سختی کا معاملہ نہیں کیا۔ جو ز جانی کہتے ہیں: وہ بدعت کے علاوہ کسی اور چیز میں ملوث ہوا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں: یہ ”ثقتہ“ ہے لیکن جہمی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک امام احمد بن حنبل کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اس سے استفادہ نہیں کرنے دیا۔ یہ روایت بھی منقول ہے کہ اس نے ساٹھ سال تک ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن روزہ ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی روایات میں کوئی منکر روایت نہیں دیکھی ہے، جبکہ کسی ثقہ نے اس سے حدیث روایت کی ہو۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابونضر ہاشم بن قاسم سے زیادہ مثبت ہے۔

۵۸۰۵۔ علی بن جعفر (ت) بن محمد صادق

اس نے اپنے والد (امام جعفر صادق) اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالعزیز اوہبی، نصر بن علی جہضمی، احمد بزی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں جو میری کتاب کی شرط پر پورے نہیں اُترتے، تاہم میں نے کسی بھی شخص کو اسے کمزور قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے، البتہ اس کی نقل کردہ حدیث انتہائی منکر ہوتی ہے جسے امام ترمذی نے نہ تو صحیح قرار دیا ہے اور نہ ہی حسن قرار دیا ہے۔

اور اُنہوں نے وہ روایت نصر بن علی کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے اس کے بھائی امام موسیٰ کاظم، اس کے والد امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کا اجداد سے نقل کی ہے:

من احبنی۔ ”جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔“

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام موسیٰ کاظم کے حوالے سے اُن کے والد (امام جعفر صادق) کے حوالے سے اُن کے والد امام باقر کے حوالے سے اُن کے والد امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین فقال: من احبنی واحب ہذین وابویہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو شخص مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت صرف اسی سند کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۸۰۶۔ علی بن جمیل رقی

اس نے جریر بن عبدالحمید اور عیسیٰ بن یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
لا يؤذن لكم من يدغم الهاء .

”ایسا کوئی شخص تمہارے لیے اذان نہ دے جو ”باء“ کا ادغام کرتا ہو۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما عرج بي الى السماء رايت على ساق العرش مكتوبا: لا اله الا الله، محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابو بكر الصديق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورين.

”جب مجھے آسمان کی طرف معراج کروائی گئی تو میں نے عرش کے پائے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں، ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین۔“

ایک مجہول شیخ نے اس کی متابعت کی ہے جس کا نام معروف بن ابو معروف بلخی ہے اور اس نے یہ روایت جریر سے نقل کی ہے۔

۵۸۰۷۔ علی بن جند

اس نے عمرو بن دینار سے روایات نقل کی ہیں اس کا شمار اہل طائف میں کیا گیا ہے۔ مسد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ”مجہول“ ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا دخلت بيتك فسلم على اهل بيتك يكثر خير بيتك.

”جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اس سے تمہارے گھر میں بھلائی زیادہ ہوگی۔“

۵۸۰۸۔ علی بن حاتم، ابو معاویہ

یہ ”مجہول“ ہے اور اس نے منکر اقوال نقل کیے ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں:

وقفوهم انهم مسؤولون - قال: عن ولاية علي

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور انہیں ٹھہرا دو! ان سے حساب لیا جائے“ مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی ولایت کے بارے میں ان سے حساب لیا جائے گا (کہ وہ اسے مانتے تھے یا نہیں مانتے تھے)۔

یہ روایت ابن فراء نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۸۰۹۔ علی بن حذور (ق)

اس نے اصغ بن نباتہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: کسی

بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کرے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کا نام تدریس کے طور پر نقل کرتے ہوئے اسے علی بن ابوفاطمہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ یونس بن بکر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے ابن کلیب کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یا علی، طوبی لمن احبک وصدق فیک، وویل لمن ابغضک وکذب فیک.

”اے علی! اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو تم سے محبت رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں سچا موقف رکھتا ہے اور اُس شخص

کے لیے بربادی ہے جو تم سے بغض رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں جھوٹی بات کہتا ہے۔“

یہ روایت جھوٹی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ کوفہ کے شیعہ حضرات میں سے ایک تھا اور اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح

ہے۔

۵۸۱۰۔ علی بن حسان رمی

یہ مطین کا شاگرد ہے، ابو خازم بن فراء کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابو القاسم تنوخی کہتے ہیں: اس کا انتقال ذوالحجہ کے مہینہ میں 383 ہجری میں ہوا، اس کی پیدائش 284 ہجری یا 283 ہجری میں ہوئی تھی۔

۵۸۱۱۔ علی بن حسن بن یعمر سامی

اس نے سعید بن ابوعروہ اور امام مالک سے جبکہ اس سے ربیع بن سلیمان مرادی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے البتہ تعجب کے اظہار کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

احمد بن سعد بن ابومریم کہتے ہیں: ہم یحییٰ بن معین کے ساتھ مختلف مشائخ کے پاس آتے جاتے رہے تو ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ علی بن حسن سامی کی طرف بھی گئے تو ایک شخص نے اُن سے کہا: اس نے عبد اللہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیبین مع الشاہد.

”نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔“

تو یحییٰ نے کہا: ہمارے لیے اتنی پریشانی ہی کافی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس متوشح ببرد حبرة، فسلم عن يمينه،

وعن شماله.

”نبی اکرم ﷺ نے جو آخری نماز ادا کی وہ آپ نے بیٹھ کر ادا کی تھی، جس میں آپ نے ایک حمری چادر کو تو شیخ کے طور پر

اڑھا ہوا تھا، آپ نے اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا تھا۔“

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
 احب الخلق الى الله الشاب الحدث في صورة حسنة، جعل شبابه وجماله لله وفي طاعة الله، يباهي
 به الرحمن ملائكته.

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مخلوق وہ نوجوان ہے جو کم عمر ہو اور اُس نے اپنی خوبصورتی اور اپنی جوانی کو اللہ کی
 اطاعت میں بسر کیا ہو، اُس کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشيب في مقدمه الراس يمين، وفي العذارين أسحاء، وفي الذوائب شجاعة، وفي القفا شؤم اولؤم.

”سر کے آگے والے حصے میں سفید بال برکت ہیں اور کنپٹیوں پر سفید بال سخاوت ہیں اور ٹھوڑی پر سفید بال بہادری ہیں اور
 گدی پر سفید بال نحوست ہیں۔“

یہ روایت جھوٹی ہے اُس کی ملاقات عبید اللہ نامی راوی سے نہیں ہوئی یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يا علي، ما من عبد صلى ليلة النصف مائة ركعة بالف قل هو الله احد الا قضى الله له كل حاجة
 طلبها.. الحديث بطوله.

”اے علی! جو بھی بندہ نصف رات کے وقت ایک سو رکعت ادا کرے جن میں ایک ہزار مرتبہ سورہ اِخْلَاص کی تلاوت کرے تو
 اللہ تعالیٰ اُس کی ہر اُس حاجت کو پورا کر دے گا جو وہ مانگے گا۔“

یہ روایت جھوٹی ہے اور علی نامی اس راوی کا شمار متروکین میں کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے!

۵۸۱۲- علی بن حسن نسوی

اس نے مبشر بن اسماعیل اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ
 روایات اُلٹ پلٹ دیتا تھا جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۸۱۳- علی بن حسن بن جعفر بن کریب

اس نے باغندی سے روایات نقل کی ہیں اُس پر حدیث ایجاد کرنے اور جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ ویسے یہ حافظ الحدیث بھی تھا اور
 عالم بھی تھا۔ یہ ابوالحسین عطار مخزومی ہے۔ اس نے حامد بن شعیب اور باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے دجل پر احادیث داخل کی
 تھیں یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے۔ اس کا انتقال 376 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱۴- علی بن حسن مکتب

یہ علی بن عبدہ ہے جس نے یحییٰ القطان سے روایات نقل کی ہیں یہ کذاب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
ان الله تعالى ليتجملی للناس عامة ويتجملی لابی بکر خاصة.

”اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے لیے عام تجلی ظاہر کرے گا اور ابو بکر کے لیے خاص تجلی ظاہر کرے گا۔“

تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اس بیچ آدمی نے قطان کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ علی بن ابوالحسن ہے اور اس کے باپ کا والد عبدہ بن قتیبہ تسمی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت محمد بن مسیب ارغیانی نے اس سے نقل کی ہے۔ اس بات کو ابن عدی نے اپنی کتاب ”اکامل“ میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۸۱۵۔ علی بن حسن بن احمد خزاز

امام دارقطنی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۱۶۔ علی بن حسن کوفی (ت)

اس نے اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ محبوب بن محرز اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۸۱۷۔ علی بن حسن صفار

اس نے وکیع بن جراح سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس پر یہ حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً۔

”جو شخص میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کر لے“

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۵۸۱۸۔ علی بن حسن، ابوالحسن جراحی قاضی

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی کہتے ہیں: اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بغداد کے اکابر علماء میں سے ایک تھا۔ عتقی کہتے ہیں: یہ حدیث میں تساہل سے کام لیتا

تھا۔ اس کا انتقال 376 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱۹۔ علی بن حسن بن بندار استرآبازی

اس نے خیشمہ طرابلسی سے روایات نقل کی ہیں، محمد بن طاہر نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۸۲۰۔ علی بن حسن ذہلی افسس

یہ نیشاپور کا شیخ ہے، اس نے سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حامد بن شرقی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ حاکم کہتے ہیں: ہمارے شہر میں یہ اپنے زمانے کا شیخ تھا۔

۵۸۲۱۔ علی بن حسن کلبی

اس نے یحییٰ بن ضریس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس میں خرابی کی جڑ شاید یہی شخص ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا علی، سالت اللہ فیک ان یقدمک فابی علی الا ابا بکر۔

”اے علی! میں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ تمہیں مقدم کر دے، لیکن اُس نے ابو بکر کے علاوہ کسی اور کو مقدم کرنے سے انکار کر دیا“۔

۵۸۲۲۔ علی بن حسن بن علی شاعر

اس نے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس کے حوالے سے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے، اُس کا متن یہ ہے:

”ابو بکر کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی“۔

۵۸۲۳۔ علی بن حسن خسرو جردی

اس نے یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۲۴۔ علی بن حسن رازی

ایک قول کے مطابق اس کا نام علی بن حسین ہے۔ اس نے ابو بکر بن انباری سے روایات نقل کی ہیں۔ عبید اللہ ازہری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: ابن رازی ایک غریب و راق تھا، یہ ہمارے ساتھ ابو حیویہ سے سماع میں شریک ہوا تھا۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: یہ ذہاب الحدیث ہے اور کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۵۸۲۵۔ علی بن حسن طرسوسی

یہ ایک صوفی ہے جس نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے ایک حکایت ایجاد کی ہے جو صوفیاء کے احوال کی تعریف کے بارے میں ہے، اسے متقی نے روایت کیا ہے۔

۵۸۲۶۔ علی بن حسن بن قاسم ابو حسن

یہ ایک شیخ ہے جس نے طبرانی اور ابن عدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اہوازی نے روایات نقل کی ہیں، اس نے جھوٹی

روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۲۷۔ علی بن حسن بن صقر صانع

یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور شاعر ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث چوری کرتا تھا۔ اس نے ابوالحسن اہوازی کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں۔ اس نے مشائخ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کر کے بیان کی ہیں۔

۵۸۲۸۔ علی بن حسن صقلی قزوینی

اس نے ابو بکر قطعی سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 406 ہجری میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ عطیہ اندکی کہتے ہیں: اس نے اُن کے حوالے سے اسانید کو اُلٹ پلٹ دیا تھا۔

۵۸۲۹۔ علی بن حسین

اس نے عمر بن عبدالعزیز اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے مفضل بن لاحق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ خارجی تھا۔

۵۸۳۰۔ علی بن حسین (عو) بن واقد مروزی

یہ صدوق ہے۔ اس نے اپنے والد ابو حمزہ سکری اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسحاق، محمود بن غیلان، ابودرداء بن نمیب اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مرجئی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔

۵۸۳۱۔ علی بن حسین ابوالفرج اصہبانی اموی

یہ کتاب ”اللاغانی“ کا مصنف ہے، یہ شیعہ ہے اور اموی دور کے بارے میں یہ نادر حدیث کا مالک ہے۔ علم تاریخ اور لوگوں کے حالات، شاعری، موسیقی کے بارے میں معرفت اس پر آ کر ختم ہو گئی تھی اور اس نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ اس نے علم کے حصول کا آغاز 300 ہجری کے آس پاس کیا تھا اور ایسی روایات نوٹ کی ہیں کہ جن کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی۔ بظاہر یہ صدوق لگتا ہے۔ ابوالفتح بن ابوالفوارس کہتے ہیں: یہ انتقال سے پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اس کا انتقال ذوالحجہ کے مہینہ میں 356 ہجری میں ہوا اس کی پیدائش 284 ہجری میں ہوئی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا سب سے زیادہ بزرگ استاد مطین اور محمد بن جعفر قات ہے اور اس کے شاگردوں میں سے آخری فرد علی بن احمد راز ہے اس کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ یہ بہت حاضر جواب تھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ شیخ ابو محمد حسن بن حسین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوالفرج اصہبانی سب سے بڑا جھوٹا تھا، اس نے بہت سے صحیفے خریدے ہوئے تھے اور اُن صحیفوں کے حوالے سے اس کی روایات نقل ہوتی تھیں، علوی اور ابوالحسن ہی یہ کہتے ہیں: ابوالفرج

اصہبانی سے زیادہ قابل اعتماد اور کوئی شخص نہیں ہے۔

۵۸۳۲۔ علی بن حسین رضانی

یہ جعابی کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے حدیث ایجاد کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی کہ اس نے مشائخ کی طرف کس طرح کی روایات منسوب کی ہیں۔ پھر انہوں نے کچھ روایات درج کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ حالت علی بن حسن بن کریب کی تھی، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۸۳۳۔ علی بن حسین علوی حسینی شریف مرتضیٰ

یہ علم کلام کا ماہر، ارضی اور معتزلی تھا اور صاحب تصانیف تھا۔ اس نے سہل دیباجی، مرزبانی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علویوں کی حکومت کا نگران بنا تھا اور اس کا انتقال 436 ہجری میں اکیاسی برس کی عمر میں ہوا۔ اس پر یہ الزام عائد ہے کہ اس نے کتاب ”نہج البلاغہ“ ایجاد کی ہے۔ اسے علوم میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ جو شخص نہج البلاغہ کا مطالعہ کرے گا، اسے اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ اس کی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت جھوٹی ہے اور اس کتاب میں بڑی صراحت کے ساتھ دوسرے حضرات ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھی کہا گیا ہے اور ان کی شان کم کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں تناقض پایا جاتا ہے اور رقیق چیزیں ہیں اور ایسی عبارات ہیں کہ جس شخص کو بھی قریش سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام کی معرفت حاصل ہوگی اور دیگر حضرات کے بارے میں پتہ ہوگا وہ اس بات کا یقین کر لے گا کہ اس کتاب کے اندر زیادہ تر مندرجات جھوٹے ہیں۔

۵۸۳۴۔ علی بن حسین

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن جریر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: بشر بن مفضل نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہ شخص خارجی تھا۔ ایک جگہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ علی بن حسین بن مالک بن خشاش غزیری ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے یہ خارجیوں کے نظریات رکھتا تھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ یہ مکہ سے چلا گیا تھا۔

۵۸۳۵۔ علی بن حفص (م، د، ق، س) مدائنی

اس نے شعبہ اور حریر بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ شباہ سے زیادہ محبوب ہے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ ”ثقفہ“ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۵۸۳۶۔ علی بن حکم (عو) بنابی بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو عثمان نہدی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ ”ثقفہ“ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۸۳۷۔ علی بن حماد بن سکن

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۸۳۸۔ علی بن حمدان ساوی

اس نے محمد بن عبد اللہ جو بیاری سے روایات نقل کی ہیں، امام مالک فرماتے ہیں کہ پھر اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور ایک دوسری سند میں یہ وہی ہیں۔

۵۸۳۹۔ علی بن ابو جملہ

یہ ضمیر بن ربیعہ کا استاد ہے۔ مجھے اس میں کسی حرج کا علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا ہے کہ اُس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو، معاملہ کے اعتبار سے یہ صالح ہے۔ البتہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی اس کے ثقہ ہونے کے باوجود اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۸۴۰۔ علی بن حمید سلولی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعة فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما احد باكتب من احد، ولا عامر بامطر من عامر..

”کوئی شخص زیادہ کمائی کر کے دوسرے انسان سے مال زیادہ نہیں کر سکتا (وہی ملے گا جو مقدر میں ہے) اور نہ ہی کسی سال میں کسی دوسرے سال سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔“

یہ حدیث انتہائی غریب ہے۔

۵۸۴۱۔ علی بن خضر سلمی دمشق

اس نے تمام رازی سے روایات نقل کی ہیں۔ عبد العزیز کتانی کہتے ہیں: اس نے ایسی اشیاء روایت کی ہیں جن کا اس نے سماع نہیں

کیا اور نہ ہی اسے اُن کی اجازت ملی۔ یہ بہت زیادہ اختلاط کا شکار ہوا تھا۔ اس کا انتقال 455 ہجری میں ہوا۔

۵۸۴۲۔ علی بن خلف مصری

مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ابن یونس کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۵۸۴۳۔ علی بن داؤد (ق) قنطری

یہ صالح الحدیث ہے۔ اس نے سعید بن ابومریم سے روایات نقل کی ہیں، تاہم اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے اسی لیے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن حبان اور خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ، محمد بن خالد اور صفار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۴۴۔ علی بن داؤد

اس نے محمد بن زیاد میمون سے جبکہ اس سے جعفر بن ابوعثمان طیالسی نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۸۴۵۔ علی بن ربیعہ قرشی

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۴۶۔ علی بن ربیع

اس نے بہز بن حکیم کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد، ان السقط لیظل محبطنًا علی باب الجنة، فیقال: ادخل. فیقول: انا وابوای، فیقال: انت وابواک.

”سیاہ رنگ والی بچہ پیدا کرنے والی عورت ایسی خوبصورت عورت سے زیادہ بہتر ہے جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور نامکمل بچہ جنت کے دروازہ پر ٹھہر جائے تو اُس سے کہا جائے گا: تم اندر چلے جاؤ! تو وہ کہے گا: میرے ساتھ میرے ماں باپ بھی جائیں گے تو اُس سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ چلے جاؤ“۔

یحییٰ بن درست نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب اس راوی کے حوالے سے منکر روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کے ذریعہ استدلال باطل ہو گیا۔

۵۸۴۷۔ علی بن زید

یہ بقیہ کا استاد ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ استفادہ کرنے میں یہ بقیہ کی مانند ہے ہر سچے جھوٹے سے نقل کرنے میں۔

۵۸۴۸۔ علی بن زرارہ

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۵۸۳۹- علی بن زیاد یمامی

اس نے عمر مہ بن عمار سے روایات نقل کی ہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ سعد بن عبد الحمید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۵۰- علی بن زید بن جدعان (م، عمو)

یہ علی بن زید بن عبد اللہ بن زہیر ابو ملیکہ بن جدعان ابو حسن قرشی تمیمی بصری ہے جو تابعین کے علماء میں سے ایک ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ابو عثمان نہدی اور سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ عبد الوارث اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ جریری کہتے ہیں: بصرہ کے فقہاء تین آدمی ہوئے ہیں اور تینوں نابینا تھے: قتادہ علی بن زید اور اشعث حدانی۔ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو ہم نے علی بن زید سے کہا: آپ اُس کی جگہ پر بیٹھ جائیں۔ موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے کہا: وہیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ علی بن زید روایات یاد نہیں کرتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: وہیب کی یہ حیثیت کہاں ہے کہ وہ علی کے ساتھ بیٹھ سکے کیونکہ وہ تو خواص کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ شعبہ کہتے ہیں: علی بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی جو بہت زیادہ موقوف احادیث کو مرفوع بیان کرنے والا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: علی نے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ہمارے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حماد بن زید کہتے ہیں: علی بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی جو حدیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا۔ فلاس بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان علی بن زید کی حدیث سے احتیاط کیا کرتے تھے۔ یزید بن زریج بیان کرتے ہیں: علی بن زید رافضی تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اتنا قوی نہیں ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ دوسری جگہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ میرے نزدیک ابن عقیل اور عاصم بن عبید اللہ سے زیادہ محبوب تھا۔ احمد علی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا اور قوی نہیں ہے۔ امام بخاری اور امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور یہ میرے نزدیک یزید بن ابوزیاد سے زیادہ محبوب ہے۔ فسوی کہتے ہیں: جب یہ زیادہ عمر کا ہو گیا تو اختلاط کا شکار ہو گیا۔ ابن خزمیرہ کہتے ہیں اس کے حافظہ کی خرابی کی وجہ سے میں اس سے استدلال نہیں کروں گا۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان ملك الروم اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منشفة من سندس فلبسها، فكانى انظر اليها عليه، فقال اصحابه: يا رسول الله، نزلت عليك من السماء! فقال: وما يعجبكم من هذه، فوالذى نفسى بيده لنديل من مناديل سعد فى الجنة خير من هذه.

ثم بعث بها الى جعفر فلبسها. فقال: انى لم ابعث اليك بها لتلبسها. قال: فما اصنع بها! قال ابعث بها الى اخيك النجاشى.

”روم کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے ریشم کا بنا ہوا روم بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے زیب تن کیا، نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک پر اُس کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ کے صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آسمان سے آپ پر نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ تمہیں اچھی لگی ہے! اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد کو ملنے والے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔ پھر آپ نے یہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھجوائی تو انہوں نے اسے پہن لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس نہیں بھجوائی کہ تم اسے پہن لو۔ انہوں نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ اپنے بھائی نجاشی کو بھجوادو۔“

امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اس راوی کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا رايتهم السود قد اقبلت من خراسان فاتوها ولو حبوا على الثلج، فان فيها خليفة المهدي.
”جب تم سیاہ فام لوگوں کو دیکھو کہ وہ خراسان کی طرف سے آگئے ہیں تو تم اُن کے پاس چلے جاؤ خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیونکہ اُن کے درمیان خلیفہ مہدی ہوگا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: میرے خیال میں یہ روایت منکر ہے۔ اس روایت کو ثوری اور عبد العزیز بن مختار نے خالد حذاء کے حوالے سے ابو قلابہ سے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما ت رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: الحقي بسلفنا الصالح عثمان بن مظعون.
قال: وبكت النساء فجعل عمر يضربهن بسوطه، فقال: دعهن يا عمر، واياكن ونعيق الشيطان مهبا
يكن من العين والقلب فمن الله الرحمة. ومهبا كان من اليد واللسان فمن الشيطان. وقعد على القبر
وفاطمة الى جنبه تبكي، فجعل يسح عيني فاطمة بثوبه.

”نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے پہلے گزر جانے والے نیک ساتھی عثمان بن مظعون سے جا لو۔ راوی کہتے ہیں: خواتین نے رونا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کوڑے کے ذریعہ انہیں ڈانٹا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو! (پھر آپ نے خواتین سے فرمایا:) تم شیطان کی طرح آوازیں نکالنے سے بچنا، کیونکہ آنکھ اور دل کی تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہوتی ہے اور ہاتھ اور زبان کے ذریعہ تکلیف کا اظہار شیطان کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ قبر پر بیٹھ گئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں تو آپ نے اپنے کپڑے کے ذریعہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں پونچھیں۔“

یہ روایت منکر ہے اور اس میں یہ بات ذکر ہونا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دفن کے وقت پاس موجود تھیں یہ درست نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ليدخلن اهل الجنة الجنة جردا مردًا بيضا، جعادا مكحلين، ابناء ثلاث وثلاثين، وهم على خلق

آدم، ستین ذراعا فی سبعة اذرع.

”عنقریب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے، اُن کی داڑھی مونچھ نہیں ہوگی، وہ گورے چٹے ہوں گے، اُن کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور اُن کی عمر یوں ہوگی جیسے تینتیس سال کا آدمی ہوتا ہے، اُن کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اور سات ہاتھ چوڑائی ہوگی۔“

ابو عمر بیان کرتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے کہ علی بن زید کے حوالے سے میں نے ایک بڑی تحریر نوٹ کی تھی، لیکن پھر میں نے اُس سے بچتے ہوئے اُسے ترک کر دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ شروع سے ہی کمزور ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

انها تثلث بهذا البيت وابو بكر يقضي: وابيض يستسقى الغمام بوجهه * ربيع اليتامى عصمة
للارامل فقال ابو بكر: ذاك والله رسول الله صلى الله عليه وسلم.

”اُنہوں نے یہ شعر پڑھا، جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کوئی کام کر رہے تھے:

”اور وہ گورے چٹے جن کے چہرے کی برکت کی وجہ سے بارش کے نزول کی دعا کی جاتی ہے، وہ یتیموں کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں اور بیوہ عورتوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔“

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ (سن کر) کہا: یہ تو اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، (یعنی یہ شعر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے)۔

۵۸۵۱- علی بن زید بن عیسیٰ

اس نے یعقوب فسوی کے حوالے سے لطیف سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤتى يوم القيامة بشيخ ترعد فرائصه وتصطك ركبته.

”قیامت کے دن ایک بوڑھے کو لایا جائے گا، جس کے اعضاء کانپ رہے ہوں گے اور اُس کے گھٹنے بل رہے ہوں گے۔“

اُس کے بعد اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: اس میں خرابی کا الزام اس راوی پر ہے یا محمد بن حسین بکری پر ہے۔

۵۸۵۲- علی بن ابوسارہ (س)

اس نے مکحول اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کی جس حدیث کو منکر قرار دیا گیا

ہے، اُس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من حمل احد قوائم السريبر حط الله عنه اربعين كبيرة.

”جو شخص (میت کے) پلنگ کے کسی ایک کنارے کو کندھا دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کرے گا۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بعث النبي صلى الله عليه وسلم رجلا الى رجل من فراعنة العرب ان ادعه الى الله. فقال: يا رسول الله، انه اعنى من ذلك. قال: فاذهب اليه فادعه. فاتاه، فقال: يدعوك رسول الله صلى الله عليه وسلم (الى الله). فقال: اييه. وما الله؟ امن ذهب او من فضة او من نحاس؟ فرجع الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره. فقال: قد اخبرتك انه اعنى من ذلك. قال: ارجع اليه فادعه. فرجع اليه فادع عليه الكلام، فرد كجوابه الاول.

فرجع فقال: ارجع فادعه. فاتاه الثالثة - قال: فبينما هو يراجعه اذ بعث الله سحابة حياال راسه رعدت فوقعت منها صاعقة فذهبت بقحف راسه، فانزل الله تعالى: ويرسل الصواعق فيصيب بها من يشاء، وهم يجادلون في الله وهو شديد المحال.

”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو عرب کے فرعونوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی طرف بھیجا کہ تم اُسے اللہ کی طرف دعوت دو! تو اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ اس سے روگردانی کرے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دعوت دو! وہ اُس کے پاس گیا اور بولا: اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی ہے تو اُس نے کہا: ہیں! اللہ کون ہے؟ کیا وہ سونے سے بنا ہوا ہے یا چاندی سے بنا ہوا ہے یا تانبے سے بنا ہوا ہے؟ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا، اُس نے عرض کی: میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ یہ آگے سے بدتمیزی کا مظاہرہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دوبارہ اُس کے پاس جاؤ اور اُسے دعوت دو۔ وہ دوبارہ اُس کے پاس گیا، اُس شخص نے وہی کلام دوبارہ کیا۔ تو وہ پہلا جواب لے کر واپس آیا جب وہ واپس آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پھر جاؤ اور اُسے دعوت دو۔ جب وہ تیسری مرتبہ اُس کے پاس آیا تو اسی دوران کہ وہ اُس کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کے سر کے عین سامنے ایک بادل بھیجا، وہ بادل کڑکا، اُس سے بجلی نکلی اور اُس شخص کے سر کا اگلا حصہ اڑ گیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”اور وہ بجلی کو بھیجتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گرا دیتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور وہ زبردست قوت والا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

دخل رجل على النبي صلى الله عليه وسلم ابيض الراس واللحية، فقال: الست مسلما؟ قال:

بلی قال: فاخضب.

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خضاب لگاؤ۔“

۵۸۵۳- علی بن سالم بصری

اس نے علی بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: الجالب مرزوق، والمحتکر ملعون۔

”تجارت کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔“

ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۵۸۵۴- علی بن سخت

احمد بن محمد حرانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس نے ایک تاریخ سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اُس سند کے راویوں پر ضعیف ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۵۸۵۵- علی بن سراج مصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور متقن ہے، لیکن یہ شراب پیا کرتا تھا۔ اس نے ابو عمیر بن نحاس رملی، یوسف بن بحر اور اُن کے طبقہ کے افراد سے مصر، شام اور عراق میں سماع کیا تھا، پھر اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں جمع و تصنیف کے کام میں مصروف ہوا۔ امام ابو بکر اسماعیلی اور ابو عمرو بن حمدان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث یاد کرتا تھا لیکن یہ شراب نوشی بھی کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 358 ہجری میں ہوا۔

۵۸۵۶- علی بن سعید بن بشیر رازی

یہ حافظ الحدیث ہے جس نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، یہ کچھ روایات کو نقل کرنے میں منفر د ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے جبارہ بن مغلس اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے سماع کیا ہے۔ جبکہ طبرانی، حسن بن رشیق اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ فہم رکھتا تھا اور حفظ کرتا تھا۔ اس کا انتقال 299 ہجری میں ہوا۔

۵۸۵۷۔ علی بن سعید رملی

اس نے ضمیر بن ربیعہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ اپنے معاملہ کے اعتبار سے مثبت ہے اور یہ صدوق ہونے کی مانند ہے۔

۵۸۵۸۔ علی بن سہل نسائی ثم رملی

اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ولید بن مسلم اور ضمیر سے نقل کی ہے جبکہ اس سے امام ابو داؤد، امام نسائی، ابن جوصانہ روایات نقل کی ہیں جبکہ ابن ابوحاتم نے اجازت کے ساتھ روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ ایک مخلوق نے بھی نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۵۸۵۹۔ علی بن سعید بن شہریار رقی

اس نے محمد بن عبداللہ انصاری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غلطیاں بہت زیادہ کرتا ہے اور انتہائی غلط و ہم کا شکار ہوتا ہے۔

اس نے یزید بن ہارون کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تلقوا الدر فی افواه الکلاب.

”کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈالو۔“

یہ روایت یزید اور شعبہ نے کبھی نقل نہیں کی، یہ یحییٰ بن ابوعبیزار کے حوالے سے ابن مجاہد سے منقول ہے۔

۵۸۶۰۔ علی بن ابوسعید بن یونس مصری

اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے، اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ علم نجوم کا ماہر اور جادو گر تھا، اس نے ”الزنج الکبیر“ نامی کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کا انتقال 400 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا، اس کا والد حافظ الحدیث تھا۔

۵۸۶۱۔ علی بن سلمہ

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۵۸۶۲۔ علی بن سلیمان ازدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا قل هو الله احد، وامر القرآن، فقد قرأ ثلث القرآن.

”جو شخص سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کر لے تو گویا اُس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کر لی۔“

یہ روایت اس سے سلیمان بن احمد واسطی نے نقل کی ہے، درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس کی روایت

سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۵۸۶۳- علی بن سلیمان

اس نے کھول سے روایات نقل کی ہیں یہ ایک بزرگ ہے جس نے مصر میں روایات بیان کی تھیں اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۵۸۶۴- علی بن سلیمان بن ابورقاع

اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے جھوٹی روایات بیان کی ہیں یہ بات حافظ عبدالغنی بن سعید نے بیان کی ہے۔

۵۸۶۵- علی بن سوید

یہ یحییٰ حمانی کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق یہ معلیٰ بن ہلال ہے۔ حمانی نے تدلیس کے طور پر اس کا یہ

نام بیان کیا ہے۔

۵۸۶۶- علی بن شاذان

اس نے ابوبدر سکونی اور اس کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابوبکر شافعی اس

سے لاحق ہوئے تھے۔

۵۸۶۷- علی بن شبرمہ

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۶۸- علی بن شداد حنفی

یہ ”مجبول“ ہے۔

۵۸۶۹- علی بن صالح بن حنی

یہ حسن بن صالح کا بھائی ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ محمد بن ثنیٰ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن

مہدی کو علی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ چیز قدح کے دلالت نہیں کرتی ہے۔)

۵۸۷۰- علی بن صالح

اس نے ابن جریر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے؟)

۵۸۷۱- علی بن صالح

یہ قالینوں کا سوداگر تھا اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے جھوٹی روایت منقول ہے جو اس نے احمد بن سلامہ کی طرف

لکھ کر بھیجی تھی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

أئمة الخلافة من بعدى ابو بكر وعمر.

”میرے بعد خلافت کے امام ابو بکر اور عمر ہوں گے۔“

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام علی نامی اس راوی کے سر ہے کیونکہ اس کے علاوہ دیگر تمام راوی ثقہ ہیں۔

۵۸۷۲- علی بن صالح

یہ چادروں کا سوداگر تھا۔ اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن منیع نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۸۷۳- علی بن صقر سکری

اس نے سنن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور یہ عبداللہ بن صقر کا بھائی ہے۔

۵۸۷۴- علی بن ابوطالب قرشی بصری

یہ 200 ہجری کے بعد کا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے مہصم بن شداد اور موسیٰ بن عمیر سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عمار بن رجا اور محمد بن یحییٰ قطعی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۷۵- علی بن طبرخ

اس نے سعید بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے البتہ دیگر لوگوں نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۵۸۷۶- علی بن ابوطلمحہ (م، د، س)

اس نے مجاہد ابووداک اور راشد بن سعد سے روایات نقل کی ہیں اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر کا علم مجاہد سے حاصل کیا ہے لیکن پھر مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرسل طور پر ان روایات کو نقل کر دیا۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ”تاریخ حمص“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کے باپ کا نام سالم بن مخارق تھا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے آزاد کیا تھا۔ علی نامی اس راوی کا انتقال 143 ہجری میں ہوا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات منقول ہیں۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ تلوار کا قائل تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: معاویہ بن صالح اور سفیان ثوری نے اس سے احادیث روایت کی ہیں اس کا شمار اہل حمص میں کیا گیا ہے۔ دحیم بیان کرتے ہیں: علی بن ابوطلمحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر کا کوئی بھی حصہ نہیں سنا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معاویہ بن صالح نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک بڑی

قابل استفادہ تفسیر روایت کی ہے۔

۵۸۷۷- علی بن ظبیان (ق) عبسی

اس نے اسماعیل بن ابوخالد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اور امام ابوداؤد نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الدبر من الثلث

”مدبر غلام کو (مرحوم کے ترکہ میں سے) ایک تہائی حصہ میں سے آزاد کیا جائے گا۔“

علی بن ظبیان نے مجھ سے کہا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتا تھا، لیکن میرے ساتھیوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ ایک جماعت نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۵۸۷۸- علی بن عابس (ت) ازرق اسدی کوفی

اس نے علاء بن مسیب، لیث ابوسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جوزجانی، امام نسائی اور ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی غلطیاں فحش ہو گئی تھیں تو یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار پایا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يقولون في اول الصلاة: سبحانك اللهم، وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك، ولا اله غيرك وكان ابن مسعود يفعل ذلك.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں پڑھتے تھے: ”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لبا نزلت: وآت ذا القربى حقه - دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فاعطاها فذك.

”جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور تم قرابت داروں کو ان کا حق دو“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں باغ فدک دے دیا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر ایسی چیز کا

مطالبہ نہ کرتیں جو پہلے ہی اُن کی ملکیت اور اُن کے قبضہ میں تھی اور اس روایت کی سند میں علی کے علاوہ اور بھی ضعیف راوی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۵۸۷۹۔ علی بن عاصم (د، ق، ت) بن صہیب، ابوالحسن واسطی

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آل کا غلام ہے، اس کی پیدائش 105 ہجری میں ہوئی تھی۔ اس نے علم حدیث سے بھرپور استفادہ کیا تھا اور ایسی تحریریں لکھیں کہ جن کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی اور جو بکثرت ہیں۔ اس نے سہیل بن ابوصالح، حصین بن عبد الرحمن، بیان بن بشر اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد اور عبد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن میں آخری فرد حارث بن ابواسامہ ہیں۔ قدماء میں سے یزید بن زریج نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یعقوب بن شبیب کہتے ہیں: یہ دین دار اور نیک شخص تھا، بھلا اور پرہیزگار تھا اور انتہائی زیادہ احتیاط کیا کرتا تھا، تاہم اس کی غلطیوں کی کثرت اور خطاؤں کی وجہ سے منکر قرار دیا گیا۔ عباد بن عوام کہتے ہیں: یہ اپنی تحریروں کے حوالے سے روایات نقل کرتا تھا۔ وکج کہتے ہیں: ہم اسے بھلائی کے حوالے سے ہی جانتے تھے، اس لیے اس کی روایات میں سے مستند روایات کو حاصل کر لو اور غلط کو چھوڑ دو۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ فضیلت والے لوگوں کو کمتر سمجھتا تھا اور یہ خود خوشحال شخص تھا۔ احمد بن اعین کہتے ہیں: میں نے علی بن عاصم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے والد کی طرف ایک لاکھ درہم آئے تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ! کیونکہ میرے خیال میں تم ایک لاکھ احادیث نہیں سیکھ سکے ہو۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے اس سے استفادہ کیا ہے، اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی تھی، تاہم یہ مہتمم نہیں ہے۔ وکج کہتے ہیں: میں نے لوگوں اور ایک گروہ کو واسط میں علی بن عاصم کے حلقے میں پایا ہے، تو اُن سے کہا گیا: یہ غلطیاں کرتا ہے، تو انہوں نے کہا: اس کی غلطیوں کو چھوڑ دو۔ ذہلی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے علی بن عاصم کے بارے میں بات کی تو وہ بولے: حماد بن سلمہ بھی غلطیاں کرتے تھے، امام احمد نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے کہا کہ بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے لیکن ہم اُن سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

محمد بن منہال نے یزید بن زریج کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری ملاقات علی بن عاصم سے ہوئی تو انہوں نے خالد الخذاء کے بارے میں کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا، میں خالد کے پاس آیا اور اُن سے ان امور کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اُن سب روایات کو منکر قرار دیا۔

فلاس بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم میں ضعف پایا جاتا ہے لیکن اگر اللہ نے چاہا تو یہ اہل صدق میں سے ہوگا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ بعض اوقات علی بن عاصم کی محفل میں تیس ہزار لوگ شریک ہوا کرتے تھے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: ہم اسے جھوٹ کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے اور اس کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے، اس کا انتقال 201 ہجری میں ہوا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسکوا علی شینا، فانی لا احل الا ما احل اللہ فی کتابہ ولا احرم الا ما حرم اللہ فی کتابہ۔

”تم میرے حوالے سے کسی بھی چیز کو پکڑ کر نہ رکھو، کیونکہ میں صرف اسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور میں صرف اسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من يعمل سوءاً ایجز به - قال ابو بکر: یا رسول اللہ، نزلت قاصۃ الظهر. فقال: رحمک اللہ یا ابا بکر، الست تمرض؟ الست تحزن؟ الست تصیبک اللواء! فذلک تجزون.

”(جب یہ آیت نازل ہوئی:) ”جو شخص بُرائی کرے گا اُسے اس کا بدلہ مل جائے گا“، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو کمر توڑنے والی آیت نازل ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اے ابو بکر! کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں پریشانی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ تو یہ وہ چیز ہے جو تمہیں بدلہ دے دیا جاتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صلاة المغرب وتر صلاة النهار، فاوتروا صلاة الليل.

”مغرب کی نماز دن کی نماز کے وتر ہیں، تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کیا کرو۔“

ابن عدی نے اس کے حوالے سے یہ تمام روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اکل الطین ”جو شخص مٹی کھاتا ہے۔“

اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

فقد اکل من لحم الخنزیر . ”تو وہ خنزیر کا گوشت کھاتا ہے۔“

اور اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

ولا یبالی اللہ علی ما مات یهودیا او نصرانیا.

”تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ یہودی ہو کر مرتا ہے یا عیسائی ہو کر مرتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من اکل الطین واغتسل به فقد اکل لحم ابیہ آدم واغتسل بدمہ.

”جو شخص مٹی کھاتا ہے اور اُس کے ذریعہ غسل کرتا ہے تو گویا وہ اپنے جدا مجد حضرت آدم علیہ السلام کا گوشت کھاتا ہے اور اُن کے

خون کے ذریعہ غسل کرتا ہے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات اس سند کے حوالے سے جھوٹی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ممکن نہیں ہے کہ علی بن عاصم رضی اللہ عنہ نے ان دونوں احادیث کو بیان کیا ہو کیونکہ مجھے اس بات کا قطعی یقین ہے کہ انہوں نے یہ روایات بیان نہیں کی ہوں گی۔ ابن عدی پر حیرانگی ہوتی ہے کہ وہ اتنے بڑے حافظ ہیں لیکن ان سے یہ بات کیسے مخفی رہ گئی، کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں روایات عبدالقدوس نامی راوی کی ایجاد کردہ ہیں۔ پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرأ "یس" فی کل لیلة ابتغاء وجه الله غفر الله له.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے روزانہ رات کے وقت سورہ یسین کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا۔“

اسی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:

خلق الله الجنة عدن، وغرس اشجارها بیده، فقال لها: تکلمی. قالت: قد افلح المؤمنون.

”اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اپنے دست قدرت کے ذریعہ اُس کے درخت لگائے تو اُس نے اُس جنت سے کہا: تم کلام کرو! تو اُس نے عرض کی: مؤمن کامیاب ہو گئے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات بھی جھوٹی ہیں۔ ابن عدی نے یہ غلطی کی ہے کہ ان جھوٹی روایات کو علی کے حالات میں نقل کر دیا ہے جبکہ ان میں جھوٹ کا الزام العلاء نامی راوی کے سر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اراد ابو طلحة ان يطلق امر سلیم، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان طلاق امر سلیم لحوب، فکف.

”حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام سلیم کو طلاق دینا گناہ ہوگا“ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس سے باز آ گئے۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت منکر ہے اور نشانی نامی راوی صدوق ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں شکستگی تھی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: علی بن عاصم کے حوالے سے تقریباً تیس ایسی روایات منقول ہیں جو خالد الخذاء سے نقل کی ہیں اور ان روایات

کو اُس راوی کے حوالے سے اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ ابن سوقة کے حوالے سے اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

من عزی مصابا فله مثل اجرہ۔

”جو مصیبت کے شکار شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اُسے اُس کی مانند اجر ملتا ہے۔“

ضعیف راویوں نے اس روایت کی متابعت کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم علی پر جو تنقید کی جاسکتی ہے اُس میں سب سے زیادہ بلیغ روایت وہ ہے جو ابن سوۃ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے یہ اپنی ذات کے حوالے سے صدوق ہے اگرچہ یہ ضعیف ہے اور اس کے زمانے میں اسے بہت قدر و منزلت حاصل تھی۔

۵۸۸۰۔ علی بن عبد اللہ (خ دست س) بن جعفر ابو الحسن

یہ حافظ الحدیث ہے، مثبت ہے اور جلیل القدر علماء میں سے ایک ہے اور اپنے زمانے کا حافظ الحدیث ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور انہوں نے یہ بہت غلط کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابن ابوداؤد اور جمہیوں کی طرف مائل تھا اور اس کی نقل کردہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو مستقیم ہوگی۔ عبد اللہ بن احمد نے مجھ سے کہا ہے: میرے والد پہلے اس سے حدیث روایت کرتے ہیں لیکن پھر وہ اس کا نام لینے سے رُک گئے اور کہا کرتے تھے: ایک شخص نے ہمیں حدیث بیان کی اُس کے بعد انہوں نے اس کی حدیث کو بھی ترک کر دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم اس راوی کی نقل کردہ حدیث ”مسند احمد“ میں موجود ہے۔

ابراہیم حربی نے بھی اسے ترک کر دیا تھا اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ احمد بن ابوداؤد کی طرف میلان رکھتا تھا اور یہ اُس کے ساتھ اچھائی کیا کرتا تھا۔ اسی طرح امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی ہے اور اُس کی وجہ بھی یہی ہے۔ جس طرح امام ابو زرعة اور امام ابو حاتم نے اس کے شاگرد محمد سے روایت نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں یا نہیں ہیں؟ اس مسئلے کے بارے میں (اس کی رائے مختلف تھی)۔

عبد الرحمن بن ابو حاتم بیان کرتے ہیں: امام ابو زرعة نے علی سے روایت کو ترک اس لیے کر دیا تھا کہ انہیں اس کی طرف سے آزمائش کا شکار ہونا پڑا تھا اور میرے والد اس سے روایت اس لیے نقل کرتے تھے کیونکہ یہ اُس چیز سے لاتعلق تھا۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: ابن مدینی حدیث اور علل حدیث کی معرفت میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے لیکن امام احمد ان کا نام نہیں لیتے تھے اور ان کی احترام کے پیش نظر ان کی کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ابن ناجیہ اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے ابو عاصم کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن دینار کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

پھر سفیان بن عیینہ نے یہ کہا: لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں علی بن مدینی سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! میں نے اُن سے اُس سے زیادہ علم حاصل کیا ہے جتنا تم لوگوں نے مجھ سے حاصل کیا ہے۔ عباس عنبری کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ ابن مدینی کو وادی کے سانپ کا نام دیتے تھے۔

روح بن عبدالمؤمن کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن مدینی حدیث کے سب سے بڑے عالم تھا۔ عبید اللہ قواریری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لوگ علی بن مدینی سے محبت کی وجہ سے مجھے ملامت کرتے ہیں جبکہ میں نے اُن سے علم حاصل کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے کسی بھی بزرگ کی تحریر کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ میں نے اُس تحریر کے بارے میں سوال کے وقت دیکھے بغیر اُس سے استدلال کیا۔

ابو عباس سراج کہتے ہیں: میں نے ابو یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن مدینی جب بغداد آئے تو یحییٰ، احمد بن حنبل، معیطی اور دیگر لوگ اُن سے مناظرہ کرنے کے لیے آئے، جب ان کے درمیان کسی معاملہ میں کوئی اختلاف ہوتا تو علی اس بارے میں کلام کیا کرتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مدینی کو قرآن کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کے مسئلہ میں بہت زیادہ خوف تھا اور وہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کرتے تھے، اگرچہ اُنہیں بھلائی کے اظہار کا بھی بہت شوق تھا۔ احمد بن ابویثمہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جب علی بن مدینی ہمارے پاس آئے تو اُنہوں نے سنت کو ظاہر کیا اور جب وہ بصرہ گئے تو اُنہوں نے تشیع کو ظاہر کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے بصرہ میں اس کا اظہار اس لیے کیا تھا تاکہ لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کی طرف راغب کریں کیونکہ وہ لوگ عثمانی تھے۔ ابو عبید نے ابوداؤد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن مدینی اختلاف حدیث کے امام احمد بن حنبل سے بڑے عالم تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: میں نے جتنے بھی لوگوں کو پایا ہے اُن میں علل حدیث اور حدیث کے سب سے بڑے عالم علی بن مدینی تھے۔ اصمعی نے ابن مدینی سے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اسلام کو پست پشت ڈال دیا ہے۔ ابوبکر م اثرم کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ سے کہا: ابن مدینی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

فاکھة و ابا، فقال: ما الاب؟ ثم قال: لعمر الله، هذا التكلف، ايها الناس ما بين لكم فاعملوا به، وما لم تعرفوه فكلوه الى ربه.

”فاکھة و ابا“۔ پھر اُنہوں نے کہا: ابا سے مراد کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو تکلف ہے، اے لوگو! جو چیز تمہارے سامنے واضح ہو اُس پر عمل کرو اور جس کا تمہیں علم نہ ہو اُسے اللہ کے سپرد کر دو۔

اثرم بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابو عبد اللہ کے سامنے بیان کی تو اُنہوں نے کہا: اس میں یہ الفاظ ہیں: اُسے تم اپنے خالق کے حوالے کر دو۔ پھر اُنہوں نے کہا: یہ روایت جھوٹی ہے، ہم نے یہ روایت ولید کے حوالے سے نقل کی تھی۔ لیکن یہ چیز اس کے عالم کی طرف رجوع کرے گی۔

مروزی نے یہ روایت امام احمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس طرح کی صورت حال میں عالم کی طرف رجوع کیا جائے گا (یعنی اُس سے اس کا مطلب دریافت کیا جائے گا)۔

ابن مدینی کے تفصیلی حالات ”تاریخ بغداد“ میں منقول ہیں، شروع میں ان سے کچھ ہفوات کا ظہور ہوا تھا پھر انہوں نے اس سے توبہ کر لی تھی، یہ امام بخاری آپ کے لیے تو یہی کافی ہے، انہوں نے ابن مدینی کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے:

میں نے کبھی کسی کے سامنے خود کو چھوٹا محسوس نہیں کیا، صرف علی بن مدینی کے سامنے خود کو ایسا محسوس کیا ہے۔

اگر میں علی اور اُن کے شاگرد محمد کی حدیث کو ترک کر دوں اور اُن کے استاد عبد الرزاق عثمان بن ابوشیبہ ابراہیم بن سعد عفان ابان عطار اسراہیل ازہرسان بہز بن اسد ثابت بنانی جریر بن عبد الحمید کی روایات کو ترک کر دوں تو پھر تو ہم دروازہ بند کر دیں گے اور احادیث کا علم منقطع ہو جائے گا اور آثار ختم ہو جائیں گے اور زندقہ لوگ غالب آجائیں گے اور دجال نکل آئے گا۔ لیکن اے عقلی! کیا آپ کو عقل نہیں تھی آپ کس بنیاد پر کلام کرتے پھر رہے تھے؟ ہم نے اس طرز پر تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی پیروی کی ہے تاکہ ان حضرات پر ہونے والے اعتراضات کو دور کر سکیں اور ان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اُسے غلط ثابت کر سکیں۔ شاید آپ یہ بات نہیں جانتے کہ ان تمام حضرات میں سے ہر ایک طبقہ کے اعتبار سے آپ سے کہیں زیادہ ثقہ ہے بلکہ اور بھی بہت سے زیادہ ثقہ راویوں سے زیادہ ثقہ ہے۔ آپ کو اپنی کتاب میں ان کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کسی محدث کو شک کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ کون ثقہ اور کون ثبت ہے جس نے کوئی غلطی نہیں کی یا جو کوئی ایسی روایت نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی؟ بلکہ جب کوئی ثقہ اور حافظ شخص کچھ احادیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے اُس کا مرتبہ اور زیادہ بلند ہوتا ہے اُس کی حیثیت اور زیادہ مکمل ہوتی ہے اور یہ چیز اس پر زیادہ دلالت کرتی ہے کہ اُس نے احادیث کا علم زیادہ توجہ سے حاصل کیا ہے اور اپنے معاصرین کے مقابلہ میں کچھ ایسی چیزوں کو یاد رکھا ہے جس سے اُس کے معاصرین واقف نہیں تھے۔ البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی غلطی یا اُس کا وہم واضح ہو جائے جو کسی چیز کے بارے میں ہو۔ جب یہ چیز پتا چل جائے گی تو پھر اُس پہلی چیز کا جائزہ لیں جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جو اکابرین اور اصغرین ہیں اُن سے منقول ہے۔ اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سنت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ تو کیا اُن کے لیے یہ کہا جائے گا کہ اس حدیث کو نقل کرنے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی؟ یہی حال تابعین کا ہے اُن میں سے ہر ایک کے پاس ایسی روایات موجود ہیں جو دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ تو پھر اس سے غرض کیا ہے؟ اور اس اصول کے تحت علم حدیث میں کیا قاعدہ مقرر کیا جائے گا؟ اگر کوئی ثقہ اور متقن راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو کیا اُس روایت کو صحیح اور غریب قرار دیا جائے گا؟ اور اگر کوئی صدوق یا اُس سے کم درجہ کا راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو کیا اُسے منکر قرار دیا جائے گا۔ کسی راوی کا بکثرت روایات نقل کرنا جس میں لفظ یا سند کے حوالے سے اُس کی موافقت نہیں کی گئی یہ چیز اُسے متروک الحدیث قرار دیتی ہے؟ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص کہ جس میں کچھ بدعتی نظریات پائے جاتے ہیں یا جس نے آغاز میں کچھ غلطیاں کی تھیں یا کچھ گناہ کیے تھے تو اُس کے بارے میں ایسی مذمت کی جائے کہ جو اُس کی حدیث کو کمزور کر دے اور ثقہ کی شرائط میں یہ بات بھی شامل نہیں ہے کہ وہ معصوم عن الخطاء ہو لیکن یہ ایک فائدہ ہے جو ہم نے بہت سے ثقہ راویوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے جن میں کچھ نہ کچھ بدعت پائی جاتی تھی۔ جس کے آغاز میں معمولی سا وہم تھا اور یہ سب کچھ اُن کے علم کی وسعت کے باوجود تھا اور یہ بات جانی گئی تھی کہ دوسرا راوی اُن سے زیادہ راجح اور اُن سے زیادہ ثقہ ہے اُس وقت جب وہ اُن کے مقابلے میں اور اُن کے برخلاف روایات نقل کر رہے ہوں تو اشیاء کا وزن عدل اور پرہیزگاری کے ساتھ کرنا چاہیے۔

جہاں تک علی بن مدینی کا تعلق ہے تو حدیث نبوی کی علل کی معرفت اُن پر ختم ہے اور رجال پر تنقید کے اندر بھی انہیں کمال کی

معرفت حاصل ہے، اُن کا حافظہ انتہائی وسیع ہے اور اس معاملہ میں انہیں بڑی مہارت حاصل ہے، بلکہ اس پہلو کے اعتبار سے وہ اپنے زمانے کے یگانہ فرد ہیں۔ انہوں نے حماد بن زید کا زمانہ پایا ہے تصانیف مرتب کی ہیں وہ یحییٰ بن سعید القطان کے شاگرد ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ابن مدینی نے تقریباً 200 کتابیں تصنیف کی ہیں۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اُن کے انتقال سے دو ماہ پہلے کا ہے وہ یہ کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے۔

ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ علی بن مدینی نے منبر پر یہ بات کہی تھی: جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے یا اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں جاسکتا یا اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حقیقی طور پر کلام نہیں کیا تھا تو وہ شخص کافر ہوگا۔

عثمان دارمی کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص کافر ہے یعنی جو اس بات کا قائل ہو کہ قرآن مخلوق ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ شیخ ابو یوسف قلوبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن مدینی سے کہا: آپ جیسے صاحب علم شخص کو انہیں جواب دینا چاہیے تو انہوں نے کہا: تمہارے نزدیک تلوار اٹھانا کتنا آسان ہے؟
محمد بن عبد اللہ بن عمار کہتے ہیں: ابن مدینی نے یہ کہا: مجھے قتل ہونے کا اندیشہ ہے مجھے تو اگر کوڑا بھی مار دیا جائے تو میں مرجاؤں گا۔
امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال ذوالقعدہ کے مہینہ میں 234 ہجری میں ”سامرا“ میں ہوا اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کرے۔

۵۸۸۱۔ علی بن عبد اللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی: میرا ایک مردانہ عضو بھی ہے اور ایک زنانہ شرمگاہ بھی ہے۔ اُس کے بعد اس نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کی پسلیاں شمار کروائی تھیں۔

امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو اس شیخ سے نوٹ کیا تھا لیکن پھر میں نے اسے ترک کر دیا کیونکہ یہ روایت موضوع ہے۔ محمد بن خلف، کعب اور محمد بن مخلد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۸۲۔ علی بن عبد اللہ بن ابو مطر اسکندرانی

یہ صدوق اور مشہور ہے۔ ابو العباس نباتی نے اپنی ”تذییل“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ اس کا ذکر ایک ضعیف سند میں ہوا ہے۔ لیکن یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔

۵۸۸۳۔ علی بن عبد اللہ بردانی

اس نے محمد بن محمود سراج سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، اُس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الاهناء عند الله ثلاثة: انا، وجبرائيل، ومعاوية.

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امین لوگ تین ہیں: میں، جبرائیل اور معاویہ۔“

خطیب کہتے ہیں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام بردانی نامی اسی راوی کے سر ہے۔

۵۸۸۴۔ علی بن عبد اللہ (م، عو) باری ازدی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

صلاة الليل والنهار مثنى مثنى. ”رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔“

یہ روایت یعلیٰ بن عطاء نے اس سے نقل کی ہے۔ امام ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی

ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ مجھے کسی شخص کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اس

نے اس کے بارے میں جرح کی ہو اور یہ صدوق ہے۔

۵۸۸۵۔ علی بن عبد اللہ بن جہضم الزاہد ابو الحسن

یہ حرم مکہ میں صوفیاء کا استاد تھا اور کتاب ”بہجۃ الاسرار“ کا مصنف ہے، اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس نے ابو حسن علی

بن ابراہیم بن سلمہ قطان، احمد بن عثمان ادنیٰ خلدی اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن خیرون کہتے ہیں: اس کے

بارے میں کلام کیا گیا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ جھوٹی روایات بیان کرتا تھا۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے:

محدثین نے اس پر صلوة الرغائب ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کا انتقال 418 ہجری میں ہوا۔

۵۸۸۶۔ علی بن عبد الاعلیٰ (عو) بن عامر ثعلبی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد اور امام

نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حکم بن

عصبیہ اور سدسی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن طہمان، حماد بن سلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ادھیڑ

عمری میں ہوا تھا۔

۵۸۸۷۔ علی بن عبد الحمید

یہ کوفہ میں قبیسہ کا پڑوسی تھا، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، البتہ معنوی اعتبار سے یہ صدوق ہے۔

۵۸۸۸۔ علی بن عبد العزیز بغوی

یہ حافظ الحدیث ہے، اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی، یہ ”ثقفہ“ ہے، علم حدیث حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اسے یہ عذر لاحق تھا کہ یہ

غریب تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

۵۸۸۹- علی بن عبدالعزیز

یہ کا تب علامہ اور بلخ شخص ہے اس کی کنیت ابوالحسن بغدادی ہے۔ یہ ابن حاجب نعمان کے نام سے معروف ہے اور القادر باللہ کا کا تب تھا۔ اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے نجد سے سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: دینی اعتبار سے یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۵۸۹۰- علی بن عبدالملک بن ذہم طرسوسی

اس نے نیشاپور میں ابوالخلیفہ یحییٰ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا اور روایات نقل کرنے میں اتنا اچھا نہیں تھا اور یہ علانیہ طور پر ایسا کیا کرتا تھا اسی لیے اس سے لاطعلقی اختیار کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کنجرو دی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کی عالی سند کے ساتھ روایات ہم تک بھی پہنچی ہیں۔

۵۸۹۱- علی بن عبید اللہ ابوالحسن بن زاغونی

یہ ضعیف فقیہ ہے اس کا سماع صحیح ہے اور اس سے کچھ تصانیف منقول ہیں جن میں معتزلہ فرقے کے کچھ نظریات کے بارے میں بحثیں کی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معتزلہ کا طرفدار تھا اور یہ صرف اسی کی خصوصیت ہے بلکہ جو بھی شخص علم کلام میں غور و فکر کرے گا اور اس میں اشتغال اختیار کرے گا تو اس کا اجتہاد اُسے اُس موقف کی طرف لے جائے گا جو سنت کے برخلاف ہو۔ اسی لیے علماء سلف نے علم کلام میں غور و فکر کرنے کی مذمت کی ہے کیونکہ علم کلام کا ماخذ ہری فلسفیوں کا علم ہے تو جو شخص یہ ارادہ کرے گا کہ انبیاء کرام کے علم اور فلسفیوں کے علم کو جمع کرے اور اپنی سمجھ بوجھ پر ایسا کرے تو یہاں یہ ضروری ہوگا کہ وہ یا تو کسی جگہ پر اُن کی مخالفت کرے گا یا کسی جگہ پر دوسرے فریق کی مخالفت کرے گا۔ لیکن جو شخص اس سے رُک جائے اور رسول جو چیزیں لے کر آئے ہیں اُن کے پیچھے چلتا رہے جنہیں انہوں نے مطلق قرار دیا ہے انہیں مطلق رہنے دے اور اس میں اپنے غور و فکر کے گھوڑے نہ دوڑائے تو اُن انبیاء کرام علیہم السلام نے جن چیزوں کو مطلق رکھا ہے یا جن کو عمیق رکھا تو اسے ایسے ہی رہنے دے تو ایسا شخص سلف صالحین کے طریقہ پر گامزن ہوتا ہے اور اپنے دین اور یقین کو سلامت کر لیتا ہے ہم دینی معاملہ میں سلامتی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔

۵۸۹۲- علی بن عبدہ تمیمی ابوالحسن مکتب

اس نے اسماعیل بن علیہ قطان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا تذکرہ علی بن حسن کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۹۳- علی بن عبید (دق) انصاری

یہ اسید بن علی کا والد ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنے آقا ابواسید سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت

پتائیں چل سکی۔ اس کی نقل کردہ حدیث والدین کے انتقال کے بعد اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بارے میں ہے۔

۵۸۹۳۔ علی بن عبیدہ ریحانی کا تب

یہ بڑے ادیبوں اور مبلغ لوگوں میں سے ایک ہے، اسے مامون کے ساتھ خاص نسبت حاصل تھی۔ خطیب کہتے ہیں: اس پر زندق ہونے کا الزام ہے۔ احمد بن ابوطاہر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے حکم اور امثال کے بارے میں روایات منقول ہیں۔

۵۸۹۵۔ علی بن عثمان لاحقی

یہ ثقہ اور علم حدیث کا ماہر ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور جویریہ بن اسماء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابو زرعد اور امام ابو حاتم نے روایات نقل کی ہیں، انہوں نے اسے ثقہ بھی قرار دیا ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۸۹۶۔ علی بن عثمان اشج، ابودنیا

ایک قول کے مطابق اس کا مشہور نام حطان اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور ہے۔ یہ کذاب ہے۔ اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۵۸۹۷۔ علی بن عروہ (ق) دمشقی

محمد بن منکدر اور میمون بن مہران سے اس نے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے العلاء بن برد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا، صالح جزیرہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاغنیاء باتخاذ الغنم والفقراء باتخاذ الدجاج.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحال لوگوں کو بکریاں رکھنے اور غریبوں کو مرغیاں رکھنے کا حکم دیا ہے۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

من قاد اعمی اربعین خطوة وجبت له الجنة.

”جو شخص نابینا شخص کی چالیس قدم تک راہنمائی کرے گا، اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول زحمة ترفع من الارض الطاعون، واول نعمة ترفع من الارض العسل.

”زمین سے اٹھائی جانے والی سب سے پہلے زحمت طاعون ہے اور سب سے پہلی نعمت جوزمین سے اٹھائی جائے گی وہ شہد

ہے۔“

اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

ان من السنة ان يخرج الرجل مع ضيفه الى باب الدار.

”سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک باہر جائے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سيف (محلّی)، قائمته ونعله من فضة، وفيه حلق من فضة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آراستہ کی گئی، اُس کا دستے کا نچلے والا حصہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور اُس میں چاندی سے بنا ہوا حلقہ

تھا۔“

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع

حدیث نقل کی ہے:

العرب بعضها لبعض الا حائك او حجام.

”عرب ایک دوسرے کا کفو ہیں، البتہ کپڑا بننے والے کا اور حجام کا معاملہ مختلف ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حضر ختان مسلم فکانها صام يومها في سبيل الله، اليوم بسبع مائة يوم.

”جو شخص مسلمان کے ختنے کی دعوت میں شریک ہو، تو گویا اُس نے ایک دن تک اللہ کی راہ میں روزہ رکھا، ایک ایسا دن جو

سات سو دنوں کے برابر ہوگا۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۵۸۹۸۔ علی بن عقیل، ابو محمد ابو وفاء ظفیری حنبلی

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے، علم اور نقل کے اعتبار سے سمجھداری اور فہم کے اعتبار سے اپنے زمانے کا یکتا شخص تھا۔ مختلف

علوم میں اس کے حوالے سے کتابیں منقول ہیں جو چار سو جلدوں سے زیادہ میں ہیں۔ تاہم یہ سلف کا مخالف تھا اور متعدد بدعتی معاملات

میں معتزلہ کا موید تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں، کیونکہ علم کلام میں زیادہ مہارت بعض اوقات اُس کے ماہر کو

نقصان پہنچاتی ہے اور آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جو غیر ضروری چیز ہو، آدمی اُسے ترک کر دے۔ اس کا

انتقال 513 ہجری میں ہوا۔

۵۸۹۹۔ علی بن علقمہ (ت) انماری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے، اُس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر

کی گنجائش ہے۔ پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لما نزلت: فقد موا بين يدي نجواكم صدقة - قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ماتقول، دينار! قلت: لا يطيقونه. قال: فكم؟ قلت: شعيرة. قال: انك لزهيد. قال: فنزلت: الشفقتم ... الآية. قال: فسي خفف عن هذه الامة.

”جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تو تم اپنی سرگوشی سے پہلے کوئی صدقہ پیش کرو“ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو! ایک دینار ہو جائے! میں نے عرض کی: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کیا ہونا چاہیے! میں نے عرض کی: کچھ جو ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت تھوڑے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”کیا تم لوگ ڈر گئے“ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری وجہ سے اس اُمت کو تخفیف نصیب ہوئی۔“

امام ترمذی نے اس حدیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث بھی منقول ہے:

قال: يا رسول الله اننزي الحمار على الفرس؟

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم گدھے کی گھوڑی کے ساتھ جفتی کروالیا کریں؟“

ابن مدینی کہتے ہیں: سالم کے علاوہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۵۹۰۰۔ علی بن علی بن برکہ بن عبیدہ کرخی

یہ امام ابو محمد حسن کا بھائی ہے، اس نے احمد بن اشقر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا طریقہ اتنا قابلِ مذمت ہے کہ وہ عدالت کو ختم کر دیتا ہے۔

۵۹۰۱۔ علی بن علی (عو) بن نجاد بن رفاعہ رفاعی، ابو اسماعیل بصری

اس نے حسن اور ابو متوکل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عفان اور علی بن الجعد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قرآن بڑی خوبصورت آواز میں پڑھتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن مدینی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قدریہ فرقی کے نظریات رکھتا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقی کے نظریات رکھتا تھا۔ عقیلی نے بھی اس کا تذکرہ اسی لیے کیا ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقی کے نظریات رکھتا تھا۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

۵۹۰۲۔ علی بن ابوالعلی قرشی

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا

یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة لم ينظر الا الى موضع سجوده.
 ”نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو صرف سجدے کے مقام کی طرف دیکھتے تھے۔“
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
 نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذوات الفروج ان يركبن السروج.
 ”نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو اس بات منع کیا ہے کہ وہ زین پر سوار ہوں۔“

۵۹۰۳۔ علی بن ابوالعلیٰ لہمی مدنی

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں اس سے مکرر روایات منقول ہیں یہ بات امام احمد نے بیان کی ہے۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان لله ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في التخوم، فاذا كان هنية من الليل صاح: سبوح
 قدوس، فصاحت الديكة.

”اللہ تعالیٰ کا ایک مرغا ہے جس کی گردن عرش کے نیچے لپٹی ہوئی ہے اور اُس کے دونوں پاؤں زمین کے دونوں افقوں میں ہیں تو جب رات کا آخری پہر آتا ہے تو وہ بلند آواز میں چیختا ہے: ”سبوح قدوس“ اسی لیے (دنیا کے) مرغے بھی چیخ مارتے ہیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من لم يسرع به عمله لم يسرع به حسبه.

”جس کا عمل اُسے تیز نہ کر سکے اُس کا حسب اُسے تیز نہیں کرے گا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اتقوا محاش النساء .

”خواتین کی کچھلی شرمگاہ سے بچو۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اكثر هلاك امتي من العين. او قال: من النفس.

”میری امت میں زیادہ تر لوگ نظر لگنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں:) سانس کی

تکلیف کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے ابولہب کی صاحبزادی ”درہ“ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
لا یودی مسلمہ بکافر۔

”مسلمان کافر کے عوض میں دیت ادا نہیں کرے گا۔“

۵۹۰۴۔ علی بن عمر، ابوالحسن حرابی سمری

یہ احمد بن حسن صنونی کا شاگرد ہے اور بغداد میں رہنے والا یہ سب سے بڑا مستند شخص ہے یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے۔ ا سے حمیری، صیرنی اور کمال بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ آخری فرد ہے جس نے صنونی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ عباد سیرینی، ابن زاطیا اور حسن بن طیب سے بھی اس نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے ازہری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے۔ اس کا سماع اپنے بھائی کی تحریروں سے ہے اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے، لیکن بعض اوقات اس کے سامنے ایسی چیزیں پڑھ دی گئیں جو اس کے سماع میں شامل نہیں تھیں۔ برقانی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ازدی نے مجھے یہ کہا ہے: اس کا سماع صحیح ہے۔ اس کا انتقال شوال کے مہینہ میں 386 ہجری میں ہوا۔

۵۹۰۵۔ علی بن عمر دمشقی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۹۰۶۔ علی بن عمرو ثقفی

جب نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت سو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لنغیظن الشیطان کما غاظنا، فقرا یومئذ فی الصلاة بالماندة.

”ہم ضرور شیطان کو غصہ کا شکار کریں گے جس طرح اُس نے ہمیں غصہ دلا یا تھا، جس دن نبی اکرم ﷺ نے نماز میں سورہ مانده کی تلاوت کی۔“

تو یہ وہ شخص ہے جس نے ایسی مرسل روایت نقل کی ہے جس کی شناخت ہی پتا نہیں چل سکی۔ جریر بن عبد الحمید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے اس روایت کو ”المراسل“ میں نقل کیا ہے۔

۵۹۰۷۔ علی بن عیسیٰ بن یزید

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی یہ بات عقلمانی نے بیان کی ہے اور اس کے حوالے سے انہوں نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔

۵۹۰۸۔ علی بن عیسیٰ غسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے اور اس سے وہ روایت نقل کرنے والا شخص نصیر بن ابوعتبہ ہالسی ہے اور وہ مجبول ہے۔

۵۹۰۹۔ علی بن عیسیٰ اصمعی

اس نے سعید بن ابوعروہ، حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من بنی لله مسجدا.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے۔“

اس سے بشر بن محمد عیسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صرف اسی کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۹۱۰۔ علی بن عیسیٰ رمانی

یہ عربی زبان و ادب کا ماہر ہے، اس نے ابن درید سے ملاقات کی تھی، یہ معتزلی بھی ہے اور رافضی بھی ہے 370 ہجری سے لے کر ہمارے زمانے تک رخص، اعتزال ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

۵۹۱۱۔ علی بن غالب فہری بصری

اس نے واہب بن عبد اللہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ایوب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا تھا اور منکر روایات نقل کرتا تھا تو اس کی روایت سے استدلال باطل ہو گیا۔ امام احمد نے اس کے بارے میں توقف سے کام لیا ہے۔

۵۹۱۲۔ علی بن غراب (س، ق) ابو یحییٰ فزاری کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور عبید اللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ صدوق ہے۔ جہاں تک امام ابوداؤد کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں اور یہ عالی شیعہ تھا۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے میں نے اس سے ایک محفل میں سماع کیا تھا یہ تدلیس کر رہا تھا ویسے اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ مسکین آدمی ہے لیکن صدوق ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کے بارے میں اس کے مسلک کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے، جہاں تک اس کی روایات کا تعلق ہے تو محدثین نے اسے صدق سے موصوف کیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! ارسد ناقتی واتوکل او اعقلها واتوکل؟ قال: بل اعقلها واتوکل.

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو کھول کر توکل کروں یا باندھ کر توکل کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے تم اُسے باندھو اور پھر توکل کرو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ابو اليقظان على الفطرة - قالها ثلاثا.

”ابو اليقظان فطرت پر ہے“ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس سے مراد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی:

يا رسول الله، ما الذي لا يحل منعه؟ قال: الماء والملح والنار، من اعطى ملحا فکاننا تصدق بجميع ما طيب الملح.

”یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی، نمک اور آگ، جو شخص نمک دیتا ہے تو وہ گویا اُس تمام چیز کو صدقہ کرتا ہے جس کو نمک کے ذریعہ عمدہ کیا جاتا ہے (یعنی سالن)۔“

اس نے حدیث ذکر کی ہے اور اسے زہیر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

۵۹۱۳- علی بن غوث سیسی

اس پر ایک جھوٹا واقعہ نقل کرنے کا الزام ہے جو اس نے ابوالحسن بن نوفل سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں:

حملت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کتفی بمکة فی سنبل حار.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک مرتبہ مکہ میں شدید گرمی میں اپنے کندھے پر اٹھایا تھا۔“

محمد بن ابوقحاف نے حملہ میں 600 ہجری میں یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت ہمارے شیخ ابوحمویہ سے سنی تھی اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ سے بھی نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت جھوٹ اور بہتان ہے۔

۵۹۱۴- علی بن ابوقحافہ

یہ علی بن حزور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۱۵- علی بن قادم (د، ت)، ابوالحسن خزاعی کوفی

اس نے سعید بن ابوعروبہ اور فطر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن فرات، یعقوب فسوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس میں شدید تشبیح پایا جاتا ہے اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کی اُن احادیث پر اعتراض ہے جنہیں یہ ثوری کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن

عمر و ثنیثیہ کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال: اللهم اسق عبادك وبهائمك.

”نبی اکرم ﷺ جب بارش کے لیے دعا مانگتے تھے تو آپ یہ کہتے تھے: اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب کر دے۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

۵۹۱۶۔ علی بن قاسم کندی

اس نے معروف بن خربوذ سے روایات نقل کی ہے۔

۵۹۱۷۔ علی بن قتیبہ رفاعی

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول ہیں جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

بروا آباء کم یبر کم ابناؤ کم، وعفوا تعف نساؤ کم.

”تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی، تم لوگ پاک دامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں بھی پاک دامنی اختیار کریں گی۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

لا تکرھوا مرضا کم علی الدواء .

”اپنے بیماروں کو دوائی کے لیے مجبور نہ کرو۔“

۵۹۱۸۔ علی بن قدامہ وکیل

اس نے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اس میں موجود کمزوری کی طرف یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا ہے: برے حال والا شخص جھوٹوں میں سے نہیں ہوتا۔ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۹۱۹۔ علی بن قرین بن بیہس

اس نے عبدالوارث، منکدر بن محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا، یہ کذاب اور خبیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ موسیٰ بن ہارون اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، یہ ابوالحسن ہے، یہ بصرہ کا رہنے والا تھا، اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مات وفي قلبه بغض لعلى رضى الله عنه فليست يهوديا او نصرانيا.
 ”جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اُس کے دل میں علی کے بارے میں بغض ہو، تو وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔

۵۹۲۰- علی بن ماجہ

اس نے حضرت عمرؓ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ اس راوی نے حضرت عمرؓ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

وهبت لخالتي غلاما ونهيت ان تجعله حجاجا.

”میں نے اپنے ماموں کو ایک غلام ہبہ کیا ہے، اور میں نے اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ اس سے بچھنے لگوانے کا کام کروائیں۔“

یہ روایت محمد بن مسلمہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس میں راوی کا نام ابو ماجہ ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۱- علی بن مالک عبدی

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ معانی اور کعب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۲۲- علی بن مبارک

اس نے ابراہیم بن سعید جوہری سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ اسے ربیعہ بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۲۳- علی بن مبارک (خ، ع) ہنائی بصری

یہ ثابت ہے، اس نے یحییٰ بن ابوکثیر اور ایوب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قطان، مسلم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابو داؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے یہ غلطی کی ہے کہ اس کا تذکرہ ”الکامل“ میں کیا ہے اور پھر اس کے بارے میں سفیان بن حبیب کا قول بھی نقل کر دیا ہے کہ اس کی عقل ٹھیک نہیں تھی۔ عثمان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ ثقہ“ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو سنا، انہوں نے علی بن مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: اس سے دو کتابیں منقول ہیں جن میں سے ایک کا اس نے سماع نہیں کیا ہے، تو ہم نے اس سے وہ روایات نقل کی ہیں جن کا اس نے سماع کیا ہے، جہاں تک اہل کوفہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے وہ کتاب نقل کی ہے جس کا اس نے سماع نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ کے بارے میں یہ ثابت اور مقدم ہے۔

۵۹۲۳۔ علی بن ثنیٰ کوفی

اس نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۲۵۔ علی بن مجاہد (ت) کا بلی

اس نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن ضریس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ سلیمان بن کتبہ ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۲۶۔ علی بن محسن، ابوالقاسم تنوخی

اس کا سماع درست ہے اور اس سے روایت نقل کرنے والا آخری شخص ابوالقاسم بن حصین ہے۔ ابن خیرون کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کی رائے رفض اور اعتزال کی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا محل سچائی اور پردہ پوشی ہے۔)

۵۹۲۷۔ علی بن محمد ابوالحسن مدائنی

یہ روایات کا عالم اور صاحب تصانیف ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ”الکامل“ میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابوسیف مدائنی ہے جو عبد الرحمن بن سمرہ کا غلام ہے۔ حدیث میں یہ قوی نہیں ہے البتہ تاریخی روایات کا عالم ہے اس کے حوالے سے مسند روایات بہت کم منقول ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يحملني والحسن بن علي، ويقول: اللهم اني احبهما فاحبهما.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو گود میں اٹھایا اور یہ دعا کی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس سے زبیر بن بکار، احمد بن زہیر اور حارث بن ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن ابویضیمہ کہتے ہیں: میرے والد اور یحییٰ بن معین اور مصعب زبیری، مصعب کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص اپنے گدھے پر سوار گزرا، اُس کا لباس اور طور طریقہ عمدہ تھا، اُس نے سلام کیا اور بطور خاص یحییٰ کو سلام کیا، اُس نے اُن سے کہا: اے ابوالحسن! کہاں جا رہے ہیں؟ تو اُس نے کہا: ایک معزز آدمی کے گھر، جس نے میری آستین کو درہموں اور دیناروں سے بھر دیا ہے، یعنی اسحاق موصلی۔ جب وہ چلا گیا تو یحییٰ نے کہا: یہ ”ثقف“ ہے، ثقہ ہے، ثقہ ہے۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ مدائنی ہے۔)

مدائنی کا انتقال 93 برس کی عمر میں 224 یا 225 ہجری میں ہوا۔

۵۹۲۸۔ علی بن محمد بن ابوفہم تنوخی ابوالقاسم

یہ جامع کا قاضی ہے اور علم اور ادب کے ماہرین میں سے ایک ہے۔ اس نے احمد بن خلیل حلبی سے روایات نقل کی ہیں، تاہم یہ

اعتزال کا نظریہ رکھتا تھا اور باقاعدگی سے شراب پیا کرتا تھا اور پرہیز گار نہیں تھا۔ اس کا انتقال 342 ہجری میں ہوا۔ اس کے پوتے کے حالات اس سے زیادہ مثالی ہیں۔

۵۹۲۹۔ علی بن محمد بن ابوسارہ

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی گئی ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام علی بن ابوسارہ ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۹۳۰۔ علی بن محمد صانغ

اس نے ایک شخص کے حوالے سے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر خطیب بغدادی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۳۱۔ علی بن محمد بن عیسیٰ خیاط

اس نے محمد بن ہشام سدوسی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ماکولانے اسے واہی قرار دیا ہے۔ ابن یونس نے اس پر تہمت عائد کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ ابن عسراء مرادی کے نام سے معروف ہے یہ بصرہ کا رہنے والا تھا لیکن اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔

۵۹۳۲۔ علی بن محمد بن حفص

یہ ایک شیخ ہے جو منکر ہے۔ یہ جو بیاری کے نام سے معروف ہے اس نے محمد بن قراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ محمد بن حسن سراج نیشاپوری نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، لیکن محمد بن ابونوح نامی راوی خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۵۹۳۳۔ علی بن محمد بن سعید موصلی

یہ حافظ ابونعیم کا استاد ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن فرات کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہوا اور قابل تعریف نہیں ہے۔ اس کا انتقال 359 ہجری میں ہوا۔

۵۹۳۴۔ علی بن محمد معلیٰ شونیزی

اس نے ابو مسلم گجی اور یوسف قاضی سے سماع کیا تھا۔ اس کا انتقال 364 ہجری میں ہوا۔ ابوالحسن بن فرات کہتے ہیں: اس نے بہت سی تحریریں لکھی ہیں، لیکن اس میں کچھ تساہل اور بڑے اخلاق پائے جاتے ہیں اور اس کا مسلک تشیع کا ہے۔

۵۹۳۵۔ علی بن محمد بن احمد بن لؤلؤ وراق

ازہری اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: اس سے روایت نوٹ کی جائے گی، تاہم تحریر کے حوالے سے یہ

رڈی ہے۔

۵۹۳۶۔ علی بن محمد بن مروان تمار

حسن بن علی زہری کہتے ہیں: یہ روایات کو ایک دوسرے میں شامل کر دیتا ہے۔ میں اس سے روایت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتا۔

۵۹۳۷۔ علی بن محمد بن احمد بن کیسان

اس نے قاضی ابو یوسف سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو صرف دو اجزاء میں آسکتی ہیں۔ برقانی، تنوخی اور جوہری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی کہتے ہیں: یہ حدیث میں اچھا نہیں تھا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ کچھ حدیث میرے سامنے پڑھ کر سنائے۔ تو اس نے تحریر کو دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیا لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں نے اسے کہا: سبحان اللہ! قاضی ابو یوسف نے تمہیں حدیث بیان کی ہے، تو اُس نے کہا: سبحان اللہ! قاضی ابو یوسف نے تمہیں حدیث بیان کی۔ تاہم اس کا اپنے بھائی سے سماع صحیح تھا۔

جوہری بیان کہتے ہیں: انہوں نے اس سے 293 ہجری میں سماع کیا تھا۔

۵۹۳۸۔ علی بن محمد زہری

اس نے قاضی ابو یعلیٰ موصلی سے روایات نقل کی ہیں، ابو بکر خطیب اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس نے ابو یعلیٰ کی طرف ایک جھوٹی حدیث منسوب کی ہے، جس کا متن یہ ہے:

غسل الاناء وطهارة الفناء يورثان الغنى.

”برتن کو دھونا اور صحن کو صاف رکھنا خوشحالی پیدا کرتے ہیں۔“

یہ روایت عتقی نے اس سے نقل کی ہے، اس نے امام ابو یعلیٰ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

۵۹۳۹۔ علی بن محمد، ابو احمد حبیبی مروزی

اس نے سعید بن مسعود مروزی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عبد اللہ حاکم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

۵۹۴۰۔ علی بن محمد بن صافی ربیع دمشقی

اس نے عبد الوہاب کلابی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ اپنے سماع میں جھوٹا ہے۔

۵۹۴۱۔ علی بن محمد، ابو القاسم شریف زیدی حرانی

یہ قراء کا استاد ہے اور نقاش کا شاگرد ہے۔ ابو عمرو دانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عبد العزیز کتانی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ ”طبقات القراء“ میں کیا ہے۔

۵۹۴۲۔ علی بن محمد

یہ سب سے بڑا قاضی ہے، اس کی کنیت اور اسم منسوب ”ابو الحسن ماوردی“ ہے، یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے لیکن معتزلی

تھا۔

۵۹۴۳۔ علی بن محمد سری وراق

اس نے باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلبگار ہیں۔ قاضی کہتے ہیں: محمد بن عمرو وراق کذاب تھا۔

۵۹۴۴۔ علی بن محمد بن حسن بن یزید ابو تمام عبدی

یہ قاضی تھا، واسط کارہنے والا تھا اور بدعتی تھا، یہ 372 ہجری میں پیدا ہوا، اس نے ابن مظفر اور ابو الفضل زہری سے سماع کیا، یہ واسط کا قاضی بھی بنا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: ہم نے اس سے احادیث بھی نوٹ کی تھی، یہ اعتراف کی طرف مائل تھا۔ خمیس حوزی کہتے ہیں: یہ رافضی تھا اور اس کا اظہار کرتا تھا، یہ خلق قرآن کا قائل تھا اور اس کی طرف دعوت دیتا تھا۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ ابو تمام بن ابو خازم ہے، اس نے واسط سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد آ گیا، پھر یہ دوبارہ واسط چلا گیا، یہ حدیث میں ثقہ ہے۔ یہ ابن حیویہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کرنے والا آخری فرد ہے۔ خمیس نے یہ بھی کہا ہے: اس کا سماع صحیح تھا، لوگوں نے اس کی طرف سفر کیا تھا، یہاں تک کہ 459 ہجری میں شوال المکرم کے مہینہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔

۵۹۴۵۔ علی بن محمد بن بکران

یہ ہنادیسی کا استاد ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، میرے خیال میں وہ روایت باطل ہے۔

۵۹۴۶۔ علی بن مزداد جرجانی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۵۹۴۷۔ علی بن مسعدہ (س، ت، ق) بابلی، بصری

اس نے قتادہ سے جبکہ اس سے زید بن حباب اور امام مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الاسلام علانیة، والایمان فی القلب، والتقوی ہاھنا - وأشار الی صدرہ.

”اسلام سے مراد (اسلام قبول کرنے کا) اعلان کرنا ہے، ایمان سے مراد وہ چیز ہے جو دل میں ہوتی ہے اور تقویٰ یہاں ہوتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خیر الخطائین التوابون.

”گناہ گاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ بھی کرتے ہوں۔“

۵۹۴۸- علی بن مشرف انماطی

اس سے سلفی نے سماع کیا ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، یہ مصر کارہنے والا تھا۔

۵۹۴۹- علی بن مصعب

یہ خارجہ بن مصعب سرحسی کا بھائی ہے، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۵۰- علی بن مظفر بن علی بن مظفر ابوالحسن اصہبانی ثم بغدادی

اس نے ابوبکر شافعی سے جبکہ اس سے خطیب بغدادی نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ اپنے بعض سماع میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۵۹۵۱- علی بن معبد (س) بن نوح بغدادی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے روح، ابودرد اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی، طحاوی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: ”یہ ثقہ“ ہے، سنت کا عالم ہے، اس کا والد طرابلس جو مراکش کا علاقہ ہے، اس کا گورنر تھا۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابوبکر جعابی کہتے ہیں: اس سے عجیب و غریب روایات منتول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 259 ہجری میں ہوا۔

۵۹۵۲- علی بن معبد (ت س) بن شداد رقی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی، یہ بڑی عمر کا ثقہ شخص ہے۔ اس نے ابواحوص، اسماعیل بن عیاش، امام مالک اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن معبد بن نوح نے روایات نقل کی ہیں جس کا ذکر ہو چکا ہے، اس کے علاوہ اسحاق کویج اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

۵۹۵۳- علی بن معمر قرشی

اس نے خلید بن ولج کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس کا متن یہ ہے:

من اکل القثاء بلحم و قی الجذام.

”جو شخص گوشت کے ساتھ ککڑی کھائے گا، وہ جذام سے محفوظ رہے گا۔“

۵۹۵۴- علی بن معاذ عینی

اس نے سعید بن فحول سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی ملاقات کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے (یعنی کیا اس نے

اپنے استاد سے ملاقات کی ہے یا نہیں کی ہے؟)۔

۵۹۵۵- علی بن منذر (ت، س، ق) طریق

اس نے ابن فضیل، ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، ابن صاعد اور عبدالرحمن بن ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ محض شیعہ ہے لیکن ثقہ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 256 ہجری میں ہوا تھا۔)

۵۹۵۶- علی بن مہاجر

اس نے ہبصم بن شداد سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل روایت موضوع ہے۔

۵۹۵۷- علی بن مہران رازی طبری

ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں: یہ مسلکاً براتھا اور ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی، اس نے مسلمہ بن فضل سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۵۸- علی بن موسیٰ (ق) بن جعفر بن محمد ہاشمی علوی (یعنی امام علی رضا)

انہوں نے اپنے والد (امام موسیٰ کاظم) کے حوالے سے اپنے دادا (امام جعفر صادق) سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن طاہر کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس بات کی سند کے لیے ثبوت درکار ہے) کہ انہوں نے اپنے والد سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں) کیونکہ ان صاحب کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی گئی ہیں، لوگوں نے مختلف نسخے ایجاد کر کے ان کی طرف منسوب کیے ہیں، تو پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دادا امام جعفر صادق کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔ ابوصلت ہروی جو خود ایک تہمت یافتہ شخص ہے، اُس نے ان کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے۔ علی بن مہدی قاضی نے ان سے ایک نسخہ نقل کیا ہے، ابو احمد عامر بن سلیمان طائی نے ان سے ایک بڑا نسخہ نقل کیا ہے، داؤد بن سلیمان قزوینی نے ان سے ایک نسخہ نقل کیا ہے۔ ان کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام ابن حبان نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ خبر دی ہے: ”امام علی بن موسیٰ رضا کہتے ہیں“ انہوں نے اُن کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں، یہ وہم کا شکار بھی ہوتے ہیں اور غلطی بھی کرجاتے ہیں۔

۵۹۵۹- علی بن موسیٰ سمسار

یہ اپنے وقت میں دمشق کی مسند تھے۔ انہوں نے شیخ ابو زید مروزی سے صحیح بخاری روایت کی ہے اور انہیں بلند سند والے سماع کا شرف حاصل ہے۔ ابو ولید باجی کہتے ہیں: ان کے اصول میں سقم تھا اور ان میں ایسا تشیع موجود تھا جو رخص کی طرف لے کر جاتا ہے۔

۵۹۶۰- علی بن میسر

اس نے عمر بن عمیر کے حوالے سے ابن فیروز سے روایات نقل کی ہیں، جن کی سند تاریک ہے اور متن جھوٹا ہے۔

۵۹۶۱۔ علی بن میمون مدنی

اس نے قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۶۲۔ علی بن نافع

اس نے بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی نے اس کا نام یہی بیان کیا ہے، جبکہ ابن حبان نے اس کا نام علی بن ربیع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن درست کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ انہوں نے بہز بن حکیم سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

ان السقط لیظل محبظاً بباب الجنة.

”مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازہ پر رُک جائے گا“۔

اور اس نے ایک سند کے ساتھ ایسی خاتون کی تعریف نقل کی ہے جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

۵۹۶۳۔ علی بن زرار (د، ق) بن حیان

اس نے عکرمہ اور اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن فضیل اور محمد بن بشر نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے مشہور ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

صنفان من اہتی لیس لہما فی الاسلام نصیب: المرجمۃ والقدریۃ.

”میری اُمت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: مرجمہ اور قدریہ“۔

یہ روایت ابن فضیل نے اپنے والد کے حوالے سے اور علی نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی نے علی بن منذر کے حوالے سے ابن فضیل سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: تاہم ابن منذر میں اس کی سند کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے، علی بن حرب نے اس روایت کو ابن فضیل کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن حبیب سے نقل کیا ہے۔ جبکہ علی بن زرار نے اسے عکرمہ سے نقل کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اسی وجہ سے محدثین نے علی اور اس کے والد دونوں کو منکر قرار دیا ہے۔

۵۹۶۴۔ علی بن نصر بصری

اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے، اس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے اور مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان اللہ خلق علیین وخلق طینۃ محبینا منها ... الحدیث.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے علیین کو پیدا کیا ہے اور ہم سے محبت کرنے والوں کی طینت کو اُس سے پیدا کیا ہے“
ابن رداء نامی راوی ثقہ ہے۔

۵۹۶۵۔ علی بن نفیل (د، ق)

یہ ابو جعفر نفیلی کا دادا ہے۔ اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
المہدی من ولد فاطمة.
”مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔“

یہ روایت ابو یوسف رقی نے زیاد بن بیان کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ شخص صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 125 ہجری میں ہوا۔

۵۹۶۶۔ علی بن ہاشم (م، عو) بن برید ابو الحسن کوفی خزاز

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد ابو شیبہ کے دونوں بیٹوں اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ ثبت ہے اور اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ اور اس کا والد اپنے مسلک میں غالی تھے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ تشیع میں غالی تھا، اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے غلو کی وجہ سے امام بخاری نے اس سے حدیث نقل نہیں کی، کیونکہ وہ رافضیوں سے بہت زیادہ اجتناب کرتے تھے، انہیں ان کے مسلک میں تقیہ سے بہت اندیشہ ہوتا تھا، ہم نے انہیں نہیں دیکھا کہ انہوں نے قدریوں یا خارجیوں یا جمہیوں سے اجتناب کیا ہو، لیکن ان کی بدعت کے باوجود یہ لوگ سچ کو اختیار کرتے تھے۔ علی بن ہاشم بیان کرتے ہیں: امام احمد نے کہا ہے: میں نے اس سے ایک محفل میں سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال بہت پہلے 181 ہجری میں ہو گیا تھا، شاید یہ وفات کے اعتبار سے امام احمد کا سب سے مقدم شیخ ہے۔

جعفر بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: علی بن ہاشم نامی راوی تشیع میں افراط کا شکار تھا اور منکر الحدیث تھا۔

ابن حبان کہتے ہیں: بکھول نے ہمیں حدیث بیان کی ہے: میں نے جعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔
امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۹۶۷۔ علی بن ابو ہاشم طبرخ

یہ امام بخاری کا استاد ہے، محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، کیونکہ اس نے قرآن کے بارے میں توقف سے کام لیا تھا،

اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۵۹۶۸- علی بن ہاشم کرمانی

اس نے نصر بن حماد سے روایات نقل کی ہیں؛ اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۵۹۶۹- علی بن واقد مروزی

اس نے..... سے روایات نقل کی ہیں؛ ابن ابوحاتم کی کتاب میں اس کے حالات منقول ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۷۰- علی بن یحییٰ بزاز

اس سے احمد بن عبد اللہ نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مرض یوم کفارة ذنوب ثلاثین سنة

”ایک دن کی بیماری تیس سال کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے“۔

لیکن احمد نامی یہ راوی ذراع ہے اور جھوٹے راویوں میں سے ایک ہے۔

۵۹۷۱- علی بن یزید (دق) بن رکانہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے طلاقِ بتہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جریر بن ابوحازم نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے دادا سے نقل کی ہے:

انه طلق امراته البتة، فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ما اردت بها؟ قال: واحدة.

قال: اللہ. قال: اللہ. قال: هو علی ما اردت.

”انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاقِ بتہ دے دی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت

کیا: تم نے اس کے ذریعہ کیا مراد لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ایک! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے عرض

کی: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ اس کے مطابق ہوگی جو تم نے ارادہ کیا ہے“۔

جریر نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۹۷۲- علی بن یزید (ت، ق) البہانی شامی

اس نے قاسم ابو عبد الرحمن اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ زماری، عثمان بن ابوعاتکہ، عبید اللہ بن زحر اور ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابو عبد الملک ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

إذا دخل احدكم الغائط فليقل: اللهم اني اعوذ بك من الرجس النجس، النخبث المخبث، الشيطان الرجيم.

”جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لیے داخل ہو تو اُسے یہ پڑھنا چاہیے: ”اے اللہ! میں نجس اور ناپاک، خبیث اور خبیث کرنے والے مرد و شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: امش ميلا عد مريضاً، امش ميلين اصلح بين اثنين، امش ثلاثا ذر اخا في الله.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک میل چلو، ایک مریض کی عیادت کرو، دو میل چلو، دو آدمیوں کے درمیان صلح کرو، دو تین میل چلو اور اللہ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملنے جاؤ۔“

علی نامی یہ راوی اپنی ذات کے حوالے سے صالح ہے لیکن عمر و نامی راوی متروک ہے۔

۵۹۷۳۔ علی بن یزید صدائی، ابوالحسن

یہ الکفان کا ساتھی ہے (یا کفن فروش ہے) ”اس نے بغداد میں اعمش اور مالک بن مغول سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن عرفہ سلیمان بن یزید اور اسحاق بن بہلول نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ثقہ راویوں کی احادیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں یا تو سند کے اعتبار سے ان کی متابعت نہیں کی گئی یا ان کا متن ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر طور پر نقل کیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سب اصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين، ولا يقبل منه صرف ولا عدل.

”جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نقل عبادت قبول نہیں ہوگی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو ابن سماک سے منقول ہے جو اس

نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صام يوما من رجب كتب الله له صوم الف سنة.

”جو شخص رجب کا ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس نے ایجاد کی ہے؟
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

من امر قوما وفيه عم من هو اقرا منه... الحدیث.
”جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اور اس قوم میں کوئی ایسا شخص بھی موجود ہو جو اس سے زیادہ اچھا قرآن کا علم رکھتا ہو۔“

۵۹۷۴- علی بن یزید زہلی

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اس سے وہ روایت اسماعیل بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اس کے حوالے سے اسماعیل نامی راوی پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۹۷۵- علی بن یزید جر جانی جوہری

یہ ابن عدی کا استاد ہے اس پر تہمت عائد کی گئی اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۷۶- علی بن یعقوب بن سوید

ابن عبدالبر کہتے ہیں: اس کی نسبت محدثین نے جھوٹ کی طرف کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ مصری بزرگ ہے جس سے حسن بن رشیق نے روایات نقل کی ہیں ابو سعید بن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۵۹۷۷- علی بن یعقوب بن سوید

اس نے براہیم بن عثمان سے روایات نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: محدثین نے اسے حدیث ایجاد کرنے کی طرف منسوب کیا ہے۔

۵۹۷۸- علی بن یعقوب بلاذری

اس نے 370 ہجری کے بعد ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۷۹- علی بن یونس بلخی

اس نے ہشام بن الغاز کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ روایت فضل بن بہل نے اس سے نقل کی ہے۔

۵۹۸۰- علی بن یونس مدینی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عیینہ نے اس کی زیارت کی ہے اور ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اس کی سند

تاریک ہے۔

۵۹۸۱- علی اسدی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے۔

۵۹۸۲- علی حورانی

اسی طرح یہ بھی (مجہول ہے)۔

۵۹۸۳- علی

اس نے ابن ذر سے روایات نقل کی ہیں، اسی طرح (یہ بھی مجہول ہے)۔

۵۹۸۴- علی عسقلانی

یحییٰ بن معین نے اسے وہی قرار دیا ہے (یہ بھی مجہول ہے)۔

۵۹۸۵- علی بن اعرابی

یہ خراطی کا استاد ہے۔ اس نے صحیحین کی سند کے ساتھ ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۵۹۸۶- علی الجند

یہ مسدد کا استاد ہے، یہ علی بن الجند ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اس کے بارے میں اسی طرح کہا گیا ہے۔

(علیلہ، عمار)

۵۹۸۷- علیہ بن بدر

یہ ربیع ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ضعیف ہے۔

۵۹۸۸- عمار بن اسحاق

اس نے سعید بن عامر ضعی سے روایات نقل کی ہیں۔ شاید یہی اُن خرافات کو ایجاد کرنے والا شخص ہے، جس میں یہ ذکر ہے کہ خواہشِ نفس کے سانپ نے میرے جگر پر ڈس لیا، کیونکہ اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۵۹۸۹- عمار بن اسحاق بن یسار مخرمی مدنی

یہ محمد بن اسحاق کا بھائی ہے، اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۹۹۰- عمار بن حفص بن عمر بن سعد القرظ مؤذن

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۹۹۱- عمار بن حکیم

یہ عکرمہ بن عمار کا استاد ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حکیم بن عمار ہے۔

۵۹۹۲- عمار بن رزیق (م، د، س، ق) کوفی

اس نے منصور اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن آدم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ”ثقة“ ہے۔ میں نے کسی شخص کو اس سے کمزور قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ سلیمانی نے یہ کہا ہے: یہ رافضی ہے، اس بات کی صحت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۹۹۳- عمار بن زر بن ابوعتقر بصری

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم غالب تھا اور یہ صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ مطرف کے حوالے سے اُن کے والد سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اقلوا الدخول علی الاغنیاء ، فانه اجدر الاتزددوا نعمة الله .

”خوشحال لوگوں کے پاس کم جایا کرو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کمتر محسوس نہیں کرو گے۔“

اس نے عمار بن زر بن عبدان ابوہازی سے سماع کیا ہے۔ اس نے ان کو ترک کر دیا تھا اور ان پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا تھا۔ جبکہ اس سے حسن بن سفیان اور ابو یعلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۹۴- عمار بن سعد (ق) مؤذن

اس نے ابو عبیدہ بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۹۹۵- عمار بن سیف (ت، ق) ضعی کوفی، ابو عبد الرحمن

اس کے بارے میں ثوری نے وصیت کی تھی۔ اس نے عاصم احول اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابو نعیم اور ابو غسان نہدی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات کہی جاتی ہے: کوفہ میں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں تھا۔ احمد عجمی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو زرعد اور امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عثمان نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقة“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک انتہائی منکر روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ عاصم احول کے حوالے سے ابو عثمان سے نقل کی، وہ بیان کرتے ہیں: میں قطربل میں حضرت جریر بن عبد اللہ بن جلیؓ کے ساتھ تھا، وہ تیزی سے چلنے لگے، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

تبنی مدينة بين دجلة و دجيل و قطربل و الصراة ، يجيب اليها الخراج ، يخسف الله بها اسرع في

الارض من الموعول في الارض الرخوة .

”دجلہ اور دجيل کے درمیان اور قطربل اور صراة کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا، جس کی طرف خراج لپک کر آئے گا، زمین

میں اللہ تعالیٰ اُس جگہ کو سب سے پہلے دھنسائے گا اور اس سے زیادہ تیزی سے دھنسائے گا جتنی تیزی سے نرم زمین میں پھاؤڑا جاتا ہے۔“

عمار کہتے ہیں: میں نے اسے سفیان کی محفل میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے اس کے بعض حصے کے بارے میں میری مدد بھی کی تھی۔

احمد ابن زہیر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا، مثبت تھا، عبادت گزار تھا، سنت کا عالم تھا۔

۵۹۹۶- عمار بن عبد الجبار

اس نے شعبہ اور ابن ابوذعب سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۹۷- عمار بن عبد الملک ابو الیقظان

اس نے شعبہ اور ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مروزی ہے۔ محمد بن حمدویہ کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار ہے، اس کا حافظہ خراب تھا، البتہ یہ عبادت گزار ہے۔ اس کا انتقال 205 ہجری میں ہوا۔

۵۹۹۸- عمار بن عبد الملک

اس نے بقیہ سے روایات نقل کی ہیں، اُس نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۹۹۹- عمار بن عطیہ کوفی

یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ یہ بغداد میں وراق تھا۔

۶۰۰۰- عمار بن عثم محاربی

اس نے اپنی والدہ کے حوالے سے، اُن کی والدہ کے حوالے سے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے غیبت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ازہر بن سعد نے اس سے سماع کیا ہے۔

۶۰۰۱- عمار بن عمارہ (د) ابو ہاشم زعفرانی

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۶۰۰۲- عمار بن عمران جعفی

اس نے سوید بن غفلہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ہمارے کندھے برابر کیا کرتے تھے، اس سے اعمش نے روایت نقل کی ہے، بعض حضرات نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ عمران بن مسلم سے منقول ہے۔

ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، امام بخاری نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔

۶۰۰۳۔ عمار بن عمر بن مختار

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، تاہم اس سے روایت کرنے والا شخص محمد بن زکریا

غلابی کذاب ہے۔

۶۰۰۴۔ عمار بن غنیم

صحیح قول کے مطابق یہ عمار بن عثم ہے، امام بخاری اور عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے، جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو انہوں نے ان دونوں کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اس کا نام عمار بن غنیم ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی جائے گی۔ اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ مجھے اس کی حدیث یاد نہیں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: عمار بن عثم نے اپنی ماں کے حوالے سے مجہول سند کے ساتھ حدیث روایت کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی، محمد بن زکریا بلخی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ وہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے غیبت کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی خاتون کی پڑوسن سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لیے آئی، ان دونوں خواتین نے آپس میں غیبت کی اور ہنسنے لگیں، ابھی ان دونوں کی گفتگو چل رہی تھی کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے، جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کی آواز سنی تو یہ دونوں خواتین خاموش ہو گئیں، نبی اکرم ﷺ گھر کے دروازے پر ٹھہر گئے، آپ نے چادر کا کنارہ اپنی ناک پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: اَفْ لِهٰؤُفِ اَمْ دُوْنُوں باہر نکل کر قے کرو اور پھر پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں، انہوں نے ایسا ہی کیا تو انہیں قے میں بہت زیادہ گوشت آیا۔

جب انہوں نے بہت زیادہ غور کیا، تو انہوں نے یاد کیا کہ انہوں نے آخری مرتبہ گوشت کب کھایا تھا، تو انہیں یاد آیا کہ دو ہفتے پہلے انہوں نے گوشت کھایا تھا جب نبی اکرم ﷺ کو جانور کا ایک حصہ تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا، تو اُس کا بھی کچھ حصہ انہوں نے دانت کے ذریعہ نوچ کر کھایا تھا، نبی اکرم ﷺ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ انہیں قے میں کیا آیا تھا؟ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گوشت ہے جو تم کھاتی رہی ہو، اب تم اور تمہاری ساتھی خاتون ایسا نہ کرنا، اگر تم نے یہ غیبت کر کے کھایا ہے۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سہیلی کو اس بارے میں بتایا تو اُس نے اُسی طرح قے کی جو گوشت کی تھی۔“

یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند تاریک ہے اور اس میں عمار اور اُس کی ماں مجہول ہیں۔

۶۰۰۵- عمار بن ابو فروہ (س'ق)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی کثیر زنا کرے تو اُسے کوڑے لگاؤ۔“

یہ روایت نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے، یہی روایت امام مالک، معمر اور سفیان نے زہری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ سفیان اور شبل نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ عقیل نے زہری کے حوالے سے عبید اللہ کے حوالے سے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ درست یہ ہے کہ راوی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے اور یونس بن یزید نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ عبد اللہ بن مالک اویسی کے حوالے سے منقول ہے جبکہ یہی روایت اسحاق بن راشد نے زہری کے حوالے سے حمید بن عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مختلف طور پر منقول ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے اُن کے والد سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے جس کی مثال یہ ہے:

”جو شخص کوئی ایسا باغ فروخت کرے جس میں پھلوں کی پیوند کاری کر لی گئی ہو۔“

۶۰۰۶- عمار بن مالک

یہ تابعی ہے، منہال بن عمرو نے اس سے حدیث نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۰۰۷- عمار بن ابو مالک عمرو بن ہاشم جنبی

ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۰۰۸- عمار بن محمد (م'ت'ق)

یہ سفیان ثوری کا بھانجا ہے اور اولیاء میں سے ایک ہے، اس کی کنیت ابو یقظان ہے، یہ ”ثقة“ ہے، اس نے منصور اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد زید بن ایوب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ حسن بن عرفہ بیان کرتے ہیں: یہ ہنستا نہیں تھا اور ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ابدال میں سے ایک ہے۔ علی بن حجر بیان کرتے ہیں: یہ مثبت اور حجت ہے۔ اس کے بارے میں امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کا (دوسرے راویوں سے) مختلف روایت نقل کرنا فحش ہو اور اس کا وہم زیادہ ہو، جس کی وجہ سے یہ متروک قرار دیا گیا۔ جوز جانی کہتے ہیں: عمار اور سیف سفیان ثوری کے بھانجے ہیں اور یہ دونوں قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو اسحاق نے انصاف سے کام نہیں لیا، کیونکہ سیف ثقة نہیں ہے لیکن عمار صدوق ہے۔ ابن سعد

نے اسے ثقة قرار دیتے ہوئے اس کے انتقال کا سال 182 بیان کیا ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: عمار بن محمد مہول ہے اور اس کی حدیث منکر ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”جس شخص سے رحمت الگ ہو جائے وہ بد بخت ہوتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سینگ والا جانور بے سینگ سے نہیں لڑے گا۔“

عمار کا انتقال 182 ہجری کے آغاز میں ہو گیا تھا اور ابو حاتم سے یہ بات منقول ہے کہ اس راوی سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۶۰۰۹۔ عمار بن محمد بن سعد مدنی

اس نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار سے احادیث روایت کی ہیں، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی، یعنی اس سے منقول حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۰۱۰۔ عمار بن مطر

اس نے ابن ثوبان سے روایت نقل کی ہے، اس کی کنیت ابو عثمان رہاوی ہے، یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے، بعض حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، بعض حضرات نے اسے حافظ ہونے سے موصوف قرار دیا ہے، عبداللہ بن سالم نے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”بیزی سے چلنا مؤمن کی روشنی کو رخصت کر دیتا ہے۔“

تو لوگوں نے اس حدیث کے حوالے سے عمار کو منکر قرار دیا ہے۔

امام ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”جسے روک دینے والا کوئی مرض یا کوئی ضروری کام حج سے نہ روکے اور پھر وہ مر جائے، تو خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔“

یہ روایت شریک سے منقول ہونے کے حوالے سے منکر ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”جب ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں جن کے دین اور جن کی امانت سے تم راضی ہو تو ان کے ساتھ (اپنے خاندان کی خواتین کی) شادی کر دو۔“

اس راوی نے اپنی ”سند“ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

”جو شخص شراب کا پیالہ اٹھائے اور اُس سے کہا جائے کہ یہ حرام ہے، اور وہ کہے: جی نہیں! تو وہ مشرک ہو کر مرے گا اور اُس کی بیوی اُس سے جدا ہو جائے گی۔“

ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقت کرتا تھا۔

قاسم بن عیسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے کئی نئے نقل کیے ہیں، جن میں سے زیادہ تر مقلوب ہیں، عقیلی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا تھا۔ احمد بن داؤد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر سیدہ حوا رضی اللہ عنہا نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ خیانت نہ کی ہوتی جو انہوں نے ابلیس کے لیے الفاظ استعمال کیے تھے تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔“

احمد بن داؤد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی، آپ کا سر اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت تک عصر کی نماز ادا نہیں کر سکے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری فرمانبرداری کے عالم میں تھا تو تو اُس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہو گیا۔“

ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”سورج صرف حضرت یوشع بن نون کے لیے لوٹا یا گیا تھا۔“

ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں: عمار بن مطر جھوٹ بولتا تھا، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۰۱۱- عمار بن معاویہ (م' عو) دہنی

یہ معاویہ بن عمار کا والد ہے، اس نے سالم بن ابوالجعد الوظیف، سعید بن جبیر، ابوسلمہ، ابوزبیر اور ایک گروہ سے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں، شعبہ، شریک اور ابان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابوحاتم اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو، صرف عقیلی نے ایسا کیا ہے اور ابوبکر بن عیاش نے اس سے سوال کیا: کیا آپ نے سعید بن جبیر سے کوئی سماع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے کہا: چلے جائیں۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی اُن سے نقل کردہ روایت سنن ابن ماجہ میں منقول ہے، تو وہ روایت منقطع شمار ہوگی، ابن عیینہ کہتے ہیں: بشر بن مروان نے اپنی پاؤں تشیع میں کٹوا لیے تھے۔

اس کا انتقال 133 ہجری میں ہوا اور میرا خیال ہے کہ یہ بشر کے زمانہ میں کسمن نوجوان تھا۔

۶۰۱۲- عمار بن نصیر سلمیٰ دمشقی

یہ ہشام کا والد ہے، حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اسے لین قرار دیا ہے۔

۶۰۱۳- عمار بن نصر، ابویاسر سعدی مروزی

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی، اس سے بقیہ اور ابن مبارک نے جبکہ اس سے ابن ابوالدینا، ابویعلیٰ اور بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عمار ابویاسر مستملی ثقہ نہیں ہے۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: عمار ابویاسر متروک ہے، خطیب کہتے ہیں: شاید یہ قول عمار بن ہارون کے بارے میں ان دونوں سے منقول ہے، ابواحمد حبیبی کہتے ہیں: میں نے صالح جزرہ سے ابویاسر عمار بن نصر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یحییٰ بن معین کی اس کے بارے میں رائے خراب تھی، خطیب کہتے ہیں: یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق بھی منقول ہے۔

۶۰۱۴- عمار بن نوح

اس نے عمران قطان سے روایات نقل کی ہیں، امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۰۱۵- عمار بن ہارون، ابویاسر مستملی

اس نے سلام بن مسکین، ابومقدام، ہشام اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابویعلیٰ اور حسن بن سفیان نے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہے، یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ محمد بن ضریر بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس شیخ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس سے راضی نہیں تھے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”میری امت کے لیے ان کے صبح کے کاموں میں برکت رکھی گئی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”کسی بھی مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے فائدہ دیا۔“

اس نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”ابوبکر اور عمر کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی۔“

میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹ ہے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت ابن جریر طبری نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بشر کون ہے؟ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے مسلم بن ابراہیم نے قزع

سے یہ روایت نقل کی ہے، اور قزع کو کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۱۶- عمار بن ہنی

اس نے ابن حنفیہ سے روایات نقل کی ہیں، درست یہ ہے کہ اس کا نام عامر ہے، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۰۱۷- عمار بن یزید

اس نے موسیٰ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔

۶۰۱۸- عمار دہنی (م، عمو)

یہ عمار بن ابومعاویہ، یا عمار بن معاویہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، مجھے یہ علم نہیں ہے کہ کس شخص نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو، البتہ عقیلی نے اس کے بارے میں یہ کلام کیا ہے کہ ابو بکر بن عیاش نے اس سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: چلے جائیں!

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: لیکن یہ شیعہ ہے۔)

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: بشر بن مروان نے اپنے پاؤں کاٹ لیے تھے، میں نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: شیعہ ہونے کی وجہ سے۔ ان میں سے بعض حضرات نے اس کا نام عمار بن ابومعاویہ بیان کیا ہے، اس سے سفیان، شعبہ اور شریک نے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس نے ابوظیفیل اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں، اس کا انتقال 1303 ہجری میں ہوا، میرا خیال ہے کہ یہ بشر کے زمانہ میں نوجوانی میں ہی تھا۔

۶۰۱۹- عمار

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، ابن ابوزکریانے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(عمارہ)

۶۰۲۰- عمارہ بن اکیمہ لیشی (عمو) جندی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمار، ایک قول کے مطابق عمرو اور ایک قول کے مطابق عامر ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، ذہلی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک محفوظ یہ ہے کہ اس کا نام عمار ہے اور یہ مالک عمرو بن مسلم لیشی کا دادا ہے، ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث ہے، ابن سعد کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس سے استدلال نہیں کیا، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مجهول بزرگ ہے۔

۶۰۲۱- عمارہ بن بشر (س) دمشقی

اس نے امام وزاعی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے نصیر بن فرج اور یوسف بن سعد بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں، میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو،

امام نسائی نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۶۰۲۲- عمارہ بن بشر

اس نے ابن غنم سے روایت نقل کی ہے، ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۰۲۳- عمارہ بن ثوبان (ذق)

اس کے بھانجے جعفر بن یحییٰ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی، البتہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۰۲۴- عمارہ بن جوین (ت'ق) ابو ہارون عبدی

یہ تابعی ہے، اور ایک مرتبہ اسے لیں قرار دیا ہے، حماد بن زید نے اسے جھوٹا کہا ہے، شعبہ کہتے ہیں: اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اڑادی جائے تو یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ابو ہارون نامی اس راوی کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کروں، امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث کو سچا قرار نہیں دیا جائے گا، امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متلون مزاج تھا، یہ خارجی بھی ہے اور شیعہ بھی ہے، اس کی صرف ان باتوں کا اعتبار کیا جائے گا جو ثوری نے اس سے روایت کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: یہ ابوسعید سے ایسی احادیث نقل کرتا ہے جو ابوسعید کی بیان کردہ نہیں ہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میری کچھ مسافروں سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے ابو ہارون عبدی کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے اس کے پاس ایک تحریر دیکھی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ منکر روایات منقول تھیں، میں نے دریافت کیا: یہ کیسی تحریر ہے؟ تو اس نے کہا: یہ حق تحریر ہے، قطان کہتے ہیں: ابن عون، ابو ہارون کے انتقال تک اُس سے روایات نقل کرتے رہے، جو زجانی ابو ہارون کذاب اور مفتری ہے۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں ابو ہارون کے پاس آیا، میں نے اُسے کہا: تم وہ روایت مجھے نکال کر دکھاؤ جو تم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، تو اُس نے ایک تحریر نکال کر مجھے دکھائی تو اُس میں یہ تحریر تھا: ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گڑھے میں داخل ہوئے، وہ اللہ کا انکار کر چکے تھے“۔ تو میں نے وہ تحریر اُس کے ہاتھ میں دی اور واپس آ گیا۔

ایثرم نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اگر تم چاہو تو ابو ہارون عبدی نے مجھے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہر وہ چیز روایت کی ہے جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اہل واسط نے اُسے رات کے وقت ایجاد کیا ہوگا، تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابو ہارون کے پاس ایک صحیفہ تھا، وہ یہ کہتا تھا کہ یہ صحیفہ وہ ہے جس کے بارے میں وصیت کی جائے۔ سلیمان بن بیان کہتے ہیں: ابو بکر بن حامد نے صالح بن محمد ابو علی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُن سے ابو ہارون عبدی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ فرعون سے زیادہ بڑا جھوٹا ہے۔

ابو احمد زبیری بیان کرتے ہیں: سفیان نے ابو ہارون سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”میری ایک کنیز تھی جس کے ساتھ میں عزل کرتا تھا وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی۔“
یہ روایت محمد بن کثیر نے ثوری سے نقل کی ہے۔

دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

”جب کوئی شخص اپنے خادم کی پٹائی کرے اور وہ اللہ کا ذکر کرے تو تم لوگ اپنے ہاتھ اٹھا لو۔“

شریک نے ابو ہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مہر اور گواہوں کے بغیر شادی کرے البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ کرنا جائز ہے۔“

عبدالوارث نے ابو ہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”جب کچھ لوگ سفر پر نکلیں اور ان کا کوئی امیر نہ ہو تو ان کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔“

حماد بن سلمہ نے ابو ہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”لوگ تمہارے پیروکار ہوں گے وہ زمین کے دور دراز حصوں سے تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے علم کے بارے میں دریافت کریں گے تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔“

اس راوی کا انتقال 134 ہجری میں ہوا۔

۶۰۲۵- عمارہ بن ابو جحار

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۶۰۲۶- عمارہ بن حدید (عو)

اس نے حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے امام ابو زرعہ کہتے ہیں: اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مہم یا کوئی لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صحیح رضی اللہ عنہ ایک تاجر شخص تھے وہ اپنا سامان دن کے ابتدائی حصے میں بھیج دیا کرتے تھے انہیں بہت فائدہ ہوا اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔“

یہ روایت امام ابو داؤد نے سعید بن منصور سے امام ترمذی نے یعقوب دورقی سے نقل کی ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے ابن ابوشیبہ سے نقل کی ہے اور ان تینوں حضرات نے اسے ہشیم سے روایت کیا ہے امام نسائی نے یہ روایت ابو حفص فلاس کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ یعلیٰ بن عطاء سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت صحیح رضی اللہ عنہ کا تعارف صرف اسی ایک حدیث کے حوالے!

سے ہو سکتا ہے یہ بات بھی بیان نہیں کی گئی کہ یہ صحابی ہیں، صرف اسی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے اور یہ بات صرف عمارہ نے نقل کی ہے اور عمارہ مجہول ہے، جیسا کہ دونوں راوی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اور اس بات سے خوش نہیں ہو جا سکتا ہے کہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ’الثقات‘ میں کیا ہے کیونکہ اُن کا اسلوب یہ ہے کہ وہ ہر اُس شخص سے استدلال کر لیتے ہیں جو معروف نہ ہو۔ اس حدیث کو اس سے نقل کرنے میں یحییٰ بن عطاء منفرد ہے، ابن قطان کہتے ہیں: جہاں تک اُس کی بات کا تعلق ہے تو یہ بات اچھی ہے لیکن غلط ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والی ہے اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اس بن عبد اللہ کے حوالے سے روایت منقول ہے اور یہ راوی بھی لین ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت دو سندوں سے منقول ہیں لیکن وہ دونوں مستند نہیں ہیں۔

۶۰۲۷- عمارہ بن حفص بن عمر بن سعد قرظ

یہ بنو مخزوم کا غلام ہے اور عمر کا بھائی ہے، عبد الرحمن بن سعد نے اس سے سماع کیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۶۰۲۸- عمارہ بن حیان

اس نے جابر بن زید سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۲۹- عمارہ بن راشد بن کنانہ

اس نے جبیر بن نفیر سے روایت نقل کی ہیں، یہ ’مجہول‘ ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اس کا محل صدق ہے۔

۶۰۳۰- عمارہ بن زاذان (ذت‘ق) بصری صیدلانی، ابوسلمہ

اس نے ثابت اور مکحول ازدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شیمان بن فروخ، حبان بن ہلال اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: بعض اوقات یہ اپنی حدیث میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے، امام احمد کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں، ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حکم بن یزید کہتے ہیں: عمارہ بن زاذان نے ستاون (57) حج کیے تھے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اُن افراد میں سے ہے جن میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ایک بھائی ہے جس سے میں اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اس بارے میں بتا دو کیونکہ اس طرح محبت زیادہ مضبوط

ہوگی۔“

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ذی یزید بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حُلّہ تحفہ کے طور پر بھیجوا یا جس کی قیمت بیس اونٹوں کے برابر تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہنا پھر آپ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دے دیا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: اس چیز سے بچ کر رہنا کہ اس کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکا کیا جائے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر ادا کرتے تھے جب آپ کا جسم فرہ ہو گیا اور گوشت زیادہ ہو گیا تو آپ سات رکعت وتر ادا کرنے لگے اور پھر آپ دو رکعت بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے جس میں آپ سورۃ زلزال اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے۔“

۶۰۳۱- عمارہ بن زید

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، ازدی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا، اس کے والد کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے بھی روایت منقول ہے۔

۶۰۳۲- عمارہ بن سلمان

یہ تابعی ہے اور قدیم ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ صرف ابو ادریس خولانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۳- عمارہ بن ابو شعثاء (د)

اس نے سنان بن قیس سے روایات نقل کی ہیں، یہ منکر ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ بقیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۳۴- عمارہ بن صالح

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے، اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۰۳۵- عمارہ بن عمیر

اس نے اُم طفیل کے حوالے سے حدیث روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ’الضعفاء‘ میں کیا ہے۔

۶۰۳۶- عمارہ بن عبد (ع، س)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مستقیم الحدیث ہے ابو اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۳۷- عمارہ بن عثمان

اس نے شیب بن نعیم سے روایات نقل کی ہیں ابو احمد حاکم کہتے ہیں: یہ اپنے استاد کی طرح مجهول ہے۔

۶۰۳۸- رھ بن عثمان (س) بن حنیف

اس نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ابو جعفر خطمی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۹- عمارہ بن عقبہ حنفی

یہ سلیمان بن شعبہ کا استاد ہے اور ان دونوں کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہیں؟

۶۰۴۰- عمارہ بن عمار

اس نے زفر بن واصل سے روایات نقل کی ہیں ان دونوں کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۰۴۱- عمارہ بن غراب (د)

حضرت عبدالرحمن بن زیاد بن انعم رضی اللہ عنہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اس نے اپنی پھوپھی سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۴۲- عمارہ بن غزیہ (م، عمو)

یہ صدوق اور مشہور ہے اور انصاری اور مدنی ہے اس نے ابوصالح سمان اور امام شععی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بشر بن مفضل، در اور دی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے اور بکثرت احادیث نقل کرنے والا شخص ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے میرے علم کے مطابق ابن حزم کے علاوہ اور کسی نے اسے ضعیف قرار نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ عبدالحق نے یہ بات بیان کی ہے: بعض متاخرین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم اور یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ صدوق اور صالح ہے امام احمد اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے عقیلی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں اس کی توثیق کے ہمراہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جس کے ذریعہ اس کا لین ہونا ثابت ہوتا ہو صرف ابن عیینہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں کئی مرتبہ اس کے ساتھ بیٹھا لیکن میں نے اس کے حوالے سے کوئی روایت یاد نہیں کی تو یہ عقیلی کی طرف سے غفلت ہے کہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ شاید اس عبارت کے ذریعہ اس کا لین ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جی نہیں! اللہ کی قسم!

ایسا نہیں ہے۔

۶۰۴۳- عمارہ بن فیروز مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۰۴۴- عمارہ بن ابومطرف

اس نے یزید بن ابومریم سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۰۴۵- عمارہ بن میمون (د)

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے، حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۰۴۶- عمارہ احمر

یہ ابو عاصم نبیل کا استاد ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۰۴۷- عمارہ قرشی

اس نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے مسکراتے ہوئے تجلی کرے گا۔“

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے، صرف علی بن زید بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(عمر)

۶۰۴۸- عمر بن ابراہیم (ت، ق، س) ابو حفص عبدی بصری

اس نے قتادہ اور مطر وراق سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خلیل، عبدالصمد بن عبدالوارث، شاذ بن فیاض اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہے، امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، عبدالصمد کہتے ہیں: یہ ثقہ سے اوپر کے مرتبہ کا ہے، ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن عدی کہتے ہیں: اس نے قتادہ سے ایسی روایت نقل کی ہے جس میں اس کی موافقت نہیں کی گئی، عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس سے منکر روایات منقول ہیں، عماد بن عوام نے اس سے ایک منکر حدیث روایت کی ہے، وہ ایک ایسا شخص تھا جو اہل رے سے تعلق رکھتا تھا۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی

ہے:

”میری امت اُس وقت تک فطرت پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر نہیں کریں گے کہ ستارے چمکنے

لگیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”حجر اسود جنت کا پتھر ہے۔“

یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے۔

عمر بن ابراہیم عبدی نامی راوی صدوق ہے، حسن الحدیث ہے اور اس سے تھوڑی سی غلطی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”سیدہ حوا جہنم کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا تو انہوں نے یہ نذرمانی کہ اگر ان کا کوئی بچہ زندہ رہا تو وہ اس کا نام عبدالحارث رکھیں گی، تو ان کا ایک بچہ زندہ رہا جس کا نام انہوں نے عبدالحارث رکھا تو یہ شیطان کی وحی کی وجہ سے تھا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے ”صحیح“ قرار دیا ہے لیکن یہ ایک منکر روایت ہے جیسا کہ آپ خود جائزہ لے سکتے ہیں۔

۶۰۴۹۔ عمر بن ابراہیم

اس نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ہر اس چیز کے بارے میں بتایا جو آگے چل کر ہوگی۔“

عقیلی کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی یہ روایت محمد بن اسماعیل نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے ہاشم بن ہاشم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۰۵۰۔ عمر بن ابراہیم بن خالد کردی ہاشمی

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے عبدالملک بن عمیر، ابن ابوزبیب، شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ 220 ہجری کے بعد تک زندہ رہا جبکہ عبداللہ بن محمد مخزومی، اسحاق نخعی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ سابق اور لاحق کے بارے میں اس نے حدیث روایت کی ہے جو عوام بن حوشب کے حوالے سے عمر بن ابراہیم سے منقول ہے، تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس سے مراد یہی شخص ہو۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ابوبکر سے محبت کرنا اور اس کا شکر یہ ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔“

یہ روایت انتہائی منکر ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ راوی کذاب ہے، خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: ”بچا جان! بے شک اللہ تعالیٰ نے اللہ کے دین کے لیے ابو بکر کو میرا خلیفہ

بنایا ہے تو آپ لوگ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں آپ کا میاں ہو جائیں گے۔“

یہ حدیث مستند نہیں ہے اور اس کو یہ چیز باطل کرتی ہے کہ ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ ہماوے

ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں چلیں گے کہ ہم آپ سے کچھ مانگیں۔“ تو یہ روایت مستند ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُسید بن سفیان جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ میں گریہ و زاری شروع ہو گئی، حضرت علی رضی اللہ عنہما روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور پھر انہوں نے حضرت ابو بکر کی تعریف کی۔“

تو اس راوی نے چالیس سطروں کی روایت نقل کی ہے، جس کے بارے میں دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے اس میں اُسید نامی راوی مجہول ہے۔

۶۰۵۱۔ عمر بن ابراہیم علوی زیدی کو فی حنفی شیعہ معترزی

یہ ابواسحاق سبعمی کی مسجد کا امام تھا، اس کی پیدائش 442 ہجری میں ہوئی، محمد بن علی بن عبدالرحمن علوی نے اسے اجازت دی تھی، اس نے ابوالقاسم بن منثور رجبی اور ابو بکر خطیب اور ایک جماعت سے سماع کیا، اس نے ایک طویل عرصے تک شام میں رہائش اختیار کیے رکھی اور عربی زبان اور فضائل کے بارے میں ماہر بنا۔ ابن سمعانی، بن عساکر، ابو موسیٰ مدینی جو علوم میں اس کے ساتھ شریک رہے ہیں، انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ شخص غریب تھا اور قناعت کرنے والا تھا، لیکن بدعتی ہونے کے باوجود اس کا دین اچھا تھا، یہ کوفہ کا مفتی تھا اور یہ کہتا تھا کہ میں بظاہر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کے مذہب کے مطابق، لیکن درحقیقت امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

ابوطالب بن ہر اس دمشق نے اس کے بارے میں یہ حکایت بیان کی ہے کہ اس نے صراحت کے ساتھ یہ اعتراف کیا تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

ابن ناصر کہتے ہیں: میں نے اپنے والد زری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عمر بن ابراہیم ”جاوردی“ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے نزدیک جنابت کے بعد غسل کرنا لازم نہیں تھا، اس کا انتقال 539 ہجری میں ہوا، تیس ہزار لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ یعیث بن صدقہ فراتی نے اس کے سامنے روایات پڑھی ہیں۔

۶۰۵۲۔ عمر بن ابراہیم بن عثمان واسطی

یہ واعظ ہے، اس نے شہدہ کا تبن نامی خاتون سے سماع کیا ہے، حافظ ابن نقطہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اس کا انتقال 602 ہجری میں ہوا۔

۶۰۵۳۔ عمر بن ابان بن عثمان

اس نے اپنے والد کے حوالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الملائكة لتستحي من عثمان.

”بے شک فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔“

یہ روایت ابو معشر براء نے ابراہیم بن عمر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے روایت کی ہے۔
امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۰۵۴- عمر بن ابان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وضو کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس سے امام طبرانی کے استاد جعفر بن حمید نے روایت نقل کی ہے، لیکن جعفر کون ہے؟ (یہ بھی نہیں پتا)۔

۶۰۵۵- عمر بن ابو حمی

(یہ اُن کا آزاد کردہ غلام ہے) اور بصرہ کا رہنے والا ہے، اس پر تہمت عائد کی گئی ہے، عقلی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
”اعطیت فی علی تسع خصال ... الحدیث۔“
”مجھے علی میں نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں۔“
عقلی نے اسی طرح مختصر طور پر اس کا ذکر کیا ہے اور اچھا کیا ہے۔

۶۰۵۶- عمر بن احمد بن جر جبہ

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے، ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۵۷- عمر بن احمد بن علی بغدادی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی، اس نے کدیبی اور قاضی یوسف سے جبکہ اس سے علی بن عبد کو یہ نے موجبات کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور میں اس روایت کے حوالے سے اسی پر تہمت عائد کرتا ہوں، اس سے ایک روایت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں بھی ہے۔

۶۰۵۸- عمر بن اسحاق (ت)

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے، ابو خالد الدالانی اس سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اور وہ روایت چھیننے والے کو جواب دینے کے بارے میں ہے، جسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے، یہ راوی عمر بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطحہ ہے۔

۶۰۵۹- عمر بن اسحاق (م) مدنی

یہ زائدہ کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابو صخر حمید بن زیاد اور اسامہ بن زید نے روایت نقل کی ہے، یہ صدوق ہے۔

۶۰۶۰- عمر بن اسحاق بن سيارمخرمی

ابو بکر حنفی نے اس سے روایت نقل کی ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۰۶۱۔ عمر بن اسماعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی

اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کیا کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”انا مدينة العلم وعلی بابها۔
”میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔“

یہ روایت اس نے ابوصلت سے چوری کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جیسا کہ عبداللہ بن احمد نے اُن سے نقل کیا ہے: کہ اس نے ابو معاویہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔ ابن جریر طبری کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”معراج کی رات میں نے سبز رنگ کا ایک رجسٹریکھا، جس میں نور کے ساتھ لا الہ الا اللہ، ابو بکر صدیق اور عمر فاروق لکھا ہوا تھا۔“

سری بن عاصم نے اس بارے میں اس کی متابعت کی ہے۔

۶۰۶۲۔ عمر بن اسماعیل

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ اصل کے اعتبار سے یہ کون ہے؟ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کی ہے:

”حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکر کیا گیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا اور یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس سے صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور اس سے صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا۔“

یہ روایت عقیلی نے بیان کی ہے۔

۶۰۶۳۔ عمر بن ایوب مدنی

اس نے ابو ضمیرہ اور ابن ابوفدیک سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ان حضرات سے منقول روایات نقل کی ہیں، تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ علان بن عبدالصمد طلیسی نے اس سے حدیث نقل کی ہے اور امام دارقطنی نے اسے داہی قرار دیا ہے۔

۶۰۶۴۔ عمر بن ایوب غفاری

اس نے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حضرت ملی رضی اللہ عنہا اندر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دور ہو گئے۔“

یہ روایت منکر ہے اور اس کی امام مالک کی طرف نسبت جھوٹی ہے۔

۶۰۶۵- عمر بن ایوب عبدی موصلی

یہ ”ثقة“ ہے اور معانی بن عمران کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

۶۰۶۶- عمر بن بزلیع ازدی

یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے جو اس نے حارث بن حجاج سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

”جو شخص نماز کے دوران کوئی فضول حرکت نہیں کرے گا تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی“۔

یہ روایت عقیلی نے عبید بن غنم کے حوالے سے ابو کریب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۰۶۷- عمر بن بسطام

اس نے نصیر بن قاسم سے اور اس سے بشیر بن ثابت نے روایات نقل کی ہیں اس کی سند تاریک ہیں اور متن جھوٹا ہے۔

۶۰۶۸- عمر بن بشیر ابوبہانی

اس نے امام شعیب کے حوالے سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”کوئی عورت تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے“۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۰۶۹- عمر بن ابوبکر موصلی عدوی

اس نے سلیمان بن بلال اور ابن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں یہ اُردن کی قضاء کانگران بنا تھا ابراہیم بن منذر اور جبیر بن بکار نے اس سے روایت نقل کی ہے امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب الحدیث ہے۔ جہاں تک اس کے بھائی کا تعلق ہے (تو اس کا تذکرہ درج ذیل ہے)۔

۶۰۷۰- عمرو بن ابوبکر

یہ یحییٰ بن حمزہ کے بعد دمشق کی قضاء کانگران بنا تھا۔

۶۰۷۱- عمر بن بلال قرشی حمصی

یہ بنو امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث بھی محفوظ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ایک روایت منقول ہے جو ابوبکر شافعی کی رباعیات میں منقول ہے یہ روایت

ابراہیم بن علاء نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۰۷۲۔ عمر بن جعفر بصری حافظ

اس نے بہت سے بغدادیوں سے بہت سی روایات منتخب کی ہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا، اس نے ابو خلیفہ اور عبدان سے روایات نقل کی ہیں، اس سے غلطیاں اور وہم منقول ہیں، امام دارقطنی نے اس کی غلطیوں کی تحقیق کی ہے جو بطور خاص اس نے ابو بکر شافعی سے نقل کرنے میں کی ہیں اور انہوں نے اسے مختلف کاغذوں پر مرتب کیا ہے، ایسا انہوں نے اس لیے کیا ہے تاکہ اس کی غفلت اور اس کے ضعف پر رہنمائی کر سکیں کیونکہ اس کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابو محمد سمیعی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابن ابوفواریس کہتے ہیں: اس کی تحریریں رذی ہیں۔ اس کا انتقال 357 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر 77 سال تھی۔ ابن رزقویہ اور علی بن احمد راز نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۰۷۳۔ عمر بن حبیب (ق) عدوی بصری قاضی

اس نے خالد حذاء اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۰۷۴۔ عمر بن حبیب کی

اس نے عمرو بن دینار کے حوالے سے سالم بن ابو جعد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”کر کرہ نامی صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے، اُن کا انتقال ہو گیا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث مستند ہے اور ازدی نے یہ روایت عمر بن ابی حبیب کے حوالے سے نقل کی ہے، عمر نامی راوی نے یمن میں رہائش اختیار کی تھی، امام احمد اور یحییٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، تو اس حوالے سے ازدی کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔)

۶۰۷۵۔ عمر بن حسن راسبی

اس نے ابو عوانہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

”علیٰ عربوں کا سردار ہے۔“

۶۰۷۶۔ عمر بن حسن مدائنی

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۶۰۷۷۔ عمر بن حسن اشثانی قاضی، ابوالحسین

یہ اُس محفل میں شریک تھا، اس نے موسیٰ و شفاء اور ابن ابودنیا، جبکہ اس سے ابن بشران اور ابوالحسن بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں،

امام دارقطنی اور حسن بن محمد خلال نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام دارقطنی سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ کذاب ہے لیکن یہ روایت درست نہیں ہے، لیکن اشانی نامی اس راوی سے بہت سی افسوس ناک روایات منقول ہیں جن میں سے ایک روایت وہ ہے جو امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

”آب زمزم کا وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جس مقصد کے لیے اسے پیا جائے، اگر تم شفاء حاصل کرنے کے لیے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کر دے گا، اگر تم بھوک ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بھوک ختم کر دے گا، اگر تم پیاس ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے تو یہ اُس کو ختم کر دے گا، یہ جبرائیل علیہ السلام کی ٹھوکرا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سیراب کیا تھا۔“

اس کی سند میں ابن حبیب نامی راوی صدوق ہے اور خرابی کی جڑ عمر نامی یہ راوی ہے، تو امام دارقطنی نے یہ غلطی کی ہے کہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں کیونکہ یہ سند جھوٹی ہے اور اس روایت کو ابن عیینہ نے کبھی بیان نہیں کیا، بلکہ یہ عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے ابو بزیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر منقول ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔

اس راوی کا انتقال 339 ہجری میں ہوا۔

۶۰۷۸- عمر بن حرمہ (د، ت)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن ابو حرمہ ہے، اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گوہ کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، علی بن زید بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے، امام ابو زرعا کہتے ہیں: میں اس سے صرف اسی حدیث کے حوالے سے واقف ہوں۔

۶۰۷۹- عمر بن حسن ابو خطاب بن دحیہ اندلسی محدث

روایات نقل کرنے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے، اگرچہ یہ بہت بڑا عالم تھا، لیکن یہ غیر ضروری چیزوں میں مصروف ہو گیا، اسی لیے اس نے اپنی نسبت غلط کرتے ہوئے یہ کہا: یہ عمر بن حسن بن علی بن محمد بن فرح بن خلف بن قومس بن مزلال بن ملال بن بن احمد بن بدر بن دحیہ بن خلیفہ کلبی ہے، تو یہ نسب کئی اعتبار سے جھوٹا ہے، اُن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی کوئی زینہ اولاد نہیں تھی، دوسری بات یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا اہل بربر کی تختیوں پر لکھا ہوا ہے، تیسری بات یہ ہے کہ اگر اسے موجود تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی درمیان میں کئی لوگوں کا ذکر ساقط ہے کیونکہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ اس راوی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہما کے درمیان دس آدمی ہوں، اُس نے اندلس میں بہت زیادہ سماع کیا تھا اور تیونس میں احادیث بیان کی تھیں، یہ 590 ہجری کے آس پاس کی بات ہے، یہ مختلف شہروں میں آیا، عجم کے مختلف علاقوں میں گیا، یہ ابو جعفر صیدلانی سے ملا، اُس نے طبرانی کی حدیث عالی سند کے ساتھ سنی یہ حدیث میں بصیرت بھی رکھتا تھا، حدیث کی لغت اُس کے رجال اُس کے معانی کا فہم رکھتا تھا، اس نے شبیبہ میں کامل نامی بادشاہ کی تعلیم و تربیت بھی کی، جب وہ مصری

علاقوں کا حکمران بنا تو اُس نے ابن دجیہ کو دنیاوی اور حکومتی فوائد سے سرفراز کیا، ابن دجیہ یہ بیان کرتا تھا کہ اُس نے ”صحیح مسلم“ اپنے حافظے کی بنیاد پر ایک بزرگ کے سامنے مراکش میں پڑھی تھی۔

حافظ ضیاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس کی حالت پر حیرانگی نہیں ہوتی، اس نے آئمہ پر بہت زیادہ تنقید کی ہے، پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابراہیم سنہوری نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ مراکش کے مشائخ نے اس کے لیے جرح اور تضعیف کے حوالے سے تحریریں لکھی ہیں اور اس طرح میں نے اُس میں ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جو اس پر دلالت کرتی ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے عالی سند کے ساتھ ابو حسن بن حنین کتانی اور ابن خلیل القیسی سے موطا امام مالک نقل کی ہے، یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: محمد بن فرح طلاع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک ابن خلیل کا تعلق ہے تو اُس نے مراکش اور فاس میں سکونت اختیار کی تھی اور ابن دجیہ اندلس میں مقیم رہا تو پھر اس نے اُس سے ملاقات کیسے کی اور اُس سے سماع کیسے کیا؟ اسی طرح ابن حنین جب اندلس سے نکلا تھا تو دوبارہ وہاں نہیں گیا، بلکہ فاس میں ہی مقیم رہا اور وہیں اُس کا انتقال 569 ہجری میں ہوا، تو بہت زیادہ بھی ہو تو یہ ہو سکتا ہے کہ ابن دجیہ نے ”موطا“ کو ان دونوں حضرات سے اجازت کے طور پر نقل کیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بھی اُن لوگوں کے نزدیک مباح ہوگا جو اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی کو اجازت کے طور پر کسی روایت کی سند ملی ہو، تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں نے مجھے اس طرح حدیث بیان کی، لیکن یہ خیال ہے کہ اس راوی نے صراحت کی ہے کہ اس نے اپنے استاد سے سماع کیا ہے۔

قاضی حماہ بن واصل بیان کرتے ہیں: ابن دجیہ حدیث میں بہت زیادہ معرفت رکھنے والے اور اسے بہت زیادہ یاد رکھنے کے باوجود اس بارے میں الزام یافتہ ہے، کہ یہ نقل کرتے ہوئے کمی و بیشی کیا کرتا تھا، اس بات کی اطلاع کامل نامی حکمران کو ملی تو اُس نے اسے یہ حکم دیا کہ یہ ”شہاب“ کی کتاب پر کچھ تعلق تحریر کر دے، اس نے اُس کتاب پر تعلق تحریر کر دی، جس میں اُس کی احادیث اور اسانید کے بارے میں کلام کیا، یہ کتاب کامل نامی بادشاہ تک پہنچی، کچھ دن بعد اس نے ابن دجیہ سے کہا کہ وہ کتاب مجھ سے گم ہو گئی ہے، تم مجھے دوبارہ تحریر کر دو، تو اس نے پھر ایسا ہی کیا، لیکن دوسری کتاب میں اُس کی تعلیقات پہلی تحریر کے اُلٹ تھیں، اس سے سلطان کو پتہ چل گیا کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے، وہ درست ہے، تو اُس نے سلطان کی طرف سے بنائے گئے دارالحدیث سے اسے معزول کر دیا اور اس کے بھائی ابو عمر و عثمان کو اُس کا نگران بنا دیا۔

میں یہ کہتا ہوں: ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب اُس نے اسے معزول کیا تھا، اُس وقت یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار ہو گیا تھا اور اس میں اختلاط کا آغاز تھا، اس کی متعدد کنیتیں منقول ہیں: ابو حفص، ابو فضل، ابو علی، دانی، کلی۔

یہ احمق اور تکبر کا شکار بھی تھا، یہ اپنی کنیت خود بھی مقرر کر لیتا تھا اور اپنے آپ کو دونہستوں کے حوالے سے تحریر کرتا تھا جو دجیہ اور حسین کے درمیان کی ہیں، تو اگر یہ اپنے دعوے میں سچا بھی ہو، تو ایسا رعونت کی وجہ سے ہوگا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس پر یہ الزام عائد ہو کہ اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کے خوبصورت صحابی حضرت دجیہ رضی اللہ عنہ کی طرف کی جائے، حالانکہ اُس نے اس جرات کا مظاہرہ صرف اس لیے کیا، کیونکہ لفظ کلی کی نسبت دانیہ کے ساحل پر موجود ایک جگہ کی طرف ہوئی ہے، اور ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کلفی ہے، اس کا تلفظ

ف، اور ب کے درمیان ہے، اسی لیے پہلے یہ لفظ گلبی کو ایک ساتھ لکھا کرتا تھا، جہاں تک اس کی امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کا تعلق ہے، تو وہ اس کے نانا کے حوالے سے ہے کیونکہ اس کے نانا علی جمیل، جنہیں مراکش کے محاورے میں تصغیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، وہ لہجے قد کے تھے اور اُن کا والدہ سید ابوبسام علوی حسینی کو فی ثم اندلس کی صاحبزادی تھی اور اُس کے والد حسن بن علی دانیہ کے رہنے والے تاجر تھے، اُن نے اس کے نانا شیخ عتیق بن محمد سے قرآن کا علم حاصل کیا تھا۔ ابن مسدی بیان کرتے ہیں: میں نے مراکش کے ماہرین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے نانا کا ذکر کرتے ہوئے صرف یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنو جمیل کی اولاد ہیں، اس کا بھائی ابو عمر و عثمان تھا۔ اُس کا لقب ب جمل بن جمیل تھا اور ابو خطاب علامہ تھا، اس نے مرتے دم تک مصر میں رہائش اختیار کیے رکھی۔

یہ دانیہ کا قاضی بھی رہا تھا، اُس کے پاس ایک باجا بجانے والے کو لایا گیا تو اُس نے اُس کی باپھیں حیرنے کا انداز اُس کی شکل بگاڑنے کا حکم دیا، اسی طرح اس نے اپنے ایک غلام کی شرمگاہ اور نصیہ کاٹ دیئے، جب اس بات کی اطلاع اُس وقت کے حکمران منصور کو ملی اور اُس کی طرف سے پیغام رساں آیا تو یہ چھپ گیا اور ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا اور افریقہ اور مشرق کے علاقوں کی طرف چلا گیا، پھر یہ ذاپس نہیں آیا۔ اس سے پہلے یہ تاجر کے طور پر کام کرتا رہا تھا، اُس نے محمد بن عبدالرحمن حضری اور خشوعی سے سماع کیا تھا، جب یہ اندلس واپس آیا تو اُس نے ابن جوزی کے حوالے سے مؤلف سے مقامات حریری نقل کی اور یہ بات درست نہیں ہے، اُس نے اندلس میں ابن خیر بشکوال سہیلی اور ایک جماعت سے سماع کیا۔

پھر میں نے اُس کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے کہ اس نے 560 ہجری سے لے کر 570 ہجری کے درمیان تک ایک جماعت سے سماع کیا، جن میں ابو بکر بن خیر و لوانی، ابوالحسن بن حنین شامل ہیں اور اس بارے میں اس پر انکار نہیں کیا گیا۔ میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس پر انکار کیا گیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس کے حوالے سے تالیفات منقول ہیں جو اس کی وسعت علم پر گواہ ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کی تالیفات میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کی تصحیح و تصنیف کے حوالے سے اس پر اعتراضات کیے گئے ہیں، یہ 42 ہجری یا اس کے کچھ بعد پیدا ہوا تھا۔ ابن نقطہ کہتے ہیں: یہ معرفت اور فضیلت سے موصوف تھا، البتہ اس نے کچھ ایسی چیزوں کا دعویٰ کیا جن کی کوئی حقیقت نہیں تھی، ایا ثقہ راوی یعنی ابوالقاسم بن عبدالسلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ ابن دحیہ ہمارے پاس کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا: مجھے صحیح مسلم اور جامع ترمذی یاد ہے، راوی کہتے ہیں: تو میں نے ترمذی شریف کی پانچ احادیث اور مسند کی پانچ احادیث اور پانچ موضوع احادیث لیں اور انہیں ایک جزء میں رکھ کر اس کے سامنے ترمذی کی ایک حدیث پیش کی تو یہ بولا: یہ صحیح نہیں ہے، دوسری کے بارے میں اس نے کہا: میں اس سے واقف نہیں ہوں، تو یہ اُن میں سے کسی حدیث کو بھی پہچان نہیں سکا۔

ابو خطاب کا انتقال 633 ہجری میں ربیع الاول کے مہینے میں ہوا۔

۶۸۰- عمر بن حفص بن محب

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ کچھ امتوں کا سلام کرنے کا طریقہ تھا، سب سے پہلے اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا تھا، وہ اپنے جانوروں کو چراتے ہوئے بیت المقدس کے کچھ

پہاڑوں کی طرف نکل گئے تھے تو انہوں نے بیت المقدس کو تسبیح بیان کرتے ہوئے سنا۔

اس کے بعد اس راوی نے ایک طویل موضوع حدیث نقل کی ہے جسے قیس بن حفص داری نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے مرفوع ہونے میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہو سکتا ہے اور اس بات کا بھی احتمال

موجود ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

۶۰۸۱۔ عمر بن حفص، ابو حفص عبدی

اس نے ثابت بنانی سے اور اس سے علی بن حجر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہے یہ عمر بن حفص بن ذکوان ہے امام احمد کہتے

ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا اور اسے پھاڑ دیا تھا، علی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے امام

دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جسے عمر بن ابو خلیفہ کہا جاتا ہے ایک قول کے مطابق ابو خلیفہ کا نام حجاج

بن عتاب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ید الرحمن علی راس المؤذن ما دام یؤذن، انه لیغفر له مد صوتہ این بلغ.

”مؤذن جب تک اذان دیتا رہتا ہے اُس وقت تک رحمن کا ہاتھ مؤذن کے سر پر رہتا ہے اور اُس کی آواز جہاں تک بھی

جاتی ہے اُس کی اتنی ہی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رفع قرطاسا من الارض فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اجلا للہ ان ید اس کتب من الصدیقین

وخفف عن والدیہ وان کانا من البشرکین. ومن کتب بسم اللہ الرحمن الرحیم وجودہ تعظیما للہ

غفر له.

”جو شخص زمین سے کچھ ایسا کاغذ اٹھالے جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے احترام کے پیش نظر اُس

اٹھائے تو اُس شخص کا نام صدیقین کے صحیفہ میں لکھا جاتا ہے اور اُس کے والدین سے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے

اگرچہ وہ مشرک ہوں اور جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم خوبصورت کر کے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لیے لکھتا ہے تو اُس کی مغفرت

ہو جاتی ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔)

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان

کرتے ہیں:

جاء موسیٰ عزیزا بعد ما محی من النبوة، فحجبه فرجع وهو یقول: مائة مائة موتة اھون من ذل

ساعة.

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نبوت میں جانے کے بعد غصے کے عالم میں آئے تو اُن سے حجاب کر لیا گیا تو یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ ایک گھڑی کی ذلت سے ایک سو مرتبہ مر جانا زیادہ آسان ہے۔“

جہاں تک عقیلی کا تعلق ہے تو اُس نے عمر بن حفص عبدی اور عمر بن ابوخلیفہ کے درمیان فرق کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۰۸۲- عمر بن حفص ازدی

اس نے ابو جمرہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۰۸۳- عمر بن حفص (ق) بن عمر بن سعد القرظ

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے اذان کے بارے میں روایت نقل کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۸۴- عمر بن حفص

یہ عمان کا قاضی تھا، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے، اس کے بیٹے نے اس کے حالات مختصر طور پر نقل کیے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے۔

۶۰۸۵- عمر بن حفص قرشی مکی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجهر بسم اللہ الرحمن الرحیم حتی مات.

”نبی اکرم ﷺ وصال تک بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھتے رہے۔“

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے، ابن جریر کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے، یا پھر سعید بن خثیم ہلالی نے اسے نقل کیا ہے اور سعید کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس پر تنقید کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۶۰۸۶- عمر بن حفص دمشقی خیاط معمر

یہ ایک بوڑھا ہے جو یہ سمجھتا تھا کہ اس نے معروف خیاط کی طرف کچھ احادیث کی جھوٹی نسبت کی ہے جیسا کہ معروف کے حالات میں آگے چل کر یہ بات آئے گی۔ یہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس کی عمر 107 سال ہوئی تھی، اس نے 250 ہجری کے بعد احادیث بیان کی تھیں، اس نے احمد بن عامر اور احمد بن عمیر بن جو صانے اس سے روایات نقل کی ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۰۸۷- عمر بن حفص بن عمر اشقر بخاری

اس نے محمد بن عبداللہ انصاری اور علی بن حسن بن شقیق سے روایات نقل کی ہیں، ابو الفضل سلیمانی بیان کرتے ہیں: اس میں غور و فکر

کی گنجائش ہے۔

۶۰۸۸- عمر بن حفص بن عمر بن بری

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں ابو احمد حاکم کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو حفص ہے اور اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۰۸۹- عمر بن حفص مدنی

اس نے عثمان بن عبد الرحمن وقاصی سے روایات نقل کی ہیں یہ منکر الحدیث ہے یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے اس سے ایک جھوٹی حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان یسلم فلیلزم الصبت.

”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے تو اُسے خاموش رہنا چاہیے۔“

۶۰۹۰- عمر بن حکم (م، د، ت، ق) بن ثوبان

یہ تابعی ہے اس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق ہیں امام بخاری نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ابن جوزی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری نے یہ فرمایا ہے: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی عقلی نے آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری سے یہی بات نقل کی ہے پھر عقلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی ہے، کیونکہ موسیٰ نامی راوی واہی ہے اس روایت کوئی بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دون الله سبعون الف حجاب من نور وظلمة، ما تسمع نفس شيئاً من حسن ذلك الحجاب الا زهقت نفسها.

”اللہ تعالیٰ کی ذات کے آگے نور اور ظلمت کے ایک ہزار حجابات ہیں اُس حجاب کے پرے سے جو شخص جو بھی چیز سنتا ہے

اُس کی جان نکل جاتی ہے۔“

یہ روایت ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے ہونا یہ چاہیے تھا کہ یہ موسیٰ ربذی کے حالات میں ذکر کی جاتی۔

۶۰۹۱- عمر بن حکم ہذلی

یہ بصری بزرگ ہے امام ابو حاتم اور امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی میں یہ کہتا ہوں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۰۹۲- عمر بن حماد بن سعید راح

اس نے سعید بن ابو عمرو سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ متروک قرار دیئے جانے کے مستحق قرار پائے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ شیبان، خلیل بن عمر اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کی منکر روایات میں سے ایک وہ ہے جو خلیل بن عمر نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقر منهم بالتوحید.

”میرے پروردگار نے میرے اہل بیت میں سے اُن افراد کے بارے میں، میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اُن میں سے جو توحید کا اقرار کرے گا۔“

۶۰۹۳- عمر بن حمزہ (م، د، ت، ق) بن عبداللہ بن عمر عدوی عمری

اس نے اپنے چچا سالم سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس سے عبدالرحمن بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من شرار الناس منزلة يوم القيامة رجل يفضي الى المرأة ... الحديث.

”قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے بدترین فرد وہ ہوگا جو مرد کسی عورت کے پاس جائے۔“

تو یہ اُن روایات میں سے ایک ہے جو عمر سے منقول ہے اور انہیں منکر قرار دیا گیا ہے (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابواسامہ، مروان بن معاویہ اور ابو عاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور ابو مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۶۰۹۴- عمر بن حوشب

یہ امام عبدالرزاق کا استاد ہے اور اس کی حالت مجہول ہے۔

۶۰۹۵- عمر بن حیان (ت، ق) دمشقی

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں، سعید بن ابولہلال کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۹۶- عمر بن ابو نعیم

یہ ابن راشد ہے جس کا ذکر آگے آئے گا اور یہ واہی ہے۔

۶۰۹۷- عمر بن نعیم حمصی

یہ صدوق ہے، بقیہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۹۸- عمر بن خلیفہ

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابو خلیفہ ہے، اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں، عقلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۰۹۹- عمر بن ابو خلیفہ (س) عبیدی بصری

اس نے محمد بن زیاد قشیری سے روایات نقل کی ہیں، اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے

امام دارمی کہتے ہیں: یعقوب بن ابراہیم نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت ہمیں بیان کی ہے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۶۱۰۰۔ عمر بن خالدہ (دق) قاضی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۶۱۰۱۔ عمر بن داؤد بن سلمون

یہ ابوعلیٰ اہوازی کا استاد ہے اور اہل ثغر سے تعلق رکھتا ہے اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے اور شاید اسے ایجاد کرنے والا شخص یہی ہے کیونکہ اس نے اہوازی سے اسے سنا ہے جس میں یہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن کو 42 دن میں ایک ہزار مرتبہ ختم کیا تو یہ شیخ اس بات سے شرم محسوس نہیں کرتا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟

۶۱۰۲۔ عمر بن داؤد

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

السواک یزید الرجل فصاحة.

”سواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔“

عقیلی کہتے ہیں: یہ اپنے استاد کی طرح مجہول ہے اور یہ روایت منکر ہے اس روایت کو نقل کرنے میں معلیٰ بن میمون منفرد ہے (امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ نامی راوی ضعیف ہے۔

۶۱۰۳۔ عمر بن داؤد

اس نے ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قالوا: یا رسول اللہ، ما نسبع منك نحدث به كله؟ قال: نعم، الا ان تحدثت قوما حديثاً لا تضبطه

عقولهم، فيكون على بعضهم فتنة.

”لوگوں نے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ بھی سنتے ہیں کیا اسے آگے بیان کر دیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! البتہ جب تم کسی ایسی قوم کے سامنے کوئی ایسی بات بیان کرنے لگو جن کی عقل میں وہ بات نہ آسکے تو یہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں کے لیے وہ بات آزمائش بن جائے۔“

۶۱۰۴۔ عمر بن ذر (خ ہ) ہمدانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق اور ثقہ ہے لیکن یہ ارجاء کے فرقہ کا سردار ہے ایک قول کے مطابق یہ اس بارے میں نرم رائے رکھتا تھا لیکن یہ بہترین خطیب تھا اس سے ابو نعیم فریابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۰۵- عمر بن ذر

اس نے ابوقلابہ سے روایات نقل کی ہیں، یعقوب فسوی کہتے ہیں: ”مجہول“ ہے۔

۶۱۰۶- عمر بن ذؤیب

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اسماعیل بن عبد اللہ بن زرارہ رقی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۰۷- عمر بن راشد (ت، ق، یمامی)

اس نے نافع اور یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں، یہ عمر بن ابو نعیم ہے، جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، امام ابن حبان نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ یہ عمر بن ابو نعیم ہے، حالانکہ ابن ابو نعیم، عمر بن عبد اللہ ہے، عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس نے یحییٰ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ منکر ہیں، جو زجانی کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے، امام ابو زرعلین کہتے ہیں: غلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ابو عبیدہ آجری کہتے ہیں: امام ابو داؤد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ معمر بن راشد کا بھائی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے اسی طرح کہا ہے، لیکن یہ عمر دوسرا ہے، کیونکہ انہوں نے ابو داؤد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا تھا جس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں، تو انہوں نے جواب دیا تھا: وہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ مضطرب ہے اور قائم نہیں ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا بعثتم رسولاً الى فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم.

”جب تم کسی قاصد کو کہیں بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والے شخص کو بھیجو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

”کسی ایک دین کا پیروکار کسی دوسرے دین کے پیروکار کا وارث نہیں بنے گا اور کسی ایک دین کے پیروکار کی گواہی دوسرے دین کے پیروکار کے خلاف درست نہیں ہوگی، البتہ میری امت کا معاملہ مختلف ہے، کیونکہ ان کی گواہی دوسرے تمام لوگوں کے خلاف درست ہوگی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

سيروا سبق المفردون. قلنا: يا رسول الله، وما المفردون؟ قال الذين يهتزون الي ذكر الله، يضع عنهم الذكر اثقلاهم فيآتون يوم القيامة خفافا.

”تم لوگ سفر کرو کیونکہ مفردوں سبقت لے گئے ہیں، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! مفردوں کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کے ذکر کی طرف جھکتے ہیں اور ذکر اُن کے بوجھ (یعنی گناہوں کا وزن) اُن سے اُٹھالے گا اور وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

دولابی بیان کرتے ہیں: عمر بن راشد یمامی نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس کا نام عمر بن عبداللہ بن ابو نعیم ہے اور اس کی کنیت ابو حفص ہے، اس نے یحییٰ اور ایاس بن سلمہ سے جبکہ اس سے وکیع اور زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں، اُن نے ثقہ آئمہ سے موضوع روایات نقل کی ہیں، اُن کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر اعتراض کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من قرا الدخان فی لیلة اصبح يستغفر له سبعون الف ملك.

”جو شخص رات کے وقت سورہ دخان کی تلاوت کر لے گا، اُس کی یہ حالت ہوگی کہ ستر ہزار فرشتے صبح تک اُس کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلی بعد المغرب رکعتین لم یتکلم فیہن بشیء عدل له عبادۃ اثنی عشرۃ سنۃ.

”جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کرے جن کے درمیان کوئی کلام نہ کرے تو یہ چیز اُس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگی۔“

یہ روایت زید بن حباب نے اس راوی سے نقل کی ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتفتح دعاء الا یتفتحہ بسبحان ربی الاعلیٰ العلی الوہاب.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سنا کہ آپ جب بھی کسی دعا کا آغاز کرتے تھے تو آپ اس سے پہلے یہ پڑھتے تھے:“ میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے اور بزرگی کا مالک ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من کثر کلامہ کثر سقطہ، ومن کثر سقطہ کثر ذنوبہ، ومن کثر ذنوبہ کانت النار اولیٰ بہ. ”جس شخص کا کلام زیادہ ہوتا ہے اُس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوتی ہے، جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اُس کے گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنم کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

طبرانی بیان کرتے ہیں: اس روایت کو ابراہیم نامی راوی کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لاخیر فی التجارة الالین اذا باع لم یحمد واذا اشتری لم یدم، وکسب من حلال، ووضعه فی حلال۔
 ”تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے، ما سوائے اُس شخص کے، کہ جو کوئی چیز فروخت کرے، تو تعریف نہ کرے اور جب کوئی چیز
 خریدے تو مذمت نہ کرے اور اُس کی کمائی حلال کی ہو اور وہ اسے حلال طور پر خرچ کرے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
 جزء من سبعین جزء امن النبوة تاخیر السحور، وتبکیر الفطر، وإشارة الرجل بأصبعه فی الصلاة۔
 ”نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء یہ ہے کہ حمری تاخیر سے کی جائے افطاری جلدی کی جائے اور آدمی نماز کے دوران
 صرف انگلی کے ذریعہ اشارہ کرے۔“
 اس میں ابو حازم نامی راوی کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۱۰۸۔ عمر بن راشد کوفی

یہ محمد بن راشد اور اسماعیل بن راشد کا بھائی ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ سب لوگ ایک ہی ماں کی اولاد ہیں، ایک قول یہ ہے کہ یہ
 چار بھائی ہیں، ان کے باپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے، عمر نامی اس راوی کو بعض حضرات نے کسی دلیل کے بغیر لین قرار دیا ہے۔

۶۱۰۹۔ عمر بن راشد مدنی جاری ابو حفص

اس نے ابن عجلان، مالک، یزید بن عبد الملک، نو فلی سے روایات نقل کیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اس کی روایت کو جھوٹ اور
 فریب پایا ہے، عمیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اس نے جار نامی جگہ پر رہائش اختیار کی تھی،
 یہ مصر میں بھی رہتا رہا ہے۔ مطرف بن عبد اللہ، ابو مصعب مدینی اور یعقوب فسوی نے اس سے روایات کی ہیں۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں:
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان یلقى الله وهو عنه راض فلیکثر الصلاة علی۔

”جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اُس شخص کو مجھ پر
 بکثرت درود بھیجنا چاہیے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور
 پر نقل کی ہے:

من قال سبحان الله العظيم وبحمده خلق الله منها طائرا يتعلق ببعض اركان العرش فيقولها حتى
 تقوم الساعة ويكتب له اجرها۔

”جو شخص یہ پڑھتا ہے: سبحان الله العظيم وبحمده تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایک پرندے کو پیدا کرتا ہے جو عرش
 کے کسی ایک پائے سے متعلق ہو جاتا ہے اور وہ قیامت قائم ہونے تک اس کلمہ کو پڑھتا رہے گا اور اس کا اجر اُس شخص کے

لیے نوٹ کیا جائے گا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لیکونن فی ولد العباس ملوک ... و ذکر الحدیث.

”عنقریب حضرت عباس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوں گے۔“

اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۶۱۱۰۔ عمر بن راشد ثقفی

اس نے امام شعیبی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عمر بن رشید ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: دو آدمیوں نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۱۔ عمر بن ربیع خثاب

قراب نے ”الوفیات“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۶۱۱۲۔ عمر بن ربیعہ، البوربیعہ ایادی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۱۱۳۔ عمر بن ردتح

اس نے عطاء بن ابومیمونہ سے روایت نقل کی ہے، امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث

ہے۔

۶۱۱۴۔ عمر بن روبہ تغلمسی حمصی (عمو)

یہ محمد بن حرب کا استاد ہے اور یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے، ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے

یہ بات بیان کی ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل

کی ہے:

تحوز البراة ثلاث موارد: عتیقها، ولقیطها، وولدها الذی لاعنت علیہ،

”عورت تین طرح کی وراثت حاصل کر لیتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی، جس بچے کو اُس نے اٹھا کر پالا ہو اور اُس کا

وہ بچہ جس کے حوالے سے اُس نے لعان کیا ہو۔“

عمر نامی راوی سے ”سنن“ میں اس کے حوالے سے کوئی روایت منقول نہیں ہے اور اس راوی کے حوالے سے دجیم نے یہ کہا ہے کہ میرے علم کے مطابق یہ ”ثقة“ ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے لیکن حجت نہیں ہے، ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۱۱۵- عمر بن ریح (ق) ابو حفص عبدی بصری

یہ عمر بن ابو عمر عبدی ہے، اس نے عبد اللہ بن طاؤس اور عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے ایوب بن محمد ہاشمی، عبید اللہ بن یوسف جبیری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، فلاس بیان کرتے ہیں: یہ دجال ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحجامة في الراس شفاء من سبع: الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، والصداع، والضرس،
ووجع العين.

”سر میں کھینچنے لگوانا، سات بیماریوں سے شفاء کا باعث ہے: جنون، جذام، برص، چھینکیں آنا، سر کا درد، داڑھ کا درد اور آنکھ کی تکلیف“۔

اس کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت بھی منقول ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم استقبله جبرائيل فناوله يده فابي، وقال: انك اخذت بيد يهودى.
قال: فتوضا.

”نبی اکرم ﷺ کا حضرت جبریل علیہ السلام سے سامنا ہوا، آپ نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا تو انہوں نے آپ ﷺ سے ہاتھ نہیں ملایا اور یہ کہا: آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہودی کا ہاتھ تھاما تھا، پھر انہوں نے کہا: اب آپ وضو کیجئے“۔

۶۱۱۶- عمر بن ابو زائدہ (خ، م، س)

یہ زکریا کا بھائی ہے، ثقہ اور معروف ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ حدیث میں مستقیم ہے لیکن یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا، یحیی القطان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا (امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے قیس بن ابو حازم سے سماع کیا ہے۔

۶۱۱۷- عمر بن زرعہ خارفی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے اپنی سند کے ساتھ عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے:

اذا جامع في الحج فبذنة، واذا جامع في العبرة فشاة.

”جب آدمی حج کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے تو اسے تاوان میں اونٹ دینا پڑے گا اور اگر وہ عمرہ کے دوران ایسا کر لے تو پھر بکری دینا پڑے گی۔“
اس سے قتیبہ نے بھی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۸- عمر بن زیاد ہلالی کوفی

امام بخاری کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جناب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
دخل عبد علي النبي صلى الله عليه وسلم وهو علي سرير قد اثر في جنبه ... الحديث.
”ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اُس وقت پلنگ پر تشریف فرما تھے جس کے بان کا نشان آپ کے پہلو پر لگ گیا تھا۔“ اس کے بعد پوری حدیث ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۱۱۹- عمر بن زیاد، مدنی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کیوں ہے؟ یعقوب بن حمید بن کاسب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۱۲۰- عمر بن زید صنعانی (د، ت، ق)

اس نے ابوزیر اور محارب بن دثار سے جبکہ اس سے امام عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی بھی ہیں۔
یحییٰ بن ابوبکر نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليس علي مداوي ضمان.

”دواء دینے والے پر (یعنی ڈاکٹر پر) تاوان نہیں ہوگا۔“

محمد بن بہل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل الهرة واكل ثمنها.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔“

۶۱۲۱- عمر بن ابوجحیم

اس نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس حدیث کی شناخت نہیں ہو سکی جو یحییٰ بن ابواسحاق حضرمی کے

حوالے سے اس سے منقول ہے۔

۶۱۲۲- عمر بن سعد (س) بن ابوقاص زہری

یہ اپنی ذات کے اعتبار سے تہمت یافتہ نہیں ہے لیکن کیونکہ یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا تھا اور اس نے اس میں بھرپور حصہ لیا تھا (اس لیے اس پر تنقید کی گئی ہے)۔

شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن سعد نامی اس راوی کے بارے سے ایک روایت نقل کی تو ایک شخص اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈر نہیں لگتا؟ آپ عمر بن سعد سے روایت نقل کر رہے ہیں تو شعبہ رونے لگے اور بولے: اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ عجلی کہتے ہیں: کئی لوگوں نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ ”ثقفہ“ ہے، احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا: کیا عمر بن سعد ثقہ ہے؟ تو وہ بولے: جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں حصہ لیا ہو وہ کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟ خلیفہ کہتے ہیں: مختار نے 65 ہجری میں اسے قتل کروا دیا تھا۔

۶۱۲۳- عمر بن سعد خولان

اس نے حضرت نس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۶۱۲۴- عمر بن سعد

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے، یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۶۱۲۵- عمر بن سعد

اس نے عمر بن عبد اللہ ثقفی سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے اسماعیل بن موسیٰ نے روایت نقل کی ہے اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۱۲۶- عمر بن سعید دمشقی، ابو حفص

اس نے سعید بن بشیر اور سعید بن عبد العزیز دمشقی سے، جبکہ اس سے احمد بن علی الابار، ابن ابودنیا اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اس کی حدیث کو نوٹ کیا تھا لیکن پھر اسے ایک طرف رکھ دیا، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس نے ہمارے سامنے سعید بن بشیر کی تحریر نکالی تو اُس میں سعید بن ابو عمرو سے منقول روایات تھیں، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، امام مسلم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اس کا انتقال 225 ہجری میں ہوا۔

۶۱۲۷- عمر بن سعید

اس نے سلمہ سے روایت نقل کی ہے، عقیلی بیان کرتے ہیں: نقل کے حوالے سے یہ ”مجهول“ ہے اور اس کی نقل کردہ روایت محفوظ بھی نہیں ہے اور وہ یہ روایت ہے:

التم الصلاة في السفر كالمفطر في الحضر.

”سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرنے والا شخص اسی طرح ہے جس طرح وہ مقیم ہونے کے دوران روزہ چھوڑ دے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وانما یروی هذا الصائم فی السفر۔

”یہ روایت سفر کے دوران روزہ رکھنے والے شخص کے بارے میں نقل کی گئی ہے۔“

۶۱۲۸- عمر بن سعید وقاصی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے زہری سے روایات نقل کی ہیں، اس سے جھوٹی روایات منقول ہیں، اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا

جائے گا، یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۱۲۹- عمر بن سعید (ق)

اس نے عمرو بن شعیب سے روایت نقل کی ہے، حسن بن صالح اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے کہ عورت اپنے شوہر کی

دیت میں وارث بنے گی۔

۶۱۳۰- عمر بن سعید بصری رح

اس نے سعید بن ابو عمرو سے روایت نقل کی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۱۳۱- عمر بن سعید بن سرتج

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے، یہ لین ہے، اسے ابن سرحد کہا گیا ہے، ابن حبان اور ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا

ہے، ابن عدی کہتے ہیں: زہری کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات مستقیم نہیں ہیں، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت: یا رسول اللہ، ما نجاة هذا الامر؟ قال فی الکلمة التي اردت عمی علیہا.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس معاملے کی نجات کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس کلمہ میں، جو میں چاہتا تھا کہ میرے چچا

اسے پڑھ لیتے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: عمر بن سعید نامی اس راوی کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند کو عمدہ طور پر بیان نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے:

التقی آدم وموسیٰ.

”ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: تو محدثین نے اس روایت کے بارے میں زہری پر مختلف حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تقوم الساعة حتى يسيل واد من اودية الحجاز بالنار تضيء له اعناق الابل ببصرى.
”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی وادیاں آگ سے اس طرح نہیں بھر جائیں گی کہ اُن سے بصری میں موجود اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: عمر نامی اس راوی کی بعض روایات ثقہ راویوں سے مختلف ہیں۔

میں نے حافظ ضیاء کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: یہ عمر بن سعید بن سرحہ ہے اور پھر یہ کہا ہے: اس کا اسم منسوب تنوخی ہے، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من مس فرجه فليتوضا.

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔“

اس نے یہ روایت سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے زہری سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اسی روایت کو معمر نے زہری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے اپنی سند کے ساتھ زہری کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق دیگر راویوں نے بھی زہری سے نقل کی ہے۔

۶۱۳۲- عمر بن سفینہ (د، ت) ابو بریہ

اس نے اپنے والد سے راہ کے رنگ کے لمبی گردن والے پرندے کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ابراہیم بن عبد الرحمن نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابراہیم بن عمر کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم حبارى.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راہ کے رنگ کے لمبی گردن والے پرندے کا گوشت کھایا ہے۔“

بر یہ نامی راوی اپنے والد سے منکر کردہ روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔

۶۱۳۳- عمر بن ابوسلمہ (عو) بن عبد الرحمن بن عوف زہری

یحییٰ القطان کہتے ہیں: شعبہ نے عمر بن ابوسلمہ کو ضعیف قرار دیا ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ احمد بن ابوخشمہ نے اُن سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ

واسط آیا تھا اور وہاں اس نے احادیث بیان کی تھیں، امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، امام ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے: میرے نزدیک یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ اپنے ایک اموی بھانجے کے ساتھ عیاسیوں کی حکومت کے آغاز میں بغاوت کے لیے اٹھا تھا لیکن اس کا معاملہ مکمل نہیں ہو سکا، عبداللہ بن علی نے شام میں اس پر کامیابی پائی اور 133 ہجری میں اسے قتل کروا دیا۔ اس کے حوالے سے منقول ایک روایت کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے (جو درج ذیل ہے):

لعن ذوات القبور۔

”قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔“

تو عبدالحق نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ محدثین کے نزدیک عمر نامی راوی ضعیف ہے، تو اس بارے میں عبدالحق نے زیادتی کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود والنصارى..

”سفید بالوں کی رنگت تبدیل کر دو، یہودیوں اور عیاسیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔“

امام ترمذی نے اس حدیث کو بھی مستند قرار دیا ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا سرق العبد فبعه ولو بنش.

”جب کوئی غلام چوری کرے، تو اُسے فروخت کر دو، خواہ اُسے ایک نش کے عوض میں کرو۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ”ایک نش“ میں درہم کا ہوتا ہے اور ”نش“ کا یہ مطلب بھی ہے کہ کسی چیز کا نصف حصہ۔ عمر

نامی اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔ جرتج اور چرواہے کے واقعہ کے بارے میں امام بخاری نے اس سے منقول روایت کو تعلق کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن ابوسلمہ نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۴- عمر بن ابوسلمہ غفاری

اس نے ابن ابوفندیک سے روایت نقل کی ہے، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۳۵- عمر بن سلیمان

اس نے ضحاک بن حمزہ سے روایت نقل کی ہے، اور اس نے واقعہ معراج سے متعلق حدیث موضوع الفاظ کے ذریعہ نقل کی ہے۔

۶۱۳۶- عمر بن سلیمان حادی

یہ عمر بن موسیٰ بن سلیمان سامی بصری ہے، جو کدیمی کا چچا ہے، اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اس کی

حدیث ایک نسخہ میں واقعہ ہوئی تھی یہ عالی سند میں مامون ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور حدیث کو چوری کرتا تھا اور اسانید کو مختلف طور پر نقل کرتا تھا۔

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صلاة اللیل مثنی مثنی۔

”رات کی نماز کو دو دو کر کے ادا کیا جائے گا۔“

درست روایت وہ ہے جو دیگر حضرات نے نقل کی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: عمران سختیابی کے سامنے عمر نامی اس راوی کا نام مشتبہ ہو گیا تھا تو انہوں نے یہ کہہ دیا: کہ موسیٰ بن سلیمان بن عبیدسامی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

۶۱۳۷- عمر بن ابوسلیمان

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں یہ حجازی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں شبل بن عباد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۸- عمر بن سلیم (دق) باہلی بصری

اس نے حسن بصری، ابوشیبہ، یوسف بن ابراہیم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ابولید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سہل بن تمام، یثیم بن جمیل، امام مسلم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے عقیلی کہتے ہیں: اس سے منکر حدیث منقول ہے۔

۶۱۳۹- عمر بن سہل (ق)

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے یہ بصری ہے اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی اس نے مبارک بن فضالہ اور بحر بن کنیز سقاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب فسوی، بشر بن موسیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صدوق ہے لیکن سند میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے ابن حبان نے ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔

۶۱۴۰- عمر بن سیار

یہ زہری کا بھتیجا ہے اور متین ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مرفوعہ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان ینجو فلیلزم الصمت.
”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نجات پالے اُسے خاموشی کو اختیار کرنا چاہیے۔“

۶۱۴۱- عمر بن شاکر (ت) بصری

یہ وہابی ہے، اس کے حوالے سے تقریباً بیس منکر روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں، نصر بن لیث، عثمان طرائفی، اسماعیل، جو ’سدی‘ کا نواسہ ہے انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ’الثقات‘ میں کیا ہے اور اس حوالے سے اُن پر تنقید کی گئی ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایک نسخہ منقول ہے جس میں تقریباً بیس احادیث غیر محفوظ ہیں، جن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

یا تاتی علی الناس زمان الصابر منهم علی دینہ لہ اجر خمسين منکم.
”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن میں سے اپنے دین پر صبر کرنے والے کو تم میں سے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

یا تاتی علی الناس زمان الصابر منهم علی دینہ کالقابض علی الجمر.
”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن میں سے کوئی ایک شخص جو اپنے دین پر صبر کرنے والا ہو وہ یوں ہوگا جیسے اُس نے ہاتھ میں انگارے پکڑے ہوئے ہیں۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سبم بعلم فطلبہ لم ینصرف الا وهو مغفور لہ.
”جو شخص علم کے بارے میں سنے پھر اُس کے حصول کے لیے نکل کھڑا ہو، تو جب وہ واپس آتا ہے تو اُس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من سر اخاہ المؤمن سرہ اللہ.

”جو شخص اپنے مؤمن بھائی کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے خوش کرے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

رحم اللہ اخی اسحاق، لقد کان صبورا.

”اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام پر رحم کرے، وہ بہت زیادہ صبر کرنے والے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”من حمل علی امتی اربعین حدیثاً بعثہ اللہ فقیہا عالماً۔
”میری امت کے لیے جو شخص چالیس احادیث یاد کر لے گا تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اُسے فقیہ اور عالم کے طور پر
زندہ کرے گا۔“

یہ روایت ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ سلیمان نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے اور مناسب یہ تھا کہ یہ اُس کے حالات میں
ذکر کی جاتی۔

۶۱۴۲- عمر بن شیبہ (ق) مسلمی کوئی

اس نے عبد الملک بن عمیر اور لیث سے جبکہ اس سے ابراہیم بن سعید جوہری، سعدان بن نصر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ
بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ لین ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، امام نسائی اور
دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تھوڑی روایات نقل کرنے کے باوجود زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔
(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے طلاق کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے جو ابن ماجہ نے نقل کی
ہے، اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

طلاق الامۃ اثنتان وعدتها حیضتان۔

”کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔“

اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

۶۱۴۳- عمر بن شریک

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۱۴۴- عمر بن شریح

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے، ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا
ہوں: یہ راوی عمر بن سعید بن سرج ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، یہ ”ش“ کے ساتھ نہیں ہے، اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی
ہے۔

۶۱۴۵- عمر بن شقیق (د) بصری

یہ حسن بن عمر کا والد ہے، اس نے اسماعیل بن سالم سے روایت نقل کی ہے، اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے، ابن عدی نے اس کے

حوالے سے تین روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا، جس نے اسے ضعیف قرار دیا ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرا سورة من الطوال، وركع
خمس ركعات، وسجد سجدتين، ثم قام ثانيا فقرا سورة من الطوال وركع خمسا، ثم سجد
سجدتين، ثم جلس كما هو يدعو حتى تجلى .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طویل مفصل میں سے ایک سورت کی تلاوت کی، آپ نے پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا، پھر آپ دوسری رکعت ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی اور پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آپ بیٹھ گئے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن شقیق جرمی نامی یہ راوی منفر د نہیں ہے، بلکہ اس روایت کو عبداللہ بن ابوجعفر رازی نے اپنے والد کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

۶۱۴۶- عمر بن شوزب

اس نے عمر بنت فلاں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ خاتون ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزریں، اُس کے ساتھ ایک ضامن تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ تم نے کتنے میں حاصل کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: اتنے، اتنے میں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سستا اور اچھا ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے اسے کوفہ میں نشہ کے عالم میں دیکھا تھا، (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کعب اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۱۴۷- عمر بن شیبہ

اس نے سعید مقبری اور نعیم مجر سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۱۴۸- عمر بن صالح واسطی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے، مسلم بن سہل محشل نے اس سے روایت نقل کی

ہے۔

۶۱۴۹- عمر بن صالح بصری، ابو حفص ازدی

اس نے ابو جمرہ سے روایت نقل کی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابراہیم بن

موسیٰ فرآن نے اس پر تنقید کی ہے، امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، یہ عمر بن صالح بن ابوزاہرہ سے ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وفد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفد من دوس - وهم اذد شنوءة - فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مرحبا بالاذد، احسن الناس وجوها، واطيبهم افواها، واعظهم اماناة، انتم منی، وانا منکم، شعارکم یا مبرور.

”دوس قبیلہ کا ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، یہ اذد شنوءہ کے لوگ تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذد قبیلہ کے لوگوں کو خوش آمدید! ان کے چہرے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں، ان کے منہ سب سے زیادہ پاکیزہ ہے، جو امانت کے حوالے سے سب سے بہترین ہیں، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، اور تمہارا مخصوص نشان (یا نعرہ) ”یا مبرور“ ہوگا۔“

یہ روایت ایک جماعت نے داؤد بن رشید نامی راوی سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی حی من العرب یدعوہم الی الاسلام، فلم یقبلوا الکتاب، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اما انی لو بعثت بہ الی قوم بشط عمان من اذد شنوءة واسلم لقبلوہ، ثم بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الجلدنا یدعوہ الی الاسلام فقبلہ واسلم، وبعث بھدیة، فقدمت وقد قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فجعل ابو بکر الھدیة موروثا، ومنحھا بنی فاطمة وبنی العباس.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے ایک قبیلہ کی طرف خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کو قبول نہیں کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس خط کو عمان کے کنارے پر موجود اذد شنوءہ اور اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف بھیجوں تو وہ اسے قبول کر لیں گے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مکتوب کو جلدنا کی طرف بھیجا اور انہیں اسلام کی دعوت دی تو اسے انہوں نے اور اسلم قبیلہ کے لوگوں نے قبول کر لیا اور ان لوگوں نے ایک تحفہ بھی بھیجا، جب وہ لوگ آئے تو اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُس تحفہ کو وراثت کے تحت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد کو ہدیہ کے طور پر دے دیا۔“

۶۱۵۰- عمر بن صالح مدنی

اس نے عبداللہ بن عمر عمری سے روایت نقل کی ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۱۵۱- عمر بن صالح

یہ ایک شیخ ہے، جس نے عبداللہ بن یزید سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۱۵۲- عمر بن ابوصالح

اس نے ابوغالب سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس سے روایت کرنے والا شخص منکر روایات کے حوالے سے مشہور ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو عقل اور اُس کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۶۱۵۳- عمر بن صبح (ق) خراسانی، ابو نعیم

اس نے قتادہ اور یزید قاشی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے عیسیٰ بن موسیٰ غنجا، محمد بن یعلیٰ زہر اور مجہول راویوں کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مهور الحور قبضات التمر و فلق الخبز.

”خور کا مہر چند مٹھی کھجوریں اور ایک روٹی کا ٹکڑا ہے۔“

امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے، ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة اطاس في برد شديد، وكان شباب المسلمين يحتلمون فيغتسلون بالماء البارد، فيتأذون حتى شكوا ذلك الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: اذا اخذ احدكم مضجعه فليذكر الله، يسبح حين يحس بالنعاس، فاذا احس بالنعاس فليقل ثلاث مرات: اعوذ بالله من الاحلام والاحتلام، وان يلعب الشيطان بي في اليقظة والمنام.

”ہم نے شدید سردی کے عالم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ اطاس میں شرکت کی، مسلمانوں کے نوجوانوں کو احتلام ہوتا تھا تو وہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ غسل کرتے تھے، اس سے انہیں اذیت لاحق ہوتی تھی، انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور جب اُسے اونگھ محسوس ہونے لگے تو وہ سبحان اللہ پڑھے اور جب اُسے اونگھ محسوس ہونے لگے تو وہ تین مرتبہ یہ پڑھے: میں جھوٹے خواب اور احتلام سے اور اس بات سے کہ شیطان بیداری یا ہونے کے عالم میں میرے ساتھ کھیل کرے (ان سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اُن دنوں نوجوان مسلمان تھا، مجھے بھی احتلام اور غسل کرنے اور ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اذیت ہوتی تھی، ہم نے اس کلام کو استعمال کیا تو ہمیں اس سے نجات مل گئی۔“

(۱) امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: محمد بن یعلیٰ نامی راوی واہی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

احمد بن علی سلیمانی کہتے ہیں: عمر بن صبح وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے خطبہ کے آخری الفاظ ایجاد کیے تھے۔

۶۱۵۴- عمر بن صبح کنذی

اس نے احف بن قیس کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیے جانے والی روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۱۵۵- عمر بن صہبان (ق) اسلمی مدنی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن محمد بن صہبان ابو جعفر اسلمی ہے اس نے نافع زید بن اسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ ابراہیم بن ابویحییٰ کا ماموں ہے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ نکلے کا بھی نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابو حاتم اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ ابراہیم بن ابویحییٰ کا ماموں ہے پھر امام بخاری نے تعلیق کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه: اللهم اني اعوذ بك من قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، (ومن دعاء لا يسمع، ومن علم لا ينفع. فقيل: يا نبي الله، ما القلب الذي لا يخشع؟ قال: قلب ليس بعاتب ولا تائب. قيل: فما نفس لا تشبع؟ قال: التي لا ترضى بما قسم لها. قيل: فما دعاء لا يسمع؟ قال: دعاء الآلهة يقول الله: تدعوهم لا يسعوا دعاء كم ولو سعوا ما استجابوا لكم. قيل: فما علم لا ينفع؟ قال: السحر، يقول الله تعالى: ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ... الآية.

”نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے: اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے سنا نہ جائے اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! ایسے دل سے کیا مراد ہے جو ڈرتا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا دل جو نہ تو ملامت کرنے والا ہو اور نہ ہی توبہ کرنے والا ہو۔ عرض کی گئی: ایسے نفس سے کیا مراد ہے جو سیر نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس چیز سے راضی نہ ہو جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہے۔ عرض کی گئی: ایسی دعا سے کیا مراد ہے جو سنی نہ جائے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جھوٹے) معبودوں (سے) کی جانے والی دعا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر تم انہیں پکارو گے تو وہ تمہاری پکار تو سنیں گے نہیں اور اگر سن لیں تو تمہارے لیے اُسے قبول نہیں کریں گے۔“ عرض کی گئی: ایسے علم سے کیا مراد ہے جو نفع نہ دے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جادو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور وہ لوگ اُس چیز کا علم حاصل کرتے تھے جو انہیں نقصان دیتا تھا فائدہ نہیں دیتا تھا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قال رجل: يا رسول الله، اجعل شطر صلاتي دعاء لك؟ قال: نعم، وذكر الحديث.
 ”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے نوافل کا نصف حصہ آپ کے لیے دعا کرنے کے لیے مخصوص کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

۶۱۵۶- عمر بن طلحہ ازدی

اس نے سعید بن ابوعروہ اور ابو جمرہ سے روایات نقل کی ہیں، اہل بصرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: اس کی مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات بہت زیادہ ہیں اس لیے اس سے اجتناب کیا گیا، ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔
 (امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟)

۶۱۵۷- عمر بن طلحہ بن علقمہ بن وقاص

اس نے سعید مقبری سے روایات نقل کی ہے، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے، امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے سات روایات نقل کی ہیں، جو ابو مصعب زہری نے اس سے نقل کی ہیں اور کہا ہے: اس کی بعض روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا وهو يسير، ثم استقبلهم، فسأل كل انسان منهم ماذا معك من القرآن؟ حتى انتهى الى احدثهم سنا، فسأله فقال: كذا وكذا وسورة البقرة، فقال: اخرجوا، هو عليكم امير.

”نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی، پھر آپ چلتے ہوئے گئے، جب وہ لوگ آپ کے سامنے آئے تو آپ نے ان میں سے ہر ایک سے سوال کیا کہ تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ یہاں تک کہ آپ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جس کی عمر ان میں سے سب سے کم تھی، آپ نے دریافت کیا تو اُس نے عرض کی: مجھے فلاں اور فلاں سورت اور سورہ بقرہ آتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ، یہ شخص تمہارا امیر ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من قرأ القرآن في شببته اختلط بلحمه ودمه. ومن تعلم في كبره فهو ينفلت منه ولا يتركه، فله اجره مرتين.

”جو شخص کم سنی میں قرآن پڑھتا ہے تو وہ اُس کے گوشت اور خون میں مل جاتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں قرآن کا علم حاصل کرتا ہے تو یہ اُس سے کھسک جاتا ہے اور وہ شخص اسے چھوڑتا نہیں ہے، اور ایسے شخص کو دو گنا اجر ملے گا۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے، جن سے علی بن مدینی، ابو ثابت محمد بن عبید اللہ مدینی اور ابن

وہب نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۵۸- عمر بن عامر (م ہس)

یہ بصری اور صدوق ہے، اس نے قتادہ اور حماد بن ابوسلیمان اور ایوب نے جبکہ اس سے سالم بن نوح، معتمر، عباد بن عوام اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا قاضی بنا تھا اور اس کا انتقال اچانک ہو گیا تھا، یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے، علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ اسے قوی قرار دیا ہے، اس کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا۔

۶۱۵۹- عمر بن عامر، ابو حفص سعدی التمار بصری

ابو قلابہ اور محمد بن مرزوق نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من اخذ برکاب رجل لا یرجوہ ولا یخافہ غفر لہ.

”جو شخص کسی دوسرے شخص کی رکاب تھامتا ہے، حالانکہ اُسے اس سے کوئی اُمید نہ ہو اور کوئی خوف نہ ہو، تو اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خطیب پر حیرانگی ہوتی ہے کہ اُس نے یہ روایت کیسے نقل کر لی؟ جبکہ اُس نے اس طرح کی اور بھی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور اُس نے اپنی تصانیف میں ان کا ساقط الاعتبار ہونا واضح نہیں کیا۔

۶۱۶۰- عمر بن ابو عاتشہ مدنی

یحییٰ بن قزعة بیان کرتے ہیں: عمر بن ابو عاتشہ نے اپنی سند کے ساتھ عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کی ہے:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں نکلیں گے، کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تخرج طائفة من امتی یمرقون من الدین یقتلہم علی بن ابی طالب - ثلاث مرات

”میری امت میں سے ایک گروہ نکلے گا جو دین سے باہر نکل جائیں گے، علی بن ابوطالب اُن سے جنگ کرے گا“

یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے سچ کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے لیکن میں گوشہ نشینی کو پسند کرتا ہوں، یہ روایت منکر ہے۔

۶۱۶۱- عمر بن عبداللہ (د، ت) موئی غفرہ

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے، اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ اس شخص کی اُن سے ملاقات ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اس کے علاوہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سعید بن

مسیب، محمد بن کعب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے بشر بن مفضل، عیسیٰ بن یونس اور ابن شہاب نے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث مرسل ہیں، ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ثقف“ ہے اور بکثرت حدیث نقل کرنے والا ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، اسی طرح امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے، ابن حبان کہتے ہیں: لیث بن سعد اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جو روایات کو اُلٹ پلٹ دیتے تھے اور ثقہ راویوں سے ایسی روایات نقل کرتے تھے جو ثبت راویوں کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی تو ایسے شخص سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کتابوں میں اُس کا ذکر کرنا جائز ہے، البتہ ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جاسکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج عنينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ان الله سرايا من البلائكة تحل وتقف على مجالس الذكر، فارتعوا في رياض الجنة. قالوا: واين رياض الجنة يا رسول الله؟ قال: مجالس الذكر، فاغدوا وروحوا في ذكر الله، وذكره بانفسكم، من كان يحب ان يعلم منزلته عند الله فلينظر كيف منزلة الله عنده، فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جو ذکر کی محافل کے پاس ٹھہر جاتے ہیں، تو تم لوگ جنت کے باغات میں سے کچھ کھا لیا کرو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی محافل، تم لوگ صبح وشام اللہ کے ذکر کی محفل میں جایا کرو اور اپنی ذات کے ذریعے اُس کا ذکر کیا کرو، جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا علم حاصل کرے، اُسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مرتبہ اور مقام کیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جس سلوک کا بندہ خود کو مستحق قرار دلاتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے افراد سے یہ کہا: اگر وہ کسی تھوڑے سے گنجانے والے کو امیر مقرر کر دیں، تو تم انہیں حق پر کیسے مجبور کرو گے؟ تو ہم نے عرض کی: کیا آپ اُس کے بارے میں یہ بات جانتے ہیں اور پھر بھی خلیفہ مقرر نہیں کر رہے، تو انہوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتا ہوں تو اُس شخصیت نے اپنا نائب مقرر کیا تھا، جو مجھ سے بہتر تھی، اور اگر میں اس کام کو ترک کر دیتا ہوں تو اُس شخصیت نے اسے ترک کیا تھا، جو مجھ سے بہتر تھی۔“

ابن راہویہ نے عیسیٰ بن یونس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عمر مولیٰ غفرہ سے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سے سماع کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں نے اُن کا زمانہ پایا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُس نے اُن سے کوئی چیز نہیں سنی، بلکہ اس کی اُن

سے روایت مرسل ہے، اس راوی کا انتقال 145 ہجری میں ہوا۔

۶۱۶۲- عمر بن عبد اللہ (د، ق) بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی کوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل، یحییٰ اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، زائدہ کہتے ہیں: میں نے اسے شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے جد امجد (حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثلاثۃ یحبہن اللہ: تعجیل الفطر، وتأخیر السحور، وضرب الیدین احداہما علی الاخری فی الصلاة. ”تین کام ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: افطاری جلدی کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا“۔

اس راوی نے اپنے جد امجد (حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے: اتیت نبی اللہ وفی یدی خاتم من ذهب، فقال: اتودی زکاتہ؟ فقلت: وهل فیہ زکاة؟ فقال: جمرۃ عظیمۃ.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک بڑا انگارہ ہے“۔

۶۱۶۳- عمر بن عبد اللہ (ت، ق) بن ابو شعم یمامی

یہ عمر بن ابو شعم ہے، جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے، اور ایک قول کے مطابق عمر بن شعم ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے روایات نقل کی ہیں، اس سے دو منکر روایات منقول ہے: من صلی بعد المغرب ست رکعات. ”جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے“۔ (اور دوسری یہ: ومن قرا الدخان فی لیلۃ. ”جو شخص رات کو سورہ دخان کی تلاوت کرے“۔

زید بن حباب، عمر بن یونس یمامی اور دیگر حضرات نے اس سے احادیث روایات نقل کی ہیں، امام ابو زرہ نے اسے واپس قرار دیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: مالی ان شہدت ان لا الہ الا اللہ وکبرتہ وحمدتہ وسبحتہ؟ فقال: ان ابراهیم علیہ السلام سال ربہ، فقال: یا رب، ما جزاء من ہلک مخلصا من قلبہ؟ قال: جزاؤہ ان یکون کیوم ولدتہ امہ من الذنوب. قال: یا رب، فما جزاء من کبرک؟ قال: عظم مقامہ. قال: یا رب، فما جزاء من حمدک؟ قال: الحمد مفتاح شکرى، والحمد یرج بہ الی رب العالمین. قال: فما جزاء من سبحک؟ قال: لا یعلم تاویل التسمیح الا رب العالمین.

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کی کبریائی بیان کرتا ہوں، اس کی حمد بیان کرتا ہوں، اس کی پاکی بیان کرتا ہوں تو مجھے کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا، انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جو شخص سچے دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: اُس کی جزاء یہ ہوگی کہ وہ اس طرح ہو جائے گا جیسے گناہوں سے اُس دن پاک تھا، جب اُس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جو شخص تیری کبریائی بیان کرتا ہے، اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: اُس کا مقام عظیم ہوگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: جو شخص تیری حمد بیان کرتا ہے، اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: حمد میرے شکر کی کنجی ہے اور حمد کے ذریعے آدمی تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ تک پہنچ جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: جو شخص تیری پاکی بیان کرتا ہے، اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: تسبیح کا نتیجہ تمام جہانوں کے پروردگار کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔“

۶۱۶۴- عمر بن عبد اللہ بکری

یہ ایک بزرگ ہے، جس سے عبد اللہ بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۱۶۵- عمر بن عبد اللہ رومی

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان نے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن انہیں وہم ہوا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی احادیث نہیں ہیں۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں، وہ محمد بن عمرومی ہے اور وہ اس (راوی) کا بیٹا ہے، جہاں تک باپ کا تعلق ہے، تو وہ ثقہ ہے۔ قتیبہ بن سعید اور دیگر اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد عبد اللہ سے نقل کی ہے۔

۶۱۶۶- عمر بن عبد الرحمن وقاصی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ عثمان ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۶۱۶۷- عمر بن عبد الرحمن

یہ موسیٰ بن عقبہ کا استاد ہے، اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے، یہ بات امام بخاری نے کتاب ”الضعفاء“ میں بیان کی ہے۔

۶۱۶۸- عمر بن عبد الرحمن (م، ت، ہ) بن محیصن سہمی

یہ مکہ کا قاری ہے، امام بخاری کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس کا نام محمد بن عبد الرحمن بن محیصن بیان کیا ہے، اس کے حوالے سے ایسی

روایات نقل ہے جو اس نے اپنے والد سے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور عطاء سے نقل کی ہے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں، شہل بن عباد اور ہشیم نے روایات نقل کی ہیں اس نے مجاہد سے علم قرأت سیکھا تھا اور شہل نے اس سے علم قرأت سیکھا تھا حدیث میں مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے، امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے جیسا کہ انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

من يعمل سوءاً یجذبہ.

”جو شخص بُرائی کرے گا اُسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔“

لیکن یہ قرأت کے بارے میں عمدہ نہیں ہے۔

۶۱۶۹- عمر بن عبدالعزیز بن وہیب

اس نے خارجہ بن زید سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقر الناس فی مجلسہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفل میں سب سے زیادہ باوقار محسوس ہوتے تھے۔“

یہ اس کے اطراف میں سے کوئی چیز نقل نہیں کر سکا، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، ابن ابوزناد نے اس سے یہ حدیث روایت کی ہے، اسے امام ابوداؤد نے ”المراسیل“ میں نقل کیا ہے۔

۶۱۷۰- عمر بن عبید خزاز

امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ عمر بن عبید اللہ بصری ہے جو شراب فروخت کیا کرتا تھا، اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں، اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۷۱- عمر بن عبید اللہ طنفسی

یہ ”ثقفہ“ ہے اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں کی گئی۔

۶۱۷۲- عمر بن عثمان (س) بن عفان

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، یہ بات ابراہیم بن عمر نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول روایت میں بیان کی ہے، اس کی سند میں کچھ خرابی ہے، امام بخاری نے اس روایت کو اسی طرح مختصر طور پر کتاب ”الضعفاء“ میں نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مالک نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں اس راوی کا نام عمر

ذکر کیا ہے (وہ روایت درج ذیل ہے:)

لا یرث المسلم الکافر والافھو عمرو.

”کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا۔“

اگر یہ نہ ہوا تو پھر اس کا نام عمر ہوگا اور اس عمر نامی راوی کی شناخت نہیں ہو سکے گی۔

۶۱۷۳- عمر بن عثمان (ق، ت) بن موسیٰ تمیمی

اس نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی نے اس کا تذکرہ ”الکامل“ میں کیا ہے، عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں، ابراہیم بن منذر اور ابن ابی اویس نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس راوی نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۱۷۴- عمر بن عطاء بن ابوجار

اس نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۱۷۵- عمر بن عطاء (د، ت) بن وراز

اس نے عکرمہ سے اور اس سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

يدفن كل انسان في التربة التي خلق منها.

”ہر انسان اسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو۔“

۶۱۷۶- عمر بن عطاء (م، د) بن ابو خوار

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور یہ ”ثقة“ ہے، ابن جریج نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے، یحییٰ بن معین اور امام ابو زرعة نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۱۷۷- عمر بن علی بن سعید

اس نے یوسف بن حسن بغدادی سے روایات نقل کی ہیں، اس کی سند تاریک ہے اور وہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۱۷۸- عمر بن علی (ع) بن عطاء بن مقدم بصری مقدمی

اس نے ہشام بن عروہ اور ان جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ اور مشہور ہے لیکن یہ تدلیس کرنے والا شخص ہے، اس سے امام احمد، بندار، فلاس اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں، ابن سعد کہتے ہیں: ”یہ ثقہ“ ہے لیکن بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے، یہ کہتا ہے: میں نے سنا اور اُس نے مجھے حدیث بیان کی اور پھر خاموش ہو جاتا ہے، پھر یہ کہتا ہے: ہشام بن عروہ اور اعش۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن عدی نے اس کا

تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں؛ جنہیں انہوں نے غریب قرار دیا ہے، اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان.

”نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔“

تو یہ روایت مسلم بن خالد کے حوالے سے ہشام سے منقول ہونے کے طور پر معروف نہیں ہے، پھر ابن عدی نے یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: عمر بن علی نامی راوی نیک، پاکدامن، مسلمان، عقلمند ہے اور اُس کی عقل کے اندر بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں، یہ معاذ بن معاذ کے پاس آیا اور اُسے دو لاکھ یا شاید ایک لاکھ درہم دیئے۔ عفان نے کہا: میں اس سے اُس وقت تک کوئی روایت قبول نہیں کرتا جب تک یہ حدیث نہ کہے۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: اگر اس کی تدلیس نہ ہوتی تو ہم اس کے حق میں فیصلہ دیتے کہ جب یہ کسی اضافی چیز کو نقل کرے (تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا) لیکن ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے وہ روایت کسی غیر ثقہ راوی سے لی ہوگی۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں ہوا اور اس نے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۷۹- عمر بن علی

یہ ابن فارض کے نام سے معروف ہے، اس نے قاسم بن عساکر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اپنے اشعار میں صریح اتحاد سے متعلق الفاظ استعمال کیے ہیں اور یہ بہت بڑی آزمائش ہے لیکن آپ اس کے نظم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں اور صوفیاء کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے اس کا گناہ صرف یہی ہے کہ اس نے صوفیاء کے مخصوص انداز میں مجمل اشاروں کے ذریعہ باتیں کی ہیں اور اُس ظاہری الفاظ اور عبارت کے اندر فلسفہ چھپا ہوا ہے لیکن میں یہی نصیحت کروں گا کہ آپ (احتیاط کریں) باقی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

ابن فارض 623 ہجری میں فوت ہوا۔

۶۱۸۰- عمر بن عمر بن محمد بن حاطب الحمّی

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۱۸۱- عمر بن ابو عمر (ق) رباح

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۱۸۲- عمر بن ابو عمر کلاعی دمشقی

اس نے مکحول اور عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں، یہ منکر الحدیث ہے، یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے، پھر بقیہ کے حوالے انہوں نے اس راوی سے چند عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا نام

عمر بن موسیٰ وجیہی ہے یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ابو احمد بن علی کلاعی ہے اس کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے یہ حدیث نقل کی ہے:

تربو الکتاب، فان التراب مبارک.

”اپنی تحریر کے اوپر مٹی ڈال دو کیونکہ مٹی برکت والی ہے۔“

انہوں نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے، البتہ بقیہ کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ہر حال میں ضعیف ہے۔

۶۱۸۳- عمر بن عمرو عسقلانی

اس نے سفیان ثوری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ ابو حفص طحان ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تجالسوا ابناء الاغنياء، فان لهم شهوة كشهوة النساء.

”خوشحال لوگوں کے بیٹوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ ان کے لیے بھی اسی طرح شہوت ہوتی ہے جس طرح عورتوں کے لیے ہوتی ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

لا تملئوا اعينكم من اولاد الاغنياء فان فتنتهم اشد من فتنه العذارى.

”خوشحال لوگوں کی اولاد کے ذریعہ اپنی آنکھوں کو نہ بھرو کیونکہ ان کی آزمائش کنواری لڑکیوں کی آزمائش سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: اس روایت کی سفیان کی طرف نسبت جھوٹی ہے، ابراہیم بن ابوسفیان، محمد بن عبدالحکم قطری اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۱۸۴- عمر بن عمران سدوسی

اس نے ذہم بن قران سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: الاستئذان ثلاث: الاولى يستنصتون، والثانية يستصلحون، والثالثة ياذنون او يردون.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اجازت تین مرتبہ لی جائے گی، پہلی مرتبہ میں خاموشی اختیار کی جائے گی، دوسری مرتبہ میں تیاری کی جائے گی اور تیسری مرتبہ میں یا تو اجازت مل جائے گی یا واپس جایا جائے گا۔“

۶۱۸۵- عمر بن عمران حنفی

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۸۶- عمر بن عیسیٰ سلمی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: شاید یہ عمر حمیدی ہے، اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے، ابن حبان نے یہ بھی کہا ہے: لیث بن سعد اور اہل شام نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی اور عقیلی نے اس کی نقل کردہ حدیث کا تذکرہ کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاءت جارية الى عمر، فقالت: ان سیدی اتهمنی فاقعدنی علی النار حتی احرق فرجی، فقال عمر: هل رای عليك ذلك؟ قالت: لا. قال: فاعترفت؟ قالت: لا. فقال: علی به.

فلما رآه قال: اتعذب بعداب الله! قال: یا امیر المؤمنین، اتهمتها فی نفسها. قال: رایت ذلك علیها؟ قال: لا. قال: فاعترفت لك به؟ قال: لا. قال: والذي نفسی بیده لو لم اسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا یقاد لسلوک من مالکة، ولا ولد من والده لاقدتها منك، ثم ابرزه فضر به مائة سوط، ثم قال: اذهبی فانت حرة.

’ایک کنیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے آقا نے مجھ پر تہمت عائد کی اور مجھے آگ پر بٹھا دیا یہاں تک کہ میری شرمگاہ جل گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس نے تمہارے حوالے سے یہ چیز دیکھی؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کے سامنے اس بارے میں اعتراف کیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ مالک سے اُس کے غلام کے حوالے سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور والد سے اُس کی اولاد کے حوالے سے قصاص نہیں لیا جائے گا، تو میں تمہارا قصاص اُس سے لیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو انہوں نے اُسے سو کوڑے لگوائے اور اس (کنیز) سے کہا: تم جاؤ، تم آزاد ہو۔‘

۶۱۸۷- عمر بن عیسیٰ لیشی

یہ ابن داب ہے، اس نے ابن کیسان سے روایات نقل کی ہیں، امام یو حاتم کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۱۸۸- عمر بن عیسیٰ شامی

اس نے کھول سے روایات نقل کی ہیں، یثم بن حمید کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی۔

۶۱۸۹- عمر بن غیاث

اس نے عاصم بن بہدلہ سے روایت نقل کی ہے، ایک قول کے مطابق یہ عمرو بن غیاث حضرمی کوئی ہے، امام ابو حاتم اور امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس نے عاصم سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی نقل کردہ حدیث نہیں ہے، امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن عدی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ مرجئی تھا، ابو نعیم اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان فاطمة احصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار.

”سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پاکدامنی کی حفاظت کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو آگ کے لیے حرام قرار دے دیا۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے جبکہ ایک جماعت نے اس روایت کو معاویہ بن ہشام کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی مرسل روایت کے طور پر منقول ہے، ابن عدی کہتے ہیں: ابو کریب نے اس روایت کو معاویہ بن ہشام کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۱۹۰- عمر بن فرقد باہلی

اس نے عطاء بن سائب سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

طعام الاثنيين يكفي الاربعة، وطعام الاربعة يكفي الثمانية.

”دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوگا اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوگا۔“

۶۱۹۱- عمر بن فروخ قناب

یعقوب حضرمی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے ”الکامل“ میں دو احادیث نقل کی ہیں جو حبیب بن زبیر سے منقول ہیں اور ابن عدی نے یہ کہا ہے: میرے خیال میں اس سے ان دونوں کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی اسے ضعیف قرار دینے کے درپے نہیں ہوئے، انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اس سے عفان بن سیار بصری نے بھی روایات نقل کی ہیں، امام بیہقی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، امام ابو داؤد اس سے راضی تھے۔ اس نے ابو نصر بسطام، صالح دہان، عکرمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک، ابو نعیم، مسلم بن ابراہیم، حوضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں، اس کی عالی سند والی

حدیث مجھ تک بھی پہنچی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع ثمرۃ حتی تطعم، ولا صوف علی ظہر، ولا لبن فی

ضرعۃ.

”نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں

ہو جاتا اور جانور کی پشت پر موجود اُون کو فروخت نہ کیا جائے اور تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کیا جائے۔“

۶۱۹۲- عمر بن قنادہ (ت)

اس نے عاصم کے والد نعمان سے روایات نقل کی ہیں؛ یہ صرف اُس روایت کے حوالے سے معروف ہے جو اس کے بیٹے نے اس

سے نقل کی ہے۔

۶۱۹۳- عمر بن قیس (ق) مکی سندول

ایک قول کے مطابق اسے سندل کہا جاتا ہے؛ اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں؛ یہ مکہ کا قاضی رہا ہے؛ ابن وہب؛

احمد بن یونس اور معاذ بن فضالہ نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد؛ امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے؛ یحییٰ

بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے؛ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے؛ امام احمد بن حنبل نے یہ بھی کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات

جھوٹی ہیں، عقیلی بیان کرتے ہیں: محمد بن عبدالرحمن بخنی نے یاسین بن زرارہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

ایک مرتبہ امام مالک حج کے لیے گئے تو اُن کی ملاقات عمر بن قیس مکی سے ہوئی؛ عمر نے اُن سے دریافت کیا: آپ امام مالک ہیں؟ آپ

ہلاکت کا شکار ہونے والے شخص ہیں کیونکہ آپ نبی اکرم ﷺ کے شہر میں ہی بیٹھے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج کرنے کے لیے

نہیں جاتے اور آپ یہ کہتے ہیں: افراد کرو؛ افراد کرو؛ اللہ تعالیٰ تمہیں یکتا کرے گا۔ امام مالک کے شاگردوں نے اس سے بات چیت

کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے ساتھ بات چیت نہ کرو؛ کیونکہ یہ خندریس (یعنی نشہ آور بنیذ) پیتا ہے۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمر بن قیس سندل نے امام مالک سے کہا: اے ابو عبد الملک! آپ ایک مرتبہ غلطی کرتے ہیں اور ایک مرتبہ

ٹھیک بیان نہیں کرتے ہیں۔ تو امام مالک نے کہا: لوگ بھی اسی طرح کرتے ہیں؛ پھر امام مالک کو اندازہ ہو گیا؛ انہوں نے دریافت کیا: یہ

کون ہے؟ اُن سے ٹھنڈی کہا گیا: یہ حمید بن قیس کا بھائی ہے؛ تو امام مالک نے فرمایا: اگر مجھے پتا ہوتا کہ حمید کا کوئی بھائی ایسا ہے تو میں حمید

کے حوالے سے روایت نقل نہ کرتا۔

حامد بن یحییٰ بلخی نے امام عبدالرزاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام مالک؛ جب حمید بن قیس اعرج کا ذکر کرتے تھے تو اُس کی تعریف

کرتے تھے اور فرماتے تھے: یہ اپنے بھائی کی مانند نہیں ہے۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمر بن قیس نے یہ کہا ہے: اہل عراق نے ہمارے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا؛ ہم اُن کے پاس سعید بن

مسیب؛ سالم بن عبداللہ؛ قاسم بن محمد لے کر گئے اور وہ ہمارے پاس اُن جیسے افراد لے آئے جیسے ابوتیح؛ ابو جوزاء؛ ابو جمرہ؛ یہ سارے لڑائی

مارکٹائی کرنے والے افراد کے نام ہیں، اگر ہم شععی کو پالیتے تو ہم اپنی ہنڈیاؤں کے اندر چڑھا لیتے اور اگر ہم شععی کو پالیتے، تو ہم بکری کو نخ کر لیتے اور اگر ہم ابو جوزاء کو پالیتے تو اُسے کھجور کے ساتھ کھاتے۔

امام احمد فرماتے ہیں: سندل جو تمہارا اہل عراق کا قاضی ہے، یہ بلی کی گواہی کو بھی درست قرار دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: جب وہ گھومنے لگتی ہے، اُس کے بعد وہ مسکرانے لگے۔

عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: عمر بن قیس سندل ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

فی ذکاة الجنین ذکاة امہ.

’جانور کے پیٹ میں موجود بچہ کا ذبح‘ اُس کی ماں کا ذبح ہے۔

یہ روایت منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من صادف من مسلم جوعاً فاطعمه اطعمه الله من ثلاث جنان: من جنات عدن، و جنات الفردوس، و جنۃ الخلد.

’جو شخص کسی مسلمان کو بھوکا پائے اور اُسے کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے تین جنتوں میں سے کھانا کھلائے گا: جنت عدن میں سے اور جنت الفردوس میں سے اور جنت الخلد میں سے‘۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی

ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کے مزاج میں شوخی تھی، یہ اسانید کو پلٹ دیتا تھا، اس نے زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: من بنى في ربيع قوم باذنهم فله القيمة، ومن بنى بغير اذنهم فله النقص.

’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی دوسرے کی زمین میں اُن کی اجازت سے کوئی تعمیر کرتا ہے، تو اُسے اس کی قیمت ملے گی اور جو لوگوں کی اجازت کے بغیر تعمیر کرتا ہے تو پھر اُسے توڑا جائے گا‘۔

عطاء بن مسلم حلبی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ تقریباً 160 ہجری تک زندہ تھا۔

۶۱۹۳- عمر بن قیس انصاری

اس نے مبارک بن ہمام سے جبکہ اس سے معقل بن مالک نے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہیں۔

(امام زہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابو حاتم نے اس کا تذکرہ معقل سے متعلق باب میں کیا ہے اور وہ بھی یہ نہیں جانتے کہ یہ کیوں

ہے؟

۶۱۹۵- عمر بن قیس (د) ماصر کوفی

امام ابو حاتم اور ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس نے شرح اور زید بن وہب جبکہ اس سے ابن عمون زائدہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۹۶- عمر بن ابو کبشہ

اس نے مؤرق عجمی سے روایات نقل کی ہیں یہ بصری ہے اور مجہول ہے۔

۶۱۹۷- عمر بن ابولیلی

اس نے محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ابن ابوفدیک اور واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۹۸- عمر بن ابو مالک

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۱۹۹- عمر بن ثنی (ق)

اس نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میرے خیال میں یہ عمر بن ثنی وہ ہے جو قتادہ کا شاگرد ہے جس کے حوالے سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے بلکہ اس نے عطاء خراسانی کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے جو ”رقہ“ کا رہنے والا ہے اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۰۰- عمر بن محمد بن سری

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے ابو حسن بن فرات نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۶۲۰۱- عمر بن محمد بن صہبان

امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ وہی ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عمر بن صہبان ہے جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۶۲۰۲- عمر بن محمد (خ) بن جبیر بن مطعم

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی تاہم امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک حدیث ”صحیح بخاری“ میں منقول ہے۔

۶۲۰۳- عمر بن محمد بن حسن بلخی

یہ ابوسعید سمعانی کا استاد ہے اور دجال ہے اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی ملاقات اشج کذاب سے ہوئی تھی۔

۶۲۰۴- (صحیح) عمر بن محمد (خ، م، د، س، ق) بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب عمری مدنی

اس نے عسقلان میں رہائش اختیار کی تھی یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے اس نے اپنے دادا کے علاوہ سالم نافع اور حفص بن عاصم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ ابو عاصم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں یہ اپنے زمانہ کا طویل ترین شخص تھا۔ امام سعد امام معین امام احمد اور امام ابو داؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ایک قول کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ ثوری کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آل میں اس سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بہت سے بھائی تھے اس نے عراق میں احادیث بیان کیں اور اس کا

انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

۶۲۰۵- عمر بن محمد بن عبداللہ شعیثی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس نے غیلان کی مذمت کے بارے میں ایک منکر حدیث روایت کی ہے جو درست نہیں ہے اس سے ولید بن مسلم اور مروان بن محمد نے روایات نقل کی ہیں میرے علم میں کسی نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۶۲۰۶- عمر بن محمد بن عیسیٰ سدابی

خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابوبکر شافعی اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں اور اس کی حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے یہ منکر حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انا اللہ لا اله الا انا، کلمتی من قالها ادخلته جنتی، ومن ادخلته جنتی فقد امن، والقرآن کلامی،

ومنی خرج۔

”میں اللہ ہوں، صرف میں ہی معبود ہوں، میرا ایک کلمہ ہے، جو شخص اُسے پڑھ لے گا میں اُسے اپنی جنت میں داخل کروں گا“

اور جسے میں جنت میں داخل کروں گا وہ محفوظ ہو جائے گا اور قرآن میرا کلام ہے اور یہ میری طرف سے ہی آیا ہے۔“

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے۔

۶۲۰۷- عمر بن محمد تلی

اس نے ہلال بن علاء سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ احادیث ایجاد کرنے والا شخص ہے۔

۶۲۰۸- عمر بن محمد (بن محمد) بن احمد بن مقبل

اس نے محاملی سے روایات نقل کی ہیں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور یہ قابل اعتماد نہیں ہے اور ایسی کہتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا

الزام ہے اور یہ ابوالقاسم بن ثلاج ہے جس نے بخارا میں احادیث بیان کی تھیں۔

۶۲۰۹۔ ابوالقاسم ثلاج

یہ ابوالقاسم بغوی کا شاگرد ہے اس کا نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۱۰۔ عمر بن محمد ترمذی

اس نے محمد بن عبید اللہ بن مرزوق سے روایات نقل کی ہیں، شیخ ابوالفتح بن ابوالفوارس بیان کرتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو اس کے دادا محمد کے حالات میں منقول ہے اور اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے عباس شکی سے نقل کی ہیں اور کچھ دوسری روایات اس نے حسن بن عرفد سے نقل کی ہیں اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

یا ابا بکر ان اللہ یتجلی لک خاصة.

”اے ابوبکر! بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایک خاص تجلی فرمائے گا۔“

۶۲۱۱۔ عمر بن محمد بن حسین

اس نے مطرف بن طریف سے روایات نقل کی ہیں، خطیب نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۱۲۔ عمر بن محمد زہری

اس نے زہری سے اور اس سے مغیرہ بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۲۱۳۔ عمر بن محمد بن سہیل جندیسیا پوری وراق

اس نے ابن جریر اور باغندی سے روایات نقل کی ہیں، ابن فرات کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا اور اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۶۲۱۴۔ عمر بن محمد سلمی

اس نے بلیح حطمی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن فدیہ نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ بن اسد نے بھی اس سے ایک روایت نقل کی ہے جو ثابت سے منقول ہے اور دعا کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ ”متدرک“ کے مصنف نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۱۵۔ عمر بن محمد (م، د، س) بن منکدر

ازدی بیان کرتے ہیں: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے اس طرح آپ کے دل کو اطمینان ہو جائے گا۔

۶۲۱۶- عمر بن محمد بن فلیح بن سلیمان

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۲۱۷- عمر بن محمد بن حفصہ خطیب

اس کے حوالے سے مسند شہاب میں ایک روایت منقول ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الحسد یا کل الحسنة كما تاكل النار الحطب.

”حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے۔

۶۲۱۸- عمر بن محمد بن بطرز، ابو حفص دارقزی

یہ اہل شام کی مسند ہے، اس نے بہت سی روایات نقل کی ہیں، تاہم اس کا زیادہ تر سماع اپنے بھائی کے ساتھ اور اس کے افادات پر مشتمل ہے۔ اس کے بھائی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آئے گا، تاہم ابن دیشی اور ابن نقطہ نے اس کے سماع کو مستند قرار دیا ہے ہمارے استاد ابن طاہری نے یہ بات بیان کی ہے: عمر نمازوں کے حوالے سے خلل کا شکار تھا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 607 ہجری میں ہوا۔ ابن نجار نے دین کے حوالے سے اسے واہی قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔

۶۲۱۹- عمر بن مختار بصری

اس نے یونس بن عدید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں، اس سے اس کے بیٹے عمار نے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۲۰- عمر بن مدرک القاص بلخی رازی

اس نے ثعنبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ ضعیف ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور اس کی کنیت ابو حفص

ہے۔

۶۲۲۱- عمر بن مساور

اس نے ابو جمرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

قال لا تطلبن حاجة بليل، ولا تطلبنها الى اعمى، واذا طلبت الحاجة فباكر فيها، فان النبي صلى الله عليه وسلم قال: اللهم بارك لامتي في بكورها.

”تم رات کے وقت کوئی ضرورت پوری کرنے کی کوشش نہ کرو اور کسی نابینا سے اپنی ضرورت پوری کرنے کی کوشش نہ کرو؛ جب تم نے کوئی ضرورت پوری کروانی ہو تو اُسے صبح جلدی کر لیا کرو؛ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔“

یہ روایت اس سے عفان نے سنی ہے؛ جبکہ صلت بن مسعود نے یہ روایت اس سے سنی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وإذا طلبت الحاجة فاطلبها وهو يبصرک، فان الحياء في العینین.

”جب تمہیں کوئی ضرورت پوری کروانی ہو تو اسے اُس شخص سے طلب کرو جو تمہیں دیکھ سکتا ہو؛ کیونکہ آنکھوں میں حياء ہوتی ہے۔“

یہ روایت بزاز نے اپنی ”مسند“ میں اسماعیل بن سیف قطعی کے حوالے سے عمر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے؛ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس نے حسن بصری اور شععی سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۲۲- عمر بن مسکین

اس نے نافع سے اور اس سے عبداللہ بن صالح عجمی نے رمضان میں نوافل ادا کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے؛ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی؛ اس سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں بھی روایت منقول ہے؛ جبارہ نے اس سے حدیث کے علاوہ روایت نقل کی ہے۔

۶۲۲۳- عمر بن مصعب بن زبیر

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں جو تاریک سند کے ساتھ منقول ہیں؛ تو اس کے معاملہ کو آزاد قرار دیا گیا اور وہ روایت جھوٹی ہے؛ اس راوی نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وتأتون فی نادیکم البنکر قال: الضراط.

”اور تم لوگ اپنی مجالس میں منکرات کرو گے۔“ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد ہوا خارج کرنا ہے۔“

۶۲۲۴- عمر بن معتب (د، س، ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن ابو معتب ہے؛ اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے؛ اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے؛ (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں؛ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۲۲۵- عمر بن ابو معروف مکی

اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں؛ اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی؛ یہ منکر الحدیث ہے؛ یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے؛ ابو حنیفہ محمد بن ماہان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۲۶- عمر بن معن .

یہ عبداللہ بن مبارک کا استاد ہے ”مجہول“ ہے۔

۶۲۲۷- عمر بن مغیرہ

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاضرار فی الوصیة من الکبائر .

”وصیت میں کسی کو ضرر پہنچانا“ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔“

عبداللہ بن یوسف تیسری نے اس سے روایات نقل کی ہیں البتہ اس روایت کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: عمر بن مغیرہ منکر الحدیث ہے اور مجہول ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا

ہے:

ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبوح بان ایمانہ علی ایمان جبرائیل ومیکائیل .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ آپ کا ایمان حضرت جبریل اور میکائیل کے ایمان جیسا ہے۔“

یہ روایت ابن راہویہ نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۲۲۸- عمر بن موسیٰ بن وجیہ میمی و جیبہی حمصی

اس نے کحول اور قاسم بن عبدالرحمن سے جبکہ اس سے بقیہ ابو نعیم، اسماعیل بن عمرو، بکلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو متن اور سند کے حوالے سے حدیث کو ایجاد کرتے ہیں۔ یہ عمر بن موسیٰ بن وجیہ انصاری دمشقی ہے، اُس شخص کو وہم ہوا ہے جس نے اس کا شمار اہل کوفہ میں کیا ہے کیونکہ اُس نے حکم بن عتیبہ اور قدادہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طول سقف البيت، وقال: انها مساكن الشيطان .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی چھت لمبی رکھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ شیطان کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔“

عصفیر بن معدان بیان کرتے ہیں: عمر بن موسیٰ ہمارے پاس حمص آئے تو ہم اکٹھے ہو کر اُن کے پاس گئے، تو اُنہوں نے یہ کہنا شروع کیا: تمہارے ایک نیک بزرگ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے، ہم نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: خالد بن معدان، میں نے اُن سے کہا: آپ کی اُن سے کون سے سال ملاقات ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: 108 ہجری میں آرمینیا کی جنگ میں ملاقات ہوئی تھی، میں نے کہا: اے بزرگوار! اللہ سے ڈرو اور جھوٹ نہ بولو، خالد کا انتقال تو 104 ہجری میں ہو گیا تھا اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اُنہوں نے کبھی بھی آرمینیا کی کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی اور یہ احادیث ایجاد کرتا تھا، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، ازدی نے کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن موسیٰ بن حفص شامی ہے۔ عفیر بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پاس حمص میں آیا، عفیر نامی راوی خود ضعیف ہے، ابن ابو حاتم نے یہ واقعہ عمر بن موسیٰ کے حالات میں نقل کیا ہے۔ ابن حبان کتاب ”الضعفاء“ میں تحریر کرتے ہیں: عمر بن موسیٰ میتھی حمصی، اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں، پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اُس گانے کا واقعہ نقل کیا ہے جس نے شراب پی لی تھی اور یہ واقعہ ابن عدی نے عمرو جمہی کے حالات میں نقل کیا ہے، ابو حاتم نے اس کا نام عمر بن موسیٰ بن وحیہ بیان کیا ہے، اور عفیر کی حکایت میں یہ بات بیان کی ہے: عمر بن موسیٰ وجہی میتھی ہمارے پاس آئے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ہو سکتا ہے کہ اس کی انصار کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہوگی یا حلیف ہونے کے حوالے سے ہو۔

اس نے ابو القاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاكل في السوق دناءة. ”بازار میں کھانا کم تر ہونے کی نشانی ہے“۔

امام بخاری کتاب الضعفاء میں تحریر کرتے ہیں: اس راوی نے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دعا کے بارے میں روایت نقل کی ہے، یہ راوی منکر الحدیث ہے۔ اس راوی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اوذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنائز فلم يشهدوا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازہ کے لیے بلا یا گیا، تو آپ اُس میں شریک نہیں ہوئے۔“

انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔

اس راوی نے مکحول کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل الزمزمة ... الحديث.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی قرأت میں جھنجھناہٹ (یا

گنگناہٹ) ہوتی تھی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وجہی نامی اس راوی کا انتقال امام اوزاعی کے انتقال کے قریب ہوا تھا۔

۶۲۲۹- عمر بن موسیٰ کدیمی حادی

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں، ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن سلیمان بن موسیٰ ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے،

ابن نقطہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۳۰- عمر بن موسیٰ بن حفص

یہ عفیر بن معدان کا استاد ہے اور یہ وجہی ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۳۱- عمر بن موسیٰ انصاری کوئی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ بھی وجہی ہی ہے۔

۶۲۳۲- عمر بن مینا

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۲۳۳- عمر بن معین

یا شاید عمر بن معن، یہ بھی اسی طرح (مجهول) ہے، شاید یہ وہی ہے جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۶۲۳۴- (صح) عمر بن نافع (خ، م، د، س، ق)

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے، اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ اور صدوق ہے اور اس کے حوالے سے صحاح ستہ میں روایات منقول ہیں، ابن سعد کہتے ہیں: محدثین اس سے روایت نقل نہیں کرتے، ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے عباس دوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمر بن نافع کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی، ابن عدی کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ اس عمر بن نافع سے مراد کوئی اور شخص ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے یہ قول بھی نقل کیا ہے: عمر بن نافع میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ اور اس کے بھائی عبداللہ اور ابوبکر میں، میرے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر: لا يتأمرن عليكم احد بعدى.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے یہ فرمایا تھا: میرے بعد کوئی شخص تم پر میرا نہ بنے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، باوجودیکہ ابن سعد نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے

کہ محدثین نے اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا لیکن انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ مثبت ہے اور اس سے تھوڑی روایات منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن جعفر دروردی اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۳۵- عمر بن نافع ثقفی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عکرمہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ابوزائدہ ابو معاویہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن

معین کہتے ہیں: کوئی کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے، ابن عدی کو اس بارے میں وہم ہوا اور انہوں نے یحییٰ بن معین سے منقول یہ قول

عمر بن نافع، جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے، اُس کے حالات میں نقل کر دیا، حالانکہ یحییٰ بن معین نے عمری کے بارے میں یہ کہا

ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۲۳۶- عمر بن نہبان (د) غمیری

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے، امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی خفیہ و نعلیہ، و یدعو بظاہر کفیہ و باطنہما۔
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزے پہن کر بھی اور جوتے پہن کر بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو اپنی ہتھیلی کے اوپری حصے اور اندرونی حصے کے ذریعے دعا مانگتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔“

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: میں نے امام احمد کو اس کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہے، یحییٰ بن معین سے اس بارے میں دو اقوال منقول ہیں، ایک کے مطابق یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ایک کے مطابق یہ صالح الحدیث ہے۔

۶۲۳۷- عمر بن نہبان

اس نے حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو زبیر کی نے اس سے روایت نقل کی ہے، ابن جوزی کہتے ہیں: ہم اس کے بارے میں کسی قدح سے واقف نہیں ہے، ابن حبان نے اس کا تذکرہ تاریخ ثقات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۲۳۸- عمر بن نہبان

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، ابو اسحاق اس کے حوالے سے، پخیر کھانے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرنے میں منفر د ہے۔

۶۲۳۹- عمر بن شیح

اس نے سلیمان بن ارقم سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس کی نقل کردہ حدیث امام کولقمہ دینے کے بارے میں ہے۔

۶۲۴۰- عمر بن نسطاس

اس نے بکیر بن قاسم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ ایک موضوع حدیث ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

البرکة فی المقارضة. ”مقارضہ میں برکت ہے۔“

۶۲۴۱- عمر بن نعیم

مکحول نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۲۴۲- عمر بن ہارون انصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔

۶۲۴۳- عمر بن ہارون (ت، ق) بلخی، ابو حفص

یہ ثقیف کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے امام جعفر صادق اور ابن جریج سے جبکہ اس سے قتیبہ، احمد، نصر بن علی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں، ابن جریج نے اس کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی اور اس کے ہاں مقیم رہے تھے، یہ ضعیف ہونے کے باوجود علم کا بڑا ماہر ہے۔

بہن بن اسد بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو دیکھا کہ وہ اس سے حسد کرتے تھے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے ابن جریج سے بکثرت احادیث نقل کی ہیں، جو شخص بارہ سال کسی کے ساتھ رہا ہو، کیا وہ اس سے بکثرت روایات بھی نقل نہیں کرے گا، مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ اس کی والدہ روایات نوٹ کرنے میں اس کی مدد کیا کرتی تھیں۔ قتیبہ کہتے ہیں: یہ مرجہ کا بڑا شدید مخالف تھا اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا شخص تھا۔ ابن مہدی، امام احمد اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے، امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، علی بن مدینی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے، صالح جزیرہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے، زکریا ساجی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے، ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں: یہ متروک ہے، شیخ ابو عسان زنج بیان کرتے ہیں: عمر کہتے ہیں: یہ ابن ہارون ہے، میں نے ستر ہزار حدیثیں ایک طرف رکھ دی تھیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے معصل روایات نقل کی ہیں، عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحيته من طولها وعرضها.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی اور چوڑائی کی سمت سے اپنی داڑھی تراشا کرتے تھے۔“

ابن حبان بیان کہتے ہیں: ابن مہدی کی عمر بن ہارون کے بارے میں اچھی رائے تھی، محمد بن عمرو سولقی بیان کرتے ہیں: میں عمر بن ہارون کے پاس بغداد میں موجود تھا، اُن سے ابن جریج کے حوالے سے منقول اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں کوئی اُن کے ساتھ شراکت دار نہیں ہے، تو انہوں نے لوگوں کے سامنے وہ حدیث بیان کر دی تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی تحریریں پھاڑ دیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتاد لبوله كما يرتاد احدكم لصلاته.
 ”نبی اکرم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے جگہ اس طرح تلاش کیا کرتے تھے جس طرح کوئی شخص نماز کے لیے جگہ تلاش کرتا ہے۔“

یہ روایت حامد بن یحییٰ بلخی نے اس سے سنی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في الصلاة: بسم الله الرحمن الرحيم، فعدّها آية.
 الحمد لله رب العالمين - آيتين. الرحمن الرحيم - ثلاث آيات. مالك يوم الدين اربع. اياك نعبد
 و اياك نستعين - وجمع خمس اصابعه.

”نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران قرأت کی آپ نے بسم اللہ الرحمن پڑھی تو آپ نے اسے ایک آیت شمار کیا پھر جب الحمد للہ رب العالمین پڑھا تو اسے دو آیتیں شمار کیا جب الرحمن الرحیم پڑھا تو انہیں تین آیتیں شمار کیا مالک يوم الدين کو چوتھی آیت شمار کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین کو پانچویں آیت شمار کیا انہوں نے اپنی پانچ انگلیاں اکٹھی کر کے یہ بات بیان کی۔“

امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں اپنی سند کے ساتھ امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عمر بن ہارون سے میں روایت نقل نہیں کروں گا میں نے اس سے بکثرت روایات نوٹ کی ہیں، لیکن عبد الرحمن یہ کہتے ہیں: میرے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

اس راوی کا انتقال 194 ہجری میں بلخ میں ہوا۔ یہ اپنے ضعیف ہونے اور بکثرت منکر روایات نقل کرنے کے باوجود بڑا عالم تھا اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ یہ جان بوجھ کر گھوٹ بولتا تھا۔

۶۲۳۳- عمر بن ہانی طائی

یہ یثیم بن عدی کے چھوٹے مشائخ میں سے ایک ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور یثیم نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۲۳۵- عمر بن ہرمز

اس نے ربیع بن انس سے اور اس سے اسحاق بن راہویہ نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۲۳۶- عمر بن ہشام

اس نے خربہبی سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی امام ابو داؤد نے اس کے حوالے سے ”سنن“ کے علاوہ میں روایت نقل کی ہے۔

۶۲۳۷- عمر بن ابو ہوذہ

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے یحییٰ بن معین نے اسے لین قرار دیا ہے اس کا شمار اہل رے (تہران)

کے رہنے والوں میں ہوتا ہے۔

۶۲۴۸- عمر بن واصل صوفی

اس نے سہل بن عبد اللہ سے روایت نقل کی ہے، خطیب بغدادی نے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

۶۲۴۹- عمر بن واصل

یہ دوسرا شخص ہے، ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہوں۔

۶۲۵۰- عمر بن ولید شنی

اس نے مکرمہ سے روایت نقل کی ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یحییٰ القطان نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۶۲۵۱- عمر بن وہب

یہ ابو عاصم نیل کا استاد ہے، یہ ”مجبول“ ہے، اس کا تذکرہ اس کے استاد محمد بن عبد اللہ کے حالات میں کیا گیا ہے۔

۶۲۵۲- عمر بن یحییٰ

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، حافظ ابو نعیم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایسی حدیث نقل کی ہے جو موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہے، جو اس نے

اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قلوب بنی آدم تلین فی الشتاء لانه خلق من طین وانطین یلین فی الشتاء .

”اولاد آدم کے دل سردی میں نرم ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی ٹھنڈک میں زیادہ نرم ہو جاتی

ہے۔“

ہمیں شعبہ کی ٹور کے حوالے سے نقل کردہ اور کسی روایت کا علم نہیں ہے۔

۶۲۵۳- عمر بن یحییٰ زرقی

یہ ایک تابعی بزرگ ہے، ابن عون نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۲۵۴- عمر بن یزید رفاء ابو حفص بصری

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث موضوع

ہونے سے مشابہت رکھتی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما بال اقوام یشر فون المترفین ویستخفون بالعبادین، ویعملون بالقرآن ما یوافق احواءہم، فعند

ذلك يؤمنون ببعض ويكفرون ببعض، يسعون فيما يدرك من القدر المقدور والاجل المكتوب، والرزق المقسوم، لا يسعون فيما لا يدري الا بسعي من الجزاء الوفور، والسعي المشكور، والتجارة التي لا تبور.

”لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ خوشحال لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور عبادت گزار لوگوں کو کمتر سمجھتے ہیں اور قرآن کے صرف اُس حکم پر عمل کرتے ہیں جو اُن کے خواہش نفس کے موافق ہو ایسی صورت میں یہ کچھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں، یہ لوگ اُس چیز کے بارے میں کوشش کرتے ہیں جو طے شدہ تقدیر اور متعین لکھے ہوئے میں سے ہی پائی جا سکتی ہے اور تقسیم شدہ رزق میں ہی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس چیز کے بارے میں کوشش کیوں نہیں کرتے کہ جسے صرف کوشش کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اور بھرپور جزاء ہے اور ایسی کوشش ہے جسے قبول کیا جائے اور ایسی تجارت ہے جس میں نقصان نہیں ہے۔“

یہ روایت موضوع ہے۔

۶۲۵۵- عمر بن یزید (د) سیاری صفار

یہ بھی بصری ہے، اس نے عباد بن عوام اور عبد الوارث کا زمانہ پایا ہے، امام ابو داؤد ذہبی بن مخلد اور عبدان نے اس سے احادیث روایت کی ہیں، صاعقہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۲۵۶- عمر بن یزید اردی

اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ منکر الحدیث ہے، یہ بات ابن عدی نے نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لا یجزء فی المکتوبة الا بفاتحة الكتاب، وثلاث آیات فصاعدا. ”فرض نماز میں سورہ فاتحہ اور تین مزید آیات کی تلاوت کے بغیر (نماز) جائز نہیں ہوتی۔“ اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے: اعطوا السائل وان جاء علی فرس. ”مانگنے والے کو دو خواہ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آیا ہو۔“

اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے: یا عائشة، الحائض تقضي البناسك كلها الا الطواف.

”اے عائشہ! حیض والی عورت تمام مناسک ادا کرے گی صرف طواف نہیں کرے گی۔“

اسی سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستبعة، والمغنی والمغنی له۔
 ”نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور اُسے سننے والی عورت اور گانے والی اور جس کے لیے گایا گیا ہو اُن پر لعنت کی ہے۔“
 یہ روایت خطیب نے ذکر کی ہے، یحییٰ بن ابوبکر اور داؤد بن مہران نے بھی اس راوی سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۲۵۷- عمر بن یزید نصری شامی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کر دیتا تھا۔ ابن شاہور اور ہشام بن عمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس کا اعتبار کیا جائے گا۔
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما اشركت امة حتى كان بدء امرها النكذيب بالقدر.

”کوئی بھی اُمت اُس وقت تک شرک کا شکار نہیں ہوئی، جب تک اُن میں تقدیر کو جھٹلانے کی خرابی نہیں آئی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ گمان نہیں کرتا کہ ہشام اس تک پہنچا ہوگا، اُس نے عمرو بن واقد کے حوالے سے اس سے یہ روایت نقل کی ہے جبکہ شاذ بن فیاض نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۸- عمر بن یزید اودی

اس نے محمد بن ابولسلی کے حوالے سے جبکہ عتاب بن ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے، ازدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۵۹- عمر بن یعلیٰ (د، ق)

امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۶۰- عمر بن یونس

یہ ایک بزرگ ہے جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے، یہ وہ یمامی نہیں ہے جسے محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے، اس نے عبد بن حمید کا زمانہ پایا ہے۔

۶۲۶۱- عمر بن یعقوب

یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۲۶۲- عمر جعج

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن جعج ہے، اس نے ابوبکرہ ثقفی سے حدیث روایت کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی، یہ روایت عبد الجبار بن عباس شیبلی نے نقل کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

يخرج قوم هلكي لا يفلحون، قائدهم امرأة. الحديث.

”عنقریب کچھ لوگ نکلیں گے جو ہلاکت کا شکار ہونے والے ہوں گے وہ کامیابی حاصل کرنے والے نہیں ہوں گے اور ان کی قیادت ایک عورت کر رہی ہوگی“ الخدیث۔

۶۲۶۳- عمر اناح

یہ عمر بن حماد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الخدیث ہے۔

۶۲۶۴- عمر قاشی

اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی، مسلم بن ابراہیم نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ بات ابو احمد حاکم نے بیان کی ہے، اس کی

کنیت ابو حفص ہے۔

۶۲۶۵- عمر تمیمی

اس نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے ماموں حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں حدیث نقل کی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ مستند ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو عمر بن محمد عنقری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا

ہے اور اس کی روایت کو ابو غسان نہدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۶۲۶۶- عمر عنزی

قنادہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۲۶۷- عمر دمشقی

اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی شناخت ہو سکی ہے، اس نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من حمل بضاعته بيده براء من الكبر.

”جو شخص اپنا سامان بذات خود اٹھاتا ہے، وہ تکبر سے لاتعلق ہو جاتا ہے“۔

۶۲۶۸- عمر

اس نے ایک شخص کے حوالے سے، قاسم ابو عبد الرحمن سے قسم اٹھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل

سکی شاید یہ عمر و جینی ہے۔

۶۲۶۹- عمر، ابوالخطاب

اس نے ابوزرعہ کے حوالے سے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلم نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“

ہے۔

۶۲۷۰- عمر دمشق

اس نے حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس نے بیہ علی نے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا

کہ یہ کون ہے؟

۶۲۷۱- عمر، ابوحنیفہ اعشی کوفی

اس نے محل ضعی کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عمرو بن عبداللہ اودی نے روایت نقل کی ہے، ازدی نے اس

کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے، جیسا کہ ابو عباس نباتی نے بیان کیا ہے۔

(عمران)

۶۲۷۲- عمران بن ابان واسطی طحان

اس نے محمد بن مسلم طاہلی اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس کی وفات بہت

پہلے ہو گئی تھی اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں، حجاج بن الشاعر اور ابن اشکاب نے اس سے حدیث روایت کی ہے، ابن عدی کہتے

ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، اور نہ ہی میں نے اس کی حدیث میں کوئی منکر حدیث دیکھی ہے، امام نسائی نے بھی یہ کہا

ہے: کہ یہ قوی نہیں ہے۔

۶۲۷۳- عمران بن اسحاق

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے، اسماعیل بن عیاش نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۲۷۴- عمران بن انس (د، ت)

اس نے عطاء اور ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی

متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

درهم ربا اعظم حرجا عند الله من سبعة وثلاثين ذنية.

”سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔“

یہ روایت دوسری روایت کے ساتھ کمزور روایت کے ہمراہ مسل روایت کے طور پر منقول ہے۔
اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم۔

”اپنے مرحومین کی اچھائیوں کو یاد کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔“

۶۲۷۵- عمران بن ابوالنس (م، د، ت، ق)

یہ بصری اور صدوق ہے اس نے سلمان اغرا اور ابن مسیب سے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال ۱۱۷ ہجری میں ہوا۔

۶۲۷۶- عمران بن اوس بن ضمیع

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولم یتوضا۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بعد از سر نو وضو نہیں کیا۔“

اس سے ابو معاویہ نے روایت نقل کی ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ اس نے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے؟

عقلمی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی

ہے:

انہ اتی بخبز ولحم فاکل ثم قام فصلی ولم یتوضا۔ فقلت له: یا رسول اللہ، اکلت خبزا ولحما ولم

تس ماء! قال: اتوضا من الاطیبین الخبز واللحم۔

”آپ کی خدمت میں روٹی اور گوشت لایا گیا، تو آپ نے کھانا کھالیا، پھر آپ اٹھے اور آپ نے نماز ادا کر لی اور از سر نو

وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے روٹی اور گوشت کھایا ہے اور پھر پانی استعمال نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: کیا میں دو پاکیزہ چیزیں کھانے کے بعد وضو کروں (یعنی روٹی اور گوشت)۔“

امام بخاری کی کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات تحریر ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے:

انہ اکل لحما ولم یتوضا۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا اور از سر نو وضو نہیں کیا۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ ایوب سماک اور عاصم نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

کیونکہ ایوب سماک اور عاصم نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت منقول ہے:

توضئوا مہا مست النار

”آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔“

پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

۶۲۷۷- عمران بن ایوب

اس نے سے روایات نقل کی ہیں ابن ماکولا کہتے ہیں: محدثین نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۶۲۷۸- عمران بن ابوبشر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے یہ بات ابواضح ازدی نے بیان کی

ہے۔

۶۲۷۹- عمران بن تمام

اس نے ابو جمرہ سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

اكفاء الدين تفصح النبط، واتخاذ القصور في الامصار.

”دین کے انقلاب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ بظنی لوگوں کے مالی حالات تبدیل ہو جائیں گے اور شہروں میں محلات تعمیر کیے جائیں گے۔“

۶۲۸۰- عمران بن ثابت

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اسحاق بن نباتہ نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو

سکتی۔

۶۲۸۱- عمران بن ابوثابت مدنی

اس سے اس کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت نقل کی ہے امام ابو حاتم رازی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۲۸۲- عمران بن حذیفہ (س، ق)

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی زیادہ بن عمرو بن ہند جملی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لیا کرتی تھیں وہ بہت زیادہ ہو گیا۔“

۶۲۸۳- عمران بن حطان (خ، د، س) سدوسی بصری خارجی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے صالح بن سرج نے روایات نقل کی ہیں اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی یہ بات عقلی

نے بیان کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ خارجی تھا۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عادل قاضی سے لیے جانے والے حساب کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس بات کے لائق ہے کہ اس حدیث کے حوالے سے اسے ضعف کے ساتھ لاحق کیا جائے، خواہ یہ صالح کی وجہ سے ہو یا اس کے بعد والے کسی راوی کی وجہ سے ہو، کیونکہ عمران نامی راوی اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے، یحییٰ بن ابوکثیر، قتادہ اور محارب بن دثار نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔

عجلی کہتے ہیں: یہ تابعی اور ثقہ ہے، امام ابوداؤد کہتے ہیں: دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ احادیث خارجیوں سے منقول ہیں، پھر انہوں نے عمران بن حطان اور ابوحسان اعرج کا ذکر کیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: حدیث میں اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی۔

یعقوب بن شیبہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عمران بن حطان کی ایک چچا زاد تھی جو خارجیوں کا عقیدہ رکھتی تھی، یہ اُس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ اُسے خارجیوں کے عقیدے سے ہٹا دے، لیکن یہ خود اُس عورت کے مذہب کی طرف پھر گیا۔ عمران جریور فرزدق کے پائے کا شاعر ہے، اسی نے یہ شعر کہا ہے: یہاں تک جب کہ نفوس کے پیمانے حوادث زمانہ سے سیراب کر دیئے جائیں اور تو غفلت میں پڑا نگہبانی کرتا رہے۔ اس کا انتقال 84 ہجری میں ہوا۔

۶۲۸۴- عمران بن حمیری

اس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اُس کی نقل کردہ اس روایت کی شناخت نہیں ہو سکی:

ان الله اعطاني ملكا.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک فرشتہ عطا کیا ہے۔“

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۲۸۵- عمران بن خالد خزاعی

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں، امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ بن ہلال، بشر بن معاذ عقدی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں، کئی راویوں نے اس کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دخل على اخيه المسلم فالقى له وسادة اكراما له لم يتفرقا حتى يغفر لهما ذنوبهما.

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے جائے اور وہ بھائی اُس کے احترام کے پیش نظر تکیہ رکھ دے تو اُن دونوں کے

۶۲۹۰- عمران بن زید (ت، ق) ابویحییٰ التلعیمی ملائی

ابویحییٰ قات سعد بن ابراہیم اور ایک گروہ سے اس نے روایات نقل کی ہے، جبکہ اس سے اسد بن موسیٰ، علی بن جعد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو محمد (اور اسم منسوب) بصری ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الدال علی الخیر کفاعلہ.

”بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے شخص کی مثال اُسے کرنے والے کی مانند ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یکون فی آخر الزمان قوم ینبزون الرافضة، یرفضون الاسلام ویلفظونہ، فاقتلوہم، فانہم مشرکون.

”آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو رافضہ کے نام سے منسوب ہوں گے، وہ اسلام کو ایک طرف کر دیں گے لیکن لفظی طور پر اُس کا اظہار کریں گے، تم لوگ انہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حجاج نامی راوی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صافح الرجل اخاه لم یزغ یدہ من یدہ حتی یكون هو الذی یصرف وجہہ ولم یر (رسول

اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم مقدا رکبیتہ بین یدی جلیس لہ.

”جب کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو اُس کے ہاتھ کے الگ ہونے سے پہلے وہ اُس کی مانند ہو جاتا ہے

جس نے چہرہ پھیر لیا تھا، اور نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی کسی کے سامنے بیٹھ کر گھٹنے کھولے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔“

۶۲۹۱- عمران بن زید عمی

امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے، یہ ابن حواری ہے، امام بخاری نے اس کا یہی نام بیان

کیا ہے، امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ حسن بصری کے شاگردوں میں سے ایک ہے۔

۶۲۹۲- عمران بن زید مدنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے، اسی طرح اس کا ماپ (بھی مجبول ہے)

میں نے بھلائی ہی سنی ہے۔

۶۲۹۳- عمران بن سربیع

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے، اُس

سے علقمہ بن مرشد نے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۳۔ عمران بن سلیمان قینی

یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے یہ باسن ابوالفتح ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۲۹۵۔ عمران بن سوار

اس نے ابویوسف کے حوالے سے بشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی

ہے:

من امتشط قائنا ركبہ الدین.

”جو شخص کھڑا ہو کر کنگھی کرتا ہے، فرض اُس پر سوار ہو جاتا ہے۔“

شاید یہی شخص اس حدیث کو ایجاد کرنے والا ہے۔

۶۲۹۶۔ عمران بن ابوطحہ

یہ معن بن عیسیٰ قزاز کا استاد ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۲۹۷۔ عمران بن ظبیان

اس نے حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہما اور حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی

گنجائش ہے، دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، دونوں سفیانوں نے اس سے

حدیث روایت کی ہے۔

۶۲۹۸۔ عمران بن عبداللہ بصری

اس نے حکم بن ابان کے حوالے سے عکرمہ سے حدیث روایت کی ہے، اس سے تسبیح پڑھنے کے بارے میں حدیث منقول ہے، یحییٰ

بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۲۹۹۔ عمران بن عبداللہ بن طلحہ خزاعی

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور صدوق ہے، اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے سعید بن مسیب سے نقل کی ہے جبکہ

اس سے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۰۰۔ عمران بن عبدالرحیم بن ابورد

اس نے اصہبان میں قرہ بن حبیب اور مسلم بن ابراہیم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں، سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر

کی گنجائش ہے، یہ اُس حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص ہے جو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام مالک سے منقول ہے۔

۶۳۰۱- عمران بن عبد المعافری (د، ق)

یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ افریقی نے اس کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاثة لا يقبل منهم صلاة: من ام قوما وهم له كارهون ... الحديث.
 ”تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: ایک وہ شخص جو کچھ لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔“

۶۳۰۲- عمران بن عبد العزیز، ابو ثابت زہری

ابومصعب نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، یحییٰ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام بخاری نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاءني عبد الرحمن بن عوف في منزلي في بني سلمة، فقال: هل لك في هذا الوادي المبارك - يعني العقيق.

”ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمن بن عوف بنو سلمہ کے محلہ میں میرے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا تم اس مبارک وادی میں یعنی وادی عقیق میں دلچسپی رکھتے ہو؟“

- یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمران بن ابو ثابت کے حوالے سے منقول ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۰۳- عمران بن ابو عطاء (م)، ابو حمزہ اسدی واسطی قصاب

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی، امام احمد کہتے ہیں: شعبہ، ہشیم اور ابو عوانہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابو داؤد کہتے ہیں: ابو عوانہ نے ابو حمزہ قصاب کے حوالے سے ہمیں سے زیادہ روایات نقل کی ہیں، انہوں نے دوسرے مقام پر یہ کہا ہے: ابو حمزہ عمران بن ابو عطاء جسے عمران جلاب کہا جاتا ہے یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابن ابو خثم نے یحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”ثقہ“ ہے۔ شعبہ نے ابو حمزہ قصاب، عمران بن ابو عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاءني النبي صلى الله عليه وسلم وأنا العب مع الصبيان فتواريت، فجاء فحطاني حطاة، وقال: اذهب فادع لي فلانا، فجئت، فقلت: هو ياكل. ثم قال: اذهب فادع لي فلانا، فقلت. هو ياكل، فقال: لا اشبع الله بطنه.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، میں چھپ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے مجھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ جب میں ان صاحب کے پاس آیا تو میں

نے دیکھا کہ وہ (کچھ کھا رہے تھے) میں نے واپس آ کر عرض کی: وہ کچھ کھا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، میں نے عرض کی: وہ کھانا کھا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو نہ بھرے۔“

وہ فلاں صاحب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، جن کا نام امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۶۳۰۴- عمران بن عکرمہ

ذؤیب بن عباد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، یہ دونوں مجہول ہیں۔

۶۳۰۵- عمران بن ابو عمران ربلی

اس نے بقیہ بن ولید سے روایت نقل کی ہے اور اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ بھی شخص ہے۔

۶۳۰۶- عمران بن عمرو

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی نقل کردہ حدیث مضطرب ہے اور ثابت نہیں ہے۔

۶۳۰۷- عمران بن عیینہ (عو) ہلالی

یہ سفیان بن عیینہ کا بھائی ہے، یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے منکر روایات نقل کی ہیں، امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس نے حصین اور ابو اسحاق سے جبکہ اس سے زید بن حریش، ابو سعید اشج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ربعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا عمر بالجایبة ... فذكر الحديث.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا بیہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا“..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

معمراً ابو عوانہ اور ایک جماعت نے یہ روایت عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ شیبان کہتے ہیں: عبد الملک نے ایک شخص کے حوالے سے ابن زبیر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، جبکہ دونوں جریوں اور دیگر حضرات نے عبد الملک کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تو اس میں اضطراب عبد الملک نامی راوی کی طرف سے ہے۔

تقریباً بیان کرتے ہیں: عمران نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء كان يلبسها وقبيص.

”نبی اکرم ﷺ کو سرخ حلتہ میں کفن دیا گیا جو آپ نے پہنا ہوا تھا اور قبیس میں کفن دیا گیا۔“

۶۳۰۸- عمران بن ابوفضل

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نے اس کے حوالے سے دو موضوع جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ان میں سے ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ کا مقابلہ کرنے کے بارے میں ہے، جس کے الفاظ کو منکر قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسری روایت ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

انھا قالت: یا رسول اللہ، ادایت لو وادیا قد عری جمیع الشجر الا شجرة واحدة این كنت تنزل؟ قال: علی الشجرة التي لم تعر. قالت: فانا تلك الشجرة.

”اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے کہ آپ ایک ایسی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں جہاں تمام درخت بغیر پتوں کے ہیں صرف ایک درخت پر پتے لگے ہوئے ہیں تو آپ کون سے درخت کے پاس پڑاؤ کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس درخت کے پاس جس کے پتے نہیں اُترے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: وہ درخت میں ہوں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العرب اكفاء، قبيلة بقبيلة، وحی بحی، الاحائكا او حجاما.
”عرب ایک دوسرے کا کفو ہیں، قبیلہ قبیلہ کا، ذیلی قبیلہ ذیلی قبیلہ کا کفو ہیں، البتہ کپڑے بننے والے اور سچھنے لگانے والے کا معاملہ مختلف ہے۔“

۶۳۰۹- عمران بن قیس

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی، حریث بن ابومطر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۱۰- عمران بن ابوقد امہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یحییٰ القطن کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے، میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں لیکن پھر انہیں ایک طرف رکھ دیا۔

۶۳۱۱- عمران حناط

اس نے براہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ابن عون کا استاد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۳۱۲- عمران بن ابوکثیر

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۱۳- عمران بن معز بن علاء

اس نے ایک بزرگ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب بن محمد زہری نے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۳۱۴- عمران بن محمد بن سعید بن مسیب

یہ اتنے پائے کا نہیں ہے یہ بات ابوالفتح ازدی نے بیان کی ہے۔ ثغری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله حرمت ثلاثا من حفظهن حفظ الله له امر دينه وديناه: حرمة السلام، وحرمتي، وحرمة رحي.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو قابل احترام قرار دیا ہے جو ان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دینی اور دنیاوی امور کی حفاظت کرے گا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے رشتہ داروں کی حرمت۔“

ابراہیم اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

ومن ضيعهن لم يحفظ الله له شيئا.

”اور جو شخص انہیں ضائع کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کی کسی بھی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا۔“

۶۳۱۵- عمران بن ابودرک

اس نے قاسم بن خمیرہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۱۶- عمران بن مسلم فزاری کوفی

اس نے مجاہد اور عطیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے فضل سینانی اور ابو نعیم نے روایات نقل کی ہیں ابو احمد زبیری بیان کرتے ہیں: یہ رافضی ہے اور کتے کا پلّا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: کتے کا بول و براز بھی رافضی کی مانند ہوتا ہے۔)

۶۳۱۷- عمران بن مسلم

اس نے عبد اللہ بن دینار سے جبکہ یحییٰ بن سلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

القول في السوق لا اله الا الله وحده.

”بازار میں لا اله الا الله وحده پڑھنا۔“

یہ روایت عمرو بن دینار اور دیگر حضرات سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔ ابن عرفہ کے جزء میں اس راوی کے

حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

ذاکر اللہ فی الغافلین مثل الذی یقاتل عن الفارین ... الحدیث.

”غافلوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو فرار ہونے والوں کے درمیان جنگ میں حصہ لے رہا ہوتا ہے۔“

۶۳۱۸- عمران بن مسلم جعفی ضریر

یہ کوفہ کا رہنے والا بزرگ ہے، مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے، ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے، اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سوید بن غفلہ اور خیمہ جعفی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ زائدہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں، تاہم کتابوں میں اس کے حوالے سے کچھ منقول نہیں ہے۔

۶۳۱۹- عمران بن مسلم (خ، م، د، ق، س) قصیر

اس کی کنیت ابو بکر ہے، یہ حسن بصری کا شاگرد ہے اور ثقہ ہے، عقیلی نے اس پر اعتراضات کیے ہیں اور اس کا تذکرہ کیا ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بعض اوقات میں نے عمران قصیر کو ابن ابی عمرو کے پاس دیکھا، وہ آیا اور تختیوں پر نوٹ کرنے لگا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عمران، قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا ہے، حسن جعفری نے مجھ سے یہ کہا ہے: عمران اور اس کے ساتھی میرے پاس آئے تھے تاکہ تقدیر کے مسئلہ پر بحث کریں۔ ابن عدی نے عمران قصیر کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے سے منقول احادیث کو منکر قرار دیتے ہوئے انہیں نقل کیا ہے جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

لان اقول اللہ اکبر مائة مرة احب الی من ان تصدق بمائة دینار.

”میں ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک سو دینار صدقہ کروں۔“

اس راوی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام.

”اسلام میں جلب، جنب اور شگار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

اس حدیث کو ابن حبان نے ذکر کیا ہے، اس راوی نے عطاء کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں، اور اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، حماد بن مسعدہ، یحییٰ قطان اور بشر بن مفضل نے اس سے استفادہ کیا ہے، امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۲۰- عمران بن موسیٰ (د، ت) بن اشدق عمرو بن سعید اموی

یہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو مقبری سے اس نے روایت کی ہے، جبکہ اس سے صرف

ابن جریج نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۱- عمران بن میثم

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے، عقلی کہتے ہیں: یہ اکابر افضیوں میں سے ایک ہے، اس نے جھوٹی بڑی احادیث روایت کی ہیں، اس نے مالک بن ضمیرہ کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے زیادہ بن منذر نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۲- عمران بن نافع (س)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، کبیر بن اشج نے اس سے روایت نقل کی ہے، تاہم امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۲۳- عمران بن ہارون بصری

یہ ایک بزرگ ہے جس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی۔

بزار بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس روایت کے حوالے سے اس پر اعتراضات کیے ہیں جو انہوں نے اس سے سنی تھی، ویسے اس کی حالت پوشیدہ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كنا نشي مع النبي صلى الله عليه وسلم فاجهده الصوم، فحلبنا له في قعب وصبنا عليه عسلا نكرم به رسول الله صلى الله عليه وسلم عند فطره.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ کو روزہ رکھنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، تو ہم نے آپ کے لیے ایک پیالے میں دودھ دوہ لیا اور اس میں شہد اٹھیل دیا، ہم اس کے ذریعے افطاری کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنا چاہ رہے تھے۔“

عبداللہ نامی راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟

۶۳۲۴- عمران بن ہارون (س) مقدسی

اس نے عبداللہ بن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو زرہ نے اس کو صدوق قرار دیا ہے جبکہ ابن یونس نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۶۳۲۵- عمران بن وہب طائی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے کے متعلق حدیث نقل کی ہے، امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، سلمہ ابرش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۶- عمران بن یزید (ت، ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمران بن زید ہے اور یہی درست ہے اس کا اسم منسوب تغلمی ہے ابو نضر نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ضعیف ہے یہ بات یحییٰ بن معین نے ذکر کی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۲۷- عمران بن یزید

ثابت بن عبیدہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے اسی طرح (درج ذیل راوی بھی مجهول ہے)۔

۶۳۲۸- عمران

یہ ابن عیینہ کا استاد ہے۔

۶۳۲۹- عمران عمی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یہ عمران بن قدامہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۳۰- عمران بارتقی (د)

یہ سفیان ثوری کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لا تحل الصدقة لغني الا في سبيل الله.

”خوشحال شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر وہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں جا رہا ہو تو لے سکتا ہے)۔“

۶۳۳۱- عمران النصاری (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس کا بیٹا محمد اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے اس کی نقل کردہ حدیث موطا میں ہے اور وہ روایت منکر ہے۔

۶۳۳۲- عمران خیاط

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں یہ ابن عون کا استاد ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۳۳- عمران قصیر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق یہ عمران بن قدامہ ہے اور ایک قول کے مطابق عمران بن یحییٰ ہے جعفر بن برقان نے اس سے روایت نقل کی ہے یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں لیکن پھر انہیں ایک طرف رکھ دیا۔

(عمرو)

۶۳۳۴- عمرو بن ازہر عتکی

یہ جرجان کا قاضی تھا، اس نے ہشام بن عروہ، حمید طویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری تھا جس نے واسط میں رہائش اختیار کی۔ ابوسعید حداد بیان کرتے ہیں: عمرو بن ازہر جھوٹ بولا کرتا تھا، اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: اس سے کہا گیا کہ ایک شخص نے ایک کپڑا کسی سینے والے کو دیا کہ وہ اسے بُن دے تو اس نے کہا: حماد نے ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے کہ ایسی صورت میں اس کی ادائیگی کپڑے کے مالک پر لازم ہوگی، البتہ جب وہ اسے واپس کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔

ابن دورق نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”ثقفہ“ ہے، عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ واسط میں ہوتا تھا ویسے یہ بصری ہے اور ضعیف ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے، امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے، امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث ایجا دکرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر سلمة وصدقها عشرة دراهم.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو انہیں مہر میں دس درہم دیئے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما زوج نبی اللہ امر کلثوم قال لام ایمن: هیئتی بنتی، وزفیہا الی عثمان، واخفقی بالدف. ففعلت فجاءها النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاثة فقال: کیف وجدت بعلک؟ قالت: خیر رجل. قال: اما انه اشبه الناس بجدک ابراهیم وابوک محمد.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو آپ نے سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری بیٹی کو تیار کر دو اور اُس کی عثمان کی طرف رخصتی کر دو اور ملکی سی دف بجالینا۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس صاحبزادی کے پاس تیسرے دن تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ تو انہوں نے عرض کی: وہ ایک نیک شخص ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم اور تمہارے والد حضرت محمد کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔“

یہ روایت موضوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تجالسوا ابناء الملوك فان الانفس تشتاق اليهم ما لا تشتاق الي الجوارى العواتق .

”بادشاہوں کے بیٹوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ نفس اُن کی طرف اس سے زیادہ مشتاق ہوتا ہے جتنا پردہ نشین کنواری لڑکیوں کی طرف مشتاق ہوتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)
او اشارة من علم - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عمدہ رسم الخط میں لکھنا ہے (یا اس سے مراد خطاطی کرنا ہے)۔

۶۳۳۵- عمرو بن اسماعیل ہمدانی

اس نے ابواسحاق سبعمی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:
مثل علی كشجرة انا اصلها، وعلی فرعها، والحسن والحسين ثمرها، والشيعه ورقها
”علی کی مثال ایسے درخت کی مانند ہے جس کی بنیاد ”میں“ ہوں اور اس کی شاخ علی ہے اور اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں اور اُس کے پتے شیعہ ہیں۔“

۶۳۳۶- عمرو بن اوس

اس کی حالت مجہول ہے اس نے منکر روایت نقل کی ہے امام حاکم نے وہ روایت اپنی مستدرک میں نقل کی ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ وہ روایت موضوع ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:
اوحى الله الى عيسى آمن بمحمد، فلولا ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار ... الحديث.
”اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ کیونکہ اگر وہ نہ ہوتے تو میں آدم کو اور جنت کو اور جہنم کو پیدا نہ کرتا۔“

۶۳۳۷- عمرو بن ایوب عابد

یہ عصام کی مسجد کا امام تھا اس نے جریر کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ ہلال بن یساف کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من دعا دعوة فلم يستجب له كتب له حسنة.
”جو شخص دعا مانگے اور اُس کی دعا کی قبولیت ظاہر نہ ہو تو اُس شخص کے لیے نیکی نوٹ کی جاتی ہے۔“
عباس دوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے یہ روایت نقل نہیں کی۔

۶۳۳۸- عمرو بن بجدان (عمو)

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصعيد وضوء المسلم، وان لم يجد الماء عشر سنين.

”مٹی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ اُسے دس سال تک پانی نہ ملے۔“

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے تاہم اسے صحیح قرار نہیں دیا کیونکہ عمر و نامی راوی کی حالت مجہول ہے ابوقلابہ نے اس سے یہ روایت منقول کی ہے اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اسے سنا ہے۔ یہ روایت ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے بنوعامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے نقل کی ہے جبکہ ایک مرتبہ یہ ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے بنوقشیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے منقول ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ صورت حال ہے تو عمر و نامی راوی کو مجہول ہونے کے باوجود ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۳۳۹- عمرو بن بحر جاحظ

اس نے کئی تصانیف کی ہیں ابوبکر بن ابوداؤد نے اس سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، ثعلب کہتے ہیں: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ بدعتیوں کے بزرگوں میں سے ایک ہے۔

۶۳۴۰- عمرو بن بشر عسسی

اس نے ولید بن ابوسائب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق ہے، عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن بشیر ہے۔

۶۳۴۱- عمرو بن ابوبرہ

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۳۴۲- عمرو بن بجمہ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، اس سے سبعی نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۴۳- عمرو بن بکر سکسکی ربلی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں، یہ وہی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں جیسے ابن جریج اور دیگر حضرات۔ اس سے ابوالدرداء ہاشم بن محمد بن یعلیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں، اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ اور ثور بن زید سے روایات نقل کی ہیں، اس سے ایک یہ روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

المؤمن آلف مألوف، ولا خیر فیمن لا یألف ولا یؤلف.

”مؤمن اُلفت رکھنے والا ہوتا ہے اور اُس سے اُلفت رکھی جاتی ہے اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں رکھتی جو خود اُلفت نہیں رکھتا اور اُس سے اُلفت نہیں رکھتی جاتی۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

خير الناس انفعهم للناس.

”لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

امارة المؤمنين والصدیقین البشاشة اذا تزاورا، والمصافحة اذا التقوا.

”مؤمنین اور صدیقین کی نشانی یہ ہے کہ جب اُن سے ملنے کے لیے جایا جائے تو وہ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب اُن سے ملاقات ہو تو وہ مصافحہ کرتے ہیں۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے ابورداء نے نقل کی ہے، جبکہ اُس سے ابن قتیبہ عسقلانی نے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تضرع لصاحب دنیا وضع ذلك نصفه دينه. ومن اتى طعام قوم لم يدع اليه ملا الله بطنه ناراً حتى

يقضى بين الناس يوم القيامة.

”جو شخص کسی دنیا دار شخص کے سامنے عاجزی کرتا ہے تو اس کا نصف دین اس کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص ایسے

کھانے پر آتا ہے جس کی طرف اس کو بلایا نہیں گیا تھا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو آگ سے بھر دے گا، اتنی دیر تک جتنی دیر

تک وہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرے گا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: جو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی

ہے:

قال ربكم: لا اخرج عبداً لي من الدنيا، وانا اريد ان ارحمه، حتى اوفيه كل خطيئة عملها بسقم في

جسده، او ضر في معيشته، او اقتار في رزقه، او خوف في دنياه، حتى ابلغ به مثاقيل الذر، فان بقي

عليه شيء شددت عليه الموت ... الحديث.

”تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو دنیا سے نکالتا ہوں اور میں اُس پر رحم کرنا چاہتا ہوں تو اُس کے

عمل کی ہر ایک غلطی کے بدلے میں اُس کے جسم میں بیماری رکھ دیتا ہوں، یا اُس کے روزمرہ کے معاملات میں تنگی رکھ دیتا

ہوں، یا اُس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہوں، یا اُسے دنیاوی معاملات میں خوف کا شکار کر دیتا ہوں، یہاں تک کہ میں اُسے اتنا

پہنچاتا ہوں جتنا چیونٹی کا وزن ہوتا ہے اور پھر اگر کوئی چیز اُس پر باقی رہ جائے، تو اُس پر موت آ جاتی ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت موضوع ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں، امام ابن ماجہ نے

اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ شداد بن عبد الرحمن کا بھی تذکرہ کیا ہے جس نے ابراہیم بن ابوعبلہ سے

روایت نقل کی ہے، اُس نے اُم حرام کے صاحبزادے ابوابی سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عليكم بالسنا والسنوت.

”تم پر لازم ہے کہ سنا کی اور سنوت استعمال کرو۔“

ابن ابوعبلہ نے یہ کہا ہے: یہ لفظ شبث ہے اس روایت کو انہوں نے ابن ماجہ کے حوالے سے ابراہیم فریابی کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کیا ہے۔

۶۳۴۳- عمرو بن ابوبکر

اس نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے شاید یہ عمرو بن کعب سے ہے۔

۶۳۴۵- عمرو بن تمیم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے کثیر بن زید نے روایت نقل کی ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۳۴۶- عمرو بن ثابت ابو مقدام بن ہرمز کوفی

اس کی کنیت ابو ثابت ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے ابن حبان فرماتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہے، امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ رافضی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے ہناد بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی تھیں پھر مجھے یہ اطلاع ملی کہ یہ حبان بن علی کے پاس ہے تو اس نے مجھے بتایا جس نے اس سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگ کافر ہو گئے تھے صرف چار لوگ نہیں ہوئے تھے۔ تو حبان سے کہا گیا: کیا تم اُس کا انکار نہیں کرتے؟ تو حبان نے کہا: یہ ہمارے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ جب عمرو نے یہ کلام کیا تو وہ ندامت کا شکار ہوا یعنی حبان بن علی ندامت کا شکار ہوا۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: تم لوگ عمرو بن ثابت کے حوالے سے حدیث بیان نہ کرو کیونکہ وہ اسلاف کو بُرا کہتا تھا۔

فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمن سے اُس حدیث کے بارے دریافت کیا جو عمرو بن ثابت سے منقول ہے تو انہوں نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کرنے سے انکار کر دیا۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن ثابت حدیث روایت کرتے ہوئے غلط بیانی نہیں کرتا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے، میمون بن مہران اور منہال بن عمرو حبیب بن ابی ثابت اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

عباد بن یعقوب رواجی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس نے یہ کہا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو

دیکھا۔

اس سے حدیث روایت کرنے والوں میں سعید بن محمد جریمی، سعید بن سعید، علی بن حکیم اودی، یحییٰ بن آدم اور ایک مخلوق شامل ہیں۔

آجری کے سوالات میں یہ بات تحریر ہے: داؤد نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: یہ رافضی خمیث ہے۔ اسماعیل بن ابوخالد اور سفیان نے اس سے روایت نقل کی ہے ابوداؤد نے اسی طرح کہا ہے اور پھر کہا ہے: یہ منحوس ہے اس کی حدیث شیعہ کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی، یعنی اس کی روایات درست ہیں ابن حبان کہتے ہیں: اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا۔

۶۳۳۷- عمرو بن جابر (ت، ق) ابوزرعہ حضرمی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے سعید بن ابومریم کہتے ہیں: میں نے ابن لہیعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن جابر نامی راوی کی عقل کمزور تھی وہ یہ کہا کرتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما بادلوں میں ہیں ایک دفعہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اُس نے بادل کو دیکھا اور کہا: ابھی حضرت علی رضی اللہ عنہما اس بادل میں گزرے ہیں وہ ایک احمق بوڑھا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں اور مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ غلط بیانی کیا کرتا تھا سعید بن ابویوب اور ابن لہیعہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے: طاعون کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

الفار منه كالفار يوم الزحف. ومن صبر فيه كان له كاجر شهيد.

”اس سے فرار اختیار کرنے والا شخص جنگ سے فرار اختیار کرنے والے شخص کی مانند ہے اور جو اس میں صبر سے کام لے گا اُسے شہید کا اجر ملے گا۔“

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے اس سے تقریباً بیس احادیث منقول ہیں۔

۶۳۳۸- عمرو بن جاوان (س) تمیمی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اُس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے احنف سے نقل کی ہے اور اس سے صرف حصین بن عبد الرحمن نے روایت نقل کی ہے جو کشتی میں اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔

۶۳۳۹- عمرو بن جریر، ابوسعید بجلي

اس نے اسماعیل بن خالد سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

ابوعصیدہ احمد بن عبید نے اس کے حوالے سے ایک ہی سند کے ساتھ تین احادیث نقل کی ہیں جو اس نے اسماعیل کے حوالے سے قیس کے حوالے سے حضرت جریر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہیں: (پہلی روایت یہ ہے:)

من صلي اربعا قبل الزوال بالجدد وآية الكرسي بنى الله له بيتا في الجنة، لا يسكنه الا صديق او

”جو شخص زوال سے پہلے چار رکعت ادا کرے جن میں سورہ فاتحہ اور آیہ الکرسی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنا دیتا ہے جس میں کوئی صدیق اور شہید ہی رہ سکتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلی بین المغرب والعشاء عشْرین رکعة ... الحدیث.

”جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت ادا کرے“ الحدیث۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلی (بعد العشاء رکعتین) بثلاثین قل هو الله احد بنی الله له الف قصر فی الجنة.

”جو شخص عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرے جن میں تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک ہزار محل بنا دے گا۔“

تو یہ روایات جھوٹی ہیں۔

۶۳۵۰- عمرو بن جراد

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے، ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے، شاید یہ علیہ بن بدر کا دادا ہے۔

۶۳۵۱- عمرو بن جمیع

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اس کی کنیت ابومنذر ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو عثمان ہے، یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور حلوان کا قاضی بنا تھا، یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، امام دارقطنی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے امام جعفر صادق سے، اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قراءة القرآن فی صلاة افضل من قراءة القرآن فی غیر صلاة، وقراءة القرآن افضل من الذکر،

والذکر افضل من الصدقة، والصدقة افضل من الصیام، والصیام جنة من النار.

”نماز کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا، نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور قرآن کی

تلاوت کرنا ذکر کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ذکر صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے

سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور روزہ جہنم سے بچاؤ کی ڈھال ہے۔“

اس سے سرتج بن یونس اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۵۲- عمرو بن ابو جندب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ابواسحاق سمعی کے مجہول مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۳۵۳- عمرو بن حارث (د) زبیدی حمصی

اس نے صرف عبد اللہ بن سالم اشعری سے روایت نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے اُن سے ایک نسخہ بھی منقول ہے اسحاق بن ابراہیم زبر بقیق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اس کے علاوہ ایک کثیر تھی جس کا نام علوہ تھا اُس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں یہ عدالت کے حوالے سے معروف نہیں ہے اور ابن زبر بقیق نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

۶۳۵۴- عمرو بن حارث (ع)

یہ مصری علاقوں کا بڑا عالم وہاں کا شیخ اور مفتی ہے یہ لیث بن سعد کے پائے کا آدمی ہے محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے باوجودیکہ اثرم نے یہ بات بیان کی کہ انہوں نے ابو عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اہل مصر میں لیث سے زیادہ ثبت اور کوئی نہیں ہے لیکن عمرو بن حارث ایسا شخص ہے میں نے اُس کے حوالے سے کچھ منکر روایات دیکھیں اثرم نے ابو عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: انہوں نے عمرو بن حارث پر شدید تنقید کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس نے قتادہ کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں یہ اضطراب کا شکار ہوا ہے اور اس نے غلطیاں کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، عجلیٰ امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: ”ثقہ“ ہے۔

عمرو بن سواد نے ابن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن حارث سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔ احمد بن یحییٰ نے ابن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عمرو بن حارث ہمارے پاس زندہ رہ جاتے تو ہمیں امام مالک کی طرف جانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اُس کے زمانہ میں حفظ حدیث میں اُس کی کوئی مثال نہیں تھی۔ سعید بن عفیر بیان کرتے ہیں: یہ سب سے بڑا فقیہ سب سے بلیغ شخص اور شاعری کا سب سے بڑا عالم تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا ادھیڑ عمری میں 148 ہجری میں انتقال ہوا تھا۔)

۶۳۵۵- عمرو بن حریش (د) زبیدی

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے ابوسفیان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور یہ نہیں پتا چل سکا کہ ابوسفیان کون ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے جو ایک اونٹ کے عوض میں دو اونٹ ادھار فروخت کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں ہے۔

۶۳۵۶- عمرو بن حرزور

اس نے حسن بصری سے جبکہ اس سے شباک نے روایات نقل کی ہیں اُس کی تاریخ ہے جو معروف نہیں ہو سکی۔

۶۳۵۷- عمرو بن حصین (ق) عقیلی

اس نے محمد بن عبد اللہ بن علاش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ وہی ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو منکر نہیں ہیں۔

امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رجل: يا رسول الله، وجبت علي بدنة، وقد عزت البدن؟ قال: اذبح مكانها سبعاً من الشياہ.
”ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھ پر ایک اونٹ کی قربانی لازم ہو گئی ہے اور میرے پاس اونٹ نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دو۔“

امام ابو یعلیٰ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
شكوت الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارقا اصابني، فقال: قل: اللهم غارت النجوم، وهذات العيون، وانت حي قيوم، لا تأخذك سنة ولا نوم، اهد ليلي، وانم عيني. فقلتها، فذهب ما كنت اجد.
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ مجھے بے خوابی کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے، تو آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو!

”اے اللہ! ستارے ڈوب گئے اور آنکھیں سو رہی ہیں، تو زندہ اور قیوم ہے، نہ تو تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے، تو میری رات کو میرے لیے ہدایت والا بنادے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔“
میں نے یہ کلمات پڑھے تو اس کے بعد کبھی یہ صورت حال محسوس نہیں ہے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی گئی ہے:

من حفظ علي امتي اربعين حديثاً من امر دينهم بعث يوم القيامة من العلماء.
”جو شخص میری امت کے لیے اُن کے دینی معاملہ کے بارے میں چالیس احادیث یاد کر لے گا، اُسے قیامت کے دن علماء میں اُٹھایا جائے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سلمہ حمصی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
من اصاب مالا من نها وش اذبه الله في نها بر.

”جس شخص کو حرام طریقے سے مال ملتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہلاکت کی جگہوں میں خرچ کراتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
لا حسد ولا ملق الا في طلب العلم.

”صرف علم کے حصول کے لیے حسد اور خوشامد کی جاسکتی ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت داؤد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عليكم بالعدس فانہ قدس على لسان سبعين نبياً

”تم عدس (کھانے کی ایک چیز) کو اپنے اوپر لازم کرو، کیونکہ اسے ستر انبیاء کی زبانی پاک قرار دیا گیا ہے۔“

۶۳۵۸- عمرو بن حکام

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ زنجبیلی ہے جس نے شعبہ کے حوالے سے تقریباً چار ہزار احادیث روایت کی ہیں، اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: عمرو بن حکام محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے، علی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اهدى ملك الروم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا فكان فيها جرة زنجبيل فاطعم كل انسان قطعة، واطعني قطعيتين .

”روم کے بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھجوائے، جن میں زنجبیل کا ایک ٹکڑا بھی تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو اس میں سے ایک ٹکڑا کھلایا اور مجھے اُس میں سے دو ٹکڑے کھلائے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت کئی حوالے سے منکر ہے کیونکہ کہیں سے بھی یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ روم کے حکمران نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں کچھ بھجوایا تھا، دوسری بات یہ ہے کہ روم سے حجاز تک زنجبیل تحفہ کے طور پر بھجوانا ایسی چیز ہے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی اور بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح روم سے مدینہ منورہ کی طرف کھجور تحفہ کے طور پر بھیجی جائے۔ یہ روایت کئی راویوں نے عمرو بن حکام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان اکيدر دومة اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم جرة من من، فاعطى اصحابه قطعة قطعة. ثم رجع الى جابر فاعطاه قطعة اخرى، فقال: يا رسول الله، قد كنت اعطيتني. قال: هذه لبنات عبد الله. ”دومہ کے حکمران اکیدر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”من“ کا گھڑا تحفہ کے طور پر بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک ایک ٹکڑا عطا کیا، پھر آپ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں ایک ٹکڑا اور عطا کیا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے پہلے عطا کر چکے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عبد اللہ کی صاحبزادیوں کیلئے ہیں (یعنی تمہاری بہنوں کے لیے ہے)۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبري. ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔“

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

انه صلى على قبري.

”آپ نے قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: عمرو بن حکام کی زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی، البتہ اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۳۵۹- عمرو بن حماد (م، د، س) بن طلحہ

امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اسباط بن نصر سے نقل کی ہے، اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہے، کیونکہ یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے، مطمئن کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں، تاہم امام ابو داؤد نے یہ کہا ہے: عمرو بن حماد قناد نامی راوی رافضہ میں سے ایک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انہی لاکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وولیہ، و ابن عمہ، و وارثہ، فمن احق به منی!

”میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی آپ کا ولی آپ کا چچا زاد اور آپ کا وارث ہوں، تو اس حوالے سے مجھ سے زیادہ حق دار اور کون ہوگا؟“

یہ روایت منکر ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الاولى، واستقبله ولدان المدينة، فجعل يسبح

خدو دهم، (فسبح خدي)، فوجدت ليدہ بردا وريحاً، كانا اخرجها من جونة عطار.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز ادا کی مدینہ منورہ کے کچھ بچے آپ کے سامنے آئے تو آپ نے ان کے

رخساروں پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو محسوس کیا، یوں

جیسے آپ کا دست مبارک عطار کے ڈبہ میں سے نکالا گیا تھا۔“

یہ وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت کیا ہے، یہ ان کے قدیم مشائخ میں سے ایک ہے، اس کا انتقال

222 ہجری میں صفر کے مہینہ میں ہوا۔

۶۳۶۰- عمرو بن حماس، ابو ولید

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس سے ابن ابوزئب نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ بات ازدی نے

بیان کی ہے۔

۶۳۶۱- عمرو بن حمزہ

اس نے صالح مری سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براءؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَافِحَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ أَحْسِبُ هَذَا مِنْ زِي الْعَجَمِ.

قال: نحن احق بالمصافحة منهم، ما من مسلمين التقيا فتصافحا الا تساقطت ذنوبهما بينهما.

”میری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے میرے ساتھ مصافحہ کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو یہ سمجھتا تھا

کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم مصافحہ کرنے کے اُن سے زیادہ حقدار ہیں، جب بھی دو مسلمان ایک

دوسرے سے ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو اُن دونوں کے گناہ گرجاتے ہیں۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: جو روایات اس نے نقل کی ہیں، اُمتی مقدار غیر محفوظ ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ

حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۲-۶۳ - عمرو بن حمید

یہ دینور کا قاضی ہے، اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے، اس نے ایک جھوٹی روایت

نقل کی ہے، جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ سلیمانی نے اس کا تذکرہ اُن افراد میں کیا ہے، جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انتظار الفرج بالصبر عبادة.

”صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے۔“

۶۳-۶۴ - عمرو بن حیہ (د)

یا شاید عمر بن حنہ، اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے ایک حدیث

نقل کی ہے۔

۶۴-۶۵ - عمر بن خالد ابو یوسف

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو حفص اعشیٰ ہے، اس نے ہشام بن عروہ اور اعش سے روایات نقل کی ہیں، یہ کوئی ہے اور ضعیف

ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سيكون غلاء ومجاعة، فاذا كان ذلك فخير ما تدخرون الزيت والحصى.

”عنقریب مہنگائی اور بھوک ہوگی تو جب اس طرح کی صورت حال ہو تو تمہارے لیے ذخیرہ کرنے کی سب سے بہترین چیز

زیتون کا تیل اور چنے ہیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من مات له ابن، سلم او لم يسلم، رضى او لم يرض، لم يكن له ثواب دون الجنة.
 ”جس شخص کا ایک بیٹا فوت ہو جائے خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو، خواہ وہ راضی ہو یا راضی نہ ہو، تو اُس شخص کا ثواب جنت سے کم نہیں ہوگا۔“

اس روایت کو بہام بن اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس نے سند کچھ مختلف نقل کی ہے۔
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وهو يقول: نفث فی روعی الروح الامین ان نفسا لا تموت حتی تستكمل رزقها ... الحدیث.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اندر روح الامین نے آہستہ آواز میں یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی شخص اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہیں کرے گا۔“

ابن حبان کہتے ہیں: عمرو بن خالد اعشى نے ابو حمزہ ثمالی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ہشام نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایت نقل کی ہیں، اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جا سکتا ہے۔
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعم المفتاح الهدية امام الحاجة.

”سب سے بہترین کچی یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تحفہ دیا جائے۔“

ابن عدی نے ابو حفص اعشى کے حالات کو ابو یوسف اعشى کے حالات سے الگ طور پر نقل کیا ہے اور میرے نزدیک ان دونوں کا نام ایک ہی ہے، لیکن ابو یوسف کے بارے میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ وہ اسدی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کے جھوٹے ہونے کا حکم بھی عائد کیا ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عمرو بن خالد نامی یہ راوی ہے اور یہ روایت حسن بن شبل بخاری عبدی کے حوالے سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عليكم بالبرازمة. قيل: وما البرازمة؟ قال: اكل الخبز مع العنب، فان خير الفاكهة العنب، وخير الطعام الخبز.

”تم پر برازمہ لازم ہے، عرض کی گئی: برازمہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور کے ساتھ روٹی کھانا کیونکہ سب سے بہترین پھل انگور ہے اور سب سے بہترین کھانا روٹی ہے۔“

۶۳۶- عمرو بن خالد (ق) قرشی

(اس کا اسم منسوب اور کنیت) کوئی ابو خالد ہے، پھر یہ واسط منتقل ہو گیا، وکیع بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پڑوس میں ہوتا تھا، یہ حدیث

یہ مسند امام زید کا مؤلف ابو خالد واسطی ہے جس نے امام زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی بن ابوطالب سے مسند امام زید کی روایات کو نقل کیا ہے، ترجمہ عثمانی

ایجاد کرتا تھا جب اس کی اس خرابی کا پتا چل گیا تو یہ واسطہ منتقل ہو گیا۔

معلى بن منصور نے ابو عوانہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن خالد ایک فارسی دوا فروش سے صحیحے خریدتا تھا اور ان کے حوالے سے حدیث بیان کر دیتا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے اور ثقہ نہیں ہے اس سے ابو حفص ابار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں اس نے امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد سے حدیث روایت کی ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن خالد نامی وہ راوی جس سے ابار نے روایات نقل کی ہیں وہ کذاب ہے۔ احمد بن ثابت نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن خالد واسطی کذاب ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس نے حبیب بن ابوبکر سے روایات نقل کی ہیں یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس نے امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذکرین یغلب احدہما صاحبہ .

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے ذکریں پر لعنت کی ہے جو ایک دوسرے پر غالب آجائے۔“

اس نے امام زید کے حوالے سے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا

ہے:

العالم فی الارض یدعو لہ کل شیء حتی الحوت فی جوف البحر .

”عالم کے لیے زمین میں موجود ہر چیز دعا کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔“

اس نے امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

لا تسم اصبعک السبابة، فانه اسم جاهلی، انما ہی السبحة والبھلة.

”تم اپنی انگلی کے لیے لفظ سبابہ استعمال نہ کرو کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے اس کے لیے لفظ مسیحہ (تسبیح پڑھنے والی) یا

مردنہ (یعنی لا الہ الا اللہ کا حساب رکھنے والی) لفظ استعمال کرو۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث کے

طور پر نقل کی ہے:

ایما مسلم اشتھی شهوة فردھا واثر علی نفسه غفر لہ .

”جس مسلمان کو شہوت محسوس ہو اور وہ اسے واپس کر دے اور اسے اپنے سے پھیر دے (یعنی اسے پورا کرے) تو اس کی

مغفرت ہو جاتی ہے۔“

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انکسرت احدی زندی، فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امسح علی الجبائر .

”میرا ایک ہاتھ کا گٹا ٹوٹ گیا تو میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے ہدایت کی کہ میں پٹی کے اوپر مسح کر لیا کروں۔“

۶۳۶۶- عمرو بن خالد (خ، س) حرانی، ثم مصری

یہ امام بخاری کا استاد ہے ثقہ اور مشہور ہے۔

۶۳۶۷- عمرو بن خزیمہ (د، ق).

ہشام بن عروہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کی نقل کردہ حدیث کی سند میں اضطراب ہے جو ”مسند احمد“ میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ڈھیلوں کے ذریعے استنجاء کے بارے میں ہے۔

۶۳۶۸- عمرو بن خلیف، ابوصالح.

یہ ابن قتیبہ عسقلانی کا استاد ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ادخلت الجنة فرایت فیہا ذنبا، فقلت: اذنب فی الجنة؟ قال: انی اکلت ابن شرطی. قال ابن عباس: هذا وانما اکل ابنہ، فلو اکلہ رفع فی علیین.

”نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بھیڑیا دیکھا، میں نے دریافت کیا، کیا جنت میں بھیڑیا بھی ہوتا ہے؟ تو اس بھیڑیے نے کہا: میں نے ایک (پولیس کے) سپاہی کے بیٹے کو کھایا تھا (جس کی وجہ سے میں جنت میں پہنچ گیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سپاہی کے بیٹے کو کھایا تھا تو یہ اجر ملا ہے، اگر وہ سپاہی کو کھاتا، تو ”علیین“ میں پہنچ جاتا“

جب میں نے ابن قتیبہ کے سامنے یہ روایت پڑھ لی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہارے جیسا شخص اس طرح کی روایات سنتا ہے؟ میں نے کہا: اے ابوعباس! آپ بھی تو اس طرح کی روایات نقل کرتے ہیں، تو وہ مسکرا دیئے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔)

۶۳۶۹- عمرو بن خیر شعبانی

اس نے کعب احبار سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۷۰- عمرو بن داؤد

یہ معلی بن میمون کا استاد ہے، ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۶۳۷۱- عمرو بن دینار کوفی

یہ کم تر درجے کا شیخ ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی، یہ سیف بن عمر تمیمی کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۳۷۲- عمرو بن دینار (ت، ق) بصری

یہ آل زبیر کا منشی تھا اور یہ آل زبیر کا آزاد کردہ غلام ہے، اس سے مراد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ زبیر بن شعیب ہے، اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے، اس نے سالم بن عبد اللہ اور صفی بن صہیب سے جبکہ اس سے دونوں حمادوں، عبد الوارث اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں، امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ رخصت ہونے والا ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قال في سوق لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيى ويبى، وهو حي لا يموت، بيده الخير، وهو على كل شيء قدير - كتب الله له الف الف حسنة، ومحاً عنه الف الف سيئة، وبني له بيتا في الجنة.

”جو شخص بازار میں یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، وہی ایک معبود ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے، وہ موت دیتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اور اُسے موت نہیں آئے گی، ہر طرح کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے“

تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس لاکھ نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اُس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دخل سوقا يصاح فيها ويباع فيها، فقال ... فذكره.

”جو شخص کسی ایسے بازار میں داخل ہو، جہاں چیخ و پکار کی جاتی ہے اور جہاں چیزیں فروخت کی جاتی ہیں اور پھر یہ پڑھ لے۔“

اس کے بعد حسب سابق روایت ذکر کی ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من راي مبتلى فقال: الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به، وفضلني على كثير من خلق، تفضيلا -

عافاه الله من ذلك البلاء كائنا ما كان.

”جو شخص کسی کو مصیبت کا شکار دیکھ کر یہ کلمہ پڑھ لے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے اُس سے عافیت عطا کی ہے، جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اُس

نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے“

تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے محفوظ رکھے گا، خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔“

۶۳۷۳- عمرو بن دینار (ع) حنفی

یہ حجاز کا عالم ہے اور حجت ہے اس کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے: یہ شیعہ ہے تو یہ بات جھوٹی ہے۔

۶۳۷۴- عمرو بن ذی مر

ایک قول کے مطابق اس کا نام ذومر ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳۷۵- عمرو بن زببان

یہ سیف بن عمر کا استاد ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۳۷۶- عمرو بن زیاد بابلی

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ بغداد میں ہوتا تھا امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ کذاب تھا اور جھوٹا الزام عائد کرنے والا شخص تھا اور حدیث ایسی دکر تا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳۷۷- عمرو بن زیاد بن عبد الرحمن بن ثوبان ثوبانی، ابو الحسن

اس نے یعقوب ثقی، بکر بن مضر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اس نے بردان میں رہائش اختیار کی تھی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع سنین، فعالجني اهلي بكل شيء فلم اسمن، فاطعونني القثناء بالتمر، فسبنت عليه كاحسن الشحم.

”جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی اُس وقت میری عمر سات سال تھی میرے گھر والوں نے ہر طرح سے کوشش کر لی لیکن میں موٹی نہیں ہوئی، پھر انہوں نے مجھے کھجور کے ساتھ ککڑی کھلائی اُس سے میں موٹی ہو گئی اور میرے جسم پر خوب چربی آ گئی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ركب الناس الخيل، ولبسوا القباطي، ونزلوا الشام، واكتفى الرجال بالرجال، والنساء بالنساء، عمهم الله بعقوبة من عنده.

”جب لوگ گھوڑوں پر سوار ہوں اور قبطنی لباس پہنیں اور شام میں رہائش اختیار کریں اور مرد مردوں پر اکتفاء کریں اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب اُن سب پر نازل ہوگا۔“

یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من زار قبر والديه او احدهما في يوم جمعة فقرايس - غفر الله له.
 ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور پھر سورہ یسین کی تلاوت کرے تو
 اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے اور عمرو بن زیاد پر یہ الزام ہے کہ اُس نے یہ حدیث ایجاد کی ہے۔
 امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کیا کرتا تھا ابو بکر شافعی کے فوائد میں یہ روایت منقول ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اوحى الى ان امسك عن خديجة وكننت لها عاشقا، فاتي جبريل برطب، فقال: كله، وواقع خديجة
 ليلة جمعة ليلة اربع وعشرين من رمضان. ففعدت، فحمدت بفاطمة... الحديث.
 ”(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں خدیجہ سے (وظیفہ زوجیت کی ادائیگی سے) رُک کے
 رہوں حالانکہ مجھے اس کی خواہش تھی؛ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک تر کھجور لے کر آئے اور بولے: آپ اسے کھا
 لیجئے! پھر آپ شب جمعہ میں جو مہینہ کی چوتھی رات ہوگی خدیجہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیجئے گا میں نے ایسا ہی کیا تو اس
 سے فاطمہ کا حمل ٹھہرا۔“

اس حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص بھی عمرو ہے، اسے ابوصالح مؤذن نے ”مناقب فاطمہ“ میں نقل کیا ہے۔

۶۳۷۸- عمرو بن سعید خولانی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں، اس سے عمار بن نصیر نے جو ہشام کا والد
 ہے روایات نقل کی ہیں، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اما ترضى احداكن ان لها اذا اصابها الطلق مثل اجر الصائم القائم، وان اسهرها واما ليلة كان
 لها (مثل) اجر سبعين رقبة تعتقها. وذكر الحديث.

”کیا تم خواتین میں سے کوئی ایک اس بات سے راضی نہیں ہوتی کہ جب اُسے دردزہ لاحق ہو، تو اُسے نفلی روزہ رکھنے اور
 نوافل ادا کرنے والے شخص کا اجر و ثواب ملے اور جب اُس کا بچہ اُسے رات بھر جاگنے پر مجبور کرے تو اُسے ستر غلام آزاد
 کرنے کا ثواب ملے، اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جسے ذکر کرنا جائز نہیں ہے
 البتہ خواص کے لیے صرف مثال دینے کے لیے اسے بیان کیا جاسکتا ہے پھر اُس نے یہ حدیث مکمل طور پر نقل کی ہے۔

۶۳۷۹- عمرو بن سعید (م، عمو)

یہ ایک بصری بزرگ ہے جو زرعہ رازی کے مشائخ میں سے ایک ہے یہ صدیق ہے یونس بن عبید نے اس سے روایات نقل کی

۶۳۸۰- عمرو بن سعید

یہ ایک بصری بزرگ ہے جو ابو زر عدرازی کے مشائخ میں سے ایک ہے یہ صدوق ہے۔

۶۳۸۱- عمرو بن سعید اموی

ابو عمرو اشج کا استاد ہے مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔

۶۳۸۲- عمر بن سعد (م، ت، س، ق) بن عاصی اموی

یہ حمز زین میں سے ایک ہے اس نے عبد الملک بن مروان پر حملہ کیا تھا اور دمشق پر غلبہ حاصل کر لیا تھا پھر عبد الملک ان پر غالب آ گیا۔ اس ملک کے ان نے اس پر قابو پایا اور اسے باندھ کر ذبح کروادیا۔ اس راوی نے عثمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۶۳۸۳- عمرو بن سعید بصری قرشی (م، عو)

اور ایک قول کے مطابق یہ ثقفی ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے یونس اور ابن عون نے روایات نقل کی ہیں محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۸۴- عمرو بن سفیان بن عبد اللہ ثقفی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے صرف عمرو بن شعیب نے گم شدہ چیز اٹھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۶۳۸۵- عمرو بن ابوسلمہ، ابو حفص تميمی

اس نے امام اوزعی اور حفص بن غیلان سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق اور مشہور ہے، کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ساجی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے، ابو بکر الخلال نے احمد انطاکی کے حوالے سے حمید بن زنجویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب ہم مصر سے واپس آئے تو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے گزر ابو حفص عمرو بن ابوسلمہ کے پاس سے ہوا تھا؟ ہم نے کہا: اُس کے پاس کیا ہے؟ اُس کے پاس تو صرف پچاس حدیثیں ہیں باقی مناولت کے طور پر ہیں، تو امام احمد نے فرمایا: تم نے وہ اُس میں سے مناولت کے طور پر حاصل کر لینی تھیں اور اُن کی تحقیق کر لینی تھی۔

حافظ ولید بن بکر اندلسی کہتے ہیں: عمرو بن ابوسلمہ ابن وہب کے پائے کا علم حدیث کے اکابر ائمہ میں سے ایک شخص ہے اور اس کی زیادہ تر آراء امام مالک کے قول کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ اس سے کچھ سوالات کیے گئے تھے جن کے بارے میں اس نے امام مالک سے دریافت کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔

۶۳۸۶- عمرو بن سلیم (ع) زرقی

یہ ثقہ اور مشہور تابعین میں سے ایک ہے مجھے اس کے بارے میں ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کی بے عزتی کی جا سکے (یا جو اسے رسوا کرے)۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے لیکن اس کی حدیث میں اختلاط پایا جاتا ہے۔

۶۳۸۷- عمرو بن سلیم (ق) مزنی

یہ تابعی ہے، مشعل بن ایاس اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے، تاہم امام نسائی نے یہ فرمایا ہے: یہ ”ثقہ“ ہے۔

۶۳۸۸- عمرو بن سہل بصری

عبید کثوری نے اس سے حدیث روایت کی ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۳۸۹- عمرو بن شعیب (عو) بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سہمی

صحیح قول کے مطابق اس کی کنیت ابو ابراہیم ہے اور ایک قول کے مطابق ابو عبداللہ ہے، یہ اپنے زمانہ کے علماء میں سے ایک ہے، اس نے اپنے والد سے طاؤس، سلیمان بن یسار، سیدہ ربیع بنت معوذ، جو صحابیہ ہیں، سیدہ زینب بنت محمد، جو اس کی پھوپھی ہیں، سعید بن مسیب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ قتیبہ کہتے ہیں: ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه دخل علي زينب بنت ابي سلمة فحدثته انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وذكر حديثاً.

”ایک مرتبہ وہ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ حدیث سنائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

مکحول، عطاء اور زہری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو اس کے معاصرین میں سے ہیں، ان کے علاوہ ایوب، قتادہ، عبید اللہ بن عمر، ثور بن یزید، حجاج بن ارطاة، حریر بن عثمان، داؤد بن شاپور، داؤد بن قیس، داؤد بن ابو ہند، زہیر بن محمد، تمیمی، سلیمان بن موسیٰ، عاصم، احول، امام اوزاعی، عمرو بن الحارث، مصری، ثقفی، بن صباح، ابن اسحاق، ابن عجلان، حسین المعلم اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین، ابن راہویہ اور صالح جزرہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام اوزاعی فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب سے زیادہ کھلم کھلا اور کوئی قریشی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جو روایات نقل کی ہیں، وہ اسی طرح ہیں جیسے کوئی روایت ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: محدثین جب چاہتے ہیں وہ عمرو بن شعیب کی ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کردہ روایات سے استدلال کر لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں کہ مستزاد سے فراموش کر دیے ہیں، ان کی مراد یہ تھی کہ محدثین اس کے معاملہ میں تردد کا شکار ہیں۔

ابو عبید آجری بیان کرتے ہیں: امام ابو داؤد سے کہا گیا: کیا عمرو بن شعیب کی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت حجت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ آدھی حجت بھی نہیں ہے۔ جہاں تک امام ابو حاتم کا تعلق ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: عمرو بن شعیب کی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ امام ابو داؤد نے حسیب معلم کی عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ یہ روایت نقل کی ہے:

یحضر الجمعة ثلاثة: داع، او لاغر، او منصت.

”جمعہ میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں: دعا مانگنے والا، لغو حرکت کرنے والا یا خاموش کروانے والا۔“

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمرو بن شعیب نے مجھے حدیث بیان کی اُس وقت مکحول بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: علی بن مدینی نے عبد اللہ بن عمرو اور شعیب بن محمد یعنی اُن کے پوتا سے سماع کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کا کیا حال ہے؟ پھر وہ غصے میں آگئے اور بولے: میں اس کے بارے میں کیا کہوں! آئمہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری اور معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: ”ثقة“ ہے۔

امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے یہ بات اُن کی تاریخ میں منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد علی بن مدینی اسحاق بن راہویہ اور حمیدی کو دیکھا ہے کہ انہوں نے عمرو بن شعیب کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے تو پھر بعد والوں کی کیا حیثیت ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس قول کے باوجود امام بخاری نے ”صحیح بخاری“ میں اس سے استدلال نہیں کیا۔

امام ابو زرعة فرماتے ہیں: محدثین نے اسے اس لیے مسترد فرما دیا ہے کیونکہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، محدثین یہ کہتے ہیں کہ اس نے تھوڑی سی احادیث سنی ہیں باقی اس نے اپنے پاس موجود صحیفہ سے لے کر روایت کر دی ہیں۔ عبد الملک میمون بنی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن شعیب کے حوالے سے کچھ منکر روایات منقول ہیں، ہم نے اُس کی روایت کو اس لیے نوٹ کیا تا کہ اُس سے ثانوی شواہد کے طور پر استعمال کر سکیں، لیکن جہاں تک اُس کے حجت ہونے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہے۔

اثر م بیان کرتے ہیں: امام احمد سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: بعض اوقات ہم اس کی حدیث سے استدلال کر لیتے ہیں اور بعض اوقات دل میں اس کی طرف سے کچھ کھٹکا سا آجاتا ہے۔ کوج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے کوئی حدیث روایت کرے تو یہ تحریری طور پر ہوگی، یہاں سے اُس کا ضعیف ہونا واضح ہو جاتا ہے، لیکن جب یہ سعید یا سلیمان بن یسار یا عروہ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرے تو وہ ثقہ ہو گا یا اس کی مانند ہوگا۔

امام ابو زرعة کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جو منکر روایات نقل کی گئی ہیں اُن میں سے زیادہ تر وہ ہیں جو یحییٰ بن صباح یا ابن

لہجہ نے نقل کی ہیں ویسے یہ اپنی ذات کے حوالے سے ثقہ ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: ایوب جب عمرو بن شعیب کے پاس بیٹھتے تھے تو اپنے سر کو جھکا لیتے تھے، یعنی لوگوں سے شرمندگی کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔ علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان کہتے ہیں: عمرو بن شعیب کی نقل کردہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہے۔ ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ایوب اور ابن جریج نے اس سے روایات نقل کی ہیں ویسے یہ تمام روایات مستند ہیں اور جو عمرو نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں تو وہ اُس تحریر میں سے نقل کی ہیں جو اس نے پائی تھی یہ روایات ضعیف ہیں۔

نعیم بن حماد نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے معمر کے حوالے سے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے لیث بن ابوسلمہ سے یہ کہا: تم نے طاؤس اور مجاہد سے جو کچھ سنا ہے وہ تمہاری مضبوط چیز ہے البتہ تم وہب بن منبہ اور عمرو بن شعیب سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ یہ دونوں تحریروں سے روایات نقل کرتے ہیں۔

معمر بن سلیمان نے ابو عمرو بن العلاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: قتادہ اور عمرو بن شعیب پر صرف یہی الزام ہے کہ وہ دونوں جس بھی حدیث کو سنتے تھے اُسے آگے بیان کر دیتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعیب کے والد پر کوئی تنقید نہیں کی گئی، لیکن مجھے کسی ایسے شخص کا علم بھی نہیں ہے جس نے انہیں ثقہ قرار دیا ہو البتہ ابن حبان نے اُن کا تذکرہ تاریخ الثقات میں کیا ہے اس نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن النضر اور حضرت معاویہ بن النضر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ اُن کے بیٹے محمد بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں اُروہ محفوظ شمار ہوں باوجودیکہ اس کی نقل کردہ روایات سنن ابوداؤد جامع ترمذی اور سنن نسائی میں منقول ہیں۔

اس کے حوالے سے دو بیٹوں عمرو اور عمر نے اُس کے علاوہ ثابت بنانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی اور یہ کہا گیا کہ شعیب بن عبداللہ بن عمرو عثمان بن حکیم عطاء خراسانی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری اور امام ابوداؤد اور دیگر کئی حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے اپنے دادا سے سماع کیا ہے۔

محمد بن عبید اللہ اور دروردی ان دونوں حضرات نے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُس کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن النضر کو سنا، اُن سے ایسے محرم کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (احرام کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر لیتا ہے۔ تو اس روایت میں اس بات کی اطلاع موجود ہے کہ اس نے اپنے دادا سے سماع کیا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس بن النضر اور حضرت عبداللہ بن عمر بن النضر سے بھی سماع کیا ہے اور امام بخاری نے شعیب کے حالات میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ اس نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن النضر سے سماع کیا ہے اور اس چیز کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

جہاں تک شعیب کے اپنے والد محمد بن عبداللہ سے روایت نقل کرنے کا تعلق ہے تو مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ کیا یہ مستند طور پر منقول ہے یا نہیں، کیونکہ محمد کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا وہ گویا نوجوانی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ سالم بن ابو جعد یا خداش بن عمر یا ابوظیل کے حوالے سے

جور وایت منقول ہے یا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت منقول ہے۔ پھر مغیرہ نے یہ کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا صحیفہ دو بکھوروں یا دو ٹکلوں کے عوض میں میرے پاس ہوتا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب اپنی ذات کے حوالے سے ثقہ ہے، لیکن جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث نقل کرے گا تو وہ روایت مرسل ہوگی کیونکہ اس کے دادا محمد بن عبداللہ ہیں وہ صحابی نہیں ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ شعیب کا عبداللہ سے سماع ثابت ہے اور عبداللہ نے ہی اس کی تربیت کی تھی یہاں تک کہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن عبداللہ کا انتقال اپنے والد عبداللہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا تو شعیب کے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شعیب کی کفالت کی تھی جب یہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں پھر یہ کہتا ہے کہ اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو پھر یہاں پر دادا کے لفظ میں ضمیر شعیب کی طرف لوٹ رہی ہوگی۔ بعض حضرات نے یہ علت بیان کی ہے کہ اس کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے اس نے وجات کے طور پر روایت کیا تھا اسی لیے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے مصنفین نے اس سے اجتناب کیا ہے اور ایسی صورت میں صحیفہ سے روایت نقل کرنے سے تصحیف داخل ہو جاتی ہے اور یہ چیز براہ راست سماع کے برخلاف ہے۔ یحییٰ القطان نے یہ بھی کہا ہے: جب ثقہ راوی اس سے روایت نقل کریں تو یہ حجت شمار ہوگا، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے بلکہ یہ والد کی تحریر کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کرتا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے یہ بھی کہا ہے: بعض اوقات ہم اس سے استدلال کر لیتے ہیں اور بعض اوقات ہمیں اس کے حوالے سے الجھن محسوس ہوتی ہے۔ ابن حبان نے عمرو کے بارے میں تردّد کا اظہار کیا ہے اور اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: جب یہ طاؤس یا ابن مسیب یا دیگر راویوں کے حوالے سے جو اس کے والد کے علاوہ ہوں روایت نقل کرے گا تو یہ ثقہ شمار ہوگا اور اس سے استدلال کرنا جائز ہوگا، لیکن جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کرے گا تو اس میں بہت زیادہ منکر روایات پائی جائیں گے ایسی صورت میں میرے نزدیک اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کرے گا تو شعیب نے عبداللہ سے ملاقات نہیں کی اس اعتبار سے وہ روایت منقطع شمار ہوگی اور جب اس کی مراد اپنے نچلے درجہ کے دادا محمد ہوں تو انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے اس صورت میں یہ روایت مرسل شمار ہوگی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ محمد کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا اور یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ شعیب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے انتقال سے چند سال پہلے ہوا تھا تو اس کا اپنے دادا سے سماع کرنا منکر شمار نہیں ہوگا بطور خاص اُس صورت میں جب اُس کے دادا نے اس کی پرورش اور اس کی کفالت کی ہو۔

امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جسے ہم نے نقل کیا ہے اور وہ ایک طویل نسخہ ہے۔ ابن لہیعہ اس میں ایک ایسا شخص ہے جس کے مستند ہونے سے ہم بری الذمہ ہیں۔ اس میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الله قد زادكم صلاة، فحافظوا عليها وهي الوتر.
 ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے، تم اس کی حفاظت کرو، وہ وتر کی نماز ہے۔“

اس میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من استودع ودیعة فلا ضبان علیہ.

”جس شخص کو کوئی چیز ودیعت کے طور پر دی جائے، اُس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔“

اس میں ایک روایت یہ ہے:

ان امراتین اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب، فقال: اتحبان ان يسوركما الله سوارين من نار؟ قالتا: لا. قال: فاديا زكاته.

”دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُن کے بازوؤں میں سونے کے نگلن تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے نگلن پہنائے؟ تو اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔“

اُن میں یہ روایت بھی شامل ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلي مكتوبة فيقرأ بآمر القرآن وقرآن معها ... الحديث.

”جو شخص فرض نماز ادا کرتا ہے تو اُسے اس میں سورۃ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کرنی چاہیے“ الحدیث۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

ايما رجل اعهر بحرة او امة قوم فولدت فالولد ولد زنا، لا يرث ولا يورث.

”جب کوئی شخص کسی آزاد یا کنیز عورت کے ساتھ زنا کر لے اور پھر وہ عورت کسی بچے کو جنم دے تو وہ بچہ زنا کی پیداوار ہوگا، نہ وہ وارث بنے گا اور نہ اُس کا وارث بنا جائے گا۔“

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

لا تمشوا في المساجد، وعليكم بالقميص وتحتة الازار.

”مسجدوں میں نہ چلو، تم پر لازم ہے کہ قمیص پہنو اور نیچے تہبند پہنو۔“

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

العرافة اولها ملامة، ووسطها ندامة، وآخرها عذاب يوم القيامة.

”سرکاری نوکری کا آغاز ملامت ہے، اس کا درمیانی حصہ ندامت ہے اور اس کا آخری حصہ قیامت کے دن عذاب ہوگا۔“

پھر ابو حاتم بن حبان نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن شعیب کے بارے میں درست یہ ہے کہ اُسے تاریخ الثقات کی طرف منتقل کر دیا جائے کیونکہ اس کی عدالت مقدم ہے، جہاں تک اس کی نقل کردہ روایات میں منکر احادیث کا تعلق ہے تو اگر وہ روایت وہ ہو جسے اس

نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کیا، تو پھر اس کا حکم ثقہ راویوں کا حکم ہوگا، جبکہ اس نے منقطع یا مرسل روایات نقل کی ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں کی مرسل اور منقطع روایات کو متروک قرار دیا جاتا ہے اور مستند روایت سے استدلال کیا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ہم نے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا سے نقل کردہ اس کی روایات کے بارے میں یہ جواب دے دیا ہے کہ وہ نہ تو مرسل ہیں اور نہ ہی منقطع ہیں، جہاں تک اُن کے وجادت کے طور پر منقول ہونے کا تعلق ہے یا بعض کے سماع اور بعض کے وجادت کے طور پر منقول ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات محل نظر ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کی نقل کردہ روایات صحیح کی اعلیٰ اقسام پر مشتمل ہیں، بلکہ وہ حسن کی قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس راوی کا انتقال طائف میں 118 ہجری میں ہوا۔

۶۳۹۰۔ عمرو بن شمر جعفی، کوئی شیعہ، ابو عبد اللہ

اس نے جعفر بن محمد، جابر جعفی اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں، عباس نے یحییٰ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جو زبانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا کذاب ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے جو صحابہ کو بُرا کہتا تھا، اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، یحییٰ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کونوٹ نہیں کیا جائے گا، پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يقنت في الفجر ويكبر يوم عرفة من صلاة الغداة، ويقطع صلاة العصر آخر ايام التشريق.

”نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور عرفہ میں آپ نے فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کی تھی اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے کہنا ترک کیا تھا“۔

اسی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

لا يتوضا من طعام احل الله اكله.

”ایسا کھانا کھانے کے بعد از سر نو وضو نہیں کیا جائے گا جس کھانے کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے“۔

اسی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر مناديه ان يجعل اطراف انامله عند مسامعه، وان

يثوب في صلاة الفجر وصلاة العشاء الا في سفر.

”نبی اکرم ﷺ اپنے اعلان کرنے والے کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنی انگلیوں کے پورے اپنے کانوں میں داخل کر لے

اور فجر کی نماز میں تھویب کہے اور عشاء کی نماز میں بھی تھویب کہے، البتہ سفر کے دوران ایسا نہیں ہوتا تھا“۔

امام نسائی، امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انما يبعث المقتتلون على النيات .

”لڑائی کرنے والوں کو ان کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا۔“

سلیمانی کہتے ہیں: عمرو نامی راوی رافضیوں کے خلاف روایات ایجاد کرتا تھا۔

۶۳۹۱- عمرو بن شوذب

ازدی کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے مساوی نہیں ہے (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے یہ عمر بن شوذب ہے۔

۶۳۹۲- عمرو بن صالح

اس نے صہیب بن مہران سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۳۹۳- عمرو بن صالح

اس نے اسماعیل بن امیہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ بھی اسی طرح (مجبول) ہے۔

۶۳۹۴- عمرو بن صالح

یہ رامہر مزکا قاضی ہے، زید بن حریش اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا نشبه عثمان بابینا ابراہیم۔

”ہم عثمان کو اپنے جد امجد حضرت ابراہیم سے مشابہہ قرار دیتے ہیں۔“

یہ روایت زید بن حریش نے اس سے نقل کی ہے اور یہ انتہائی منکر ہے۔

۶۳۹۵- عمرو بن صفوان

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۹۶- عمرو بن عاتکہ

یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی ہم تک آنے والی سند تاریک ہے، یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۳۹۷- عمرو بن عاصم کلابی

یہ صدوق، مشہور اور تابعین کے علماء میں سے ایک ہے، اس نے شعبہ اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام بخاری، فسوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسحاق بن سيار بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن عاصم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے دس ہزار سے زیادہ روایات نوٹ کی ہیں، بندار کہتے ہیں: اگر کوئی بھی روایت نہ ہوتی تو بھی میں اسے متروک قرار دیتا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ

کہتا ہوں: اے بندار! امام ابو داؤد نے آپ کے بارے میں یہی بات کی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر بندار میں سلامتی نہ بھی ہوتی تو میں اُس کی حدیث کو ترک کر دیتا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: عمرو سے استدلال نہیں کیا جائے گا، امام ابو داؤد فرماتے ہیں: میں اُس کی حدیث سے خوش نہیں ہوتا۔ عمرو بن عاصم نامی راوی کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۶۳۹۸- عمرو بن عبد اللہ شیبانی

یہ تابعی ہے اُس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۹۹- عمرو بن عبد اللہ (ع) ابو اسحاق سبعمی

یہ کوفہ میں تابعین کے ائمہ میں سے اور اُن کے مثبت لوگوں میں سے ایک ہے، البتہ یہ بوڑھا ہو گیا تھا اور بھول گیا تھا، لیکن یہ اختلاط کا شکار نہیں ہوا، سفیان بن عیینہ نے اس سے سماع کیا ہے، یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار ہوا تھا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ”ثقف“ ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے میں زہری سے مشابہت رکھتا ہے۔ فضیل بن غزوان بیان کرتے ہیں: ابو اسحاق تین دن میں ایک مرتبہ پورا قرآن پڑھ لیتے تھے، دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ابو اسحاق بہت زیادہ نقلی روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نوافل ادا کرنے والے فرد تھے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں پیدا ہوا تھا، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ایک مہینہ کے تین سو درہم تنخواہ مقرر کی تھی۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کوفہ کی حدیث کو ابو اسحاق اور اعمش کے علاوہ اور کسی نے خراب نہیں کیا، فسوی کہتے ہیں: ابن عیینہ کہتے ہیں: ابو اسحاق نے ہمیں مسجد میں حدیث بیان کی، ہمارے ساتھ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا۔ فسوی بیان کرتے ہیں: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور ابن عیینہ سمیت دیگر محدثین نے اس کے اختلاط کی وجہ سے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۶۴۰۰- عمرو (س) بن عبد اللہ بن انیس چھنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے شپ قدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے، زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۴۰۱- عمرو بن عبد اللہ (عمو) بن کعب بن مالک انصاری

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے نافع بن جبیر سے نقل کی ہے، جبکہ اس سے صرف یزید بن حصیفہ نے روایات نقل کی ہیں، تاہم امام نسائی نے اسے ثقف قرار دیا ہے۔

۶۴۰۲- عمرو بن عبد اللہ سبعمی

اس نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، میرے علم کے مطابق یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۰۳- عمرو بن عبد اللہ (د) بن اسوار ابو اسوار صنعانی

یہ عمر برق کے نام سے معروف ہے، اس کا ذکر دوبارہ آئے گا، اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات

نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے، بعض ائمہ نے یہ بات کہی ہے: حدیث کے اعتبار سے یہ عمدہ ہے۔

۶۴۰۴- عمرو بن عبداللہ ابو ہارون نمری

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۶۴۰۵- عمرو بن عبد الجبار سجاری

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے چچا کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں، اس کی کنیت ابو معاویہ ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میت کو دفن کرنے میں سنت یہ ہے کہ مٹی قبلہ کی سمت کی طرف سے ڈالی جائے۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی گئی ہے:

قبلة الرجل اخاه المصافحة. ”آدمی کا اپنے بھائی کو بوسہ دینا، اُس کے ساتھ مصافحہ کرنا ہے۔“

ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس نوعیت کی چند روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ تمام روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان عليه الصلاة والسلام اذا اكل الطعام اكل بثلاث اصابع.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو آپ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔“

اس راوی کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابو شہاب کے حوالے سے یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کی ہیں۔

۶۴۰۶- عمرو بن عبد الجبار یمامی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابو عوانہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے محمد بن سہل نے روایات نقل کی ہیں، یہ یعنی محمد بن

سہل کذاب ہے، اس نے اس صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة حتى يقولوا بأرائهم، ولا يعولون على ما روى عنى.

”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنی آراء کے ذریعے فیصلہ دینا شروع نہیں کریں گے اور وہ اس بات

کی پرواہ نہیں کریں گے کہ اس بارے میں مجھ سے کیا روایت کیا گیا ہے۔“

میری تحقیق کے مطابق یہ روایت موضوع ہے۔

۶۴۰۷- عمرو بن عبد الرحمن عسقلانی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۴۰۸- عمرو بن عبد الرحمن (س)

یہ زہری کا استاد ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۴۰۹- عمرو بن عبدالغفار قسیمی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام بو حاتم فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس پر یہ الزام ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا، ابن مدینی کہتے ہیں: یہ رافضی ہے، میں نے اس کے رفض کی وجہ سے اسے ترک کر دیا تھا، عقیلی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، عقیلی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تاركوا الترك ما تركوكم، ولا تجاوزوا الانباط، فانهم آفة الدين، فاذا ادوا الجزية فادلوهم، فاذا اظهروا الاسلام، وقرءوا القرآن، وتعلموا العربية، واحتبوا في المجالس وراجعوا الرجال الكلام - فالهرب الهرب من بلادهم ... الحدیث.

”ترکوں کو اُس وقت تک اُن کے حال پر رہنے دو جب تک وہ تم سے تعرض نہیں کرتے اور تم ٹہپیوں کا پڑوس اختیار نہ کرنا کیونکہ یہ دین کے لیے تباہی ہوگی، جب وہ جزیہ ادا کر دیں تو انہیں رسوائی کا شکار کر دینا اور اگر وہ اسلام کا اظہار کریں اور قرآن کی تلاوت کریں اور عربی کا علم حاصل کریں اور محافل میں جہوہ کے طور پر بیٹھیں اور اُن کے مرد کلام کی طرف رجوع کریں تو پھر اُن کے علاقوں سے بھاگو۔“

عقیلی کہتے ہیں: یہ حسن بن عمرو قسیمی کا بھتیجا ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل جعفر دخله شيء من ذلك، حتى اتاه جبرائيل، فقال: ان الله قد جعل له جناحين مضرجين بالدمر يطير بهما مع الملائكة.

”جب نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع آئی تو آپ کو اس سے افسوس ہوا، یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے خون میں تھڑے ہوئے دو ہڈ بنا دیئے ہیں، جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں۔“

امام بزار نے اپنی ”مسند“ میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اميران وليسا باميرين : المراءة تحيض قبل طواف الزيارة فليس لاصحابها ان ينفروا حتى يستامروها، والرجل يشيع الجنازة فليس له ان يرجع حتى يستامر اهلها.

”دو طرح کے امیر ایسے ہیں جو درحقیقت امیر نہیں ہوتے وہ عورت جو طواف زیارت سے پہلے حیض کا شکار ہو جائے تو اُس کے ساتھیوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اُس سے اجازت لیے بغیر روانہ ہو جائیں اور ایک وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جا رہا ہو اُسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے جب تک جنازہ کے وراثت سے اجازت نہیں لیتا۔“

ابن عمر و اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور عمر و نامی اس راوی پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

اس روایت کو اس نے ایک دوسرے فقہی سے چوری کیا ہے یا شاید دوسرے فقہی نے اس سے چوری کیا ہے، تو عقلمندی نے عمرو بن عبد الجبار عبدی سنجاری کے حالات میں یہ روایت ذکر کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

تو یہ متن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر لکھتے ہیں کہ ابو سلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر منقول ہے۔ اس روایت کو منصور اور شعبہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۴۱۰۔ عمرو بن عبید بن باب ابو عثمان بصری

یہ اپنے زہد اور عبادت گزاری کے باوجود معتزلی بھی تھا اور قدریہ فرقہ سے بھی تعلق رکھتا تھا، اس نے حسن بصری اور ابوقلابہ سے روایات نقل کی ہیں، اس سے دونوں حمادوں، عبدالوارث، یحییٰ القطان، عبد الوہاب ثقفی اور علی بن عاصم نے روایات نقل کی ہیں، اس کی نسبت ولاء بنو تمیم سے ہے، اس کا باپ حجاج کا سپاہی تھا، امام شافعی نے سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن عبید سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، اُس نے اس کا جواب دیا اور یہ کہا کہ یہ حسن کی رائے ہے، ایک شخص نے اس سے کہا: لوگوں نے تو حسن بصری کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا ہے، تو وہ بولا: میں نے یہ کہا ہے کہ یہ اچھی رائے ہے، اس کی مراد یہ تھی کہ میری اپنی رائے ہے۔

ابن عون نے ثابت بنانی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن عبید کو خواب میں دیکھا کہ وہ قرآن کی ایک آیت کو منارہا تھا، میں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ تو وہ بولا: میں اس کی جگہ اس سے زیادہ بہتر آیت نوٹ کر لوں گا۔

ایک اور سند کے ساتھ عاصم احول کا یہ قول منقول ہے: ایک مرتبہ میں قنادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے عمرو بن عبید کا تذکرہ کرتے ہوئے اُس پر تنقید کی تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہتے ہیں، تو وہ بولے: اونا لائق! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ جب کوئی شخص بدعت اختیار کر لے تو پھر اُس کا ذکر کرنا چاہیے، تاکہ اُس سے بچا جاسکے۔ میں واپس آ گیا، میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عمرو بن عبید قرآن مجید کی ایک آیت منارہا ہے، میں نے اُس سے کہا: سبحان اللہ! تو اُس نے کہا: میں اسے دوبارہ لکھ دوں گا، میں نے کہا: تم اسے دوبارہ لکھو، اُس نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ روایت ہدبہ بن خالد نے اس سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ایوب اور یونس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا، حمید بیان کرتے ہیں: اس نے حسن کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: یہ عبادت گزار، نیک آدمیوں میں سے ایک تھا، یہاں تک کہ اس نے نئے نظریات اختیار کر لیے اور اس نے اور اس کے ساتھ ایک جماعت نے حسن بصری کی محفل سے علیحدگی اختیار کی اور ان لوگوں کا نام ”معتزلہ“ رکھا گیا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ صحابہ کو بُرا کہتے تھے اور حدیث میں غلط بیانی کرتے تھے، لیکن وہ ہم کی بنیاد پر ایسا کرتے تھے، جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتے تھے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حماد بن زید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایوب، یونس اور ابن عون کے پاس تھا، عمرو بن عبیدان کے پاس سے گزرا، اُس نے انہیں سلام کیا اور ان کے پاس ٹھہر گیا، لیکن ان حضرات نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہارون بن موسیٰ کہتے ہیں: میں یونس بن عبید کے ساتھ موجود تھا کہ ابن کثیر آگئے، میں نے کہا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: عمرو بن عبید کے پاس سے، اُس نے مجھے

ایک چیز کے بارے میں بتایا ہے اور مجھے چھپا کر رکھنے کے لیے کہا ہے، اُس نے کہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جمعہ نہیں ہو سکا۔ عبد الوہاب بن خفاف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عمرو بن عبید کے پاس سے گزرا وہ اکیلا تھا میں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے تمہیں ترک کر دیا ہے تو وہ بولا: لوگوں کو ابن عون سے منع کیا گیا تھا تو وہ اُس سے بھی رُک گئے تھے۔ یحییٰ بن حمید طویل نے عمرو بن نضر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن عمرو بن عبید سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، میں اُس وقت اُس کے پاس موجود تھا، اُس نے اس بارے میں جواب دیا تو میں نے کہا: ہمارے اصحاب (محدثین) تو اس طرح نہیں کہتے تو اُس نے کہا: تمہارے اصحاب کون ہیں؟ تمہارا باپ نہ رہے! میں نے کہا: ایوب، یونس، ابن عون اور تمیمی، تو وہ بولا: یہ لوگ نجس اور گندگی ہیں، مردہ ہیں یہ زندہ نہیں ہیں۔

مسلم بن ابراہیم نے حماد بن سلمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمارے نزدیک عمرو بن عبید صرف شریر ہی ہے۔ میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے عمرو بن عبید سے کہا: حسن نے حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے سے دور کر کے کرنے کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ کیسی ہے؟ تو اُس نے کہا: تم نے حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا کا کیا کرنا ہے اللہ تعالیٰ سمیرہ کو خراب کرے!

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو داؤد سے کہا: آپ نے عبد الوارث کے حوالے سے روایت نقل کی ہے تو وہ بولے: میں ایسے شخص کے حوالے سے کیسے روایت نقل کر سکتا ہوں؟ جو اس بات کا قائل ہو کہ عمرو بن عبید، ایوب، یونس اور ابن عون سے زیادہ بہتر ہے۔

سہم بن عبد الحمید بیان کرتے ہیں: یونس بن عبید کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، لوگوں نے اس سے تعزیت کی، عمرو اُس کے پاس آئے اور بولے: تمہارا باپ تمہاری اصل تھا اور تمہارا بیٹا تمہاری فرع تھا۔ ایک ایسا شخص جس کی اصل اور فرع رخصت ہو جائے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اُس کی بقاء تھوڑی ہو جائے۔ فلاس کہتے ہیں: عمرو نامی راوی متروک اور بدعتی ہے۔ شعبہ نے اس کے حوالے سے دو حدیثیں روایت کی ہیں، سفیان ثوری نے اس کے حوالے سے چند احادیث روایت کی ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن سلمہ حضرمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عمرو بن عبید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جوتے کے ایک تسمہ کے بارے میں میرے سامنے گواہی دیں تو میں اُن کی گواہی کو قبول نہیں کروں گا۔

مؤمل بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے ابن علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعتراض کے بارے میں کلام کرنے والا سب سے پہلا شخص ”واصل“ ہے، اس کے ساتھ اس میں عمرو بن عبید داخل ہوا، اُسے یہ بہت پسند آیا، اُس نے انہیں اس کی شادی اس سے کر دی اور اُس عورت سے کہا: میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے کہ جو اس بات کے لائق ہے کہ اُسے خلیفہ بنایا جائے۔

ابن علیہ بیان کرتے ہیں: بیع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ واصل نے کلام کیا تو عمرو بن عبید نے کہا: کیا تم نے حسن بصری اور ابن سیرین کا کلام نہیں سنا؟ اُس وقت جب تم نے ایک کونسا جو حیض کے پھینکے گئے کپڑے کی مانند تھا۔

نعیم بن حماد بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ سعید اور ہشام دستوائی سے تو روایات نقل کر لیتے ہیں لیکن عمرو بن عبید کی روایات ترک کر دیتے ہیں، حالانکہ ان سب کا عقیدہ ایک ہی تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عمرو اپنی رائے کی طرف دعوت دیتا تھا اپنی دعوت کا اظہار کرتا تھا جبکہ باقی دونوں حضرات خاموش رہتے تھے۔

عبید بن محمد تمیمی بیان کرتے ہیں: جب ہم عبدالوارث کے پاس بیٹھتے تھے تو اُس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہوتی تھیں جو عمرو بن عبید سے نقل کی ہوتی تھیں۔

علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ سونے والا شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا، حالانکہ ایک مرتبہ رمضان میں نوافل ادا کرتے ہوئے میرے پہلو میں ایک شخص سو گیا اور اُسے جنابت بھی لاحق ہو گئی۔
عمرو نے حسن کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يقنت بعد الركوع في صلاة الغداة حتى فارقته.
”میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں، نبی اکرم ﷺ مسلسل فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے، سفیان اور عبدالوارث نے عمرو نامی اس راوی کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا تغولت الغول فاذنوا بالصلاة.

”جب غول گھومنے لگے تو تم لوگ نماز کی اذان دو۔“

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:
لا تسال الامارة. ”تم حکومتی عہدے کو طلب نہ کرنا۔“

ابن عدی نے عمرو کے حالات میں اس کی نقل کردہ زیادہ تر وہ تمام روایات نقل کر دی ہیں، جن کے متن محفوظ ہیں۔ انہوں نے اس کے طویل حالات نقل کیے ہیں۔ عقیلی نے بھی اسی طرح کیا ہے۔
اس نے حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان السكران من النبيذ لا يجلد.

”نہیذ کی وجہ سے نشہ میں آنے والے شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔“

اس پر ایوب نے کہا: اس نے جھوٹ بولا ہے، کیونکہ میں نے حسن بصری کو خود یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے، حماد بن زید کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص تھا جو ایوب کے پاس آتا جاتا تھا پھر اُس نے اُن کے پاس آنا جانا منقطع کر دیا اور عمرو بن عبید کے پاس آنے جانے لگا، ایک مرتبہ وہ ایوب کے پاس آیا تو ایوب نے اُس سے کہا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم اُس شخص کے پاس آتے جاتے ہو، اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ابوبکر! اُس کے پاس عجیب و غریب روایات ہیں۔ تو ایوب نے کہا: اُن عجیب و غریب روایات سے بچ کر رہنا چاہیے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: زیادہ غور و فکر کرنے والا شخص زیادہ دُور ہو جاتا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: سعید بن عامر کے سامنے عمرو بن عبید کا کسی چیز کے حوالے سے ذکر کیا کہ اُس نے یہ کہا ہے تو انہوں نے کہا: اُس نے جھوٹ بولا ہے، وہ جھوٹ بولنے والوں اور گناہ گار لوگوں میں سے ایک تھا۔

نعم بن حماد بیار کرتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ کو مسجد بصرہ میں بلند آواز میں بیخی القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو! تم عمروؓ سے روایت نقل کرتے ہو جبکہ میں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ اگر یہ آیت 'نبت ید اسی لہب' لوچ محفوظ میں ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی بندوں پر کوئی رحمت نہ ہوتی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بیخی بن سعید کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے آخر میں اسے متروک قرار دے دیا تھا۔

کامل بن طلحہ کہتے ہیں: میں نے حماد سے کہا: اے ابوسلمہ! آپ لوگوں سے روایات نقل کرتے ہیں اور عمرو بن عبیدہ کو ترک کر دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے (خواب میں دیکھا) لوگ جمعہ کے دن قبلہ کی طرف رُخ کر کے پڑھ رہے ہیں اور اس (عمرو بن عبیدہ کا رُخ قبلہ سے) پھر احوال ہے اُس سے مجھے پتا چل گیا کہ یہ بدعتی ہے اور میں نے اس سے روایت کرنا ترک کر دیا۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حمید نے مجھ سے کہا: تم اس سے یعنی عمرو بن عبیدہ سے استفادہ ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہ حسن بصری کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: عمرو بن عبیدہ نے حسن بصری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اُسے قتل کر دینا۔ تو انہوں نے کہا: عمرو نے جھوٹ بولا ہے۔

احمد بن محمد حضرمی بیان کرتے ہیں: میں نے بیخی بن معین سے عمرو بن عبیدہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ جھوٹ بولتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اپنے مسلک کی طرف دعوت دینے والا شخص تھا، میں نے اُن سے کہا: پھر آپ قتادہ، ابن ابوعروہ اور سلام بن مسکین کو کیوں ثقہ قرار دیتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ حدیث بیان کرتے ہوئے سچ بولتے تھے اور بدعت کی طرف دعوت نہیں دیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ کے بارے میں مجھے تک یہ روایت پہنچی ہے، وہ فرماتے ہیں: ایوب اور عمرو بن عبیدہ مکہ آئے ان دونوں نے طواف کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر اُس کے بعد ایوب نے طواف کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور عمرو بخت کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

قریش بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن عبیدہ کو یہ کہتے سنا: قیامت کے دن مجھے لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: کیا تم یہ بات کہتے ہو کہ قاتل جہنم میں جائے گا؟ تو میں کہوں گا: تو نے یہ بات کہی ہے پھر میں یہ آیت تلاوت کروں گا:

”اور جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اُس کا بدلہ جہنم ہے۔“

(قریش بن انس کہتے ہیں:) اس پر میں نے کہا حالانکہ اس وقت گھر میں مجھ سے زیادہ چھوٹا اور کوئی نہیں تھا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے یہ کہے میں نے تو یہ بھی فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک قرار دیا جائے، اس کے علاوہ وہ جس کی چاہے گا

مغفرت کر دے گا۔

اور پھر وہ فرمائے: تمہیں یہ کہاں سے پتا چلا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں؟ تو اُس (عمر) نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔

ابو عوانہ نے کئی مرتبہ یہ بات کہی ہے: میں عمرو بن عبید کے پاس موجود تھا، اُس کے پاس واصل ابو حذیفہ آیا، وہ اپنی قوم یعنی معتزلہ فرقہ کا خطیب تھا، تو عمرو نے اُس سے کہا: اے ابو حذیفہ! کلام کیجئے، تو اُس نے خطاب کیا اور بہترین خطاب کیا، پھر وہ خاموش ہو گیا۔ تو عمرو نے کہا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ کیا کوئی فرشتہ یا کوئی نبی اس سے زیادہ اچھا خطاب کر سکتا ہے؟

حمید بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید ہمارے پاس بازار میں آتا تھا، میں اُس سے علم ہیئت اور اُس کا طور طریقہ دیکھتا تھا، ایک دن میں اُس کے پیچھے اُس کی مسجد میں گیا تو وہاں پہاڑوں سے تعلق رکھنے والے دو اجنبی آگئے، انہوں نے کہا: اے ابو عثمان! اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ہمارے علاقوں میں ظلم و ستم ہو رہا ہے؟ تو اس نے کہا: تم عزت کے ساتھ مر جاؤ۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: ہم اپنے غم میں ہمیشہ بتلا رہے ہیں۔

وہیب نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن عبید شروع سے ہی مالدار احمق تھا۔

یزید بن زریج بیان کرتے ہیں: حوشب عابد نے عمرو سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم سے اجتناب کرتے ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تم میرے سر پر بغیر داندانوں کے تیر ہو۔

عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے کچھ مال دیا اور اس میں مجھے اور معمر کو شریک قرار دیا، ہم بصرہ آئے، معمر میرے ساتھ ایوب کے پاس آئے اور بولے: تم اس کے ساتھ رہنا، وہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید میرے پاس سے گزرے، اُن کے جسم پر بہترین کپڑے تھے، وہ سوار تھے، اُن کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے، میں اٹھا اور میں نے اُن سے کچھ سنا، تو معمر نے کہا: تم اپنے اور ایوب کے درمیان جمع کرتے ہو اور عمر سے سماع کرتے ہو۔

نوح بن قیس بیان کرتے ہیں: خالد کے بھائی اور عمرو بن عبید کے درمیان بھائی چارہ تھا، وہ ہم سے ملنے کے لیے آیا کرتا تھا جب وہ مسجد میں نماز ادا کرتا تھا تو یوں کھڑا ہو جاتا تھا جیسے کبڑی سے بنا ہوا ہو۔ میں نے خالد سے کہا: کیا تم نے عمرو کو دیکھا ہے کہ وہ کتنے خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرتا ہے؟ تو اُس نے کہا: کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ جب یہ گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو کس طرح پڑھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: جب میں نے اُسے گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو وہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

عبید اللہ بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عبید کو یہ کہتے ہوئے سنا: اُس کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی گئی تو اُس نے کہا: اگر میں نے اعمش کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہوتا تو میں اسے جھوٹا قرار دیتا، اگر میں نے یہ بات زید بن وہب سے سنی ہوتی تو اُس کی تصدیق کرتا، اور اگر میں نے یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوتی تو میں اُسے قبول نہ کرتا، اور اگر میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوتا تو اسے قبول نہ کرتا، اور اگر میں نے یہ بات اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہوتا تو میں یہ کہتا: ہم نے اس کی بنیاد پر ہد نہیں لیا تھا۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید، ابو عمرو بن العلاء کے پاس آیا اور بولا: اے ابو عمرو! کیا اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ تو ابو عمرو نے کہا: لفظ وعدہ لفظ ایعاد کے برخلاف ہوتا ہے، پھر انہوں نے یہ شعر سنایا:

’اگر میں اس کے ساتھ کوئی وعید یا وعدہ کروں۔ تو میں اپنی وعید کی خلاف ورزی کروں گا اور وعدے کو پورا کروں گا۔‘

اسماعیل بن مسلمہ تعنی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن ابو جعفر کو خواب میں دیکھا، یہ اُن کے انتقال کے بعد کی بات ہے، انہوں نے مجھ سے کہا: ایوب، یونس اور ابن عون جنت میں ہیں، میں نے کہا: عمرو بن عبید کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ جہنم میں ہے۔ پھر میں نے انہیں اگلی رات خواب میں دیکھا تو انہوں نے اسی طرح کی بات کہی، پھر میں نے انہیں تیسری رات خواب میں دیکھا تو انہوں نے اسی طرح کی بات کی، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں کتنی مرتبہ یہ کہا ہے؟ مؤمل بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے ہمام بن یحییٰ کو خواب میں دیکھا تو میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی اور مجھے جنت میں داخل کر دیا اور اُس نے عمرو بن عبید کو جہنم میں لے جانے کا حکم دیا۔ اُس سے کہا گیا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف یہ یہ باتیں منسوب کرتے تھے، تم اُس کی مشیت کا انکار کرتے تھے اور تم دو رکعت پڑھ کر احسان کرنا چاہتے تھے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں عمرو بن عبید کو دیکھا کہ اُسے مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا ہے۔

حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: عمرو بن عبید اچھا لڑکا ہے، اگر یہ حدیث بیان نہ کرے۔ یعقوب فسوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید کپڑا بنا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: منصور، عمرو کے زہد اور اُس کی عبادت کی وجہ سے اس کا بڑا لحاظ کرتا تھا، اُس نے یہ شعر کہے ہیں:

تم سب سخت زمین پر سفر کر رہے ہو اور آہستہ آہستہ چل رہے ہو۔

ابن قتیبہ نے اپنی کتاب المعارف میں یہ بات نقل کی ہے: منصور نے عمرو بن عبید کا مرثیہ کہا اور اس میں یہ شعر کہے:

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کا انتقال 143 ہجری میں مکہ کے راستے میں ہوا تھا اور ایک قول کے مطابق 144 ہجری میں ہوا تھا۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن عبید ’دہریہ‘ تھا اور بُر شخص تھا، میں نے دریافت کیا:

دہریہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی چیز نہیں ہوتی، انسان کھیتوں کی طرح ہیں اور یہ تلوار اٹھانے کو درست سمجھتا تھا۔ مؤلف کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ دہریوں پر لعنت کرے! کیونکہ وہ کفار ہوتے ہیں اور عربوں نامی شخص اس طرح کا نہیں تھا۔

۶۴۱۱۔ عمر بن عتاب

اس نے عاصم بن ابو نجود سے روایات نقل کی ہیں، یہ کوئی چیز نہیں ہے، اس پر تہمت عائد کی گئی ہے، ابن خلیل کی تحریر میں اس کے باپ کا

نام غیاث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
ان فاطمة حصنت فرجها فحرمها اللہ وذریتها علی النار.

”فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو جہنم کیلئے حرام قرار دے دیا۔“
یہ حدیث منکر ہے ابو کریب نے یہ روایت معاویہ بن ہشام نامی راوی سے سنی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عمر و نامی راوی ہے۔

۶۴۱۲۔ عمرو بن عثمان (ق) کلابی رقی، ابوسعید

اس نے زبیر بن معاویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے، عقیلی نے اسے کمزور قرار دیا ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اس نے اپنے حافظہ کی بنیاد پر منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا، اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں:

یا رسول اللہ، ان اللہ ینزل سطوته علی اهل نقتته وفيهم الصالحون. قال: یبعثون علی نیاتهم واعمالهم.

”یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اپنے دشمنوں پر نازل کرے گا، جبکہ اُن کے درمیان نیک لوگ موجود ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن لوگوں کو اُن کی نیتوں اور اُن کے اعمال کے مطابق زندہ کیا جائے گا۔“

۶۴۱۳۔ عمرو بن عثمان (ت) بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے بارش کے موقع پر جانوروں پر نماز ادا کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، کثیر بن زیاد اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفر د ہے، ابن قطان کہتے ہیں: عمرو کے والد کی طرح عمر و کی حالت کی شناخت بھی نہیں ہو سکی، امام ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے خلف بن مہران عدوی نے بھی روایت نقل کی ہے، اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۴۱۴۔ عمرو بن عثمان

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۶۴۱۵۔ عمرو بن عثمان بن سعید ثقفی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی، یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے، اس کے بیٹے محمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۱۶- عمرو بن عثمان بن سعید صوفی

اس نے شیبان بن فروخ سے روایات نقل کی ہیں یہ پسندیدہ شخص نہیں ہے۔

۶۳۱۷- عمرو بن عطیہ عوفی

سعید بن محمد جرمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۳۱۸- عمرو بن ابوروق عطیہ بن حارث وداعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: محمد بن بشر عبدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۱۹- عمرو بن علقمہ (ت، س، ق) بن وقاص لیشی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: ”بعض اوقات آدمی کوئی بات کہتا ہے“

یہ روایت اس کے والد نے حضرت بلال بن حارث مزینی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد بن عمرو کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۶۳۲۰- عمرو بن ابو عمرو (ع) مولیٰ مطلب

یہ صدوق ہے اس کی نقل کردہ حدیث صحیحین میں اصول کے طور پر نقل ہوئی ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے امام مالک اور دروردی نے سماع کیا ہے امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ فرمایا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا عباس کی تحریر میں دوسری جگہ پر یہ الفاظ ہیں: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ امام مالک نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: یہ قوی نہیں ہے جوڑ جانی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن ابو عمرو ثقہ ہے لیکن اس کی اس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اقتلوا الفاعل والمفعول به.

”ایسا کرنے والا اور جس کے ساتھ ایسا کیا گیا، انہیں قتل کر دو۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت اس سے دروردی اور عمرو بن ابو عمرو نے نقل کی ہے اس کی نقل کردہ حدیث ارجح اور حسن ہے اور وہ صحیح کے بلند درجہ سے کچھ نیچے ہے۔ اس کی نقل کردہ عجیب و غریب روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو سنن

دارقطنی میں منقول ہے اور اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے، بشرطیکہ اس تک جانے والی حدیث کی سند مستند ہو۔ وہ حدیث یہ ہے:

لیس علیکم فی میتکم غسل، (حسبکم ان تغسلوا ایذیکم)۔

”میت کو غسل دینے پر غسل کرنا تم پر لازم نہیں ہوگا، تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو“۔

اس کے بعد عبدالحق نے یہ کہا ہے: عمرو نامی راوی سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، امام نسائی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے مطلب کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صید البر لکم حلال ما لم تصیدوه او بصد لکم۔

”خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ اُسے تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا اُسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو“۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس شخص کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور اس کی نقل کردہ احادیث اس کی حالت پر دلالت کرتی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ نہ تو ضعیف ہے اور نہ ہی اس سے ضعیف قرار دیا گیا ہے، البتہ یہ زہری اور اس جیسے

دوسرے حضرات کی طرح ثقہ بھی نہیں ہے۔

۶۳۲۱- عمرو بن عمرو بن عون بن تمیم، ابوعمون النصارى

سعید بن عفیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۳۲۲- عمرو بن عمیر (د)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اُسے غسل کرنا چاہیے، قاسم بن عباس لہی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۳۲۳- عمرو بن عیسیٰ

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۲۴- عمرو بن عیسیٰ (م، ق) ابونعامہ عدوی بصری

یہ اسحاق بن سوید کا بھتیجا ہے، اس نے حفصہ بنت سیرین، حمیر بن ربیع اور متعدد حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو عاصم، روح اور یحییٰ القطان نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اثرم نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقہ“ ہے لیکن مرنے سے پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۶۳۲۵- عمرو بن غالب (ت، ق) ہمدانی

اس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، ابو اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی، تاہم امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۶۳۲۶- عمرو بن غزوی

اس نے اپنے چچا علماء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے ابان بن عبد اللہ بخلی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۳۲۷- عمرو بن فائد اسواری

اس نے مطروقات اور یحییٰ بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ ضعیف ہے، کیونکہ یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا، عقیلی کہتے ہیں: یہ قدریہ اور معتزلہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا اور حدیث میں قائم نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور منکر الحدیث ہے، اس کی کنیت ابو علی ہے۔ ایوب بن علاء بصری کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ میں مقیم رہا، اس نے عمرو بن فائد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الوضوء من البول مرة مرة، ومن الغائط مرتين مرتين، ومن الجنابة ثلاثا ثلاثا.

”پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا جائے گا، پاخانہ کے بعد دو مرتبہ دھویا جائے گا اور جنابت کی حالت میں تین تین مرتبہ دھویا جائے گا“۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابن فائد کے علاوہ اور کسی نے اسے نقل نہیں کیا اور یہ روایت منکر ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں، بلکہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس نے یہ بھی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

ان لله سيفاً مغموداً في غمده ما دام عثمان حياً، فاذا قتل عثمان جرد ذلك السيف فلم يغمد الي يوم القيامة.

”بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو اُس وقت تک میان میں رہے گی جب تک عثمان زندہ رہے گا، جب عثمان کو قتل کر دیا جائے گا تو وہ تلوار میان سے نکل آئے گی اور پھر قیامت تک دوبارہ میان میں نہیں جائے گی“۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ اُس نوعیت کی روایت ہے جس کے بارے میں پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ بدیہی طور پر منکر لگتی ہے۔

۶۳۲۸- عمرو بن فروخ

یہ یعقوب حضرمی کا استاد ہے، ابو بکر بیہقی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۳۲۹- عمرو بن فیروز

اس نے امام بخاری کے استاد عاصم بن علی کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے، جس میں خرابی کی جڑ شاید یہی ہے۔

۶۳۳۰- عمرو بن قاسم کوفی

اس نے منصور بن معتمر سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: عمرو بن قاسم بن حبیب تمار،

اس کی کنیت ابوعلی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رايتم الرايات السود قد خرجت فاتوها ولو حبوا على الثلج.

”جب تم سیاہ جھنڈوں کو دیکھو گے کہ وہ نکل آئے ہیں تو تم ان تک پہنچ جاؤ خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر چل کر جانا پڑے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابووائل کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: تم بقیہ احزاب کی طرف نکل کھڑے ہو۔

اس روایت کو ابن عدی نے ابن عقدہ سے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۴۳۱- عمرو بن قیس کندي كوفي

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، میں نے اسے دیکھا ہے۔ امام ابو داؤد اور امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، اسی طرح ابن عقدہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ عمرو بن قیس بن اسیر بن عمرو ہے، ابو نعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن اسحاق لُحَی کہتے ہیں: عمرو بن قیس بن اسیر بن عمرو نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اصرم الاحق۔ ”قطع کلامی کرنے والا بے وقوف ہوتا ہے۔“

۶۴۳۲- عمرو بن قيس (عمو) سکونی کندي كوفي

یہ تابعی ہے، عمر رسیدہ شخص ہے اور صدوق ہے۔

۶۴۳۳- عمرو بن قيس (م، عمو) ملانی كوفي

یہ مکرّم اور ان کے معاصرین کا شاگرد ہے، یہ صدوق ہے۔

۶۴۳۴- عمرو بن قيس ليشي

یہ نصر بن علی ہنضمی کا استاد ہے، مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۶۴۳۵- عمرو بن ابوقيس (عمو) رازی ازرق

اس نے منہال بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق ہے، لیکن اس سے اوہام منقول ہیں۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس کی نقل کردہ حدیث میں غلطی پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حکام بن سلم، اسحاق بن سلیمان، عبدالرحمن دمشقی اور ”رے“ کے رہنے والے لوگوں نے

اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۳۶- عمرو بن قیس

یہ تابعی ہے اور پرانے زمانے سے تعلق رکھتا ہے؛ اسود بن قیس نے اس سے روایت نقل کی ہے؛ ابن مدینی نے اس کا تذکرہ مجہول راویوں میں کیا ہے۔

۶۴۳۷- عمرو بن کثیر قیسی

اس نے ابوزناد سے روایت نقل کی ہے؛ یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۴۳۸- عمرو بن کثیر (ق) بن فلح

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر ہے؛ اس سے تبوذکی اور ابو حذیفہ نہدی نے روایات نقل کی ہیں؛ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مکہ کا رہنے والا ہے؛ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۴۳۹- عمرو بن کعب

اس نے حضرت علیؓ کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے؛ یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۴۴۰- عمرو بن ابویسیٰ

اس نے عامر سے روایات نقل کی ہیں؛ اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے؛ یہ اور اس کا استاد دونوں مجہول ہیں۔

۶۴۴۱- عمرو بن مالک (ق) راسبی بصری

یہ ”نکری“ نہیں ہے؛ کیونکہ وہ شیخ ہے؛ اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے؛ امام ابو یعلیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے؛ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا؛ ابوزر نے اسے متروک قرار دیا ہے؛ جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت معقّبؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سریر سعد قال: لقد اهتز لموته عرش الرحمن.

”جب نبی اکرمؐ نے حضرت سعدؓ کے پنگ کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: اس کے انتقال پر رحمن کا عرش بھی جھوم اٹھا ہے۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں عمر و مفرد ہے؛ ولید کے شاگردوں نے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی نقل کی ہے:

”بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔“

۶۴۴۲- عمرو بن مالک (عمو) نکری

اس نے ابوجوزاء سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۴۳- عمرو بن مالک (عو) جنبی

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ تابعی ہے، یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) ثقہ ہیں۔

۶۴۴۴- عمرو بن مالک

اس نے جاریہ بن ہرم فقیمی سے روایات نقل کی ہیں، امام ترمذی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے، اس نے ابو جعفر مسندی کی تحریر عاریت کے طور پر لی تھی اور اُس میں احادیث شامل کر دی تھیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ راہی ہے۔)

۶۴۴۵- عمرو بن مالک الواسطی، ابو عثمان

عبدالرحمن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ صدوق نہیں ہے۔

۶۴۴۶- عمرو بن مجمع، ابو منذر سکونی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ احمد بن ابوسریح اور ابوکریب نے اس سے احادیث روایت کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۴۴۷- عمرو بن محمد اعسم

اس نے سلیمان بن ارقم سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا ہے اور محدثین کے نام ایجاد کرتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اتی امراته وهي حائض فجاء ولده اجذم فلا يلومن الا نفسه.

”جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرے اور پھر اُس کا بچہ جذام زدہ ہو تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“

احمد بن حسین بن عباد بغدادی نے اس سے روایات نقل کی ہیں جو تمام موضوع ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ضعیف تھا، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

من بنی لله مسجدا فليس له ان يبيعه ولا يبدله، ولا يمنع احدا يصلي فيه الا صاحب هوى او بدعة.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے تو اُسے اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ وہ اُسے فروخت کرے یا اُسے کسی چیز کے بدلے میں دے یا کسی شخص کو وہاں نماز ادا کرنے سے روکے، البتہ کسی خواہش نفس کے پیروکار یا بدعتی کو اُس میں نماز ادا

کرنے سے روک سکتا ہے۔“

۶۴۴۸- عمرو بن محمد (خ، م، د، س) ناقد

یہ حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں انہوں نے عبدالعزیز بن ابو حازم اور ان کے طبقہ کے افراد سے ملاقات کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صدق کی کوشش کرتے تھے امام ابو داؤد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”ثقة“ ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اُن سے یہ کہا گیا کہ خلف نے عمرو الناقد پر تنقید کی ہے تو یحییٰ بن معین نے کہا: وہ جھوٹے نہیں تھے۔

۶۴۴۹- عمرو بن محمد

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۴۵۰- عمرو بن مخرم بصری

اس نے یزید بن زریج اور ابن عیینہ کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں یہ بات ابن عدی نے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یکون فی آخر امتی الرافضة ینتحلون حب اهل بیتی وهم کاذبون، علامة کذبهم شتہم ابا بکر وعمر، من ادركهم منکم فلیقتلہم، فانہم مشرکون.

”میری امت کے آخر میں رافضی لوگ ہوں گے جو میرے اہل بیت سے محبت کے دعویدار ہوں گے اور وہ اس میں جھوٹے ہوں گے، اُن کے جھوٹ کی علامت یہ ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو بُرا کہیں گے، تم میں سے جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔“

احمد بن محمد بن عمر یمامی اس سے حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہے اور وہ شخص بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسترضعوا الزانية، فان اللبن یعدی.

”زنا کرنے والی عورت سے رضاعت نہ کرواؤ، کیونکہ دودھ کے اثرات متعدی ہوتے ہیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اعملی ولا تتکلی علی شفاعتی، فان شفاعتی للاہین من امتی.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم عمل کرنا اور میری شفاعت پر اکتفاء نہ کرنا کیونکہ میری شفاعت میری امت کے اُن

لوگوں کیلئے ہوگی جو لوہو و لعب میں مبتلا ہیں۔“

۶۴۵۱- عمرو بن مرزوق (خ، د) باہلی

اس نے عکرمہ بن عمار اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ امام بخاری نے اس سے دوسری سند کے ساتھ ملا کر روایت نقل کی ہے

اس کے علاوہ امام ابو داؤد ابو خلیفہ جمحی اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ تواریخی بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان حدیث میں اس سے راضی نہیں تھے۔ سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں: جابر کی محدثین کے نزدیک ایسی حیثیت نہیں ہے کہ وہ اس سے حسد کرتے۔

ابن مدینی فرماتے ہیں: تم لوگ عمرو نامی دو آدمیوں کو ترک کر دو یعنی عمرو بن احکام اور عمرو بن مرزوق۔

ازدی بیان کرتے ہیں: امام ابو داؤد اور عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے ایک ہی چیز نقل کی ہے اور یحییٰ بن معین، عمرو بن مرزوق کو پسند کرتے تھے اور اُس کا ذکر بلند کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے صاحبزادے صالح سے یہ کہا تھا، جب وہ بصرہ سے آیا تھا کہ تم نے عمرو بن مرزوق کے حوالے سے روایات نوٹ کیوں نہیں کی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: مجھے اس سے منع کیا گیا تھا، تو امام احمد نے کہا: عفان اُس سے راضی نہیں تھے اور وہ کون شخص ہے جس سے عفان راضی ہو۔ عمرو غزوات میں شرکت کرنے والا اور بھلائی والا شخص ہے۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے اثنہ تھے، ہم نے شعبہ کے شاگردوں میں سے ایسے کسی شخص سے ملاقات نہیں کی جو حدیث میں اُن سے زیادہ اچھا ہو۔ ایک قول کے مطابق عمرو کی محفل میں دس ہزار لوگ شریک ہوتے تھے۔ بندار بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن مرزوق کو سنا، اُن سے سوال کیا گیا: کیا آپ نے ایک ہزار عورتوں سے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا اس سے زیادہ سے کرتا؟

عمر وکا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

۶۳۵۲- عمرو بن مرزوق واشحی

یہ ایک صدوق اور قدیم بزرگ ہے، حوضی اور امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۵۳- عمرو بن مرح (ع) جملی

یہ امام اور حجت ہے، ”جمل“ مراد قبیلہ کی ایک شاخ ہے، اس کی کنیت اور اس کا اسم منسوب ابو عبد اللہ کوفی ضریر ہے۔

اس نے ابن ابی اوفی، مرہ طیب اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے مسعر، شعبہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس سے تقریباً دو سو احادیث منقول ہیں، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے لیکن ارجاء کا عقیدہ رکھتا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تہم لیس نہیں دیکھا صرف عمرو بن مرہ اور ابن عون ایسا نہیں کرتے تھے۔ مسعر بیان کرتے ہیں: کوفہ میں عمرو بن مرہ سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی شخص نہیں تھا۔ مغیرہ بن مقسم کا یہ قول منقول ہے: لوگ بقیہ کی طرف مصروف رہے، یہاں تک کہ عمرو بن مرہ ”ارجاء“ کے عقیدہ میں داخل ہوئے تو لوگ اس میں آنے لگے۔ اس راوی کا انتقال 116 ہجری میں ہوا۔

۶۳۵۴- عمرو بن مساور

اس کی کنیت ابو مسور ہے، یہ ضعیف ہے، اس کا تذکرہ عمر کے نام کے تحت گزر چکا ہے، اسے ہی یہاں بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

۶۳۵۵- عمرو بن مسلم بن نذیر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ درست یہ ہے کہ اس کا نام مسلم بن نذیر ہے اور عیاش عامری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۵۶- عمرو بن مسلم (م، د، س) جندی

یہ طاؤس کا شاگرد ہے اور صالح الحدیث ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ ورسولہ مولیٰ من لا مولیٰ لہ، والخال وارث من لا وارث لہ.

”بے شک اللہ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہیں، جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس کا وارث ہوتا ہے، جس کا کوئی وارث نہ ہو۔“

مخلد بن یزید نے ابن جریج سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے اور ان دونوں راویوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام نسائی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: عمرو نامی راوی اتنے پائے کا نہیں ہے۔ اس راوی کے حوالے سے امام مسلم میں ایک حدیث منقول ہے:

العجز والکیس بقدر. ”ناسمجی اور سمجھداری بھی تقدیر کے تابع ہے۔“

۶۳۵۷- عمرو بن منصور (د)

یہ ایک بزرگ ہے جس نے شععی کے حوالے سے حدیث روایت کی ہیں، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: کعب اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۵۸- عمرو بن منصور قیسی بصری قداح

یہ صدوق ہے اس نے ہشام بن حسان اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ امام بخاری کے اُن مشائخ میں سے ایک ہے جن سے انہوں نے ”صحیح بخاری“ کے علاوہ میں روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۵۹- عمرو بن منصور النسائی (س)

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ ہے، یہ امام ابو عبد الرحمن نسائی کے مشائخ میں سے ایک ہے، اس نے ابو نعیم اور اُن کے طبقہ کے افراد سے ملاقات کی ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثبت اور مامون ہے۔

۶۳۶۰- عمرو بن مہران خصاف

یہ قاسم بن زکریا صیقل کا استاد ہے، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۴۶۱- عمرو بن میسرہ

یہ عمرو بن ابو عمرو ہے جو مطلب کا غلام ہے، یہ حسن الحدیث ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۴۶۲- عمرو بن میمون قتاد

اس نے عبدالرحمن بن مغزء سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۴۶۳- عمرو بن نصر

حکم بن سلمہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ دونوں (استاذ شاگرد) مجہول ہیں۔

۶۴۶۴- عمرو بن نصر

یہ ”مجہول“ ہے، اس نے اسماعیل بن ابو خالد سے روایت نقل کی ہے، عقلمندی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۴۶۵- عمرو بن نعمان (ق)

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: احمد بن عبدہ اور ابو اشعث نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۶۶- عمرو بن ابو نعیمہ (د) معافری مصری

امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے ترک کر دیا گیا تھا، ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے، امام ابو داؤد نے اپنی ”سنن“ میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے ابو عثمان کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۶۴۶۷- عمرو بن ہاشم (د، س) ابو مالک جنبی

یحییٰ بن معین اور دیگر اکابرین نے اس سے حدیث روایت کی ہے جبکہ اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، امام مسلم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے، امام احمد کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن حدیث کا عالم نہیں ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: حدیث کے حوالے سے یہ کمزور ہے۔

۶۴۶۸- عمرو بن ہاشم (ق) بیروٹی

یہ امام اوزاعی کا شاگرد ہے اور صدوق ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، ابن واہرہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، اس نے کمسنی میں امام اوزاعی کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں، ابن عدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۴۶۹- عمرو بن ہانی

امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، اس نے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۷۰- عمرو بن ہرم (م، ت، س، ق)

اس نے ربیع بن حراش سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے جعفر بن ابوشیہ اور سالم مرادی سے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد، یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۴۷۱- عمرو بن واقد (ت، ق) دمشقی

اس نے یونس بن میسرہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے یحییٰ وحافظی اور ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں، ابومسہر کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فسوی نے دجیم کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمارے مشائخ اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: گویا کہ انہیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ غلط بیانی کرتا ہے، مروان بن محمد نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”سیدھے راستے سے مراد اللہ کی کتاب ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اللہم من آمن بی وصدقنی، وشهد ان ما جئت به الحق - فاکثر ماله وولده واطل عمره.

”اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اُس نے میری تصدیق کی اور اُس نے اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے، تو تو اُس کے مال اُس کی اولاد کو زیادہ کر دے اور اُس کی عمر کو طویل کر دے۔“

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

من اطعم مؤمناً حتی یشبعہ من سغب ادخلہ اللہ بابا من ابواب الجنة لا یدخلہ الا من کان مثله.

”جو شخص کسی مؤمن کو کھانا کھلاتے ہوئے اُسے سیر کر دے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ میں داخل کرے گا، اُس دروازہ میں سے صرف اُس جیسا کوئی شخص ہی داخل ہو سکے گا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اول شیء نہانی عنہ ربی بعد عبادة الاوثان شرب الحمر وملاحاة الرجال.

”وہ سب سے پہلی چیز جس سے میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد منع کیا، وہ شراب نوشی اور مردوں کا ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

اربت انی وضعت فی کفة وامتی فی کفة فعدلتها، ثم وضع ابو بکر فعدل بامتی، ثم عبر فعدلتها، ثم

عثمان فعدلہا، ثم رفع الميزان.

”مجھے یہ خواب دکھایا گیا کہ مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، تو میں اُن سے زیادہ وزنی تھا، پھر ابو بکر کو ایک پلڑے میں رکھا گیا تو وہ میری اُمت سے زیادہ وزنی تھا، پھر عمر کو رکھا گیا تو وہ بھی اُن سے وزنی تھے پھر عثمان کو رکھا گیا تو وہ بھی اُن سے وزنی تھا، پھر ترازو کو اٹھا لیا گیا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان الجنة لا تحل لعاص، ومن لقي الله ناكث ببيعة لقيه اجذم ... الحديث.

”بے شک جنت کسی گناہ گار کے لیے حلال نہیں ہوگی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوا کہ اُس نے اپنی بیعت کو توڑ دیا ہوگا تو وہ جذام زدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

انه ذكر الفتن فعظما. قيل: فما المخرج منها يا رسول الله؟ قال: كتاب الله فيه نبا من قبلكم ... الحديث.

”نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے بڑے ہونے کا تذکرہ کیا، تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اُن سے نکلنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب! کیونکہ اس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات موجود ہیں۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

يوثى يوم القيامة بالمسوح عقلا، وبالهالك في الفترة، وبالهالك صغيرا ... الحديث.

”قیامت کے دن اُس شخص کو لایا جائے گا جس کی عقل پر ہاتھ پھیر دیا گیا تھا (یعنی پاگل) اور جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا اور جو کسی میں فوت ہوا تھا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

نصر الله امراسع كلامي فلم يزد فيه ... الحديث.

”اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے، جو میرا کلام سنتا ہے اور اُس میں کوئی اضافہ نہیں کرتا۔“

یہ تمام روایات صرف عمرو بن واقد کی روایت کے حوالے سے ہی منقول ہیں اور یہ شخص بلا کت کا شکار ہونے والا ہے۔

۶۴۷۲- عمرو بن واقد، بصری

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۴۷۳- عمرو بن ولید (ق) بن عبدہ

یزید بن ابوصیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۳۷۴- عمرو بن ولید (د)

یہ منکر ہے اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے صرف ہانی بن کلثوم نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۷۵- عمرو بن ولید اعصف

یہ عبید اللہ تواریخی کا استاد ہے یہ حدیث میں کمزور ہے۔ عبدان کہتے ہیں: یہ خواہش نفس کے پیروکاروں کو سنت کی طرف آنے کی ترغیب دیتا تھا جب علی بن مدینی کے والد آئے تو انہوں نے لوگوں کو تحریر کرنے کا حکم دیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: عمرو بن ولید کے حوالے سے حسن حدیث منقول ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۳۷۶- عمرو بن ابو ولید

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۳۷۷- عمرو بن وہب (س) ثقفی

اس نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ابن سیرین اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے البتہ امام نسائی نے اس سے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۷۸- عمرو بن وہب طافی

یہ صدوق ہے عیسیٰ بن یونس اور ابو عاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۷۹- عمرو بن وہب

یہ یحییٰ بن حسان تیسسی کا استاد ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۳۸۰- عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔ ابن عدی نے اسی طرح اس کا مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۱- عمرو بن یحییٰ بن عمارہ

یہ امام مالک کے مشائخ میں سے ایک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یہ کم درجہ کا صالح شخص ہے۔ امام مالک نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حصار وهو متوجه الی خیبر۔

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے آپ کا چہرہ خیبر کی طرف تھا“

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اور عمرو نامی راوی ثقہ ہے۔ شعبہ ابن عیینہ اور دیگر لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہیں۔

۶۴۸۲- (صحیح) عمرو بن یحییٰ (خ، ق) بن سعید بن عمرو قرشی اموی

یہ صدوق ہے ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں اور اس کے بارے میں ایک حرف بھی نہیں کہا، اگر انہوں نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا، کیونکہ امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما بعث الله نبيا الا راعي غنم. قالوا: وانت يا رسول الله؟ قال: وانا رعيتهما لاهل مكة بالقراريط.

”اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اُس نبی نے بکریاں چرائی ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے بھی؟ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔“

عمرو نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ روایت ”صحیح بخاری“ میں بھی نقل ہوئی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ

راوی صالح ہے۔

۶۴۸۳- عمرو بن یزید (ق)، ابو بردہ تمیمی کوفی

اس نے علقمہ بن مرثد کوفی سے جبکہ اس سے احمد بن یونس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ

حدیث کوئی چیز نہیں ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في كل صلاة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ادخل النبي صلى الله عليه وسلم من قبل القبلة، والحد له لحد، ونصب عليه اللبن نصبا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا گیا اور آپ کے لیے لحد تیار کی گئی اور آپ پر اینٹیں نصب کی گئیں۔“

امام ابن ماجہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اخذوا في غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناداهم مناد من الداخل: لا تنزعوا عن رسول

الله صلى الله عليه وسلم قببصه.

”جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو گھر کے اندر سے کسی منادی نے انہیں پکار کر کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ

اُتارنا۔“

یہ روایت منکر ہے اور مشہور روایت وہ ہے جو ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے

ابوداؤد سے ابو بردہ نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے انتہائی ”واہی“ قرار دیا۔

۶۴۸۴- عمرو بن یزید (س) جرمی بصری

یہ امام نسائی کا استاد ہے، امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۶۴۸۵- عمرو بن یوسف

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۸۶- عمرو بن ابویوسف

اس نے معاویہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ دونوں مجہول ہیں۔

۶۴۸۷- عمرو ذومر

اس نے حضرت علیؓ سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابواسحاق سبعمی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس راوی نے حضرت علیؓ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه.

”میں جس کا محبوب ہوں، علی بھی اُس کا محبوب ہے، اے اللہ! تو اُس شخص سے محبت رکھنا جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے۔“

یہ روایت ایسی سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے، جو اس سند سے زیادہ صالح ہے، ابن عدی نے اپنی کتاب ”الکامل“ میں اس شخص کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے حضرت علیؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

واحلوا قومهم دار البوار.

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) اور انہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ اتا دیا۔“

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: یہ دونوں قریش کے گناہ گار ترین فرد تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابواسحاق سبعمی کے مجہول مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۴۸۸- عمرو برق (د)

یہ عمرو بن عبد اللہ صنعانی ہے، ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو اسوار ہے، ابن عدی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے، معمر نے اس

سے حدیث نقل کی ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت ثقہ راویوں نے نہیں کی ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: عمرو برق سے کچھ منکر روایات منقول ہیں، ایک قول کے مطابق یہ نشہ کرتا تھا، عقیلی کہتے ہیں: یہ عمرو بن مسلم

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معمر نے اس راوی کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے شیطان کے شریطہ کی ممانعت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن عدی نے ہشام بن یوسف قاضی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عکرمہ نے عمرو نامی اس راوی کے والد عبداللہ اسوار کے ہاں صنعاء میں پڑاؤ کیا، تو انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ ہدایت کی کہ وہ عکرمہ سے استفادہ کرے، تو عکرمہ نے یہ کہنا شروع کیا: تم لوگ اس سے طلب کرو! تو وہ لوگ اس سے محبت رکھتے تھے، یہ شراب پیا کرتا تھا تو عکرمہ نے اُس سے کہا: شاید تم اُن لوگوں میں سے ایک ہو جنہوں نے یہ کہا ہے: تو بھی اپنے سینے پر اس کی کچھ ٹھنڈک ڈال لے، کیونکہ میں لوگوں کو مرتے ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

ابن عدی کہتے ہیں: تو یہ اٹھا، یہ نشہ کی حالت میں تھا۔ اسد بن شبل کہتے ہیں: اس نے عکرمہ کے حوالے سے منقول تحریر سے دشمنی کی تھی اور اُس کا نسخہ نقل کیا تھا، یہ عکرمہ سے سوال کرتا تھا تو اسے یہ لگا کہ شاید اس نے اُن کی تحریروں میں سے اسے نوٹ کیا ہے، اس نے یہ کہا کہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ تمہاری عقل یہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

۶۲۸۹- عمرو قصیر

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۲۹۰- عمرو

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ بھی اسی طرح (مجبول ہے)۔

(عمیر)

۶۲۹۱- عمیر بن اسحاق (س)

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، ابن عمون کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کسی چیز کے مساوی نہیں ہے، تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، یہ روایت عباس نے اُن سے نقل کی ہے، جہاں تک عثمان کا تعلق ہے تو انہوں نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۹۲- عمیر بن سوید

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: عمیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان باب النبي صلى الله عليه وسلم يقرء بالاظفير.
”نبی اکرم ﷺ کے دروازہ کو پورے کے ذریعہ کھٹکھٹایا جاتا تھا“۔

یہ روایت اس نے ابو نعیم حمید بن ربیع کے حوالے سے نقل کی ہے جو خود منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۶۳۹۳۔ عمیر بن سیف خولانی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، شریح بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی۔

۶۳۹۴۔ عمیر بن عبدالمجید حنفی

زہیر بن حرب اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۳۹۵۔ عمیر بن عمران حنفی

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله اوحى الى ان اذوح كريمة عثمان.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ میں اپنی بیٹی کی شادی عثمان سے کر دوں“۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

اذا كان احدكم في المسجد فلا يسمع احد صوته ويشير باصبعه الى اذنيه.

”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور وہ کسی کی آواز نہ سنے، تو وہ اپنی انگلیوں کے ذریعہ اپنے کانوں کی طرف

اشارہ کر دے“۔

۶۳۹۶۔ عمیر بن مامون (ت)

اس نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام

مامون داری ہے، سعد بن طریف نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۹۷۔ عمیر بن مغلّس

اس نے حریر بن عثمان شامی سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۳۹۸۔ عمیر بن ہانی عنسی دارانی

یہ تابعی ہے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مرفوع حدیث ہے، جبکہ اس سے

متاویہ بن صالح، اوزاعی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں، عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، فسوی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں

ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا، احمد بن ابو حواری کہتے ہیں: میں اسے ناپسند نہیں کرتا۔
عمیر بن ہانی بیان کرتے ہیں: حجاج نے مجھے کوفہ میں نگران مقرر کیا تو میرے پاس جب بھی کوئی شخص بھیجا جاتا جس پر میں نے حد جاری کرنی ہوتی تھی تو میں اُس پر حد جاری کر دیتا تھا، لیکن جس انسان کو مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجا جاتا تھا، میں اُسے چھوڑ دیتا تھا، تو حجاج نے مجھے معزول کر دیا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اور تم ایک شہر میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے، اور میں وہاں سے آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ ابن جابر بیان کرتے ہیں: میں نے عمر سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ ذکر بند نہیں کرتے؟ آپ ایک دن میں کتنی دفعہ تسبیح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ایک لاکھ مرتبہ، البتہ اگر انگلیاں غلطی کر جائیں تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔

عباس بن ولید بیان کرتے ہیں: انہوں نے مروان بن محمد سے کہا: میں نے سعید بن عبدالعزیز کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت نقل کی ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا: وہ سعید کے نزدیک آگ سے زیادہ ناپسندیدہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیا انہوں نے یزید بن ولید کی بیعت کے وقت منبر پر یہ شعر نہیں کہے تھے: اس بیعت کی طرف جلدی کرؤ کیونکہ یہ دو ہجرتیں ہیں، ایک ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہے اور ایک ہجرت یزید کی طرف ہے۔ تو مروان نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابن مرہ کو ایک جانور پر دیکھا، اُس کے پیچھے عمیر بن ہانی کا سر تھا، وہ اُسے ساتھ لے کر مروان حمار کی طرف داخل ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اسے 127 ہجری میں قتل کر دیا گیا تھا۔)

۶۳۹۹- عمیر (ق) مولیٰ عمر

عاصم بن عمرو بجلي کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(عمیرہ)

۶۵۰۰- عمیرہ بن عبداللہ معافری مصری

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، البتہ اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن حتم رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تكون فيكم فتنة اسلم الناس - او خير الناس - فيها الجنند الغريب.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے درمیان ایک فتنہ رونما ہوگا جس میں لوگوں میں سے سلامتی والے یا لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو مغربی لشکر میں ہوں گے۔“

تو حضرت عمرو بن حتم رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی وجہ سے میں تمہارے پاس مصر آ گیا ہوں۔

۶۵۰۱- عمیرہ بن کوہان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۵۰۲- عمیرہ بن سعد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یحیی القطان کہتے ہیں: اس نے جان بوجھ کر اُن کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کی، ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن سعید ہے، تاہم درست لفظ عمیرہ ہے، یہ ہمدانی ہے اور وہ (یعنی عمر بن سعید) نخعی ہے۔ یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے۔

(عنبنہ)

۶۵۰۳- عنبنہ بن ازہر (س) شیبانی، ابو یحییٰ

اس نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس نے سلمہ بن کہیل اور سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن ابوظبیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۰۴- عنبنہ بن جبیر

اس نے ربیع بن صبیح سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقیلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۵۰۵- عنبنہ بن خالد (خ، د) ایللی

اس نے اپنے چچا یونس بن یزید سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مصر کے خراج کا نگران تھا اور یہ عورتوں کو اُن کی چھاتیوں کے بل لٹکا دیا کرتا تھا۔ ابن قطان کہتے ہیں: اسے مجروح قرار دینے کے لیے یہی کافی ہے۔ فسوی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن کبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے عنبنہ سے حدیث روایت کی جو ایک پاگل احمق شخص تھا، وہ اس لائق نہیں ہے کہ اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نوٹ کی جائے۔ ساجی کہتے ہیں: یہ یونس سے کچھ احادیث کو روایت کرنے میں منفر د ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ہمارا عنبنہ سے کیا واسطہ؟ وہ کون سی روایت ہے جو عنبنہ سے منقول ہے اور ہمارے سامنے آئی ہو، کیا احمد بن صالح کے علاوہ اور کسی نے اس سے کوئی روایت نقل کی ہے؟

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اور امام ابوداؤد نے اس کی

تعریف کی ہے۔

۶۵۰۶- عنبنہ بن البوریط

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں ابن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۵۰۷- عنبنہ بن سائر

یہ الواح والا شخص ہے اس نے عبید اللہ بن ابوبکر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتم بعمامة سوداء .

”انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔“

اس راوی سے محمد بن صدران نے روایت نقل کی ہے ابن عدی نے اس کا تذکرہ ”الکامل“ میں کیا ہے اور اسے ضعیف قرار نہیں دیا۔ ابو عبید آجری نے امام ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے: عنبنہ بن سالم نے عبید اللہ بن ابوبکر کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبید اللہ نامی راوی ثقہ اور سچا ہے۔

۶۵۰۸- عنبنہ بن سعید بصری قطان

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، ایک قول کے مطابق یہ ابوریح سمعان کا بھائی ہے۔

۶۵۰۹- عنبنہ بن سعید (د) نضری

یہ ابوریح سمان کا بھائی ہے، اس نے عمرو بن میمون مکی، عمرو بن میمون بن مہران، شہر بن حوشب اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الوہاب ثقفی، سعد بن ابوریح سمان جو اس کا بھتیجا ہے اور اسماعیل بن صبیح یسکری نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس بیان کرتے ہیں: عنبنہ قطان ابوریح سمان کا بھائی ہے، میں نے اُس سے سماع کیا ہے، یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور متروک الحدیث ہے، یہ صدوق ہے لیکن چیز کو یاد نہیں رکھتا ہے۔ یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں: عنبنہ بن سعید نامی اُس پاگل نے ہمیں حدیث بیان کی، میرے علم کے مطابق تو یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔

عنبنہ بن سعید نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل فناوله یدہ وسقط من الكتاب شیء، قال: یا جبرائیل، ما منعك ان تاخذ بیدی؟ قال: انک مسست یدی یهودی، فتوضا نبی اللہ وناوله یدہ فتناولها.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا حضرت جبریل علیہ السلام سے سامنا ہوا تو انہوں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا (یہاں تحریر میں کچھ حصہ ساقط ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! تم نے میرا ہاتھ کیوں نہیں پکڑا؟ تو انہوں نے عرض کی: آپ نے کچھ دیر پہلے ایک یہودی کا ہاتھ پکڑا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور پھر اپنا دست مبارک اُن کی طرف بڑھایا تو انہوں نے

اسے پکڑ لیا۔“

اس راوی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ یهودی فقال: اعرض علی الاسلام فاسلم، فرجع الی منزله، فاصیب فی عینیہ واصیب فی بعض ولده، فرجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقلنی. فقال: ان الاسلام لا یقال، ان رجعت عن الاسلام ضربت عنقک، ان الاسلام یسبک الرجال یشخرج خبثہم، کما یشخرج الکیر خبث الذهب والفضة والحديد اذا القی فیہ.

”ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: آپ میرے سامنے اسلام کی پیشکش کیجئے، پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا، پھر وہ اپنے گھر واپس گیا تو اُس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہو گئی اور اُس کے کسی بچے کو بھی تعریف لاحق ہوئی، تو وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: میرا مذہب مجھے واپس کر دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام واپس نہیں لیا جاسکتا، اگر تم نے اسلام کو چھوڑا تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا، اسلام لوگوں کو صاف ستھرا کرتا ہے یہ اُن کی خباث کو نکال دیتا ہے، جس طرح بھٹی سونے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور چاندی اور لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے جب انہیں بھٹی میں ڈالا جاتا ہے۔“

محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن، عنہ کے حوالے سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے اس شخص نے یہ روایت نقل کی ہے: ”جو شخص ایک قیراط سے زیادہ رفر کی جریہ کھالے، اُس کے سر میں جذام ہو جاتا ہے۔“

امام ابوداؤد نے عبدالوہاب ثقفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی جبکہ حمید نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: لا جلب ولا جنب. ”جلب اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

عنہ نے اس میں یہ الفاظ اذ نقل کیے ہیں:

فی الرهان. ”رہن رکھنے میں۔“

ابن قطان کہتے ہیں: عنہ نامی یہ شخص، عنہ بن سعید واسطی قطان ہے، جو ابورزق کا بھائی ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

بعض محدثین نے اس حدیث میں ذکر ہونے والے شخص کو سمان کے بھائی کے علاوہ کوئی اور شخص قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ قطان ہے، لیکن وہ راوی بھی ضعیف ہے۔

۶۵۱۰- عنہ بن سعید کلاعی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے عکرمہ سے سماع نہیں کیا۔

۶۵۱۱- عننبہ بن سعید (س، ت) کوفی، ثم رازی

یہ ”رے“ کا قاضی تھا اور ثقہ تھا اس نے ابواسحاق اور زبیدی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن حباب حکام بن سلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۱۲- عننبہ بن سعید بن کثیر تمیمی حاسب کوفی

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس نے اپنے دادا کثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن مہدی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے صرف ایک حدیث منقول ہے۔

۶۵۱۳- عننبہ بن سعید (خ، م، د) بن عاصی بن ابوالاحیہ سعید بن عاص بن امیہ اموی

یہ عمر و اشدق کا بھائی ہے اور معززین میں سے ایک ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن شہاب اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام ابو داؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۱۴- عننبہ بن سعید (ق) بن ابو عیاش اموی

اس نے اپنی دادی ام عیاش سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس سے اس کے بیٹے روح نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۱۵- عننبہ بن سعید بن کثیر

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ابن ابو عننس ہے، یہ کوفی کا رہنے والا ہے اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

۶۵۱۶- عننبہ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص بن سعید اموی

یہ یحییٰ بن سعید کا بھائی ہے حافظ دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، تو مجموعی طور پر یہ نو ہیں۔

۶۵۱۷- عننبہ بن ابوصغیرہ

اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۱۸- عننبہ بن عبد الرحمن (ت، ق) بن عننبہ بن سعید بن عاص قرشی اموی

اس نے حسن بصری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا، امام ترمذی نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ذاہب الحدیث ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک اس کے دادا کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور تابعی ہے، ہم نے اس کا ذکر کچھ پہلے کیا ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور صحیحین میں اس کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القنوت في صلاة الصبح.

”نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الهنء بأء من الجنة.

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لو بیاجنت کا (پھل ہے)۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

تعشوا فان ترك العشاء مہرمۃ.

”تم رات کا کھانا کھایا کرو؛ کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا جلدی آتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

اذا هاجت ريح مظلمة فعليكم بانتكبير، فانه يخرج العجاج الاسود.

”جب تاریک رات میں تیز ہوا چلنے لگے، تو تم پر تکبیر کہنا لازم ہے؛ کیونکہ یہ سیاہ دھواں نکالتی ہے۔“

یہ روایت ابو یعلیٰ نے اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تقليح الاسنان.

”نبی اکرم ﷺ نے دانتوں کو گندار کھنے کرنے سے منع کیا ہے۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللهم بارك لامتي في بكورها يوم خبيسها.

”اے اللہ! میری امت کے جمعرات کے دن کے صبح کے کاموں میں اُن کے لیے برکت رکھ دے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ

کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اعتكف عشرين يوما في رمضان عدلن بحجتين وعمرتين.

”جو شخص رمضان میں دو عشرون کا اعتکاف کرتا ہے، تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کے برابر ہوتا ہے۔“

۶۵۱۹- عن عنبسہ بن ابو عمرو

یہ تابعی ہے اور یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۵۲۰- عنبسه بن مہران بصری حداد

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
”آخر کلامہ فی القدر لشرار هذه الامة، ومراء فی القرآن (کفر)۔
”تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والے آخری زمانہ کے لوگ اس اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے اور قرآن کے بارے
میں بحث کرنا کفر ہے۔“

ابن رجا نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ایک مرتبہ اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسی طرح ابو عاصم نمیل نے اس
روایت کو عنبسه کے حوالے سے دونوں صورتوں میں نقل کیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا: تقدیر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میرے سامنے دوبارہ
سناؤ تو انہوں نے کہا: میں نے فلاں انصاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کلامہ فی القدر لشرار هذه الامة فی آخر الزمان
”آخری زمانہ میں تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والے لوگ اس اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے۔“
تو یہ الفاظ زیادہ مناسب ہیں۔

۶۵۲۱- عنبسه بن ہبیرہ

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۵۲۲- عنبسه

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(عنطوانہ)

۶۵۲۳- عنطوانہ

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا انس ضع بصرک حیث تسجد.

”اے انس! (نماز کے دوران) اپنی نگاہ وہاں رکھو جہاں تم نے سجدہ کرنا ہے۔“

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، البتہ علیہ بن بدر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ راوی واہی ہے۔

(عوام)

۶۵۲۳- عوام بن اعین

یہ ابوسعیدؓ کا استاد ہے اور یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۵۲۵- عوام بن جویریہ

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا، ابو معاویہ نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جو جان بوجھ کر (جھوٹی روایت بیان) کرتے ہیں۔

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربع لا یصبن الا بعجب الصمت وهو اول العبادۃ، والتواضع، وذكر اللہ، وقلة الشیء.

”چار چیزیں ایسی ہیں، جنہیں کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوتی، البتہ اگر خود پسندی آجائے (تو یہ ایک مصیبت ہے) خاموشی جو عبادت کا آغاز ہے، عاجزی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا تھوڑا ہونا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ امام حاکم نے یہ روایت اپنی ”مستدرک“ میں نقل کی ہے۔

۶۵۲۶- عوام بن حمزہ مازنی

اس نے بکر بن عبد اللہ سے اور اس سے یحییٰ قطان اور غندر نے روایات نقل کی ہیں، عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عوام بن حمزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابو عثمان سے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ رکوع کے بعد پڑھی جائے گی، میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت کس سے نقل کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے۔

۶۵۲۷- عوام بن سلیمان مزنی

یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۵۲۸- عوام بن عبد الغفار

ازدی نے اسے متروک قرار دیا ہے، اس نے تابعین سے سماع کیا ہے۔

۶۵۲۹- عوام بن عباد بن عوام

محمد بن یحییٰ ذہبی نے اس سے حکایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۵۳۰- عوام بن ابو عوام

یہ تہود کی کا استاد ہے اور یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۵۳۱- عوام بن مقطع

یہ بھی اسی طرح (مجبول ہے)۔

(عوبد، عوسجہ)

۶۵۳۲- عوبد بن ابو عمران جوئی بصری

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابو موسیٰ زمن اور احمد بن مقدم نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، جوز جانی کہتے ہیں: یہ نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال لنا انس: اوصانى النبي صلى الله عليه وسلم يا انس اسبغ الوضوء يزد في عمرك.
”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ اے انس! تم اچھی طرح وضو کرنا، یہ چیز تمہاری عمر میں اضافہ کا باعث بنے گی“

یہ روایت ابواشعث نے بھی اس راوی سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وسلم على من لقيت من امتي ... الحديث.

”تمہاری میری امت کے جس بھی شخص سے ملاقات ہو، اسے سلام کرنا۔“

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن صامت کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: زرد غبا تردد حبا. ”وقفے سے ملا کرو اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔“

۶۵۳۳- عوسجہ بن رماح

یہ عاصم بن سلیمان کا استاد ہے، امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۵۳۴- عوسجہ بن قرم

اس نے یحییٰ بن عوسجہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اس کی نقل کردہ حدیث موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہے، جو مستند نہیں ہے۔ یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔ سلیمان بن قرم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سلیمان نامی راوی وہی ہے اور عوسجہ نامی راوی منکر ہے۔

۶۵۳۵- عوسجہ (عو) مولیٰ ابن عباس

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، ابن عدی کہتے ہیں: ابن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے عوسجہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ احادیث روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک حدیث چاروں سنن میں منقول ہے (جو درج ذیل ہے):
ان رجلا مات علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک عتیقا له، فاعطاه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اُس نے پسماندگان میں صرف ایک آزاد کردہ غلام چھوڑا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کی میراث اُس غلام کو دے دی۔“
امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(عوف)

۶۵۳۶- عوف اعرابی (ع) ابو سہل بصری

اس نے ابو العالیہ اور ابورجاء سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے شعبہ روح، ہوذہ نصر بن شمیل اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن کے آخری فرد عثمان بن پیشم ہیں، اسے عوف صدوق بھی کہا جاتا ہے، ایک قول کے مطابق اس میں تشیع پایا جاتا تھا، ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

عمر بن علی مقدمی بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو جعفر بن سلیمان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے ابن عون، ایوب اور یونس کو دیکھا ہے، تو یہ کیسے ہوا کہ آپ اُن کے ساتھ نہیں بیٹھے اور عوف کے پاس بیٹھ جاتے ہیں؟ اللہ کی قسم! عوف کسی بدعت سے اُس وقت تک راضی نہیں ہوتا، جب تک اُس کے اندر مزید دو بدعتیں نہ ہوں، یہ قدر یہ فرقہ سے بھی تعلق رکھتا تھا اور شیعہ بھی تھا۔

امام مسلم نے اپنی ”صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں یہ بات بیان کی ہے: جب معاصرین کا موازنہ کیا جائے، جیسے ابن عون اور ایوب کا عوف بن ابوجمیلہ سے یا اشعث جمرانی سے موازنہ کیا جائے، یہ دونوں حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں، جس طرح ابن عون اور ایوب ان دونوں کے شاگرد ہیں، تو اُن دونوں حضرات اور اُن دونوں کے درمیان فضیلت کے کمال اور نقل کرنے کی صحت میں بہت زیادہ فرق ہوگا، اگرچہ عوف اور اشعث کو صدق اور امانت سے پرے نہیں کیا گیا۔

محمد بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے داؤد بن ابو ہند کو دیکھا کہ وہ عوف اعرابی کی پٹائی کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: اے قدر یہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے! تم برباد ہو جاؤ۔ بندار نے لوگوں کے سامنے عوف کی نقل کردہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ کہا: اللہ کی قسم! عوف قدر یہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا، رافضی تھا اور شیطان تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے اور ثبت ہے، امام ابوداؤد فرماتے

ہیں: اس کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔

(عمون)

۶۵۳۷ - عمون بن ذکوان، ابو جناب قصاب

یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ معروف ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

۶۵۳۸ - (صح) عمون بن سلام (م) کوفی

اس نے اسرائیل اور ابو بکر ہنثلی سے جبکہ اس سے امام مسلم اور مطین نے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق ہے، اسے تھوڑا سا کمزور بھی قرار دیا گیا ہے، اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۵۳۹ - عمون بن ابوشداد (ق) بصری

ایک قول کے مطابق امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو عثمان نہدی سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ”یہ ثقہ“ ہے۔

۶۵۴۰ - عمون بن عمارہ قیسی بصری

یہ معروف شخص ہے، اس نے حمید طویل اور ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے، اس نے عبداللہ بن شئی انصاری کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت ابوقتاہب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الآیات بعد المائتین.

”دوسو سال گزرنے کے بعد نشانیاں نمودار ہونا شروع ہو جائیں گی۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: دوسو سال تو گزر چکے ہیں اور کوئی بھی نشانی ظاہر نہیں ہوئی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے، میں نے اس کا زمانہ پایا ہے لیکن میں نے اس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابواسامہ اور کدیبی نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا

تھا۔

۶۵۴۱ - عمون بن عمرو

اس نے ریاح بن عمرو بصری کے بھائی سے روایات نقل کی ہیں، اور جریری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: عمون بن عمرو قیسی، معتمر کے ساتھ بیٹھنے والا شخص تھا اور یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حدثني ناجية (بن ابى ناجية)، حدثني ابى عن ابيه، قال: اعطاني ابى نبلا ابيعها، فحولت ، حتى انتهيت ابى بنى سليم، فوجدت رجلا جالسا، فقال: اتبع النبى؟ قلت: نعم، فقلبها وقال: انى لاشترىها صاحبى من رمى، ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تبيتوا الا وافواكم مملوءة نبلا.

”حضرت ابونا جیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ایک نیزہ دیا تاکہ میں اُسے فروخت کر دوں، میں نے اُسے پکڑا اور بنو سلیم کے پاس آیا وہاں میں نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا، اُس نے دریافت کیا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اُس نے اسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا پھر بولا: میں اسے خرید تو لوں لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، تاہم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم ایسی حالت میں رات بسر کرو کہ تمہارے ترکش تیروں سے بھرے ہوئے ہوں۔“

اس راوی نے ابو مصعب کی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

... ثبت زيد بن ارقم، وانسا، والغيرة بن شعبة، وسبعتهم يتحدثون ان النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الغار (قال) امر الله شجرة نبتت في وجه النبي صلى الله عليه وسلم فسترته، وامر الله حمامتين وحشيتين، فوقعتا بغم الغار.. الحديث.

”میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے، میں نے ان حضرات کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غار والی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ایک درخت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُگ گیا، اُس نے آپ کو چھپا لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا تو وہ دونوں غار کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئے، الحدیث۔“

ابو مصعب نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۶۵۴۲- عون بن محمد کندی

اس نے اخباری (تاریخی) روایات نقل کی ہیں، صولی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۵۴۳- عون، ابو محمد بصری

اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

(عمیاش)

۶۵۴۴- عمیاش بن سعد انصاری

یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۵۴۵- عمیاش بن عبد اللہ ہمدانی

اس نے عمرو بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں اس کے بیٹے عبد اللہ مسوف کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۶۵۴۶- عمیاش سلمی

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(عمیاض)

۶۵۴۷- (صح) عمیاض بن عبد اللہ (م، س، ق) فہری

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن وہب نے اس

سے سماع کیا ہے۔

۶۵۴۸- عمیاض بن عروہ (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۵۴۹- عمیاض بن ہلال

یا شاید ہلال بن عمیاض اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ میرے علم کے

مطابق یحییٰ بن ابوکثیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۵۵۰- عمیاض بن یزید (س)

یہ تابعین میں سے ایک ہے اور یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۵۵۱- عمیاض بجلی (س) ابو خالد

اس نے معقل بن یسار سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔

(عیسیٰ)

۶۵۵۲- عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان ہاشمی

اس نے محمد بن ابوحمید، جعفر بن برقان، اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے کثیر بن ہشام، لقیہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں؛ امام بخاری اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے؛ امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں اُن کے حوالے سے ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ”قرآن نازل ہوا یہ اللہ کا کلام ہے“۔

اسی سند کے ساتھ تقریباً بیس احادیث منقول ہیں۔

سعید بن عمرو نے بقیہ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

غضوا الابصار، واهجروا السيئات، واجتنبوا اعمال اهل النار.

”نگاہوں کو جھکا کر رکھو، انہوں سے لا تعلق رہو اور اہل جہنم کے اعمال سے اجتناب کرو“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ شمالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اثنان فبا فوقهما جماعة. ”دو یا اس سے زیادہ لوگ جماعت شمار ہوتے ہیں“۔

کثیر بن عبید نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رخص عليه السلام في لباس الحرير عند القتال.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقع پر ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی ہے“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کردوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احيا ليلتي العيد وليلة النصف من شعبان لم يميت قلبه يوم تبوت القلوب.

”جو شخص دونوں عیدوں سے پہلی والی راتوں اور شب قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے، تو جس دن دل مردہ ہوں گے“۔

اُس دن اُس کا دل مردہ نہیں ہوگا“۔

یہ روایت منکر اور مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ شمالی رضی اللہ عنہ، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے کے حوالے سے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

القرآن صعب مستصعب لمن كرهه ميسر لمن تبعه، وان حديثي صعب لمن كرهه، ميسر لمن تبعه،

فمن سب حديثي فحفظه وعمل به جاء يوم القيامة مع القرآن، ومن تهاون بحديثي فقد تهاون

بالقرآن، ومن تهاون بالقرآن خسر الدنيا والآخرة.

”قرآن ایک مشکل چیز ہے، لیکن یہ اُس کے لیے مشکل ہوتا ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور اُس کے لیے آسان ہوتا ہے جو اس کے پیچھے جاتا ہے اور میری حدیث بھی مشکل ہے اُس شخص کے لیے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور آسان ہے اُس شخص کے لیے جو اس کے پیچھے جاتا ہے، جو شخص میری حدیث کو سننے پھر اُسے یاد کر لے اور اُس پر عمل کرے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو قرآن کے ساتھ ہوگا اور جو شخص میری حدیث کو کمتر سمجھے اُس نے قرآن کو کمتر سمجھا اور جو شخص قرآن کو کمتر سمجھے گا وہ دنیا اور آخرت میں خسارے کا شکار ہوگا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يقولون احدكم مسيحاً ولا مصيحاً ولا رويجلاً ولا مريّة.

”کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: چھوٹی مسجد یا چھوٹا مصحف یا چھوٹا مرد یا چھوٹی عورت۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان عبر مر بقوم قد رموا رشقا، فقال: بئس ما رميتم. فقال: انا قوم متعلين. قال: ذنبكم في لحنكم اشد من ذنبكم في رميكم، سبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: رحم الله رجلا اصلح من لسانه.

”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پر تیر اندازی کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت بُری تیر اندازی کر رہے ہو، انہوں نے عرض کی: ہم ابھی سیکھ رہے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ”لفظ“ غلط بولنا تمہارے غلط تیر پھینکنے سے زیادہ بڑی غلطی ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو اپنی زبان کی اصلاح کرتا ہے۔“

یہ روایت بھی مستند نہیں ہے اور حکم نامی راوی بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۶۵۵۳- عیسیٰ بن ابراہیم

اس نے مقاتل کے حوالے سے، ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجبعة حج المساكين. ”جموعہ غریبوں کا حج ہے۔“

۶۵۵۴- عیسیٰ بن ابراہیم عبدی کوفی

اس نے ابواسحاق سے جبکہ اس سے اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں، جو سدیی کا بھانجا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول

ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل يرث اخاه لابويه دون اخيه لابيه.

”نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ آدمی اپنے گئے بھائی کا وارث بنے گا، صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بنے گا۔“

اس روایت کی سند میں عیسیٰ نامی راوی معروف نہیں ہے یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۶۵۵۵- عیسیٰ بن ابراہیم (د) برکی

یہ صدوق ہے جسے اوہام لاحق ہوتے ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے، یا اس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے، حافظ عبدالغنی کی کتاب ”الکمال“ میں اسی طرح تحریر ہے ہمارے شیخ ابو جاج فرماتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا تھا اور اس کا اسم منسوب قرشی ہے اور یہ اُس سے مقدم ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: لفظ برکی کی نسبت برک نامی علاقہ کی طرف ہے جو بصرہ میں ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے داؤد احمد بن علی ابار اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 228 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۵۵۶- عیسیٰ بن ابراہیم (دس) بن معرود غافقی

یہ مصری ہے اور صدوق ہے، اور ابن وہب کے شاگردوں میں سے ایک ہے، یہ حرج پر گیا تھا اور آخری عمر میں ابن عیینہ سے ملا تھا۔

۶۵۵۷- عیسیٰ بن ازہر

یہ ایک بزرگ ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، ابو علی بن ہارون نے اس کے علاوہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۵۵۸- عیسیٰ بن اشعث

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۵۵۹- عیسیٰ بن ابان

یہ فقیہ ہے اور امام محمد کا شاگرد ہے، مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے ضعیف یا ثقہ قرار دیا ہو۔

۶۵۶۰- عیسیٰ بن بشیر

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من حج ثم قصدني في مسجدني كتبت له حجتان مبرورتان

”جو شخص حج کے لیے جائے اور میری مسجد میں میری زیارت کے لیے آنے کا ارادہ کرے، تو اسے لیے دو مقبول حج کا

ثواب نوٹ کیا جاتا ہے۔“

اسید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اور اس کا احتمال موجود نہیں ہے۔

۶۵۶۱- عیسیٰ بن جاریہ (د) انصاری

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مدنی ہے اس سے یعقوب قمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام نسائی کا یہ قول بھی منقول ہے: یہ متروک ہے۔

امام ابو زرعة فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے عنبسہ رازی نے بھی روایت نقل کی ہے۔

صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فی رمضان ثمانی رکعات، والوتر، فلما کان فی القابلۃ اجتمعنا ورجونا ان ینخرج، فلم نزل حتی اصبحتنا، قال: فدخلنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا: یا رسول اللہ اجتمعنا فی المسجد، ورجونا ان ینخرج الینا. فقال: انی کرهت ان یکتب علیکم الوتر.

”ایک مرتبہ رمضان کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر پڑھائے، جب اگلی رات آئی اور ہم اکٹھے ہوئے تو ہمیں یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے لیکن ہم اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم مسجد میں اکٹھے ہوئے تھے، ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ تم پر وتر لازم ہو جائیں۔“

اس کی سند درمیانے درجہ کی ہے۔

۶۵۶۲- عیسیٰ بن حطان

عبد العزیز بن مسلم نے اس سے حدیث روایت کی ہے ابو عمر بن عبد البر کہتے ہیں: یہ دونوں (استاذ شاگرد) اُن افراد میں سے نہیں ہیں جن سے استدلال کیا جاسکے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک درج ذیل راوی کا تعلق ہے)۔

۶۵۶۳- عیسیٰ بن حطان (د، ت، س) رقاشی

تو یہ تابعی ہے، عاصم احوول اور علی بن یزید نے اس سے روایت نقل کی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۵۶۴- عیسیٰ بن خثام

اس نے احمد بن سلمہ مدائنی سے روایات نقل کی ہیں اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے یہ بات ابو بکر خطیب نے بیان کی ہے۔

۶۵۶۵- عیسیٰ بن داب

یہ ابن یزید ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۵۶۶- عیسیٰ بن راشد

یہ ”مجهول“ ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے یہ بات امام بخاری نے کتاب ”الضعفاء الکبیر“ میں بیان کی ہے۔

۶۵۶۷- عیسیٰ بن ابوزرین ثمانی

یہ عبداللہ بن مبارک کا استاد ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبداللہ بن مبارک بقیہ اور محمد بن سلیمان بومہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ اس نے تابعین کے حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۶۸- عیسیٰ بن رستم ابوالعلاء اسدی کوفی

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اُن کا قول سنا ہے اس سے عبیدعطار نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۵۶۹- عیسیٰ بن زید ہاشمی عقیلی

حسن بن عرفہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں، حاتم اس سے ملے تھے یہ کذاب ہے۔

۶۵۷۰- عیسیٰ بن سعید مشقی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، اس نے تاریک سند کے ساتھ علی بن یزید کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: سعید بن ابویوب نے اس سے سماع کیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۶۵۷۱- عیسیٰ بن سلیمان ابوطیبہ دارمی جرجانی

یہ احمد بن ابوطیبہ کا والد ہے، اس نے امام جعفر صادق اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 153 ہجری میں ہوا تھا، ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد منکر روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بیان کی ہے: ابوطیبہ ایک نیک شخص تھا، میں یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیان کرتا تھا، لیکن ہو سکتا ہے اسے اشتباہ ہو گیا ہو۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۷۲- عیسیٰ بن سلیم

اس نے ابوداؤد سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۵۷۳- عیسیٰ بن سلیم (م، س) رستنی

یہ ”ثقة“ ہے، اس کی کنیت ابو حمزہ ہے اور یہ کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے، عیسیٰ بن یونس اس کے ساتھ لاحق ہوئے

۶۵۷۴۔ عیسیٰ بن سنان (ت، ق)؛ ابوسنان قسملی فلسطینی

اس نے بصرہ میں یعلیٰ بن شداد بن اوس اور عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عیسیٰ بن یونس، ابواسامہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کے کمزور ہونے کے باوجود اُن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے اسے تھوڑا سا قوی قرار دیا ہے، عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۵۷۵۔ عیسیٰ بن سوادہ نخعی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس سے زنیج، عمرو بن رافع اور ”رے“ (تہران) کے رہنے والوں نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے، میں نے اسے دیکھا ہوا ہے۔

۶۵۷۶۔ عیسیٰ بن سوادہ

اس نے اسماعیل بن ابوخالد سے اور اس سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کتاب ”الضعفاء الکبیر“ میں فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے اسماعیل بن خالد کے حوالے سے زاذان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مرض ابن عباس، فجمع اهلہ، فقال: یا بنی، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من حج من مکة ماشیا حتی یرجع الی المنتھی کتب اللہ له بکل خطوة سبعائة حسنة من حسنات الحرم، الحسنة بمائة الف حسنة.

”ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیہار ہو گئے، انہوں نے اپنے اہل خانہ کو اکٹھا کیا اور بولے: اے میرے بچو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مکہ سے پیدل حج کے لیے جاتا ہے، اس کے اپنے گھر واپس آنے تک اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر ایک قدم کے عوض میں حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں نوٹ کرتا ہے، جو ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ درست نہیں ہے۔)

۶۵۷۷۔ عیسیٰ بن شعیب بصری

اس نے مطر وراق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، حالانکہ اس نے اُس سے ملاقات نہیں کی ہے، اس سے فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطیاں کرنے والے افراد میں سے ایک ہے، یہاں تک کہ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہو گئیں تو یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار پایا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن ولہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قدس العدس علی لسان سبعین نبیا منهم عیسیٰ، یرق القلب ویسرع الدمع.
 ”(عدس) کھانے کی ایک چیز کو ستر انبیاء کی زبانی پاکیزہ قرار دیا گیا ہے؛ جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں یہ دل
 کو نرم کرتا ہے اور آنکھوں کو تیز کرتا ہے۔“

یہ روایت حسن بن سفیان نے عبید بن سعید بصری کے حوالے سے عیسیٰ بن شعیب نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: فرس نامی راوی صدوق ہے اور بصیرہ کارہنے والا ہے، میں یہ بھی کہتا ہوں: اس نے دفاع
 بن دغفل، ابن ابوعروہ، عباد بن منصور اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے روایات نقل کرنے والوں میں محمد بن ثنی اور عقبہ
 بن مکرم بھی شامل ہیں۔ درست یہ ہے کہ اس کے اور مطر کے درمیان روح بن قاسم نامی راوی ہے۔

۶۵۷۸- عیسیٰ بن شعیب بن ثوبان مدنی

یہ بنو ذکوان کا آزاد کردہ غلام ہے؛ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صلیٰت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العتمة ثم انصرفت، فاذا امرأة عند بابی فسلمت ثم
 دخلت، فبینا انا فی مسجد لی اصلی اذ نقرت الباب، فاذنت لها، فدخلت، فقالت: جئت اسالك هل لی
 من توبة! انی زנית وولدت فقتلتہ. فقلت لها: لا، ولا نعمة عین. فقامت تدعو بالخيرة وتقول:
 واحسرتاه! اخلق هذا الجسد للنار.. الحديث بطوله.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس آیا تو میرے گھر کے دروازے کے پاس
 ایک خاتون موجود تھی، میں نے اسے سلام کیا اور گھر کے اندر آ گیا، میں نماز ادا کرنے کے لیے گھر اپنی جائے نماز پر موجود تھا،
 اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی، میں نے اُس عورت کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر آئی اور بولی: میں آپ کے
 پاس یہ دریافت کرنے کے لیے آئی ہوں کہ کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ میں نے زنا کیا پھر بچہ کو جنم دیا اور پھر اُسے قتل
 کر دیا۔ تو میں نے اُس سے کہا: جی نہیں! تمہارے لیے تو بالکل بھی توبہ کی گنجائش نہیں ہے، تو وہ کھڑی ہو کر بھلائی کی دعا
 کرنے لگی اور یہ کہنے لگی: ہائے افسوس! کیا یہ جسم آگ کے لیے بنایا گیا ہے، اس کے بعد طویل حدیث ہے۔“

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

انه سال النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: بئس ما قلت لها! اما كنت تقرا: والذین لا یدعون مع
 اللہ الها آخر.

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے اُسے برا جواب دیا ہے، کیا تم نے یہ
 آیت نہیں پڑھی ہے: ”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔“

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

انہ بشرها فاعتقت رقتین.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو خوشخبری سنائی تو اُس نے دو غلام آزاد کیے۔“

یہ روایت موضوع ہے اور اسے ابراہیم بن منذر حزامی نے عیسیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۵۷۹۔ عیسیٰ بن صدقہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام صدقہ بن عیسیٰ ہے اس کی کنیت ابو محرز ہے تاہم اس کا پہلے والا نام درست ہے۔ ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے درمیان عبد الحمید نامی راوی موجود ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ اور ابو ولید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو ولید کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو زرعة فرماتے ہیں: یہ بزرگ ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے اس کا ذکر آگے دوبارہ آئے گا۔

۶۵۸۰۔ (صحیح) عیسیٰ بن طہمان (خ، س)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ کوفہ کا رہنے والا تھا لیکن اصل میں بصرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ بن آدم اور قبصہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی، یحییٰ بن معین اور ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 160 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔)

۶۵۸۱۔ عیسیٰ بن عماد بن صدقہ

بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے اسے عیسیٰ بن صدقہ بھی کہہ دیا جاتا ہے اس نے حمید طویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابو ولید نے اس سے روایت نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: صدقہ بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اسی طرح امام ابوحاتم نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث روایت کرتے ہوئے یہ کہا ہے: صدقہ بن عیسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے اس کا نام اُلٹ دیا ہے۔

۶۵۸۲۔ عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ (د، ق) بن ابوفروہ قروی مدنی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی صرف ولید بن مسلم نے اس سے روایت نقل کی ہے جو اس نے عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور بارش کے دن مسجد میں نماز عید ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ حدیث فرد اور منکر ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس عیسیٰ نامی راوی کے بارے میں میرے علم میں رجال سے متعلق کتابوں میں کچھ مذکور نہیں ہے اور اس سند کے علاوہ اس کے بارے میں اور کچھ پتا نہیں ہے۔

۶۵۸۳- عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
 لو كان المؤمن في جحر فارة لقيض الله له فيه من يؤذيه.
 ”اگر مؤمن کسی چوہے کے بل میں موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اُس بل کے اندر اُس کے لیے تکلیف مقدر (تاکہ اس کے درجات بلند ہوں) کر دے گا۔“

۶۵۸۴- عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب علوی

اس نے آباؤ اجداد کے حوالے سے جبکہ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے احمد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں:
 یہ متروک الحدیث ہے اسے مبارک بھی کہا جاتا ہے۔

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
 اذا كان يوم القيامة حملت على البراق، وحملت فاطمة على ناقتي القصواء، وحمل بلال على ناقته
 من نوق الجنة وهو يؤذن يسمع الخلائق.

”قیامت کے دن مجھے براق پر سوار کیا جائے گا اور فاطمہ کو میری اونٹنی قصواء پر سوار کیا جائے گا اور بلال کو جنت کی اونٹنی پر بٹھایا جائے گا پھر وہ اذان دے گا جو تمام مخلوق کو سنائی دے گی۔“

شاید یہ روایت موضوع ہے ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے کچھ موضوع روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه النظر الى الحمام الاحمر والاترج.
 ”نبی اکرم ﷺ کو سرخ کبوتر اور اترج (درخت کا نام) کی طرف دیکھنا پسند تھا۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من زعم انه يحبني وابغض عليا فقد كذب.
 ”جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ علی سے بغض رکھتا ہو تو وہ جھوٹا ہے۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صنع الي احد من اهل بيتي (يدا) كافاته (عنه) يوم القيامة.
 ”جو شخص میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ زیادتی کرے گا تو قیامت کے دن میں اُس سے بدلہ لے لوں گا۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

حق على كل المسلمين كحق الوالد على الولد.

”تمام مسلمانوں پر علی کو وہی حق حاصل ہے جو باپ کو اولاد پر حاصل ہوتا ہے۔“

ابن حبان نے یہ بات بیان کی ہے: یہ تمام روایات اسحاق بن احمد قطان تستری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے بیان کی تھیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

الحجامة يوم الاربعاء يوم نحس مستمر، ان الدم اذا تبيغ قتل.

”بدھ کے دن چھپنے لگوانا ایک ایسے دن میں چھپنے لگوانا ہے جو منحوس ہے، جس کا اثر باقی رہتا ہے اور جب خون زیادہ بہہ جائے تو وہ قتل کر دیتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو كان المؤمن في حجر صب لقيض الله له فيه من يؤذيه.

”اگر مؤمن گوہ کے بل میں ہو، تو بھی اللہ تعالیٰ اس پر ایسی چیز مسلط کرے گا جو اس کو تکلیف دے۔“

۶۵۸۵- عیسیٰ بن عبداللہ انصاری

اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صعد على منبره (سلم) وجلس.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو آپ نے سلام کیا اور پھر تشریف فرما ہوئے۔“

یہ روایت ابن ابوسری نے ولید بن مسلم کے حوالے سے عیسیٰ نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفر دہو، تو اس سے استدلال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربما يضع يده على لحيته في الصلاة من غير عبث.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز کے دوران کسی عبث حرکت کے بغیر اپنا دست مبارک اپنی داڑھی پر رکھ لیتے تھے۔“

اس راوی نے عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت: يا رسول الله، الرجل يذهب فوه ايستاك؟ قال: نعم، يدخل اصبعه في فيه فيدلكه.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص کا منہ خراب ہو جاتا ہے، تو کیا وہ مسواک کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جی ہاں! وہ اپنی انگلیاں منہ میں داخل کرے اور اسے مل لے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۵۸۶- عیسیٰ بن عبداللہ بن سلیمان قرشی عسقلانی

اس نے ولید بن مسلم سے جبکہ اس سے زید بن ابوزرقاء سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور حدیث چوری

کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
اشر ما ذهب فيه مال المسلم البنيان.

”وہ سب سے بُری چیز جس میں مسلمان کا مال خرچ ہوتا ہے وہ عمارت تعمیر کرنا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
يكون بعدى قوم سفلتهم مؤذنوهم.

”میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کے بچ لوگ اُن کے مؤذن ہوں گے۔“

۶۵۸۷۔ عیسیٰ بن عبد اللہ عثمانی

اس نے بغداد میں علی بن حجر کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں، تاریخ بغداد میں اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے، مستغفری بیان کرتے ہیں: اس کی رسوائی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سگی بیٹی سیدہ آمنہ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے۔

۶۵۸۸۔ عیسیٰ بن عبد الرحمن اشعری

اس نے علقمہ بن مرثد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ضعیف ہے یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۵۸۹۔ عیسیٰ بن عبد الرحمن (ق)

اس کی کنیت ابو عبادہ اور ایک قول کے مطابق ابو عبادہ ہے (اور اسم منسوب زرقی ہے)۔

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے، امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ متروک ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منقول ہوتی ہے، یعنی وہ راہت جو ابن لہیعہ نے عیسیٰ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے:

لا يحرم من الرضاعة الا ما فتق الامعاء .

”وہی رضاعت، حرمت ثابت کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ست خصال من كان فيه شيء منهن كان ضامنا على الله ان يدخله الجنة: من تبع جنازة الى ان توضع في قبرها، فان مات في وجهه كان ضامنا على الله. ومن عاد مريضا. ومن اتى سلطانا ليعزره ويوقره. ومن توطا فاحسن الوضوء، ثم خرج الى الصلاة. ومن جلس في بيته لا يؤذى احدا ولا

یغتابہ۔

”جس شخص میں چھ میں سے کوئی بھی خصوصیت ہوگی، تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ اُسے جنت میں داخل کرے جو شخص جنازہ کے ساتھ رہے اُس وقت تک جب تک جنازہ کو قبر میں نہیں رکھا جاتا اور اگر وہ اُدھر جاتے ہوئے انتقال کر جائے تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگی (کہ وہ اُسے جنت میں داخل کرے) اور جو شخص بیمار کی عیادت کرے اور جو شخص حکمران کے پاس اُس کی تعظیم و توقیر کے لیے آئے اور جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز کے لیے نکلے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے، تا کہ وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور کسی کی غیبت نہ کرے۔“

مسند الرویانی میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث منقول ہے:

اللهم ان عمرو بن العاص هجاني وهو يعلم اني لست بشاعر فاهجه والعنه.

”اے اللہ! عمرو بن العاص نے میری ہجو بیان کی ہے، وہ یہ بات جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں، تو تو اس کی ہجو بیان کر اور اس پر لعنت کر۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یعنی یہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے، تاہم یہ حدیث منکر ہے۔

۶۵۹۰- عیسیٰ بن عبد الرحمن بن حکم بن نعمان بن بشیر

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی از دی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۵۹۱- عیسیٰ بن عبد العزیز بن عیسیٰ النخعی اسکندرانی

یہ مشہور قاری ہے حدیث کا اس کا سماع سلفی سے اور دیگر حضرات سے ہے اور یہ مستند ہے۔ جہاں تک علم قرأت کا تعلق ہے تو اُس میں یہ ثقہ اور مامون نہیں ہے، اس نے اسانید ایجاد کی تھیں اور ایسی اشیاء کا دعویٰ کیا تھا جن کا کوئی وجود نہیں ہے، کئی حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے، البتہ محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔

۶۵۹۲- عیسیٰ بن عبید (د، ت، س) ابو منیب کنندی

ابو الفضل سلیمانی بیان کرتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ مروزی ہے اور صالح الحدیث ہے۔ اس نے عکرمہ اور ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابو تمیلہ، عبدان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۵۹۳- عیسیٰ بن ابو عزہ (ت، س)

اس نے شععی سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام احمد بن حنبل یا شاید دیگر حضرات نے اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں، حفاظ یعنی یحییٰ بن معین، احمد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اس کی نقل کردہ حدیث صالح ہے۔

۶۵۹۴- عیسیٰ بن علی بن جراح وزیر ابوالقاسم

اس نے بغوی کے حوالے سے اور اُن کے طبقہ کے افراد کے حوالے سے مجالس املاء کروائی ہیں اور اس کی عالی سند والی روایات آگے منتقل ہوئی ہیں اور اس کا سماع مستند ہے۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس پر یہ الزام عائد ہے کہ یہ کچھ نظریات فلسفیوں جیسے رکھتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

۶۵۹۵- عیسیٰ بن علی (ت) بن عبداللہ بن عباس عباسی

اس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کا مسلک اچھا تھا اور یہ حاکم وقت سے لاطعلق رہتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے: جو سرخ رنگ کے گھوڑے کے بارے میں ہے۔ امام ترمذی نے اُس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، انہوں نے اسے صحیح قرار نہیں دیا۔

۶۵۹۶- عیسیٰ بن ابوعمران ربلی بزاز

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں، عبدالرحمن بن ابوحاتم نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے، لیکن پھر اس سے روایت کو ترک کر دیا۔

۶۵۹۷- عیسیٰ بن عمر (س)

یا شاید عیسیٰ بن عمیر، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، عمرو بن یحییٰ مازنی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۵۹۸- عیسیٰ بن عون (ق)

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔ جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۹۹- عیسیٰ بن عون بن عبدالملک بن زرارہ

ازدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔

۶۶۰۰- عیسیٰ بن فائد

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، اس نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من قرا القرآن ونسبه لقی الله وهو اجزم.

”جو شخص قرآن کو سیکھنے کے بعد اُسے بھول جائے، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اُسے جذام ہوگا۔“

یہ روایت ابن ادریس نے یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ روایت منقطع ہے۔ عیسیٰ کی حالت کے بارے میں غور و فکر کیا جائے گا، اس روایت کو شعبہ جریر، خالد بن عبداللہ، ابن فضیل نے یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابن فائد اور سعد کے درمیان ایک آدمی کو شامل کیا ہے، جبکہ ایک قول کے مطابق صورت حال اس سے کچھ مختلف ہے۔

۶۶۰۱۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (عو) ماہان ابوجعفر رازی

یہ صالح الحدیث ہے۔ اس نے شععی، عطاء بن ابورباح، قنادة اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بصرہ میں پیدا ہوا تھا لیکن اس نے رے (تہران) کو وطن اختیار کیا، اس سے اس کے بیٹے عبداللہ، ابونعیم، ابواحمد زبیری، علی بن جعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، امام احمد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے، ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، لیکن اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، البتہ یہ غلطی کر جاتا ہے۔ فلاں بیان کرتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے، ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے، ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید کسی اور صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو معراج کے بارے میں ہے اور اس کے الفاظ انتہائی منکر ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يدعو عليهم ثم تركه. واما في الصبح فلم يزل يقنت حتى فارق الدنيا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک ان لوگوں کے خلاف قنوت نازلہ پڑھی اور پھر آپ نے اُسے ترک کر دیا، لیکن جہاں تک صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کا تعلق ہے تو آپ نے دنیا سے رخصت ہونے تک اُسے ترک نہیں کیا۔“
اس روایت کو امام دارقطنی نے نقل کیا ہے۔

۶۶۰۲۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (ق) میسرہ مدنی

(اس کا مشہور اسم) حناط یا شاید خیاط یا شاید خباط ہے، اس نے یہ تینوں پیشے اختیار کیے تھے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور امام شععی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے وکیع، عبید اللہ بن موسیٰ، ابن ابوفدیک اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ فلاں اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے، ابن سعد کہتے ہیں: میں حناط بھی ہوں، خیاط بھی ہوں، خباط بھی ہوں، میں نے یہ سب کام کیے ہوئے ہیں، یہ تجارت کے لیے کوفہ آیا تھا اور وہاں اس نے شععی سے ملاقات کی تھی، اس کا انتقال 151 ہجری میں ہوا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ کسی چیز کے مساوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن آدم نے حماد بن یونس کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں چاہوں تو عیسیٰ حناط مجھے ہر اُس چیز کے بارے میں حدیث بیان کر دے جو اہل مدینہ نے کام کیا ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: سری بن اسماعیل اس سے زیادہ مثالی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: يا رسول الله، من اسرع الناس فناء؟ قال: قومك. قلت: لم يا رسول الله؟ قال: يستحلهم

الموت وتنفس عليهم امتهم. قلت: ما بقاء الناس بعدهم؟ قال: يتبعون افنادا يضل بعضهم بعضا.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی سے فناء کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری

قوم میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: موت انہیں حلال قرار دے دے گی اور

امت ان قطع کلامی کر دے گی۔ میں نے عرض کی: ان کے بعد کون لوگوں کو بقاء حاصل ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مختلف

انواع میں اتباع کریں گے اور ایک دوسرے کو گمراہ کریں گے۔“

ابن مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو سنا، ان کے سامنے عیسیٰ حنطہ کی شعی کے حوالے سے تیرہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل

کردہ اس روایت کا تذکرہ کیا گیا:

هو احق بها ما لم تغتسل.

”وہ اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ عورت غسل نہیں کرتی۔“

تو یحییٰ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس حدیث کو بیان کروں خواہ مجھے اپنا تمام مال صدقہ کرنا پڑے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحسد ياكل الحسنات "حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔“

مروان بن معاویہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ روایت موسیٰ

بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

سید ادا مکم الملح. ”تمہارے کھانوں کا سردار تمک ہے۔“

اس راوی نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لجبريل: هل اصبنا نسكنا؟ فقال: لقد استبشر اهل السماء

بنسككم.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: بلکہ ہم نے اپنے مناسک کو ادا کر لیا ہے، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض

کی: آسمان والوں نے آپ کے مناسک کے حوالے سے خوشخبری حاصل کی ہے۔“

۶۶۰۳۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (دس) ہلال طائی حمصی بن براد

اس نے محمد بن حمیر اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، مجھے اس میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ امام ابو داؤد امام نسائی، ابو

عروہ اور ابن ابو داؤد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غریب

روایت نقل کر دیتا ہے، جس میں شک کی گنجائش ہوتی ہے۔

۶۶۰۴۔ عیسیٰ بن فیروز انباری

اس نے امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے علی بن محمد بن سعید موصلی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۶۶۰۵۔ عیسیٰ بن قرطاس

اس نے عکرمہ اور نخعی سے روایات نقل کی ہیں، ابن دورق نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ابن عدی فرماتے ہیں: ابن سماعہ نے الملاء کے طور پر دو سواٹھانوے ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی کہ ابو نعیم نے عیسیٰ بن قرطاس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صليتم فارفعوا سبلكم ، فكل شيء اصاب الارض من سبلكم فهو في النار .

”جب تم نماز ادا کرو تو اپنے پانچے اوپر کر لو، کیونکہ تمہارے پانچوں میں سے جو بھی چیز زمین تک پہنچے گی، وہ جہنم میں ہوگی۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے، جس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ فرض میں غالی لوگوں میں سے ایک ہے۔

۶۶۰۶۔ عیسیٰ بن لہیعہ

دوثقہ راویوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما نزلت سورة النساء قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تحبس بعد سورة النساء .

”جب سورہ نساء نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ نساء کے بعد جس باقی نہیں رہے گا۔“

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۰۷۔ عیسیٰ بن ماہان

یہ عیسیٰ بن ابو عیسیٰ ہے، جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۶۶۰۸۔ عیسیٰ بن محمد قرشی

اس نے ابن ابوملیکہ سے جبکہ اس سے سعدویہ نے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۰۹۔ عیسیٰ بن محمد طوماری

یہ ابن ابودنیا کے آخری شاگردوں میں سے ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ اس نے کسی اصل کے بغیر روایات نقل کی

ہیں ابن ماکولا کہتے ہیں: محدثین اس سے راضی نہیں تھے۔

۶۶۱۰- عیسیٰ بن مختار (د، س، ق) بن عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابولیلیا

اس کا چچا زاد بکر بن عبد الرحمن اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۱۱- عیسیٰ بن مسلم طہوی

اس نے عبد اللہ بن شریک عامری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابو زرہ فرماتے ہیں: ابو عسہ بن نہدی اور عبید بن اسحاق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۱۲- عیسیٰ بن مسلم صفار احمر

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام احمد بن حنبل نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارجاء کے بارے میں اس کا نظریہ ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ خبیث نظر یہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے اس کے بیٹے (اُس کے علاوہ) امام مسلم، مطین نے روایات نقل کی ہیں اس نے امام مالک کے حوالے سے کچھ ایسی چیزیں نقل کی ہیں جو اس کی نقل کردہ حدیث میں شامل نہیں ہیں۔

۶۶۱۳- عیسیٰ بن مسیب بجلی کوفی

اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین، امام نسائی اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم اور امام ابو زرہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ کوفہ کا قاضی تھا اور ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال: ان السنور سبع. ”بلی ایک درندہ ہے۔“

وکیج نے یہ روایت عیسیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: بلی درندہ ہے۔

۶۶۱۴- عیسیٰ بن مطلب ابو ہارون

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۱۵- عیسیٰ بن معدان

ابن ابو حاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۶۱۶- عیسیٰ بن معمر (د)

عطاف بن خالد نے اس سے حدیث روایت کی ہے ابو الفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ

”الثقات“ میں کیا ہے اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عبد اللہ بن عمرو بن فغواء اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے جبکہ اس سے ابن اسحاق اور ابو بکر بن ابوسبرہ نے حدیث نقل کی ہے اس کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے اور یہ صالح الروایت ہے۔

۶۶۱۷- عیسیٰ بن مغیرہ حزامی اسدی

یہ حضرت حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اس نے ابن ابوزب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے جو اس کا چچا زاد ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے

۶۶۱۸- عیسیٰ بن مغیرہ تمیمی مرمی کوفی

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے امام شعیب اور ان جیسے افراد سے نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق ثوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۶۱۹- عیسیٰ بن مہران مستعطف ابو موسیٰ

یہ بغداد میں تھا اور یہ رافضی ہے اور انتہائی سخت جھوٹا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے موضوع احادیث بیان کی ہیں اور یہ رفض میں جلنے والا شخص ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كانت راية رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد مع علي ... فذكر خبرا طويلا فيه: وحصل راية المشركين سبعة وقتلهم علي، فقال جبرائيل: يا محمد، ما هذه الموااساة؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: انا منه وهو مني، ثم سمعنا صائحا في السماء يقول: لاسيف الا ذو الفقار ولا فتى الا علي

”غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا مخصوص جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا“ اس کے بعد اس نے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ”مشرکین کا جھنڈا سات آدمیوں کے پاس یکے بعد دیگرے آیا، ان سب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! یہ کون سا بھائی چارہ ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس سے ہوں اور یہ مجھ سے ہے پھر ہم نے آسمان میں کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: تلوار صرف ذو الفقار ہے اور جوان صرف علی ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: محمد بن جریر اس سے لاحق ہوئے تھے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ کذاب ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ایک برائے شخص ہے، خطیب کہتے ہیں: یہ رافضیوں کے شیاطین اور ان کے مردود لوگوں میں سے ایک ہے اور اس کی تصانیف میں سے ایک کتاب مجھ تک پہنچی ہے جو صحابہ کرام پر طعن کرنے اور ان کی تکفیر کرنے کے بارے میں ہے تو اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری ہڈیوں پر کچکی طاری ہو گئی اس وجہ سے جو اس میں موضوع اور مصیبت روایات منقول تھیں۔

۶۶۲۰- عیسیٰ بن موسیٰ (ق) بخاری، غنجاہ

یہ ایک ایسا شخص ہے جس نے سفیان ثوری اور اُن کے طبقہ کے افراد سے استفادہ کیا ہے، اگر اللہ نے چاہا تو اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہوگا، لیکن اس نے تقریباً ایک سو مجہول راویوں سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، حاکم کہتے ہیں: میں نے اس کی نقل کردہ اُن روایات کی تحقیق کی جو اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کی ہیں تو میں نے انہیں مستقیم پایا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے اپنی کتاب ”صحیح بخاری“ کے باب بدء الخلق کے آغاز میں یہ بات کہی ہے: پہلے اللہ تعالیٰ تھا، اُس وقت اُس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، ”صحیح بخاری“ میں اسی طرح منقول ہے، جبکہ اس میں عیسیٰ غنجاہ اور رقبہ نامی راوی کے درمیان ایک شخص ثابت ہے اور وہ ابو حمزہ سکری ہے، کیونکہ غنجاہ نے رقبہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس کا انتقال 186 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۶۲۱- عیسیٰ بن موسیٰ حجازی

اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، سائب بن عمرو مخزومی نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اگرچہ عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن ایاس بن بکیر لیشی نامی راوی صفوان بن سلیم کا شاگرد ہے، تولیث نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسماعیل بن جعفر نے نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۶۲۲- عیسیٰ بن موسیٰ

ابراہیم بن اشعث نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من کثر کلامہ کثر سقطہ، ومن کثر سقطہ کثر ذنوبہ، ومن کثر ذنوبہ فالنار اولیٰ بہ۔
 ”جس شخص کا کلام زیادہ ہو جائے، اُس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی، اُس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے، وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہوگا۔“

میرا خیال ہے: عیسیٰ نامی یہ راوی عیسیٰ غنجاہ ہے اور عمر نامی راوی کے بارے میں میری یہ رائے کہ وہ عمر بن راشد ہے۔

۶۶۲۳- عیسیٰ بن میمون (ت، ق) قرشی مدنی

اس نے اپنے آقا قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں، عبدالرحمن بن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے اس پر جرح کی، میں نے کہا: کیا وجہ ہے کہ وہ احادیث جو تم نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں (اُن کی بنیاد کیا ہے؟) تو اس نے کہا: یہ میں دوبارہ بیان نہیں کروں گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کی ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو تمام موضوع ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس راوی نے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان لكل شيء شرفا، واشرف المجالس ما استقبل به القبلة.

”ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے اور محافل میں سب سے زیادہ شرف والی چیز یہ ہے کہ اُس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے“ (یعنی نماز ادا کی جائے)۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كفي بها نعمة اذا تجالس الرجلان او تخالطا او يتفرقا وكل واحد يقول لصاحبه: جزاك الله خيرا. ”نعمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب دو آدمی بیٹھیں یا دونوں ایک دوسرے سے ملیں یا جدا ہوں تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے!“۔

امام بخاری نے عیسیٰ بن میمون کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

اعلنوا النكاح. ”نکاح کا اعلان کرو“۔

اس نے محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں یہ ضعیف ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعلنوا النكاح، واجعلوه في المساجد، واضربوا عليه بالدف، وليولم احدكم ولو بشاة.

”نکاح کا اعلان کرو اور مسجد میں نکاح کرو اور اُس پر دف بجواؤ اور آدمی کو ولیمہ ضرور کرنا چاہیے خواہ ایک بکری ذبح کر کے

(دعوت کرے)۔“

شیبان بن فروخ نے عیسیٰ کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام نسائی اور ابن حبان اس راوی اور عیسیٰ بن میمون نامی دوسرے راوی کے درمیان فرق کیا ہے جس نے قاسم بن محمد اور محمد بن کعب قرظی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: پہلے والے نے محمد بن کعب سے سماع نہیں کیا ہے، لیکن اُن دونوں کے بارے میں انہوں نے یہی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہیں۔

۶۶۲۴- عیسیٰ بن میمون ابوسلمہ خواص

اس نے سدی اور دیگر حضرات کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن سہل وراق نے اس سے روایت نقل کی ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے یہ بات امام ابن حبان نے بیان کی ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس نے سدی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مرض ليلة فقبلها بقبولها وادي الحق الذي يلزمه فيها كتب له عبادة اربعين سنة، وما زاد

فعلی قدر ذلك.

”جو شخص ایک رات تک بیمار ہے اور اپنے سچے دل سے اُس بیماری کو قبول کرے اور اس بیماری کے دوران جو حق لازم ہوتا ہے اُسے ادا کرے تو اُس شخص کے لیے چالیس برس کی عبادت کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے اور اگر بیماری زیادہ ہو تو ثواب بھی اُس حساب سے زیادہ ہوگا۔“

۶۲۲۵- عیسیٰ بن میمون، ابو موسیٰ مکی جرشی

یہ ابن دایہ کے نام سے معروف ہے، اس سے ایک چھوٹی سی تفسیر منقول ہے جو اس نے مجاہد، قیس بن سعد اور ابن ابونجیح سے حاصل کی ہے۔ اس سے ابن عیینہ، ابو عاصم نے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس نے ابن کثیر سے قرأت کا علم حاصل کیا ہے۔ امام ابو حاتم، امام ابو داؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، تاہم امام ابو داؤد نے مزید یہ کہا ہے: یہ قدریہ فرقہ کے عقائد رکھتا تھا، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۲۲۶- عیسیٰ بن میمون دمشقی

محمد بن شعیب بن شاہور کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۶۲۲۷- عیسیٰ بن میناء قالون مدنی

یہ قرأت کا ماہر ہے اور نافع کا شاگرد ہے، جہاں تک قرأت کا تعلق ہے، تو اُس میں یہ ثبت ہے، جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس کی حدیث کو عمومی طور پر نوٹ کر لیا جائے گا۔ احمد بن صالح مصری سے اس کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو وہ ہنس پڑے اور بولے: تم لوگ بھی نا، ہر ایک سے حدیث نوٹ کر لیتے ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے محمد بن جعفر بن ابوکثیر اور عبدالرحمن بن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے اسماعیل قاضی ابوزرعہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں، اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۲۲۸- عیسیٰ بن نمیلہ (د)

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے دروردی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی، اس کی نقل کردہ حدیث قنفذ کھانے کے بارے میں ہے۔

۶۲۲۹- عیسیٰ بن ہاشم، ابو معاویہ یزنی

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۳۰- عیسیٰ بن یزداو (ق، د)، یمانی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ربیعہ بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند

نہیں ہے۔

علی بن سہل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا بال نثر ذکرہ ثلاث نثرات.

”نبی اکرم ﷺ جب پیشاب کر لیتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ کو تین بار جھاڑتے تھے۔“

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اور اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔

۶۶۳۱- عیسیٰ بن یزید بن بکرداب لیشی مدنی

اس نے ہشام بن عروہ، ابن ابوزب اور صالح بن کیسان سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے شباہ محمد بن سلام نجی، حوثرہ بن اشتر اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ روایات کا بڑا عالم تھا، علم نسب کا ماہر تھا، تاہم اس کی نقل کردہ حدیث وہی ہے۔ خلف احمر کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اسے مہدی اور ہادی (یعنی مشہور عباسی خلفاء) کے دربار میں بڑا مرتبہ و مقام حاصل تھا، انہوں نے ایک مرتبہ اسے تیس ہزار دینار دیئے تھے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق عیسیٰ بن داب کا انتقال امام مالک سے پہلے ہو گیا تھا۔

۶۶۳۲- عیسیٰ بن یزید ازرق، ابو معاذ

اس کے مشائخ میں عیسیٰ غنبار شامل ہیں۔ بیلمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۶۳۳- عیسیٰ بن یزید اعرج

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں؛ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔

۶۶۳۴- عیسیٰ بن یونس

یہ ایک شیخ ہے جس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں؛ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۶۳۵- عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق سبعی

یہ اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں؛ اور وکعب کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عالی سند کے ساتھ ان کی نقل کردہ ایک حدیث ابن عرفہ کے جزء میں منقول ہے۔

۶۶۳۶- عیسیٰ بن یونس طرسوسی (د)

اس نے لجاج عور سے روایات نقل کی ہیں؛ یہ امام ابوداؤد کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۶۳۷- عیسیٰ بن یونس رملی فاخوری (س، ق)

یہ ضمیرہ اور ولید کا شاگرد ہے اور ثقہ ہے؛ اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ کے اساتذہ میں سے ایک ہے۔

۱۰۴۹۳ - ابوالعنینس (د) عدوی کوفی

اس نے اغرابو مسلم، قاسم بن محمد اور ابو لعدیس سے جبکہ اس سے شعبہ، مسعر اور ابو عوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یونس بن بکر کہتے ہیں: یہ میرا نانا ہے اس کا نام حارث بن عبید ہے۔

(ابوالعوام، ابوعمون، ابوعمیاض)

۱۰۴۹۴ - ابوالعوام (دق) جزار

اس نے ابو عثمان نہدی سے روایت نقل کی ہے یہ فائد بن کیسان ہے۔

۱۰۴۹۵ - ابوالعوام (عو) قطان

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے یہ عمران بن داود ہے۔

۱۰۴۹۶ - ابوالعوام دوسی

نوح بن قیس نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۹۷ - ابوعمون بن ابورکبہ

اس نے غیلان بن جریر سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۹۸ - ابو العیاش

اس نے سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے حارث بن ابو ذباب نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

(ابوعمیاض، ابو العیال، ابو عیسیٰ، ابو غالب)

۱۰۴۹۹ - ابوعمیاض (دس)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔

قتادہ عبد ربہ

۱۰۵۰۰ - ابو العیال

عمرو بن حارث نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۵۰۱ - ابو عیسیٰ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۵۰۲ - ابو عیسیٰ خراسانی (د)

اس نے ضحاک کے حوالے سے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

نہی ان یخرج یوم العید بسلاح۔ ”عید کے دن ہتھیار لے کر نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔“

ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ثقہ شخص ہے۔ حیوہ بن شریح، سعید بن ابویوب، ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے اس سے روایت نقل کی ہیں یہ مصر میں سکونت پذیر رہا۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۵۰۳ - ابو غالب (ذت ق)

یہ حضرت ابوامامہ کا شاگرد ہے، اس کا نام حزور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام سعید بن حزور ہے جبکہ ایک قول کے مطابق نافع ہے۔ اس میں کچھ (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

۱۰۵۰۴ - ابو غالب (ق)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ثابت بن محمد نے روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۱۰۵۰۵ - ابو غالب

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابوسنان ضرار بن مرہ اور ہشمل نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(ابوالغصن، ابو عطفان)

۱۰۵۰۶ - ابو الغصن (س)

یہ ثابت بن قیس ہے اور کم درجے کا صالح شخص ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اتنے پائے کی نہیں ہے۔

۱۰۵۰۷ - ابو عطفان

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابو عطفان بن طریف مری ہے اور پھر یہ اتنا مجہول ہے، کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابوعطیف، ابو فاطمہ)

۱۰۵۰۸ - ابو عطیف ہذلی (ذت ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا سماع کیا ہے:

الوضوء لكل صلاة۔ ”ہر نماز کے لئے وضو کیا جائے گا۔“

اس سے صرف افریقی نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

افرقی سے عبدالرحمن ہے جو ضعیف ہے۔

رکھ سکتا تھا، تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اُس پر سجدہ کیا کرتا تھا۔“

کئی راویوں نے اسے غالب کے حوالے سے نقل کیا ہے، ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی نقل کردہ حدیث میں ضعیف ہونا واضح ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

شہد اللہ ... ”اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے۔“

یہ حدیث معطل ہے۔ اس راوی سے یہ روایت عمر بن مختار بصری نے نقل کی ہے اور اُس سے یہ روایت اُس کے بیٹے عمار بن عمر نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں خرابی کی جڑ عمر نامی راوی ہے کیونکہ اُس پر اس حدیث کو ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ ابن عدی نے انصاف سے کام نہیں لیا کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو غالب کے حالات میں نقل کر دیا ہے، غالب نامی یہ شخص ”صحیحین“ کے رجال میں سے ایک ہے اور اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے، جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ یہ ”ثقة“ ہے، ثقة ہے۔

۶۶۳۹- غالب بن شعوز

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۶۵۰- غالب بن صعّب

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

اس نے سفیان کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يغتسل بفلاة من الارض، فاتاه العباس بكساء فستره، فقال: اللهم استر العباس وولده من النار، فغالب هو الآفة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے آب و گیاہ جگہ پر غسل کرنے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک چادر لے کر آپ کے پاس آئے تاکہ آپ کے لیے پردہ کر لیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! عباس کو اور ان کی اولاد کو آگ سے محفوظ رکھنا۔“

۶۶۵۱- غالب بن عبید اللہ عقیلی جزری

اس نے عطاء، مکحول اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن حمزہ، یعلیٰ بن عبید، عمرو بن ایوب موصلی اور دوسرے حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ وکج نے اس سے سماع کیا تھا، لیکن پھر اسے ترک کر دیا، کیونکہ اس نے یہ کہا تھا: سعید بن مسیب اور امش نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقة نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ متروک ہے۔

اس راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یاکل دجاجة امر بها فربطت ایاما ثم یاکلها بعد ذلك .

”نبی اکرم ﷺ جب مرغی کھانا چاہتے تھے تو آپ کے حکم کے مطابق اُسے کچھ دن باندھ دیا جاتا تھا (تا کہ وہ کوئی گندی چیز نہ کھائے) اور اُس کے بعد آپ اُسے کھایا کرتے تھے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

کان یقبل وهو صائم ولا یعیب الوضوء .

”آپ روزہ کے دوران بوسہ لے لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطی معاویة سہما، فقال: ہا ک هذا حتی توافینی بہ فی الجنة.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر عطا کیا اور فرمایا: یہ اُس وقت تک ہے، جس وقت تک تم اسے لے کر جنت میں آ کر مجھ سے نہیں ملے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس روایت کو اس راوی تک موصول روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ سہما من کنا ننتہ فناولہ معاویة وقال: ائتنی بہ فی الجنة.

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا، اُسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا اور فرمایا: اسے لے کر جنت میں مجھ سے آ کر مل لینا۔“

عطاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اسی سند کے ساتھ غالب کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناول معاویة سہما ... الحدیث.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ کی طرف ایک تیر بڑھایا۔“

یہ روایت جھوٹی ہے، اسے اعصم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی سند میں وضاح نامی راوی ضعیف ہے۔

۶۶۵۲- غالب بن غالب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی سند جھول ہے، اس نے جندب

کے حوالے سے حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عدلت شهادة الزور بالشرک باللہ.

”آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اُس کی داڑھی ہلکی ہو۔“

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ روایت ایجاد کردہ ہے۔

۱۰۵۲۶ - ابوالفضل

یہ خالد بن ابویزید حرانی کا استاد ہے۔

۱۰۵۲۷ - ابوالفضل

اس نے نافع صحابی سے روایت نقل کی ہے، یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۲۸ - ابوالفضل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے بنو ہاشم کے غلام ابوسعید نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(ابوالفیض، ابوقابوس، ابوالقاسم)

۱۰۵۲۹ - ابوالفیض

اس نے نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۵۳۰ - ابوقابوس (دُت)

اس نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الراحون یرحمہم الرحمن۔

”رحم کرنے والوں پر رحم بھی کرتا ہے۔“

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمرو بن دینار اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس کی نقل کردہ روایت کو

صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۵۳۱ - ابوالقاسم ضریر

اس نے عبدالعزیز ماشون سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۱۰۵۳۲ - ابوالقاسم

اس نے عبدالرحمن بن اسود سے روایت نقل کی ہے۔ ابو عتاب دلال کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۵۳۳ - ابوالقاسم بن ثلاج

یہ عبداللہ بن محمد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(ابوقبیس، ابوقادہ)

۱۰۵۳۴ - ابوقبیس

اس نے مجاہد سے جبکہ اس سے ایمن بن نائل نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۵۳۵ - ابوقادہ حمرانی

یہ عبداللہ بن واقد ہے۔

۱۰۵۳۶ - ابوقادہ شامی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، ہم نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں، پھر ہم نے اسے ترک کر دیا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عبداللہ بن جرادہ سے نقل کی ہے۔

(ابوقحزم، ابوقدامہ ابوقرہ)

۱۰۵۳۷ - ابوقحزم

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ سعد بن فیاض کہتے ہیں: ابوقحزم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۳۸ - ابوقدامہ ربلی

اس نے عبدالعزیز بن قمر سے روایت نقل کی ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ مجهول ہے، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۳۹ - ابوقرہ اسدی (ت)

اس نے صیداء نامی شہر میں حدیث روایت کی تھی، جو سعید بن مسیب سے نقل کی ہے اور یہ راوی ”مجهول“ ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نصر بن شمیل نامی راوی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوقیس، ابوکباش، ابوکبشہ)

۱۰۵۴۰ - ابوقیس دمشقی

اس نے عبادہ بن نسی سے روایت نقل کی ہے، میرے یہ خیال ہے کہ یہ وہ راوی ہے جس کا لقب مصلوب ہے اور یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۵۴۱ - ابوقیس اودی (خ، عو)

یہ عبدالرحمن بن ثروان ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس سے ہذیل بن شریبل سے روایت نقل کی ہے۔

”ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! رب کعبہ کی قسم! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: نفاق کی وجہ سے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اُس کے بندے ہیں اور اُس کے رسول ہیں۔“ اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

۶۶۶۵۔ غ۔ ان بن ربیع از دی موصلی

از نے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان اور لیث بن سعد سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے احمد، یحییٰ، ابو یعلیٰ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نیک اور پرہیز ہونے کے باوجود حدیث میں حجت نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 226 ہجری میں ہوا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اهل الدرجات العلا لیراهم من هو اسفل منهم کما ترون الکواکب الطالع فی افق السماء ، وان ابا بکر وعمر منهم وانعما .

” (جنت میں) بلند درجات کے رہنے والے لوگوں کو نیچے کے درجات والے لوگ یوں دیکھیں گے، جس طرح تم آسمان کے افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو، اور ابو بکر اور عمر ان افراد میں سے ہیں (جو اوپر کے درجات میں ہوں گے) اور یہ انہیں مبارک ہو۔“

میں نے عطیہ سے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: انعمما اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں خوشخبری ہے یا انہیں مبارک ہو۔

یہ روایت ابو جہم کے نسخہ میں بھی منقول ہے، جو ابوسوار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے عالی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۶۶۶۶۔ غسان بن عبد الحمید

اس نے ابن منکدر سے اور اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۶۶۷۔ غسان بن عبید موصلی

اس نے ابن ابوزبیب، شعبہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ہم نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں جب یہ ہمارے پاس یہاں آیا تھا، لیکن پھر میں نے اس سے نقل کردہ حدیث کو پھاڑ دیا۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع

حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا یقبل الله صلاة بغير طهور، ولا صدقة من غلول.

”اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقہ و قبول نہیں کرتا“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
ما من شاب احب الى الله من شاب تائب.

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ اور کوئی نوجوان محبوب نہیں ہے“۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اول بلاء حدث في هذه الامة بعد سبيها الشعب ، فان القوم لما شبعت بطونهم سنت ابدانهم ،
فضعفت قلوبهم ، وجمحت شهواتهم .

”اس اُمت کے نبی کے بعد اس اُمت میں رونما ہونے والی سب سے پہلی آزمائش سیری ہوگی، کیونکہ جب لوگوں کے پیٹ
سیر ہوں گے تو اُن کے جسم موٹے ہوں گے اور اُن کے دل کمزور ہو جائیں گے اور اُن کی شہوتیں زیادہ ہو جائیں گی“۔

امام بخاری نے یہ حدیث ”الضعفاء“ میں نقل کی ہے۔

عباس دوری اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ ہے۔ اس نے جامع سفیان روایت کی ہے۔ ابراہیم
بن عبد اللہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ ابن عمار کہتے ہیں: یہ کیمیا سے لگاؤ رکھتا تھا اور اس نے یہاں کوئی حدیث روایت
نہیں کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۶۸- غسان بن عمر عجل

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۶۶۹- غسان بن عوف (د) بصری

اس نے جریری سے روایات نقل کی ہیں یہ قوی نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۷۰- غسان بن مالک

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۷۱- غسان بن مضر

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عبد الصمد بن عبد الوارث فرماتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور شعبہ کو برا کہتا تھا۔

۶۶۷۲- غسان بن ناقد

اس نے ابو اہب سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جو بوٹی ہے جو تقدیر کے بارے میں ہے یہ بات

امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔

(ابویلی، ابو ماجد)

۱۰۵۵۷ - ابویلی کندی (ذق)

اس نے سوید بن غفلہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے تو شاید یہ دو آدمی ہیں جو ثقہ راوی ہے اُس نے سلیمان اور خباب سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۵۵۸ - ابویلی خراسانی

اس نے ابو عکاشہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے؛ کعب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۵۹ - ابویلی

اس نے نافع سے جبکہ اس سے اسرائیل نے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ وہ روایت جو اس نے نقل کی ہے وہ موضوع ہے۔

۱۰۵۶۰ - ابویلی

اس نے بریدہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ پھر وہ یہ کہتے ہیں: ہشیم اس سے روایات نقل کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ اس کا نام لیتا تھا اور ایک مرتبہ اس کی کنیت ذکر کرتا تھا اور ایک مرتبہ یہ کہتا تھا کہ یہ ابواسحاق تھا اور ایک مرتبہ یہ کہتا تھا کہ اس کی کنیت ابو عبد الجلیل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان القنوت فی صلاة الصبح بدعة.

”صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔“

۱۰۵۶۱ - ابویلی

اس نے عبید اللہ بن ابوبکر سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۵۶۲ - ابو ماجد حنفی (ذت ق)

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو ماجدہ ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔

ابو احوص نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

نقل کیا ہے:

ان الله عفو يحب العفو . ”بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔“

(ابو ماجدہ ابو مالک)

۱۰۵۶۳ - ابو ماجدہ سہمی (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ العلاء بن عبد الرحمن نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

لا تسم غلامك حجاما ولا قصابا ولا صائغا ”تم اپنے لڑکے کا نام حجام یا قصاب یا صائغ نہ رکھو۔“

اس راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرثون حدیث نقل کی ہے:

وهبت خالتي غلاما وقلت لها: لا تعلبيه حجاما.

”میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام بہہ کے طور پر دیا اور میں نے اُن سے کہا کہ آپ اسے چھپنے لگانے کی تعلیم نہ دیجئے گا۔“

یہ روایت دیگر راویوں نے بھی ابن اسحاق نامی راوی سے نقل کی ہے جس میں راوی کا نام ابن ماجدہ ہے اور یہ راوی غیر معروف ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ثوری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن جابر سے دریافت کیا: ابو ماجدہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ بصرہ سے اُڑ کر ہمارے پاس آیا تھا۔

۱۰۵۶۴ - ابو مالک واسطی (ق)

اس نے داؤد بن ابو ہند سے روایت نقل کی ہے۔ یہ متروک ہے ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

۱۰۵۶۵ - ابو مالک نخعی (ق)

اس کا نام عبد الملک ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ محدثین نے نزدیک یہ ”ضعیف“ ہے اور شعبہ کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۰۵۶۶ - ابو مالک دمشقی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے عبد اللہ بن دینار نے روایت نقل کی

ہے ”مجہول“ ہے۔

(ابو الماموم ابو المبارک)

۱۰۵۶۷ - ابو الماموم

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۶۸ - ابو المبارک (ت ق)

اس نے عطاء بن ابورباح کے حوالے سے جبکہ اس سے یزید بن سنان نے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور

تمہارا نقش قدم ایک جھوٹے کا نقش قدم ہے۔

۶۲۸۰۔ غیاث بن عبد الحمید

اس نے ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں، یہ ایک منکر حدیث کے حوالے سے معروف ہے جو میرے خیال میں اس کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں ہے، اسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

من سابق الى الصلاة لیسبقها خشية ان تسبقه رجاء الله والدار الآخرة ادخله الله الجنة ... الحدیث.

”جو شخص نماز کی طرف جلدی جاتا ہے اس اندیشے کے تحت کہ (کہیں تاخیر کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کا فضل اور آخرت کی نعمتیں اُسے حاصل نہ ہو پائیں، تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا“ الحدیث۔

یہ روایت معطلی بن مہدی نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۲۸۱۔ غیاث بن کلوب

اس نے مطرف بن سمرہ سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک نسخہ بھی منقول ہے، جو اس نے مطرف بن سمرہ سے نقل کیا ہے۔

۶۲۸۲۔ غیاث بن مسیب راسبی

اس نے ابو جوزاء سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

(غیلان)

۶۱۸۳۔ غیلان بن عبد اللہ (ت) عامری

اس نے ابو زرعہ بجلي سے روایات نقل کی ہیں، میرے علم کے مطابق عیسیٰ بن عبید کندی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس کے نقل کردہ حدیث منکر ہے، امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار نہیں دیا، بلکہ یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔ اور یہ روایت ابو زرعہ کے حوالے سے اُس کے دادا جریر کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

اوحی الی ای الثلاث نزلت فھی دار هجرتك: المدينة، او البحرین، او قنسرین.

”میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تم ان تین میں سے جس جگہ بھی پڑاؤ کرو گے، وہ تمہارا ہجرت کا مقام ہوگا: مدینہ، بحرین، قنسرین“۔

۶۲۸۴۔ غیلان بن ابو غیلان

یہ وہ شخص ہے جسے تقدیر کے بارے میں عقیدہ کی وجہ سے قتل کر دیا گیا، یہ گمراہ اور مسکین شخص تھا۔ یعقوب بن عتبہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، یہ غیلان بن مسلم ہے جو ادب کے بڑے ماہرین میں سے ایک تھا۔

﴿ حرف الفاء ﴾

(فاتک)

۶۲۸۵- فاتک بن فضالہ (ت)

اس نے ایمن بن خرم سے روایات نقل کی ہیں یہ معززین میں سے ایک ہے۔ سفیان بن زیاد اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

عدلت شهادة الزور الاشرک باللہ.

”جھوٹی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر قرار دیا گیا ہے“۔

(فارس)

۶۲۸۶- فارس بن موسیٰ قاضی

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: محمد بن شیبہ کہتے ہیں: حافظ ابن نجار نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے حوالے سے حضرت زریج بن برتملا کا واقعہ منقول ہے جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وصیت کی تھی، لیکن اس کی پوری سند مجہول راویوں پر مشتمل ہے۔

۶۲۸۷- فارس بن حمدان بن عبدالرحمن عبدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم: یا رسول اللہ، للنار جواز؟ قال: نعم، حب علی بن ابی طالب.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آگ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! علی بن ابی طالب سے محبت رکھنا“۔

ابونعیم حافظ نے یہ روایت محمد بن فارس عبدی کے حوالے سے اُس کے والد سے نقل کی ہے اور یہ روایت موضوع ہے۔

(فائد)

۶۲۸۸- فائد بن عبدالرحمن (ت، ق) ابوورقاء عوفی عطار

اس نے حضرت عبداللہ بن ابی وافی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام احمد اور دیگر لوگوں نے اسے ترک کر دیا تھا۔ عباس دوری نے

۱۰۵۷۸ - ابو محمد فرغانی

اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابو الجارث نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔
(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابو الجارث کون ہے، یہ بھی پتا نہیں ہے۔)

۱۰۵۷۹ - ابو محمد

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے عباد بن ربیع سے جبکہ اس سے ہشیم نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔
۱۰۵۸۰ - ابو محمد حضرمی (خت)

اس نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۸۱ - ابو محمد

یہ ایک بصری بزرگ ہے، جس نے محمد بن علی (شاید امام باقر رضی اللہ عنہ مراد ہیں) سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۵۸۲ - ابو محمد بصری

اس نے نعیم بن ابو ہند سے روایت نقل کی ہے، یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔

۱۰۵۸۳ - ابو محمد

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جریر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔

۱۰۵۸۴ - ابو محمد

اس نے ابو کنانہ سے روایت نقل کی ہے، یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔

۱۰۵۸۵ - ابو محمد (ق ت)

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے اُن سے اور بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ عوام بن حوشب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۵۸۶ - ابو محمد خراسانی

ابو عبد الرحمن مقری نے اس سے حدیث نقل کی ہے، یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔

۱۰۵۸۷ - ابو محمد ثقفی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۵۸۸ - ابو محمد معشری

یہ حسین بن محمد بن ابو معشر ہے جو کج کا شاگرد ہے۔

۱۰۵۸۹ - ابو محمد

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يقعد في بيت مظلم حتى يضاء له السراج.
 ”نبی اکرم ﷺ کسی تاریک گھر میں تشریف فرما نہیں ہوتے تھے اس لیے آپ کے لئے پہلے چراغ روشن کیا جاتا تھا“۔
 یہ روایت ابراہیم بن شماس نے یحییٰ القطان اور سفیان کے حوالے سے جابر جعفی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن
 حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نامی راوی کی ذمہ داری سے ہم لائق ہیں اور ابو محمد نامی اس راوی سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۵۹۰ - ابو محمد شامی

اس نے بعض تابعین کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: ”یہ ”کذاب“ ہے۔

۱۰۵۹۱ - ابو محمد ہذلی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوالمخارق، ابوالمختار، ابو مخنف)

۱۰۵۹۲ - ابوالمخارق (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ فضل بن یزید شمالی نے اس سے روایت نقل کی
 ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اور درست یہ ہے کہ (امام ترمذی نے جس راوی کا نام ذکر کیا ہے وہ ابو عجلان ہے۔

۱۰۵۹۳ - ابوالمختار طائی کوفی (ت)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد ہے۔ اس نے قاضی شریح اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے حمزہ زیات اور شریک نے روایات
 نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔
 (امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث قرآن مجید کے فضائل کے بارے میں ہے اور منکر ہے۔

۱۰۵۹۴ - ابو مخنف

اس کا نام لوط بن یحییٰ ہے یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابو مخیس، ابو مدلہ، ابو مجاہد)

۱۰۵۹۵ - ابو مخیس

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۹۶ - ابو مدلہ

یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے سعد اور ابو مجاہد طائی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی
 شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ابو مجاہد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

بھی نقل کی ہے:

نهی ان تسمی العشاء العتمة، وقال: انبا سبأها العتمة الشيطان .

”نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عشاء کی نماز کو ”عتمة“ کہا جائے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان نے اس نماز کو عتمة کا نام دیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

مصافحة الرجل بمأخذه على مثل تحية البلائكة ... الحديث.

”آدمی کا اپنے ساتھی سے مصافحہ کرنا فرشتوں کو سلام کرنے کی مانند ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان العبد ليرزق الشاء والستر والحب من الناس حتى يقول الحفظة: ربنا انك تعلم ولا نعلم غير ما

يقولون. فيقول: اني اشهدكم اني قد غفرت لهم ما لا تعلمون، وقبلت شهادتهم على ما يقولون.

”بندے کو قوت ارادی پر رہ داری اور لوگوں سے محبت عطا کیے گئے ہیں یہاں تک کہ حفاظت والے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! بے شک تو علم رکھتا ہے اور ہم صرف اسی چیز کا علم رکھتے ہیں جو وہ کہتے ہیں تو پروردگار فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی ان چیزوں کی مغفرت کر دی ہے جن کا تمہیں علم نہیں ہے اور جو کچھ یہ کہتے ہیں ان کے بہرے میں ان کی گواہی کو میں نے قبول کر لیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(ان عبر) راث فرسه، فرای فیہ شعیرا، فقال لخادمه: كيف تعلقه؟ قال: اعلفه صاعا كل يوم.

قال: ان هذا لكاف لاهل بيت قوتهم، فامرہ فارسله فی الرعی ومشی علی رجليه.

”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے نے لید کی تو انہوں نے اُس میں ایک جو دیکھا تو انہوں نے اپنے خادم سے دریافت کیا: تم اسے کیا کھلاتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اسے روزانہ ایک صاع چارا اھلاتا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو ایک پورے گھر کی خوراک کے لیے کافی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے حکم دیا تو اُس نے اس گھوڑے کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیدل چلنے لگے۔“

۶۶۹۶- فرات بن سلمان رقی

اس نے قاسم بن محمد اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایوب بن سوید اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن

عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ہلال بن العلاء کہتے ہیں: اس کا انتقال 105 ہجری میں ہوا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

اس راوی نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اول ما یکفہ الاسلام کما یکفہ الاناء فی شراب یقال له الطلاء .
 ”اسلام میں سب سے پہلے جو چیز اونٹھی کی جائے گی؛ جس طرح برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے وہ شراب ہے جس کا نام طلاء رکھ دیا جائے گا۔“

یہ روایت منکر ہے جسے محارب بن نفیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العبادة فی الهرج والفتنة کھجرۃ معی

”نقل و غارت گری اور فتنہ کے زمانہ میں ہجرت کرنا، میرے ساتھ ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے محدثین کو اسے صراحت کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا، تو مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

۶۶۹- فرات بن سلیم

اس نے عمرو بن عاتکہ کے حوالے سے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا عمرو کیف بک اذا رکبت دابة یقال لها الصلاح من بین یدیک شیطان، ومن خلفک شیطان، لا تزال فی مقت اللہ حتی تنزل عنه ... و ذکر الحدیث.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم ایک ایسے جانور پر سوار ہو گے جس کا نام صلاح ہو گا، تمہارے آگے شیطان ہوگا، تمہارے پیچھے شیطان ہوگا اور تم اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہو گے جب تک تم اُس جانور سے نیچے نہیں اتر جاتے۔“

اس روایت کو یزید بن ہارون نے بقیہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے، اور آگے چل کر یہ بات آئے گی کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاتا

ہے۔

۶۶۸- فرات ابو فرات بصری

اس نے معاویہ بن قرہ اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات سے ضعیف ہونا واضح ہوتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا علی عمل، فقال: یا رسول اللہ، خرلی. فقال: الزم بیتک.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سرکاری ذمہ داری کا نگران مقرر کیا تو اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے

مناسب صورت حال تجویز کر دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے گھر میں رہو۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا وراسه یقطر، فصلی بنا العشاء... الحدیث.
’ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے
تھے پھر آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی‘ الحدیث۔
امام ابو حاتم فرماتے ہیں: فرات بن ابوفرات صدوق ہے۔

۶۲۹۹- فرات بن ابوعبدالرحمن (ع) قزاز

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابو طفیل اور ایک جماعت
سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(فراس)

۶۷۰۰- فراس شعبانی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے ولید بن ابوسائب کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۶۷۰۱- فراس بن یحییٰ (ع) ہمدانی

یہ شعی کا شاگرد ہے۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ قطان کہتے ہیں: میں نے اس کے
حوالے سے منقول کسی بھی روایت کو منکر قرار نہیں دیا، البتہ استبراء کے متعلق حدیث کو میں منکر قرار دیتا ہوں۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 129 ہجری میں ہوا۔)

(فرج، فرح)

۶۷۰۲- فرج بن فضالہ (د، ت، ق) تنوخی حمصی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب دمشق ہے اس نے عبداللہ بن عامر مکی، ربیعہ بن یزید اور یحییٰ بن سعید سے روایات نقل کی
ہیں جبکہ اس سے لوین، علی بن حجر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے اس سے استدلال نہیں کیا
جائے گا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں:
جب یہ اہل شام سے حدیث روایت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب یہ یحییٰ بن سعید سے حدیث روایت کرے تو یہ منکر
روایات نقل کرتا ہے۔

سلمان بن احمد کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے فرج بن فضالہ سے زیادہ مثبت اور کوئی شامی نہیں دیکھا، اُس کے حوالے سے حدیث نقل کرنے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

مدائنی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور کا گزر فرج بن فضالہ کے پاس سے ہوا تو فرج اُس کے لیے کھڑے نہیں ہوئے، اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی، تو وہ بولے: مجھے یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ حساب نہ لے کہ تم اُس کے لیے کیوں کھڑے ہوئے تھے اور اُس سے یہ نہ پوچھتے کہ تم اس سے راضی کیوں ہوئے تھے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: فرج بن فضالہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں، اُس حوالے سے یہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ”مرفوع“ حدیث نقل کی ہے:

ان الدباغ یحل من البیتة ما یحل الخل من الخمر.

”دباغت مردار کو اتنا ہی حلال کرتی ہے، جتنا سرکہ شراب کو حلال کر دیتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

لقد رايتني اجعل الغالية في لحيمة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم.

”مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے دوران آپ کی داڑھی مبارک میں غالیہ (نام کی خوشبو) لگا دیتی تھی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا عدلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء اذا كان المغنم دولا، والامانة مغنما، والزكاة

مغرما، واطاع الرجل زوجته، وعق امه، وبر صديقه، وجفا اباه، وارتفعت الاصوات في المساجد،

وكان زعيم القوم اذلهم، واکرم الرجل مخالفة شره، وشربت الخمر، ولبس الحرير، واتخذت

القيان والمعازف، ولعن آخر هذه الامة اولها، فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمرأ وخسفا ومسحا.

”جب میری اُمت پندرہ خصلتوں میں مبتلا ہوگی تو اُن کے لیے آزماتش حلال ہو جائے گی، جب مالِ غنیمت کو دولت شمار کیا

جائے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے، زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی

کرے، اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ بُرائی کرے، مسجدوں میں آوازیں بلند کی جائیں،

لوگوں کا کم تر شخص اُن کا سردار ہو اور آدمی کی عزت اُس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے، شراب پی جائے، ریشم پہنا جائے،

آلاتِ موسیقی استعمال کیے جائیں اور اس اُمت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگے تو اُس وقت اُن لوگوں کو سرخ

آندھی کا اور زمین میں دھنسائے جانے کا اور چہرے مسخ کیے جانے کا انتظار کرنا چاہیے۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے، فرج اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ ضعیف ہے کیونکہ یہ اپنے حافظہ کے حوالے سے

روایات نقل کرتا تھا۔ تاہم ”الجامع“ میں محمد بن عمرو بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت منقول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے عمرو کس کا نام ہے؟
برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اس نے یحییٰ کے حوالے سے محمد بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اذا عملت امتی خمس عشرة خصلة.

”جب میری امت پندرہ چیزوں پر عمل کرے گی۔“

تو امام دارقطنی نے فرمایا: یہ روایت جھوٹی ہے، میں نے دریافت کیا: کیا فرج نامی راوی کے حوالے سے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور انہوں نے یہ بتایا کہ محمد نامی راوی سے مراد محمد بن حنفیہ ہیں۔

ابو بکر حلبی اور عبدالرحمن بن واقد نے اس روایت کو اسی طرح فرج کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: یہ روایت جھوٹی ہے۔

امام ترمذی نے یہ شاذ سند نقل کی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو صالح بن عبداللہ فرج، یحییٰ، محمد بن عمرو بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

”مسند عبد“ میں یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے منقول ہے:

ان خصیین جاء ا، فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اقض بینہما، فقال: انت اولی. قال: وان

کان ذلك فاقض، فان اصبحت کانت لك عشر حسنات، وان اجتهدت فاحطات کانت له حسنة

”دو مخالف فریق آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو! تو انہوں نے عرض کی: آپ

اس بات کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ ایسا ہی ہے، لیکن تم فیصلہ دو، اگر تم ٹھیک فیصلہ دو گے، تو

تمہیں دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تم اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کرو گے، تو بھی ایک نیکی ملے گی۔“

فرج نامی راوی کا انتقال 176 ہجری میں ہوا۔

۶۷۰۳- فرج بن یحییٰ

اس نے ابن ابوزب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے، عبدالملک بن ولید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(فرزدق)

۶۷۰۴- فرزدق، ابوفراس

یہ مشہور شاعر ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے صحابہ کرام سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے ضعف قرار دیتے

ہوئے یہ کہا ہے: یہ پاکدامن عورتوں پر جھوٹے الزام لگاتا تھا اس لیے اس سے اور اس کی روایت سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔

(فرقد)

۶۷۰۵۔ فرقد سخی (ت، ق) ابو یعقوب

یہ بصرہ کے صوفیاء میں سے ایک ہے اس نے سعید بن جبیر اور مرہ طیب سے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یہ کوفہ کے علاقہ سنجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے دونوں حمادوں اور جعفر بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، انہوں نے اور امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

محمد بن حمید نے جریر کے حوالے سے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سب سے پہلے ابراہیم نے ہماری راہنمائی فرقد سخی کی طرف کی یہ حکایات بیان کرنے والا شخص تھا اور آرمینیا کا عیسائی تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں: ایوب کے سامنے فرقد کا ذکر ہوا تو وہ بولے: یہ حدیث کا عالم نہیں ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ فرقد سے روایت نقل کروں۔

یعلیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں: فرقد، حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابو سعید! آپ کو سلام ہو! تو حسن نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ فرقد ہے، حسن نے دریافت کیا: فرقد کون؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ ایک شخص ہے جو سنجہ میں ہوتا ہے۔ تو حسن بصری نے کہا: اے فرقد! ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو خبیث چیز کھاتا ہے؟ تو اس نے کہا: نہ تو میں اسے پسند کرتا ہوں اور نہ ہی میں اُس شخص کو پسند کرتا ہوں جو اسے پسند کرتا ہو اور نہ ہی میں اسے دوست رکھتا ہے۔ تو حسن نے کہا: کیا تم لوگ اسے پاگل سمجھتے ہو؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اکذب الناس الصواغون والصبغون.

”لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹی باتوں کو باطل طریقے سے مزین کرنے والے ہوتے ہیں۔“

یہ روایت احمد نے عبدالصمد کے حوالے سے ہمام سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت غیر المفتت عند الاحرام.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کے وقت زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے البتہ اُسے اچھی طرح چڑتے نہیں تھے۔“

اس نے اپنی مرہ طیب کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ملعون من ضراخاه المسلم او ما کره.

”وہ شخص ملعون ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو ضرر پہنچائے، یا جو اسے ناپسند ہو۔“
اس راوی نے مرہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا سیء الملکة.
”دھوکہ باز کنجوس اور بُرا مالک جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

فرقد کا انتقال 131 ہجری میں ہوا۔

۶۷۰۶- فرقد ابوطلمحہ (ت)

یہ تابعی ہے ولید بن ابو ہشام کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(فروہ)

۶۷۰۷- فروہ بن قیس (ق)

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۷۰۸- فروہ بن یونس (ق) کلانی

اس نے ہلال بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ قوی نہیں ہے ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(فروخ، فضاء، فضال)

۶۷۰۹- فروخ

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ مکہ کے رہنے والے ایک شخص ابو یحییٰ نے اس کے حوالے سے ذخیرہ اندوزی کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۶۷۱۰- فضاء بن خالد (د، ت، ق) جہضمی

اس نے علقمہ مزنی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس کے حوالے سے صرف اس کے بیٹے محمد بن فضاء نے روایت نقل کی ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۱۱- فضال بن جبیر ابو مہند غدانی

یہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں اور یہ تقریباً دس احادیث ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے:

اول الآيات طلوع الشمس من مغربها.

” (قیامت سے پہلے رونما ہونے والی) نشانیوں میں سے سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہو گا۔“

ان میں سے ایک روایت ہے:

اکفلو الی بست. ”تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو۔“

میں یہ کہتا ہوں: طلوت بن عبدالمحمد بن عرعہ اور عبدالواحد بن غیاث نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: اس سے کسی بھی حالت میں روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی احادیث روایت کرتا ہے، جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔ اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله خلق الانبياء من اشجار شتى، وخلقني وعليا من شجرة واحدة، انا اصلها، وعلى فرعها، وفاطمة لقاحها، والحسن والحسين ثمرها، فمن تعلق بغصن من اغصانها نجا... الحديث.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے، اور مجھے اور علی کو ایک ہی درخت ہی پیدا کیا ہے، جس کی جڑ ”میں“ ہوں اور اُس کی شاخ علی ہے، اُس کا شگوفہ فاطمہ ہے اور اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں، تو جو شخص اُن میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ متعلق ہو جائے گا، وہ نجات پا جائے گا۔“

اس راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان: ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما.

وان يحب البرء لا يحبه الا الله. وان يكره ان يرجع في الكفر بعد اذا انقذه الله منه، كما يكره ان يلقى في النار.

”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو اگر کسی شخص میں پائی جائیں گی، تو وہ شخص ایمان کی حلاوت کو پالے گا، ایک یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اُس کے نزدیک اے دونوں کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں، ایک یہ کہ آدمی کسی بندے سے محبت رکھے اور اُس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے، اور ایک یہ کہ آدمی کفر کی طرف واپس جانے کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کفر سے بچالیا ہو، اُس طرح ناپسند کرنے، جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔“

یہ روایت اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ کتانی نے ابو حاتم رازی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ضعیف الحدیث ہے۔

۶۷۱۲- فضالہ بن حرب بجلي

اس نے..... سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۷۱۳- فضالہ بن حصین ضعی

اس نے محمد بن عمرو عطاء بن سائب، یونس بن عبید اور یزید بن نعامہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: یہ مضطرب

الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إذا وضعت الحلوی بین یدی احدکم فلیصب منها ولا یردها.
”جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اُس میں سے کچھ ضرور حاصل کرے، اُسے واپس نہ کرے۔“

۶۷۱۴- فضالہ بن دینار

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے عمار بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

: إذا بویع لخلیفتین .. ”جب دو خلفاء کی بیعت کر لی جائے۔“

اس حدیث میں یہ مستند نہیں ہے۔

۶۷۱۵- فضالہ بن سعید بن زمیل ماری

اس نے محمد بن یحییٰ ماری سے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من زارنی فی مہاتی کان کمن زارنی فی حیاتی.

”جس شخص نے مرنے کے بعد میری زیارت کی، وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جریر کی طرف نسبت کے حوالے سے یہ روایت موضوع ہے۔ اس بارے میں اس سے زیادہ مناسب روایت بھی نقل کی گئی ہے۔

۶۷۱۶- فضالہ بن ابوفضالہ

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۶۷۱۷- فضالہ بن مفصل بن فضالہ قتبان، ابو ثوابہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے یحییٰ بن عثمان بن صالح اور احمد بن محمد مہری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔ عقلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے، ایک قول کے مطابق یہ نشہ آور چیزیں پیا کرتا تھا اور مسجد میں شطرنج کھیلا کرتا تھا۔

۶۷۱۸- فضالہ بن منذر

اس کے حوالے سے اس کے بھتیجے محمد بن عیاض نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۷۱۹- فضالہ شحام

اس نے عطاء اور طاؤس سے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں، مجھے اس سے استدلال کرنا پسند نہیں ہے، اس سے استدلال صرف اُس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب یہ ثقہ راویوں کے موافق ہو۔ ازدی کہتے ہیں: اسے اس بات کی سمجھ ہی نہیں تھی کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟

(فضل)

۶۷۲۰- فضل بن احمد لؤلؤی

اس نے ابو حاتم رازی کے حوالے سے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے، جس میں حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص شاید اعرابی ہے۔ اس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ امام باقر کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کے بارے میں ایک جملہ ہے۔

۶۷۲۱- فضل بن بکر

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث مهلكات، وثلاث منجيات، فالهلكات: شه مطاع، وهوى متبع، واعجاب المرء بنفسه. والمنجيات: خشية الله في السر والعلانية، والقصد في الغنى والفقر، والعدل في الغضب والرضا.

”تین چیزیں ہلاکت کا شکار کر دیتی ہیں اور تین چیزیں نجات دلا دیتی ہیں۔ ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں یہ ہیں: ایسی کنجوسی جس کی پیروی کی جائے، ایسی خواہش نفس جس کی اتباع کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا۔ جبکہ نجات دلانے والی چیزیں یہ ہیں: پوشیدہ طور پر اور علانیہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، خوشحالی اور تنگی میں میانہ روی اختیار کرنا اور ناراضگی اور رضامندی کے عالم میں انصاف سے کام لینا۔“

۶۷۲۲- فضل بن جبیر واسطی وراق

اس نے خلف بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی

ہے:

قال لرجل: انطلق فقل لابي بكر انت خليفتي فصل بالناس .. الحديث.

”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم جاؤ اور ابو بکر سے کہو: تم میرے خلیفہ ہو، تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ،“ الحدیث۔

۶۷۲۳۔ فضل بن حباب، ابو خلیفہ جمحی

یہ اپنے وقت میں بصرہ کی مسند تھا۔ اس نے ثعنبی، مسلم بن ابراہیم اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں یہ 305 ہجری تک زندہ رہا اور دنیا کے مختلف علاقوں کے لوگ سفر کر کے اس کی طرف آتے رہے۔ یہ ثقہ تھا، عالم تھا، مجھے اس کے بارے میں کسی کمزوری کا علم نہیں ہے، ماسوائے اس کے کہ سلیمانی نے یہ کہا ہے: یہ رافضی تھا اور یہ بات ابو خلیفہ کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

۶۷۲۴۔ فضل بن حرب بجلی

اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام فضالہ ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اسحاق بن ابواسرائیل نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۷۲۵۔ فضل بن حماد

علی بن بحر القطان نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۲۶۔ فضل بن دکین، ابو نعیم

یہ حافظ ہے اور جنت ہے، البتہ اس میں غلو اور (صحابہ کرام کو) بُرا بھلا کہے بغیر تشیع پایا جاتا ہے۔ ابن جنید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو نعیم جب کسی انسان کا ذکر کرتے اور یہ کہتے: یہ جید ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے تو وہ شیعہ ہوتا تھا، اور جب وہ یہ کہتے تھے کہ فلاں مرجئی ہے، تو آپ یہ بات جان لیں کہ وہ ”سنن“ کا عالم ہوگا اور اُس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یحییٰ ”ارباہاء“ کی طرف میلان رکھتے تھے اور یہ عقیدہ قدر یہ فرقہ کے عقائد سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ ابو نعیم کا انتقال 219 ہجری میں ہوا۔

۶۷۲۷۔ فضل بن دلہم (د، ت، ق)

اس نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے کعب، یزید بن ہارون اور عبداللہ بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔ یزید کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یزید قصاب تھا، شاعر تھا اور معتزلی تھا، میں اُس کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتا تھا لیکن میں نے اُس سے سماع نہیں کیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفر دہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۶۷۲۸۔ فضل بن ربیع

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں، عقلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من لبس نعلا صفراء لم يزل ينظر في سرور، ثم قرا: بقرة صفراء فاقم لونها تسر الناظرين.
 ”جو شخص زرد رنگ کا جوتا پہنے گا وہ ہمیشہ خوش دیکھے گا“ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:
 ”وہ زرد رنگ کی ہوگی جس کا رنگ چمکتا ہوا ہوگا اور دیکھنے والے کو خوش کرے گا“۔

۶۷۲۹۔ فضل بن زیاد

اس نے شیبان نحوی سے روایات نقل کی ہیں، میں نے المغنی میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کی شناخت نہیں ہو سکی، یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور طساس فروخت کرتا تھا۔ امام ابو زرعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس سے حدیث بھی روایت کی ہے۔ اس نے عباد بن عباد اور خلف بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، اس نے شیبان سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۳۰۔ فضل بن سخیت

اس نے امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے امام عبدالرزاق سے سماع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو اس سے حدیث نقل کرتا ہے۔ یہ ابو عباس سندی ہے، یہ کذاب ہے، یہ بات خلی نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۷۳۱۔ فضل بن سکین کوفی

اس نے ہشام بن یوسف سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۷۳۲۔ فضل بن سکین قطعی اسود

یہ امام ابو یعلیٰ کا استاد ہے، یحییٰ بن معین نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔ یہ فضل بن سکین بن سخیت سندی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۷۳۳۔ فضل بن سلام

اس نے معاویہ بن حفص سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے اور کسی روایت کا علم نہیں ہے، سوائے اُس حدیث کے، جو اس سے حسن بن مدرک نے نقل کی ہے۔

۶۷۳۴۔ فضل بن سہل (خ، م، د، ت، س) اعرج

یہ مشہور اور ثقہ ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتا، کیونکہ اس کے حوالے سے کوئی ایسی عمدہ حدیث نہیں ہے جسے عبدان نے اس سے نقل نہ کیا ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ابوداؤد دونوں شیوخ (امام بخاری اور امام مسلم) امام ابو حاتم اور محاطی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے، امام نسائی کہتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 255 ہجری میں ہوا۔ اس نے یزید بن ہارون اور اُن کے پائے کے افراد کا زمانہ پایا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

إذا حدثتم عنی حدیثاً تنکرونہ فکذبوا بہ.

”جب تمہارے سامنے میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کی جائے جسے تم منکر سمجھو تو تم اسے جھٹلا دو۔“

۶۷۳۵۔ فضل بن سہل اسفرائینی دمشقی

یہ وہ شخص ہے جسے ابو بکر خطیب نے اجازت دی تھی اور اس سے اجازت کے طور پر حدیث روایت کرنے والا آخری شخص ابن مقیر ہے۔ اس کا سماع صحیح ہے لیکن اس نے جو حکایت نقل کی ہے اُس کے بارے میں اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔

۶۷۳۶۔ فضل بن سوید

یہ محمد بن جرمان کا استاد ہے اُس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ مروزی نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: محمد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۷۳۷۔ فضل بن شہاب

ابراہیم بن عبد اللہ تھمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: حمانی نے فضل بن شہاب کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من لبس نعلا صفراء لم یزل ینظر فی سرور، ثم تلا: فاقم لونها تسر الناظرین.

”جو شخص زرد رنگ کی جوتی پہنے گا وہ ہمیشہ خوش رہے گا پھر اُمّ ہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اُس کا رنگ چمکدار ہے جو دیکھنے والے کو خوش کرتا ہے۔“

تو یحییٰ نے کہا: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۶۷۳۸۔ فضل بن صالح

اس نے عطاء بن سائب سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی حدیث کو عبد الوہاب بن ضحاک نے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے، اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے اس سے نقل کیا ہے۔

۶۷۳۹۔ فضل بن عباس بصری

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت صرف اسی شخص نے کی

ہے جو اس کی مانند (مجبول) ہے۔

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: يا غلام اسبع الموضوع يزد في عمرك ... الحديث.

” (نبی اکرم ﷺ نے اُن سے) فرمایا: اے لڑکے! تم اچھی طرح وضو کرو یہ چیز تمہاری عمر میں اضافہ کا باعث ہوگی۔“

۶۷۴۰۔ فضل بن عباس خراسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی منکر حدیث روایت کی ہے جسے اس سے عبید بن ہشام حلبی نے روایت کیا ہے۔

۶۷۴۱۔ فضل بن عبد اللہ بن مسعود یشکری ہروی

اس نے مالک بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں اس نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے اس کی شہرت ہمارے اصحاب کی اُن تحریروں کے حوالے سے ہے جس میں اس کی نقل کردہ حدیث ہے جو اس کے معاملہ کو طول دینے سے بے نیاز کر دیتی ہے اب مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ کیا یہ اس نے ایجاد کی ہے؟ یا اس پر داخل کی گئی ہے؟

۶۷۴۲۔ فضل بن عبد اللہ حمیری

اس نے امام احمد بن حنبل سے روایت نقل کی ہے اس پر چھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ ابن جوزی نے اس کا تذکرہ لیا ہے۔

۶۷۴۳۔ فضل بن عطاء

اس نے فضل بن شعیب کے حوالے سے ابو منظور سے تاریک سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اُس کا مترجم؟ ہونا ہے۔ یہ روایت یونس بن محمد مودب نے اس سے نقل کی ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے پھر عقلی نے اس کی حدیث کو طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو کابل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا ابا كاهل، انا اخبرك بقضاء قضاءه الله على نفسه؟ قلت: بلى يا رسول الله. قال: من لي ان ابترى حتى اخبرك به كله احيا الله قلبك فلا يبتته حتى يميت بدنك. اعلمن ابا كاهل انه لم يغضب رب العزة على من كان في قلبه مخافة، ولا تاكل النار منه هدية.

”اے ابو کابل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اُس فیصلہ کے بارے میں نہ بتاؤں جو اُس نے اپنی ذات کے بارے میں طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا یہاں تک کہ میں تمہیں اُس کے بارے میں سب کچھ بتا دوں اللہ تعالیٰ تیرا دل کو زندگی عطا کرے اور اُسے اُس وقت تک موت نہ دے جب تک کہ وہ تمہارے جسم کو موت نہ دے۔ اے ابو کابل! تم یہ بات جان لو کہ پروردگار ایسے کسی شخص پر غصہ نہیں کرے گا جس کے دل میں خوف موجود ہو اور نہ ہی آگ اُس کے جسم میں سے کوئی چیز

کھائے گی۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اعلمن ابا کاهل انه من شهد ان لا اله الا الله وحده مستيقنا كان حقا على الله ان يغفر له بكل مرة ذنوب حول.

”اے ابو کابل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص سچے دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ اس کلمہ کو پڑھنے کے عوض میں وہ اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کر دے۔“

۶۷۴۳۔ فضل بن عطیہ مروزی (س، ق)

اس نے عطاء اور سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد بن فضل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس اور ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو زرعة فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حسین بن نمیر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ سلام بن سلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

زاملت الفضل ابن عطية، فلما رحلنا من فيد نبهني في جوف الليل، وقال: اريد اوصي اليك، فجزعت، فقال: لتقبلن ما اقول لك. قلت: فبا حبلك عليه الآن؟ قال: اريت في منامي ملكين فقالا: انا امرنا بقبض روحك. فقلت: فلو اخرت باني الي ان اقصي نسكي! فقالا: ان الله قد تقبل نسكك، ثم قال احدهما للآخر: افتح اصبعيك، فخرج من بينهما ثوبان ملات خضرتهما ما بين السماء والارض. فقال: ههنا كفنك من الجنة، ثم طواه وجعله بين اصبعين فبا وردنا المنزل حتى قبض، فاذا امرأة تسال الرفاق: هل فيكم الفضل بن عطية؟ فقلت: ما حاجتك؟ هذا هو زميلي. قالت: رايت في المنام انه يصحبنا اليوم رجل ميت يسمى الفضل بن عطية من اهل الجنة، فاحببت ان اشهد الصلاة عليه.

”میری ملاقات فضل بن عطیہ سے ہوئی، جب ہم روانہ ہونے لگے تو نصف رات کے وقت اُس نے مجھے متنبہ کیا اور بولے: میں تمہیں ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں، میں گھبرا گیا تو اُس نے کہا: میں جو تمہیں کہوں گا تم اُسے ضرور قبول کرنا۔ میں نے کہا: اس وقت یہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اُس نے کہا: مجھے خواب میں دو فرشتے دکھائے گئے ہیں اُن دونوں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں تمہاری روح کو قبض کرنے کا حکم ملا ہے، تو میں نے کہا: اگر تم دونوں مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں اپنا حج مکمل ادا کر لوں (تو مناسب ہوگا) اُن دونوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے حج کو قبول کر لیا ہے، پھر اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اپنی انگلیاں کھولو! تو اُن دونوں کے درمیان سے کپڑے نکلے جو سبز رنگ کے تھے اُنہوں نے آسمان اور

زمین کے درمیان ہر چیز کو سرسبز کر دیا۔ اُس فرشتے نے کہا: یہ تمہارا کفن ہے جو جنت سے آیا ہے، تو اُس نے اسے لپیٹا اور دو انگلیوں کے درمیان رکھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم اُس پڑاؤ سے آگے نہیں چلے تھے کہ اُس کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح وہاں ایک عورت قافلہ کے لوگوں سے دریافت کرتی پھر رہی تھی: کیا تمہارے درمیان فضل بن عطیہ ہے؟ میں نے دریافت کیا: تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ وہ میرا ساتھی ہے۔ تو اُس عورت نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ آج صبح ایک شخص کا انتقال ہوا ہے جس کا نام فضل بن عطیہ ہے جو جنتی ہے، تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں اُس کی نماز جنازہ میں شرکت کروں۔“

۶۷۴۵۔ فضل بن عمیرہ (ع، س) قیسی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: سابقنا سابق، ومقتصدنا ناج، وظالمنا مغفور له۔

”سبقت لے جانے والا سبقت لے جائے گا، میانہ روی اختیار کرنے والا نجات پالے گا اور ظلم کرنے والے شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔“

یہ روایت اس راوی سے عمرو بن حصین نے نقل کی ہے اور عمر و نامی راوی کو محمد ثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقلی بیان کرتے ہیں: فضل نامی اس راوی کی اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ہمارے شیخ ابوجاج بیان کرتے ہیں: اس کی کنیت البوقتیہ اور اسم منسوب بصری ہے، اس نے ثابت بنانی اور میمون کردی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے جعفر بن سلیمان، حرمی بن عمارہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثبات“ میں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ یہ شخص منکر الحدیث ہے کیونکہ اس نے ایک طویل سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی فمررنا بحدیقة، فقلت: ما احسنها! قال: لك في الجنة احسن منها، حتى مررنا بسبع حدائق، ويقول كذلك، حتى اذا خلا الطريق اعتنقني واجهش باکیا، فقلت: سما یبکیک؟ (فقال) احن فی صدور جبرئیل ینبونها لک الامن بعدی. قلت: فی سلامة من دینی؟ قال: فی سلامة من دینک.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا تو ہمارا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا تو میں نے کہا: یہ کتنا اچھا باغ ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے اچھا باغ ملے گا، یہاں تک کہ ہمارا گزر سات باغات کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے۔ پھر جب راستہ خالی ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا اور آپ رونے لگے، میں نے عرض کی: آپ کیوں رورہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے جو میرے جد ظاہر کریں گے، میں نے عرض کی: کیا میرے دین میں سلامتی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دین میں سلامتی ہوگی۔“

اس روایت کو امام نسائی نے ”مسند علی“ میں حرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ بغوی نے اسے قواریری کے حوالے سے حرمی سے نقل کیا ہے۔

۶۷۴۶۔ فضل بن عیسیٰ رقاشی (ق)

یہ یزید رقاشی کا بھتیجا ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور معتمر بن سلیمان کا ماموں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے اپنے چچا یزید اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ کے عقائد رکھتا تھا۔ سلام بن ابو مطیع کہتے ہیں: اگر فضل رقاشی گونگا پیدا ہوتا تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان العار والتجربة تبلغ من ابن آدم في المقام بين يدي الله ما يتمنى العبد ان يؤمر به الى النار ويتحول من مقامه.

”دنیاوی ساز و سامان نہ ہونے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ بندہ یہ آرزو کرتا ہے کہ اُس کے بارے میں یہ حکم ہو کہ اُسے جہنم کی طرف لے کر جایا جائے، لیکن اُسے اُس کے مقام سے تبدیل کر دیا جائے“۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما خلق الله العقل قال له: قم، فقام، ثم قال له: ادبر فادبر. وقال: اقبل فاقبل، ثم قال: اقعده. فقال: ما خلقت خلقا هو خيرا منك ولا اكرم ... الحديث.

”جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا: اٹھو! تو وہ کھڑی ہو گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: مڑ جاؤ! تو وہ مڑ گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سیدھی ہو جاؤ! تو وہ سیدھی ہو گئی، پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ! تو وہ بیٹھ گئی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایسی کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جو تم سے زیادہ بہتر اور تم سے زیادہ معزز ہو“۔

احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے فضل رقاشی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ ایک واعظ تھا اور بُرا آدمی تھا۔ میں نے کہا: تو اُس کی نقل کردہ حدیث کا کیا حکم ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: تم قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے اس خبیث شخص کے بارے میں سوال نہ کرو۔

ابو سلمہ جوزکی بیان کرتے ہیں: تقدیر کے بارے میں بحث کرنے والوں میں کسی بھی شخص کا موقف فضل رقاشی سے زیادہ بُرا نہیں تھا، یہ معتمر کا ماموں تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ينادي رجل في القيامة واعطشاه ... القصة.

”قیامت میں ایک شخص پکار کر کہے گا: ہائے پیاس لگی ہوئی ہے، اس کے بعد پورا واقعہ منقول ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث فضل رقاشی کے چہرے سے مشابہت رکھتی ہے۔

۶۷۴۔ فضل بن غانم خزاعی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، خطیب کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس نے امام مالک کے حوالے سے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد اور اُن کے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال في اليوم مائة مرة لا اله الا الله الملك الحق المبين - كان له امان من الفقر ... الحديث.
”جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ پڑھے: ”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ بادشاہ ہے، حق ہے اور مبین ہے“ تو ایسا شخص غربت سے محفوظ رہے گا۔“

۶۷۴۸۔ فضل بن فرقد

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں، اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے، اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۷۴۹۔ فضل بن فضل (س) مدنی

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اعرج سے نقل کی ہے۔ یہ روایت امام نسائی نے گردن کے گوشت کی فضیلت کے بارے میں نقل کی ہے۔ اسامہ بن زید لیشی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۷۵۰۔ فضل بن فضل سقظی

اس نے عبدالواحد بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں اور کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، تاہم اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا۔

۶۷۵۱۔ فضل بن مبشر (ق) ابوبدر مدنی

اس نے حضرت جابرؓ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی دو تہائی احادیث ”مسند عبد بن حمید“ میں منقول ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، ابن عری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے حضرت جابرؓ سے جو روایات منقول ہیں، وہ دس سے کم ہیں اور ان میں سے زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا۔ مروان بن معاویہ اور یعلیٰ بن عبید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۵۲۔ فضل بن محرر خزاعی

احمد بن سعید دارمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۷۵۳۔ فضل بن محمد بہیقی شعرانی

اس نے سعید بن ابومریم اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، اس نے بہت زیادہ سفر کیا ہے اور بہت سی احادیث نوٹ کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں: یہ ادیب تھا، فقیہ تھا، عبادت گزار تھا، علم الرجال کا ماہر تھا، یہ اپنے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جایا کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا لقب شعرانی ہوا، یہ ”ثقة“ ہے اس کے بارے میں کسی مضبوط دلیل کے تحت طعن نہیں کیا گیا۔ حسین قتیبانی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے ابو عبد اللہ بن اخرم کوسنا، ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے، لیکن تشیع میں غالی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا۔)

۶۷۵۴۔ فضل بن محمد عطار

اس نے مصعب بن عبد اللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے حدیث کو موصول روایت کے طور پر بیان کیا اور متون میں اضافے کیے، یہ انطاکیہ کا احدب ہے۔ اس نے ہشام بن عمار سے بھی سماع کیا ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۵۵۔ فضل بن محمد باہلی انطاکیہ کا احدب

اس نے دحیم سے روایت نقل کی ہے، ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا، میں نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ عطار ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن بعض ائمہ نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے حالانکہ ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔)

۶۷۵۶۔ فضل بن مختار ابوسہل بصری

اس نے ابو ذؤب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں اور یہ جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء مملوك الى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، ان مولاي زوجني وهو يريد ان يفرق بيني وبين امراتي، فقعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر، فقال: ايها الناس، انما الطلاق بيد من اخذ بالساق.

”ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے آقا نے میری شادی کروائی تھی“

اب وہ یہ چاہتا ہے کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے۔ تو نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! طلاق کا حق اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے، جو پنڈلی کو پکڑتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک حطمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاة الفطر مدین من قبح، او صاعا من شعیر، او صاعا من زبیب، او من تمر، او صاعا من اقط، فان لم یکن عنده اقط فصاعان من لبن.

”نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر گندم کے دو صاع یا جو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا پیپر کا ایک صاع مقرر کیا ہے اور جس شخص کے پاس پیپر کا ایک صاع نہ ہو وہ دودھ کے دو صاع دیدے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یا معاذ، انی مرسلک الی قوم ہم اهل کتاب، فاذا سالوک عن البجرة فقل: لعاب حية تحت العرش.

”اے معاذ! میں تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہا ہوں جو اہل کتاب ہیں، جب وہ تم سے بجرہ کے بارے میں دریافت کریں، تو تم یہ بتا دینا: کہ یہ عرش کے نیچے اڑدھا کالعب ہے۔“

اس راوی نے ابان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال لابی بکر: ما اطيب مالک! منه بلال مؤذنی، وناقعی، کانی انظر الیک علی باب الجنة تشفع لاهتی.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا مال کتنا پاکیزہ ہے! اس میں سے ایک بلال ہے جو میرا مؤذن ہے، اس میں سے ایک میری اونٹنی ہے اور میں گویا اس وقت بھی تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر میری اُمت کی شفاعت کر رہے ہو۔“

یہ روایت جھوٹی اور عجیب و غریب ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سرق مبلوک فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فعفا عنه، ثم رفع الیه الثانية وقد سرق، فعفا عنه، ثم رفع الیه الثالثة فعفا عنه، ثم رفع الیه الرابعة، فعفا عنه، ثم رفع الیه الخامسة وقد سرق فقطع یدہ، ثم رفع الیه السادسة فقطع رجلہ، ثم رفع الیه السابعة فقطع یدہ، ثم رفع الیه الثامنة، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اربع باربع.

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک غلام نے چوری کر لی، اُس کا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُس سے درگزر کیا، پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس سامنے پیش کیا گیا، اُس نے چوری کی تھی، آپ نے اُس سے

درگز رکیا، پھر اُسے تیسری مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اُس سے درگز رکیا، پھر اُسے چوتھی مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اُس سے درگز رکیا، پھر اُسے پانچویں مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا، اس مرتبہ بھی اُس نے چوری کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کا ہاتھ کٹو ادیا، پھر اُسے چھٹی مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اُس کا پاؤں کٹو ادیا، پھر اُسے ساتویں مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا، تو آپ نے اُس کا دوسرا ہاتھ کٹو ادیا، پھر اُسے آٹھویں مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار کے بدلے چار ہوں گے۔

یہ روایت اس بات سے مشابہت رکھتی ہے کہ یہ ایجاد کی گئی ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۷۵۷- فضل بن معروف

یہ محمد بن ابوبکر مقدمی کا استاد ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس میں ضبط تھوڑا تھا۔

۶۷۵۸- فضل بن منصور

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی منکر حدیث نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۷۵۹- فضل بن مہلب

یہ مفضل کا بھائی ہے، اس نے منصور بن معتمر سے روایت نقل کی ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، تاہم اس کا بھائی مفضل میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حسن بن ربیع بجلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے، جس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے، میں نے اُس روایت کو ”طبقات الحفاظ“ میں مسلم کے حالات میں نقل کیا ہے۔

۶۷۶۰- فضل بن موسیٰ سینانی مروزی (ع)

یہ علماء اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہے، اس نے کسنا تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے، صرف عبد اللہ بن علی بن مدینی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا: اُن سے ابو تمیلہ اور سینانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ابو تمیلہ کو مقدم قرار دیا اور بولے: فضل سینانی نے منکر احادیث روایت کی ہیں۔

۶۷۶۱- فضل بن مؤتمر عتکی

اس نے ابو حلال سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۷۶۲- فضل بن موفق (ق)

اس نے مسعر سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ وہی فرماتے ہیں: یہ ابن عیینہ کا رشتہ دار تھا۔ اس نے فطر اور مالک بن مغول سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل، ابو امامیہ طرسوسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۶۳- فضل بن میمون، ابوسلمہ

یہ عارم کا استاد ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس نے معاویہ بن قرہ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ہمیشہ ضعیف رہا ہے۔

۶۷۶۴- فضل بن یحییٰ اسنخی

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے، اس سے ایک حدیث منقول ہے جو منکر ہے۔ عقیلی فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اُن افراد میں سے نہیں ہے جو حدیث کو یاد رکھتے تھے۔ محمد بن یوسف ضعی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان کی ہے۔

۶۷۶۵- فضل بن یسار

اس نے غالب قطان سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یحییٰ بن خلف نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۶۶- فضل

یہ صفوان بن سلیم کا استاد ہے۔

۶۷۶۷- فضل، ابو محمد

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۶۸- فضل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثوری کا استاد ہے (سابقہ تین راوی) مجہول ہیں۔

۶۷۶۹- فضل بلخی

یہ مقاتل بن سلیمان کا بھانجا ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۶۷۷۰- فضل اللہ بن محمد بن ابو شریف خوزی

اس نے شہردار بن شیروہ دیلمی سے روایات نقل کی ہیں، دیشی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے، اس نے ابو الفضل ارموی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، حالانکہ اس نے اُس سے ملاقات نہیں کی ہے۔

(فضہ، فضیل)

۶۷۷۱- فضہ ابو مودود (ت)

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں، اس نے رے (تہران) میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابو حاتم نے اسے تھوڑا سا ضعیف

قرار دیا ہے۔

۶۷۷۲۔ فضیل بن حدیج

یہ آئتر کا غلام ہے، ”مجهول“ ہے اس سے روایت کرنے والا شخص متروک ہے، یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔

۶۷۷۳۔ فضیل بن سلیمان (ع) نمیری بصری

اس نے منصور بن صفیہ، عمرو بن ابو عمرو اور موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن مدینی، فلاس اور متعدد حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث صحاح ستہ میں ہے اور یہ صدوق ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ عباس دوری نے یہ بات یحییٰ بن معین کے حوالے سے روایت کی ہے۔ امام ابو زرعة فرماتے ہیں: یہ کمزور ہے، ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں، جن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۷۴۔ فضیل بن عیاض (ع، م، د، س، ت)

یہ مشہور صوفی ہیں، حرم کے شیخ ہیں، ثبت راویوں میں سے ایک ہے، ان کی ثقاہت اور جلالت پر اتفاق ہے اور اُس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، جو احمد بن ابویثمہ نے روایت کی ہے کہ میں نے قطبہ بن علاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے فضیل بن عیاض کی حدیث کو ترک کر دیا تھا، کیونکہ اُس نے ایسی روایات نقل کی ہیں، جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تنقید کی گئی ہے۔ تو یہ قطبہ بھلا کون ہے؟ اور یہ ہوتا کون ہے؟ جو کسی کو مجروح قرار دے، جبکہ یہ خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے وہ روایات نقل کی ہیں، جو انہوں نے سنی ہیں، تو پھر کیا ہوا؟ باقی فضیل بن عیاض، اسلام اور سلامتی کے مشائخ میں سے ایک ہیں، ان کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔

۶۷۷۵۔ فضیل بن عیاض خولانی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے علم حاصل کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، عبدالکریم بن مالک جزری نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۷۶۔ فضیل بن عیاض صدنی

یہ مصر میں تھا، اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس نے حیوہ بن شریح اور موسیٰ بن ایوب سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 120 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا، مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۶۷۷۷۔ فضیل بن محمد ہروی

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے جامع منصور میں ایک منکر حدیث بیان کی تھی۔

۶۷۷۸۔ فضیل بن مرزوق کوفی

اس نے ابو حازم، اجمعی، ابوسلمہ جہنی اور عدی بن ثابت کے حوالے سے جبکہ کعب، یزید، ابو نعیم، علی بن الجعد اور ایک مخلوق نے روایات

نقل کی ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے اسی طرح عثمان بن سعید نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ تشیع کے حوالے سے معروف ہے، لیکن یہ (صحابہ کرام کو) برا بھلا نہیں کہتا۔

پیشم بن جمیل بیان کرتے ہیں: فضیل بن مرزوق آئے، جو زہد اور فضیلت کے اعتبار سے ہدایت کے ائمہ میں سے ایک تھے، وہ حسن بن جی کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ اُن کے پاس کوئی چیز نہیں ہے (یعنی مال کی ضرورت ہے) تو حسن اُٹھے اور انہوں نے چھدر ہم نکالے اور انہیں یہ بتایا کہ اُن کے پاس ان درہموں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، تو فضیل بن مرزوق نے کہا: سبحان اللہ! آپ کے پاس ان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور پھر بھی میں یہ لے لوں۔ پھر انہوں نے تین درہم لے لیے اور تین درہم چھوڑ دیئے۔

امام ابو عبد اللہ حاکم کہتے ہیں: فضیل بن مرزوق صحیح کی شرط پر پورے نہیں اُترتے اور امام مسلم پر اس حوالے سے تنقید کی گئی ہے کہ انہوں نے صحیح مسلم میں ان کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے اور ثقہ راویوں کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے غلطی کر جاتا ہے۔ اس نے عطیہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: عطیہ اس سے زیادہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ جب یہ ثقہ راویوں کے موافق نقل کرے تو اس سے استدلال کیا جائے گا۔ احمد بن ابو خیمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؑ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان تؤمروا ابا بکر تجدوه امینا مسلما زاهدا فی الدنیا راغباً فی الآخرة، وان تؤمروا عبر تجدوه قویا امینا لا تاخذہ فی اللہ لومة لائم، وان تؤمروا علیا - ولا اظنکم فاعلین - تجدوه ہادیا مہدیا، یسلک بکم الطریقة.

”اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو اُسے امانت دار، مسلمان، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو تم اُسے طاقتور اور امین پاؤ گے، وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرے گا، اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے ویسے تمہارے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ تم ایسا کرو گے، لیکن تم اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صحیح راستہ پر لے کر چلے گا۔“

۶۷۷۹- فضیل بن مرزوق رقاشی

یہ پہلے والا شخص ہے، جس نے عطیہ سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے، بعض محدثین نے ان دونوں کو دو الگ افراد کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۷۸۰- فضیل بن مسلم

اس نے اپنے والد سے حضرت علیؑ سے چوسر کھیلنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کی اور اس کے والد کی شناخت نہیں ہو

سکی۔ عبید اللہ بن ولید و صافی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے امام بخاری کی کتاب ”الادب المفرد“ میں روایت منقول ہے۔

۶۷۸۱۔ فضیل بن والان

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۷۸۲۔ فضیل بن یحییٰ

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ سیف بن ہارون نے اس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: ان ابلیس یاتی علیہ الدھر فیہرم ثم یصبح وھو ابن ثلاثین۔

”ابلیس پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب وہ بوڑھا ہو چکا ہوتا ہے، پھر وہ اگلے دن دوبارہ تیس سال کا ہو چکا ہوتا ہے۔“

۶۷۸۳۔ فضیل ابو محمد

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، شاید یہ فضل ابو محمد ہے، جو ایک مجهول شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(فطر)

۶۷۸۴۔ فطر بن حماد بن واقد بصری

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، اس نے امام مالک سے سماع کیا ہے، امام ابو داؤد فرماتے ہیں: بہ انتہائی زیادہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

۶۷۸۵۔ فطر بن خلیفہ (خ، عمو۔ مقررنا) ابو بکر کوفی حناط

یہ عمرو بن حریش مخزومی کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے ابو طفیل عامر، ابو وائل اور مجاہد سے سماع کیا ہے، جبکہ اس سے ابو اسامہ، یحییٰ بن آدم، قبیسہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ثقہ ہوگا۔ بعض حضرات نے اسے ضعیف بھی قرار دیا ہے، کیونکہ یہ ایسی کسی چیز کو ترک نہیں کرتا تھا جو اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اس کے بڑے اعتقاد کی وجہ سے اس سے روایت کو ترک کر دیا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ کے نزدیک فطر نامی راوی ثقہ ہے، لیکن یہ انتہاء پسند شعی (فرقہ سے تعلق رکھتا ہے)۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: میں اس کے پاس سے گزرا تھا اور میں نے اُسے کتے کی مانند چھوڑا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول

نقل کیا ہے: یہ ”ثقة“ ہے لیکن شیعہ ہے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے فطر بن خلیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ”ثقة“ ہے اور صالح الحدیث ہے اس کی نقل کردہ حدیث سمجھدار شخص کی نقل کردہ حدیث ہے، تاہم اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ”ثقة“ ہے حافظ الحدیث ہے اور سمجھدار ہے۔ جو زجانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص ہے اور ثقة نہیں ہے۔

عباد روا جینی نے اپنی کتاب ”المناقب“ میں اپنی سند کے ساتھ فطر بن خلیفہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ”انہوں نے اپنی بیماری کے دوران یہ کہا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے جسم کے ہر بال کے عوض میں ایک فرشتہ کو پیدا کر دے جو اہل بیت سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہے۔“

اس نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اصابته مصيبة فليذكر مصيبتته بي، فانها اعظم المصائب.

”جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہووے مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کر لے، کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت تھی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 155 ہجری میں یا شاید 153 ہجری میں ہوا۔

۶۷۸۶۔ فطر بن محمد عطار احادب

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے، محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمارے سامنے بیان کی ہیں۔

(فلان)

۶۷۸۷۔ فلان بن غیلان ثقفی

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(فلیح)

۶۷۸۸۔ فلیح بن سلیمان (ع) مدنی

یہ بھکا براہل علم میں سے ایک ہے، اس نے نافع زہری اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ”صحیحین“ میں اس کے حوالے سے روایات منقول ہیں، یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن صالح کو یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: فلیح بن سلیمان ثقة نہیں ہے اور اُس کا بیٹا بھی ثقة نہیں ہے۔ پھر امام ابو حاتم نے یہ کہا: یحییٰ بن معین نے محمد بن فلیح پر شدید تنقید کی ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے اور ابو اویس سے خاصا قریب ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول روایت

کیا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تین آدمی ایسے ہیں جن کی حدیث سے پرہیز کیا جائے گا: محمد بن طلحہ بن مصرف، ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ بات آپ نے کس سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مظفر بن مدرک سے، میں نے اُن سے اس چیز کے بارے میں بڑا استفادہ کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مظفر نامی راوی ابوکامل ہے اور بغداد کے حافظانِ حدیث میں سے ہے اور عفان کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: فلیح ضعیف ہے۔

ساجی بیان کرتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا ہے اگرچہ سچا ہے اور اس پر سب سے زیادہ جو تنقید کی گئی ہے وہ یحییٰ بن معین نے ابوکامل کے حوالے سے نقل کی ہے جو یہ کہتے ہیں: ہم اس پر (احادیث ایجاد کرنے) کا الزام عائد کرتے ہیں، کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے چند احادیث میں فلیح پر اعتماد کیا ہے، جیسے یہ حدیث ہے:

ان فی الجنة مائة درجة. ”جنت میں ایک سو درجے ہوں گے۔“

ایک یہ حدیث ہے:

هل فيكم احد لم يقارف الليلة.

”کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے قربت نہ کی ہو۔“

ایک یہ حدیث ہے:

اذا سجد امكن جبهته وانفه من الارض

”(نبی اکرم ﷺ) جب سجدے میں جاتے تو اپنی پیشانی اور ناک کو زمین پر جما کر رکھتے تھے“

امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ایک حدیث یہ ہے:

يخالف الطريق يوم العيد.

”(نبی اکرم ﷺ) عید کے دن مختلف راستے سے واپس آتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چٹ لیٹنے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ ایسا کرنا آدمی کے لیے جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يستعمله الا ليصيب به عرضا من (عرض) الدنيا لم يجد عرف الجنة.

”جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہو اور وہ اُسے صرف دنیاوی فائدے کے

حصول کے لیے استعمال کرے، تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: فلیح سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے تاہم اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

(فہد فیاض، فیض)

۶۷۸۹۔ فہد بن حیان ہشلی، ابو بکر بصری

اس نے شعبہ اور عمران قطان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی نے اس پر جرح کرتے ہوئے یہ کہا ہے: دو فہد رخصت ہو گئے تھے، فہد بن عوف اور فہد بن حیان۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

۶۷۹۰۔ فہد بن عوف

اس کا نام زید ہے اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اس کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور شریک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو حاتم، محمد بن جنید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم اور فلاس نے آسے متروک قرار دیا ہے۔ امام ابو زرہ فرماتے ہیں: اس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے دو حدیثیں چوری کی تھیں، ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 219 ہجری میں ہوا۔

۶۷۹۱۔ فیاض بن غزوان

اس نے زبید بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اسے تھوڑا سا کمزور قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

۶۷۹۲۔ فیاض بن محمد بصری

اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابو یوسف صیدلانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۹۳۔ فیض بن وثیق

اس نے ابو عوانہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام ابو زرہ اور امام ابو حاتم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ مقارب

الحال ہوگا۔

﴿ حرف القاف ﴾

(قابوس)

۶۷۹۴- قابوس بن ابوظبیاں (د، ت، ق)

اس نے اپنے والد حصین بن جنبد جبلی کوئی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اس پر شدید تنقید کی ہے باوجودیکہ انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظ خراب تھا، یہ اپنے باپ کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جن کی کوئی اصل نہیں ہے، بعض اوقات یہ مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر اور موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے۔

جریر نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرج بین فخذی الحسن و قبل زبیبته.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے زانوؤں کو کھولا اور ان کی کوکھ پر بوسہ دیا۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام احمد فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور یہ کوئی اتنی عمدہ تنقید نہیں ہے۔

۶۷۹۵- قابوس بن ابو مخارق (د، س،)

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور تابعی ہے، سماک کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(قاسم)

۶۷۹۶- قاسم بن ابراہیم ملطی

اس نے لوین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک ایسی جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما اسری بی رایت بینی و بینہ حجابا من نار، فرایت کل شیء منہ، حتی رایت تاجا... الحدیث.

”جس رات مجھے معراج کروائی گئی، اُس رات میں نے اپنے اور اُس کے درمیان آگ کا ایک حجاب دیکھا، میں نے اُس میں سے ہر ایک چیز دیکھی، یہاں تک کہ میں نے ایک تاج دیکھا“ الحدیث۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

من قرا ثلث القرآن اعطى ثلث النبوة ... الحديث ... الى ان قال: ومن قرا القرآن كله اعطى النبوة كلها.

”جو شخص ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرے گا، اُسے ایک تہائی نبوت عطا کر دی گئی“۔ آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں:
”جو شخص پورا قرآن پڑھے گا، اُسے پوری نبوت عطا کر دی گئی“۔
یہ روایت اس سے پہلے والی روایت کی طرح جھوٹی اور گمراہ کن ہے۔

۶۷۹۷- قاسم بن ابراہیم ہاشمی کوفی

اس نے ابو نعیم اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کا شمار ضعیف راویوں میں کیا گیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
نزل جبرائیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ان الله قتل بیحیی بن زکریا سبعین الفاً وسبعین الفاً.
”حضرت جبریل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے عوض میں ستر ہزار اور مزید ستر ہزار لوگوں کو قتل کر دیا تھا“۔
ابن حبان کہتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: امام حاکم نے ”مستدرک“ میں یہ دو حوالے سے نقل کی ہے، ابو نعیم کے حوالے سے یہ الفاظ ہیں:

سبعین الفاً وانا قاتل باین بنتك سبعین الفاً وسبعین الفاً
”ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا تھا، اور میں آپ کے نواسے کی وجہ سے ستر ہزار اور مزید ستر ہزار لوگوں کو قتل کروں گا“۔
تو ان تینوں روایات کو نقل کرنے والے افراد نے، اسے ابو نعیم کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان سب پر جرح کی گئی ہے۔

۶۷۹۸- قاسم بن ابراہیم صفار حافظی کدیبی

اس سے بہت سی منکر روایات منقول ہیں۔

۶۷۹۹- قاسم بن احمد دباغ

یہ ایک بزرگ ہے جو 300 ہجری کے بعد نمودار ہوا۔ ابن یونس کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اس کی کنیت ابو عمر ہے۔ اس نے یحییٰ بن بکیر سے حدیث روایت کی ہے، میں نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں، اس کا انتقال 375 ہجری

میں ہوا۔

۶۸۰۰- قاسم بن امیہ الخدّاء

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے حفص بن غیاث کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں، یہ وہی شخص ہے جس نے حفص کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت واہلہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تظهر الشماتة لاختيك في ريحه ربك وبيتليك.

”تم اپنے بھائی کی کسی شرمندگی والی بات کو ظاہر نہ کرو ورنہ تمہارا پروردگار اُسے اُس چیز سے نجات نصیب کر دے گا اور تمہیں اُس میں مبتلا کر دے گا۔“

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے طور پر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم نے اس سے روایات نقل کی ہیں، انہوں نے یہ کہا: یہ صدوق ہے، تاہم ’جامع‘ میں اس کا نام امیہ بن قاسم منقول ہے۔

۶۸۰۱- قاسم بن رخی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کے حوالے سے ایک روایت مسند احمد میں منقول ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

من اخرج صدقة فلم يجده الا بربريا فليبردها.

”جو شخص صدقہ نکالتا ہے اور اُس کے لیے صرف کسی بربری کو پاتا ہے، تو وہ اُس صدقہ کو واپس لے جائے۔“

اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی بھی (ضعیف ہے)۔

۶۸۰۲- قاسم بن بہرام

اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں جو اس نے ابن منکدر سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ یہ ہیبت کا قاضی تھا، ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس نے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطى معاوية سهما، وقال: هاك حتى تلقاني به في الجنة

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر دیا اور فرمایا: تم اسے لے کر آنا، یہاں تک کہ اس سمیت جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔“

سے ملاقات کرنا۔“

۶۸۰۳- قاسم بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب حجازی

اس نے آباؤ اجداد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے، جس میں زیادہ تر منکر روایات ہیں، یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی

ہے۔ اس سے جعابی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۰۴- قاسم بن حبیب (ت) تمار

اس نے نزار بن حیان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کعب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۰۵- قاسم بن حسان (د، س)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے اور اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے کچھ روایات ذکر کی ہیں۔ محمد بن نصر کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكره عشرة: الصفرة - يعنى الخلق، وتغيير الشيب، وجر الازار، والتختم بالذهب، والضرب بالكعب، وعقد التائم او تعليقها، والرقى الا بالمعوذات، والتبرج بالزينة لغير محلها، وعزل الباء عن محله او لغير محله، وفساد الصبي غير محرمة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو ناپسند کرتے تھے: زردی کو (یعنی خلوق کو) سفید بال تبدیل کرنے کو، تہ بند لٹکا کر چلنے کو، سونے کی انگوٹھی پہننے کو، جوئے کے تیرے کھیلنے کو اور تعویذ باندھنے اور انہیں لٹکانے اور معوذات کے بغیر کسی اور چیز سے دم کرنے کو اور غیر مناسب طور پر زیب و زینت ظاہر کرنے کو اور پانی کو اُس کے مخصوص مقام سے الگ کرنے کو اور بچے کے تحریم کی مدت تک پہنچنے سے پہلے ہی (مرضعہ کے حاملہ ہونے کی وجہ سے) بچے کے دودھ کو فاسد کرنا۔“

میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور فلفلہ جعفی سے بھی روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے رکیبن بن ربیع اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۰۶- قاسم بن حسن ہمدانی فلکی

اس نے ابن وہب دینوری سے روایات نقل کی ہیں اُس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۸۰۷- قاسم بن حکم (ت) عربی کوفی

یہ فقیہ ہے اُس کی کنیت ابو احمد ہے، یہ ہمدان کا قاضی تھا اُس نے امام ابوحنیفہ اور زریاب بن ابوزائدہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن حسان ازرق، عمرو بن رافع اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس سے استفادہ کے لیے سفر کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا، کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ایک قول کے اس کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

۶۸۰۸- قاسم بن حکم بن اوس بصری

اس نے ابوعمادہ زرقی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۸۰۹- قاسم بن حکم بن اوس انصاری بصری

اس نے معمر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قواریری اور ابن شنی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا محل صدق ہے۔

۶۸۱۰- قاسم بن داؤد بخاراوی

یہ ایک نادر پرندہ ہے یا شاید اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ ابو بکر نقاش اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ وہ یہ کہتا ہے: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے چھ ہزار سے زیادہ مشائخ سے روایات نوٹ کی ہے یہ بات محمد بن ابراہیم بن علاء نے بیان کی ہے۔

۶۸۱۱- قاسم بن رشیدین (س)

اس نے نخرمہ بن بکیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابراہیم بن علاء بن منذر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۱۲- قاسم بن سلام بن مسکین

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ساجی بیان کرتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۶۸۱۳- قاسم بن سلام ابو عبید

یہ صاحب تصانیف ہے اور ثقہ اور مشہور ہے۔

۶۸۱۴- قاسم بن سلیمان

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جو ظلم کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں ہے۔ عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ یہ روایت جعفر بن سلیمان نے خلیل بن مرہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۸۱۵- قاسم بن سلیم

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حسن بن یوسف بن ابونتاب رازی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۱۶- قاسم بن عباس (م، د، ت، ق) ہاشمی لہمی مدنی

اس نے نافع بن جبیر سے روایات نقل کی ہے۔ حافظ محمد بن برقی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ صدوق اور مشہور ہے۔ یہ قاسم بن عباس بن محمد بن معتب بن ابولہب بن عبد

المطلب ابو العباس مدنی ہے۔

اس نے عمرو بن عمیر، عبداللہ بن رافع، عبداللہ بن عمیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے بکیر بن اشج اور ابن ابی ذؤب نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ ثقہ“ ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۸۱۷- قاسم بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی

یحییٰ بیان کرتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ عبدالعزیز بن خطاب نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۱۸- قاسم بن عبداللہ (ق) بن عمر عمری مدنی

اس نے ابن منکدر اور عبداللہ بن دینار سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، یہ جھوٹ بولتا تھا اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، ایک مرتبہ انہوں نے کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إذا بلغ الباء اربعین قلة لم يحمل الخبث.

”جب پانی چالیس قلعے جتنا ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

سفیان نے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إذا بلغ الباء اربعین قلة لم ينجسه شيء.

”جب پانی چالیس قلعے جتنا ہو جائے تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔“

یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے۔

۶۸۱۹- قاسم بن عبداللہ (س) بن ربیعہ بن قانف

اس نے حضرت سعد بن عبد اللہ سے روایات نقل کی ہیں، یعلیٰ بن عطاء کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کیں۔

۶۸۲۰- قاسم بن عبداللہ (ق)

یہ ایک بزرگ ہے، بنید بن قاسم نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۸۲۱- قاسم بن عبداللہ مکفوف

اس نے سلم خواص سے روایت نقل کی ہے، ابن حبان نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ عمر بن سنان منجی نے اس کے حوالے سے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے جو سات آسمانوں کے بارے میں ہے۔

۶۸۲۲- قاسم بن عبد اللہ بن مہدی خمینی

یہ حافظ الحدیث ہے اور ابن عدی کے مشائخ میں سے ایک ہے، اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اس نے ابو مصعب زہری سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کی خدمت میں جانے کے لیے اُمم کی طرف سفر کیا تھا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ اس نے اپنے حافظہ کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کی تھیں، اپنی کتاب کے حوالے سے بیان نہیں کی تھیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان (لکم) فی کل جمعة حجة وعبرة، الحجة التهجير الی الجمعة، والعبرة انتظار العصر بعد الجمعة.

”ہر جمعہ میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب مل سکتا ہے، حج کا ثواب تب ملے گا جب جمعہ کے لیے جلدی جایا جائے اور عمرہ کا ثواب تب ملے گا جب جمعہ کے بعد عصر کا انتظار کیا جائے“۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع اور جھوٹی ہے۔

اس سے بھی زیادہ جھوٹی روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضع عانتہ .
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو زیر ناف پانی چھڑکتے تھے“۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابو مصعب اور ابن کاسب کے حوالے سے اس سے زیادہ روایات نقل کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ شاید اس کے پاس ان دونوں حضرات کے حوالے سے منقول تمام روایات موجود تھیں۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مصر کے بعض مشائخ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس نے ان کے حوالے سے تمام روایات نقل کر دی ہیں حالانکہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے زکریا کا تب عمری زہیر بن عباد اور حرمہ جیسے راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی جو میں اس کا تذکرہ کروں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت میں نے ذکر کر دی ہے وہی کافی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے پانی چھڑکنے والی روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۶۸۲۳- قاسم بن عبد الرحمن (عو)، ابو عبد الرحمن دمشقی

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کا آزاد کردہ غلام ہے اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس نے علی بن یزید کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اور ان کے بارے میں میری یہ رائے ہیں کہ یہ قاسم کے حوالے سے ہی منقول ہیں (یعنی اسی نے ایجاد کی ہیں)۔ ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے صحابہ کرام کے حوالے سے معطل روایات نقل کی ہیں۔ اثرم بیان کرتے ہیں: ابو عبد اللہ کے سامنے قاسم شامی کی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس حدیث کا ذکر کیا گیا:

ان الدباغ طهور ”دباغت پاک کر دیتی ہے۔“

تو انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا اور قاسم پر تنقید کی؛ قاسم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
 خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فوعظنا موعظة بليغة، فبكي سعد فقال: يا ليتني لم
 اخلق. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان كنت خلقت للجنة لان يطول عمرك ويحسن
 عملك خير لك. وان كنت خلقت للنار واخلقت لك ما النار بالتى يستعجل اليه.
 ”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں ایک بلیغ وعظ کیا، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگے
 اور بولے: کاش! میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا، تو تمہاری عمر کا
 طویل ہونا اور تمہارے عمل کا اچھا ہونا، تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے، اور اگر تمہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اُسے
 تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے، تو پھر آگ تم تک جلدی نہیں پہنچنی چاہیے۔“

ابن حبان بیان کرتے ہیں: قاسم ابو عبد الرحمن اس بات کا دعویٰ کرتا تھا کہ اُس نے چالیس بدری صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔ اس
 نے صحابہ کرام کے حوالے سے معصل روایات نقل کی ہیں، اس نے ثقہ راویوں کے حوالے مقلوب روایات نقل کی ہیں، یہاں تک کہ آدمی
 کے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اس نے خود انہیں ایجاد کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین کے حوالے سے کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اسے ثقہ
 قرار دیا ہے۔ جو زبانی کہتے ہیں: یہ نیک اور فاضل شخص تھا، اس نے چالیس مہاجرین اور انصار کا زمانہ پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں:
 یہ ”ثقہ“ ہے۔ یعقوب بن شبیبہ کہتے ہیں: بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

صدقہ بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ جابر بن یزید کے حوالے سے جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاسم بن عبد الرحمن سے زیادہ
 فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا، ہم قسطنطنیہ میں موجود تھے، لوگوں کو دو درویش ملتے تھے، اور یہ ایک روٹی صدقہ کر دیتے تھے اور ایک روٹی
 کے ذریعہ روزہ رکھتے تھے اور افطاری بھی کرتے تھے۔

ابن سعد اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اس کے انتقال 112 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسی کے طبقہ سے یہ راوی بھی تعلق رکھتا ہے (جس کا ذکر درج ذیل ہے)۔

۶۸۲۳- قاسم بن عبد الرحمن (خ، عمو) بن عبد اللہ بن مسعود ہندی، ابو عبد الرحمن

یہ کوفہ کا قاضی ہے، اس کے حوالے سے اچھی روایات منقول ہیں، جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہیں، اس کے علاوہ
 مسروق اور حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواسحاق سمیعی، شیبانی، ابن ابی لیلیٰ، مسعر اور متعدد افراد نے روایات نقل
 کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر افراد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ 110 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

۶۸۲۵- قاسم بن عبد الرحمن بن مہدی حمیمی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ قاسم بن عبد اللہ ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۸۲۶- قاسم بن عبد الرحمن انصاری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے، یہ بات ساجی نے اُن کے حوالے سے نقل کی ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع نقل کی ہے:

نہی یوم خیبر عن النظر فی النجوم .

”غزوہ خیبر کے موقع پر علم نجوم میں اشتغال اختیار کرنے سے منع کر دیا گیا۔“

ابن مدینی کہتے ہیں: قاسم بن عبد الرحمن انصاری جس کے حوالے سے لاحقی نے زریب بن برتملا کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور یہ روایت صرف اسی مجہول طریقے سے منقول ہے۔

۶۸۲۷- قاسم بن عبد الرحمن

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۸۲۸- قاسم بن عبد الرحمن

اس نے امام باقر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن عبد اللہ انصاری نے اس کے حوالے سے دو جھوٹی روایات ہمارے سامنے بیان کی ہیں۔ عیسیٰ بن یونس نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۶۸۲۹- قاسم بن عبد الواحد (ت، دس، ق) بن ایمن

اس نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے آواز سے متعلق حدیث روایت کی ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، اُن سے دریافت کیا گیا: کیا اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سفیان اور شعبہ سے بھی تو استدلال کیا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال جوانی میں ہی ہو گیا تھا۔ ہمام بن یحییٰ، عبد الوارث اور داؤد عطار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے:

فخرت بسال ابی فی الجاہلیۃ، وكان الفاء، الف اوقیۃ. فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اسکتی .
فانی كنت لك كابی زرع لاه زرع. ثم انشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يحدث ان احدی عشرة
امراة اجتمعن فی الجاہلیۃ ... وذكر الحدیث بطولہ.

”میں زمانہ جاہلیت میں اپنے والد کے مال پر فخر کرتی تھی، جو دس لاکھ اوقیہ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم خاموش رہو! کیونکہ میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں، جس طرح ابو زرع، اُم زرع کے لیے تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واقعہ بیان

کرنا شروع کیا کہ زمانہ جاہلیت میں گیارہ عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں، اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک انتہائی جھوٹا واقعہ ایجاد کیا ہے، کیونکہ اپنے زمانہ کے حکمران کے لیے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے واقعات بیان کرے۔

۶۸۳۰- قاسم بن عبد الواحد وزان کوفی

اس نے حضرت عبداللہ بن ابوفی بنی النخعی سے روایات نقل کی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابوباکل فضیل جردری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۸۳۱- قاسم بن عثمان بصری

اس نے حضرت انس بنی النخعی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسحاق ازرق نے اس کے حوالے سے ایک محفوظ متن روایت کیا ہے اور حضرت عمر بنی النخعی کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ نقل کیا ہے، لیکن یہ انتہائی منکر ہے۔

۶۸۳۲- قاسم بن علی دوری

یہ ”بارد“ کے نام سے معروف ہے، اس نے حاجب بن اریکین سے روایات نقل کی ہیں، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابن ابوفارس کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا، یہ معتزلی تھا۔

۶۸۳۳- قاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ابویوب انصاری

اس نے حضرت ابویوب انصاری بنی النخعی کے حالات کے بارے میں محمد بن منکدر کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، جو کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔ اسحاق خلی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، لیکن وہ اس کی سند کے عالی ہونے سے خوش نہیں ہیں اور خلی نامی شخص نے اور بھی عجیب و غریب نقل کی ہوئی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: قاسم نے عبداللہ بن طاؤس، ابن منکدر اور داؤد بن ابوہند سے روایات نقل کی ہیں۔ خلی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے یوسف بن موسی القطان کی دکان سے متعلق روایت اس سے 224 ہجری میں سنی تھی۔

ابوبکر شافعی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس بنی النخعی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اداء الحقوق وحفظ الامانات دینی و دین النبیین قبلی، ان الله جعل قربانکم الاستغفار، وای عبد صلی الفریضة ثم استغفر عشر مرات لم یقم حتی تغفر له ذنوبه ولو كانت مثل رمل عالج و جبال تهامة.

”حقوق کی ادائیگی اور امانت کی حفاظت کرنا، میرا اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کرام کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لیے استغفار کو قرابت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے اور جو شخص فرض نماز ادا کرنے کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھتا ہے، اُس کے اٹھنے سے پہلے اُس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ ریت کے ٹیلوں اور تہامہ کے پہاڑوں جتنے ہوں۔
یہ روایت موضوع ہے اور اس میں خرابی کی جڑ قاسم نامی راوی ہے۔

۶۸۳۴- قاسم بن عوف (ق، م) شیبانی

اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کے سامنے قاسم بن عوف کا ذکر کیا تو وہ بولے: شعبہ نے یہ کہا ہے: میں اس کے پاس گیا تھا، پھر یحییٰ نے اپنے سر کو حرکت دی، میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے پھر بلنا شروع کر دیا، میں نے پھر یحییٰ سے کہا: کیا یہ حدیث میں ضعیف ہے؟ تو وہ بولے: اگر اس کو ضعیف قرار نہ دیا گیا ہوتا تو اس کے حوالے سے روایت نقل کی جاتی۔
ابن عدی بیان کرتے ہیں: قاسم بن عوف اس حدیث کو روایت کرنے کے حوالے سے مشہور ہے جو اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

الحشوش محتضرة . ”(قضاء حاجت کی جگہ پر) حشرات الارض موجود ہوتے ہیں“۔

یہ ان افراد میں سے ایک ہے، جن کی نقل کردہ حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، اور درست یہ ہے کہ یہ روایت قتادہ کے حوالے سے نصر بن انس سے منقول ہے، قاسم کے حوالے سے زید بن مسعود سے منقول نہیں ہے۔

۶۸۳۵- قاسم بن غصن

اس نے داؤد بن ابو ہند اور مسعر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس نے کھنکر حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب وهو صائم حتی یفطر، ولو علی شربة من

ماء

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ تے روزہ کے دن مغرب کی نماز افطاری سے پہلے ادا کر لی ہو، خواہ آپ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی افطاری کر لیں۔“

۶۸۳۶- قاسم بن غنم (د، ت) مدنی

اس نے اپنی بعض نانیوں اور یوں کے حوالے سے سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سئل ای الاعمال افضل؟ قال: الصلاة لاولی وقتها.

”سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔“
یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس روایت کو کاتب لیث نے لیث کے حوالے سے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے قاسم بن غنام سے نقل کیا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۶۸۳۷- قاسم بن فضل (م، عو) حدانی

اس نے ابونضرہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق ہے۔ ابن مہدی، قطان، احمد، ابن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ مرجئی ہے۔ ابن عمر و عقیلی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ اس کے کمزور ہونے پر دلالت نہیں کرتا، بلکہ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

بینما راع یرعی غنما اذ جاء ذئب فاخذ شاة ... الحدیث.

”ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا، اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور اُس نے ایک بکری کو لے لیا۔“

پھر مسلم بن ابراہیم نے یہ کہا ہے: میں قاسم کے پاس موجود تھا، شعبہ اُن کے پاس آئے اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو قاسم نے انہیں یہ حدیث سنائی، تو شعبہ نے کہا: شاید آپ نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں! ابونضرہ نے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ تو وہ اُس وقت تک خاموش نہیں ہوئے جب تک شعبہ خاموش نہیں ہو گئے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس حدیث کا کچھ حصہ یا شاید یہ مکمل حدیث امام ترمذی نے کعب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۸۳۸- قاسم بن فیاض (د، س) صنعانی

ہشام بن یوسف نے اس سے حدیث روایت کی ہے، کئی حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جن میں عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے ایک روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے۔

۶۸۳۹- قاسم بن قطیب بصری

اس نے یونس بن عبید سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ”الذلیل“ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے۔

۶۸۴۰- قاسم بن مالک مزنی (م، ت، س، ق)

یہ صدوق اور مشہور ہے، اس نے عاصم بن کلیب اور مختار بن قفل سے سماع کیا ہے۔ علی، ابن عمار مصلیٰ اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حسن بن عرفہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، صرف ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوجاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

كان يتعوذ من اعين الجن والانس حتى نزلت المعوذتان.
”نبی اکرم ﷺ پہلے جنوں اور انسانوں کی نظر لگنے کا دم کیا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتان نازل ہو گئیں۔“

امام ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے: یہ صالح ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ متین نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اذا كنتم (ثلاثة) في سفر فامرو احدكم، فذاك امير امره رسول الله صلى الله عليه وسلم.

”جب تم سفر کے دوران تین لوگ ہو تو اپنے میں سے ایک کو امیر مقرر کر دو یہ وہ امیر ہوگا، جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ اسے مقرر کیا جائے۔“

اس روایت کو ایک جماعت نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

۶۸۴۱- قاسم بن محمد بن حماد دلال

اس نے ابولبلال اشعری اور دیگر حضرات کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۸۴۲- قاسم بن محمد بن حمید معمری

اس نے جعد بن درہم کا قربانی والا واقعہ روایت کیا ہے، قتیبہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔ عثمان داری کہتے ہیں: یہ اس طرح نہیں ہے جیسا یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے، میں نے بغداد میں اسے پایا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے کہ اس کے حوالے سے جعد والے واقعہ کے علاوہ اور کچھ منقول نہیں ہے۔ ابوبکر اعین، حسن بن صباح اور قتیبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 228 ہجری میں ہوا۔)

۶۸۴۳- قاسم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی طالمی

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، جہاں اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی تھی۔

۶۸۴۴- قاسم بن محمد فرغانی

اس نے ابو عاصم نبیل سے روایات نقل کی ہیں، حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور انتہائی فحش طریقہ سے ایجاد کرتا تھا۔

۶۸۴۵- قاسم بن محمد بن ابوشیبہ علبسی

یہ دو حافظان حدیث ابوبکر بن ابوشیبہ اور عثمان بن ابوشیبہ کا بھائی ہے۔ اس نے ابن علیہ اور عبد اللہ بن ادریس، جبکہ اس سے امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم نے روایات نقل کی ہیں، لیکن پھر ان دونوں حضرات نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا، اس سے حدیث روایت کرنے والے آخری شخص امام ابویعلیٰ ہیں۔ اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے اپنے چچا قاسم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اے میرے بھتیجے! تمہارا

چچا ضعیف ہے۔

قاسم نامی اس راوی کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اراد ان یدخل جنة ربی التي غرسها فلیحب علیا.

”جو شخص میرے پروردگار کی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو مجھے پروردگار نے پیدا کیا ہے تو اُسے علی سے محبت رکھنی چاہیے۔“

۶۸۴۶- قاسم بن محمد بن حفص

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ”مجهول“ ہے اور اس کا والد تابعی ہے لیکن اس کا والد بھی مجهول ہے۔

۶۸۴۷- قاسم بن محمد (س) بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام مخزومی

اس نے اپنا چچا ابو بکر سے روایات نقل کی ہیں، یہ معروف نہیں ہے، حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۴۸- قاسم بن محمد

اس نے ابو ادریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے علی بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے جو ماضی بن محمد کا استاد ہے۔

۶۸۴۹- قاسم بن مطیب

اس نے ابولہجہ بزدلی سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک۔ کیہ جانے کا مستحق ہے۔ صعق بن حزن اور اہل عراق نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ کم روایات نقل کرنے کے باوجود غلطی کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس سے ایسی روایات منقول ہے جو اس نے حضرت انس، حسن بصری اور زید بن اسلم سے روایت کی ہیں، جبکہ اس سے حجاج بن نصیر، صعق بن حزن اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ”الادب المفرد“ میں روایت نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، جس میں جمعہ کے دن شیشہ دیکھنے کا ذکر ہے۔

۶۸۵۰- قاسم بن معتمر

اس نے نافع بن جبیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۶۸۵۱- قاسم بن مندہ اصہبانی

اس نے سلیمان شاذکونی سے روایت نقل کی ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۸۵۲- قاسم بن مہران

اس نے ابو زبیر سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابو حمدان

ہے جو ہیبت کا قاضی تھا، حسن بن عبداللہ رقی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۵۳- قاسم بن مہران

اس نے عمرو بن شعیب سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے صرف سلیمان بن عمرو نخعی نے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۵۴- قاسم بن مہران (ق)

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کا اُن سے سماع ثابت نہیں ہے، یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔ اس سے موسیٰ بن عبیدہ نے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ ایسے غریب مؤمن سے محبت کرتا ہے جو صاحبِ عیال ہو اور مانگنے سے بچتا ہو۔“

۶۸۵۵- قاسم بن مہران (م، س، ق) قیسی

یہ ہشیم کا ماموں ہے اور ثقہ ہے، اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے، جو اس نے ابورافع صالح سے نقل کی ہے، جبکہ اس سے شعبہ اور عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اس کی نقل کردہ حدیث قبلہ کی طرف رُخ کر کے تھوکنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

۶۸۵۶- قاسم بن نافع (ق) مدنی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے، جو اس نے حجاج بن ارطاة اور ایک جماعت سے نقل کی ہے، جبکہ اس سے دو آدمیوں نے روایات نقل کی ہیں: محمد بن حسن بن زبالہ اور ابن کاسب۔

۶۸۵۷- قاسم بن نوح انصاری

یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۸۵۸- قاسم بن نصر سامری طباطبائی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے ایک عجیب و غریب جھوٹی روایت منقول کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

النّیة الصادقة معلقة بالعرش، فاذا صدق العبد نیتہ تحرك العرش، فيغفر له.

”سچی نیت عرش کے ساتھ لٹک جاتی ہے، جب بندہ اپنی نیت کو سچ کر دیتا ہے، تو عرش حرکت کرتا ہے اور اُس بندے کی مغفرت

ہو جاتی ہے۔“

علی بن عمرو اور حریری نے اس سے سماع کیا ہے۔

۶۸۵۹- قاسم بن ہانی اعمیٰ مصری

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے، اس نے لیث بن سعد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۰- قاسم بن زید (ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا اور یہ روایت منقطع ہے، اس سے صرف ابن جریج نے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۱- قاسم بن یزید بن عبداللہ بن قسیط

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے، عقیلی نے اس روایت کو ”معلل“، طرہ سے نقل کیا ہے۔ حمیدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الحق بعدی مع عمر حیث کان

”میرے بعد حق ”عمر“ کے ساتھ ہوگا، خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو“۔

حمیدی نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

عن الفضل بن عباس۔ ”یہ روایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے“۔

پھر عقیلی نے اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

جاء نبي رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجت اليه فوجدته موعوكا قد عصب راسه فاخذ بيدي، واخذت بيده، فاقبل حتى جنس على المنبر، ثم قال: ناد في الناس. فصحت في الناس، فاجتمعوا، فقال: اما بعد ايها الناس فاني احب اليكم الله الذي لا اله الا هو، الا وانه قد دنا مني خلوف بين اظهيركم، فمن كنت جلدت له ظهرا فهذا ظهري فليستقد منه، ومن كنت شتبت له عرضا فهذا عرضي فليستقد منه، ومن كنت اخنت له مالا فهذا مالي فليأخذ منه، ولا يقولن رجل اني اخشى الشحاء من رسول الله صلى الله عليه وسلم... الى ان قال: ثم نزل، فصلى الظهر، ثم رجع الى المنبر، فاعاد بعض مقالته. فقام رجل، فقال: عندي ثلاثة دراهم غللتها في سبيل الله. قال: فلم غللتها؟ قال: كنت محتاجا.

قال: خذها منه يا فضل. وقام آخر فقال: ان لي عندك يا نبي الله ثلاثة دراهم. قال: اما انا لانكذب

قائلا ولا نستحلفه. اعطه يا فضلء فقام رجل آخر، فقال: يا رسول الله، انى لكذاب، وانى لفاحش، وانى لنثوم. وقال: اللهم ارزقه صدقا، واذهب عنه من النوم.

ثم قام آخر، فقال: انى لكذاب، وانى لمنافق، وما شىء الا قد جنته. فقال عبر: فضحت نفسك. فقال النبى صلى الله عليه وسلم: فضوح الدنيا يا عبر، اهون من فضوح الآخرة، اللهم ارزقه صدقا. وايمانا، وصير امره الى خير. فقال عبر كلمة، فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: عبر معى وانا مع عبر والحق بعدى مع عبر حيث كان.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں نکل کر آپ کے پاس آیا تو میں نے پایا کہ آپ کو بخار ہوا ہے اور آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی ہے آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں نے آپ کا دست مبارک پکڑا پھر آپ تشریف لائے یہاں تک کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو! میں نے اعلان کیا تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں تمہارے سامنے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور تمہارے درمیان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو میرے بہت قریب ہوئے، تو جس شخص کی پشت پر میں نے کوڑا لگایا ہو (یعنی زیادتی کے طور پر ایسا کیا ہو) تو میری پشت موجود ہے، وہ مجھ سے بدلہ لے لے، جس شخص کو میں نے بُرا بھلا کہا ہو تو میں سامنے موجود ہوں وہ بدلہ لے لے، جس شخص کا مال میں نے لے لیا ہو تو میرا مال موجود ہے وہ اسے حاصل کر لے، کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ سوچے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی نارنگی کا اندیشہ ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے اپنی گفتگو کو جاری رکھا تو ایک صاحب کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: میرے پاس تین ایسے درہم ہیں جنہیں میں نے اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں سے) خیانت کے طور پر لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ خیانت کیوں کی تھی؟ اُس نے عرض کی: میں محتاج تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فضل! وہ تم اس سے حاصل کر لو۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا، اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے آپ سے تین درہم لینے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کسی بھی کہنے والے کی بات کو نہ تو غلط قرار دوں گا اور نہ ہی اُس سے قسم لوں گا، اے فضل! یہ تم اسے ادا کر دو۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جھوٹ بھی بولتا ہوں، میں فحش بھی ہوں اور بہت زیادہ سوتا بھی ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے سچائی عطا کر دے اور اس کی نیند کو اس سے رخصت کر دے! پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: میں جھوٹ بھی بولتا ہوں اور میں منافق بھی ہوں اور میں نے ہر گناہ کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے آپ کو رسوائی کا شکار کیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے زیادہ آسان ہے، اے اللہ! اسے سچائی عطا کر دے ایمان عطا کر دے اور اس کے معاملہ کو بھلائی کی طرف پھیر دے! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی، تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے، آپ نے ارشاد فرمایا: عمر میرے ساتھ ہے اور میں عمر کے

ساتھ ہوں اور حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہوگا، خواہ عمر جہاں بھی ہو۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ روایت عطاء بن یسار سے بھی منقول ہے اور عطاء بن ابی رباح سے منقول حدیث کے حوالے سے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عطاء بن یسار سے منقول ہونے کے طور پر بھی اس کی کوئی اصل نہیں ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ عطاء خراسانی ہو گا، کیونکہ اسی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ ایجاد کیا ہوا جھوٹ ہے، یحییٰ بن صیرفی اور ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۲- قاسم ابونوح

فطر بن خلیفہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو مجہول ہے۔

۶۸۶۳- قاسم کنانی

اس نے ابن مسیب سے روایت نقل کی ہے اسی طرح (درج ذیل راوی)

۶۸۶۴- قاسم سلمی

اس نے ابوزناد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے مسعر نے روایت نقل کی ہے اسی طرح (درج ذیل راوی)

۶۸۶۵- قاسم جعفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے میمون بن مہران کے حوالے سے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

الخيار بعد الصفة، ولا يحل للمسلم ان يغبن مسلماً.

”سودے کے بعد اختیار برقرار ہوتا ہے اور مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کے ساتھ دھوکا کرے۔“

یہ روایت ابن ابوشیبہ نے کعب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس کے باپ کی طرح اس راوی کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۸۶۶- قبیصہ بن حریر (د، س، ق)

اس نے حضرت سلمۃ بن محقق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من زنی بامۃ امراتہ. ”جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرے۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۸۶۷- قبیصہ بن عقبہ (ع) کوفی

یہ سفیان ثوری کا شاگرد ہے یہ صدوق اور جلیل القدر ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقفہ“ ہے لیکن ثوری سے نقل کرنے میں ثقہ نہیں

ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے یہ ”ثقفہ“ ہے اور نیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سفیان کے علاوہ ہر ایک راوی سے روایت نقل کرنے میں یہ ”ثقفہ“ ہے۔ امام ابو زرعد سے ابو نعیم اور قبیصہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: قبیصہ ان دونوں میں افضل ہے اور ابو نعیم ان دونوں میں زیادہ ثقہ ہے۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے محدثین میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو کسی حدیث کو یاد کرنے کے بعد بعینہ انہی الفاظ میں بیان کر دے اُس میں کوئی تبدیلی نہ کرے صرف قبیصہ اور ابو نعیم سفیان سے حدیث روایت کرتے ہوئے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا یحییٰ حمانی شریک سے حدیث روایت کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے یا علی بن جعد روایت نقل کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے۔

اسحاق بن یسار کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی بزرگ نہیں دیکھا جو قبیصہ سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔

ابن قطان بیان کرتے ہیں: عبدالحق نے اپنی کتاب ”احکام“ میں قبیصہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے درپے نہیں ہوئے حالانکہ محدثین کے نزدیک اس شخص نے بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بلکہ محدثین کے نزدیک یہ شخص قابل استدلال ہے اور ثقہ ہے اگرچہ اس سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یحییٰ بن آدم ہر اُس شخص سے زیادہ کمسن ہے جس نے سفیان سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن آدم یہ کہتے ہیں کہ قبیصہ مجھ سے بھی دو سال چھوٹے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کم عمر شخص تھا اُس لیے اس نے ضبط نہیں کیا ویسے یہ نیک اور ثقہ شخص ہے اور اس کے پاس ہے بھی کیا اس سے مراد یہ تھی کہ اُس نے کوئی زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں۔ فریبانی سے دریافت کیا گیا: کیا تم نے قبیصہ کو سفیان کے پاس دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ کم سن تھا۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بیان کرتے ہیں: اگر قبیصہ نخعی کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کر دے تو ہم قبول کر لیں گے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عقدی قبیصہ اور ابو حذیفہ حدیث کو یاد نہیں کرتے تھے یہ بعد میں یاد کیا کرتے تھے۔ ہناد جب قبیصہ کا ذکر کرتے تھے تو رو پڑتے تھے اور کہتے تھے: یہ ایک نیک شخص ہے۔

عبدالرحمن بن داؤد فارسی بیان کرتے ہیں: میں نے حفص بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے قبیصہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا میں نے اُسے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قبیصہ کہتے ہیں: میں سولہ برس کی عمر میں سفیان ثوری کی محفل میں شریک ہوا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے یونس بن ابوسحاق عیسیٰ بن طہمان مالک بن مغول اور عاصم بن محمد عمری سے سماع کیا ہے۔ جبکہ اس سے امام بخاری امام احمد ان کے استاد حفص بن عمر عبد بن حمید اور امام ابو زرعد نے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 215 ہجری میں ہوا۔

۶۸۶۸- قبیصہ بن مسعود

یا شاید مسعود بن قبیصہ اس نے ابواصل سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۸۶۹- قبیصہ بن ہلب (د، ت، ق)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے سہاک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل

نہیں کی۔ عجل کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دینے کے ہمراہ اس کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے۔

(قنادہ، قتیبہ، قتیر، قنافہ)

۶۸۷۰- قنادہ بن دعامہ (ع) سدوسی

یہ حافظ الحدیث اور ثقہ اور ثبت ہے، تاہم یہ تدلیس کرتا ہے اور اس پر یہ الزام ہے کہ یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے، یہ بات یحییٰ بن معین نے بیان کی ہے، لیکن اس کے باوجود ”صحاح“ کے مصنفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، بطور خاص اُس وقت جب یہ ”حدیثا“ کے ساتھ حدیث بیان کرے، اس کا انتقال ادھیڑ عمری میں ہوا تھا۔

۶۸۷۱- قنادہ بن رستم طائی ابراہیم بن محمد عسکری

عبید بن آدم عسقلانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الویل کل الویل لمن ترک عیالہ بخیر و قدم علی ربہ بشر۔

”ہر طرح کی بربادی اُس شخص کے لیے جو اپنے گھر والوں کو خیریت کے ساتھ چھوڑ کر جائے اور جب اُس کا پروردگار اُسے واپس لے کے آئے، تو اُسے بُری صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے۔“

یہ بات معنوی طور پر درست ہونے کے باوجود حدیث ہونے کے حوالے سے موضوع ہے، اس روایت کو قنادہ بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جو مجہول شخص ہے۔

۶۸۷۲- قتیبہ بن سعید تیمی

یہ قتیبہ بن سعید ثقفی نہیں ہے، یہ ایک بزرگ ہے، جس نے یحییٰ بن ابوانیسہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۸۷۳- قتیبہ ابو محمد

اس نے شیبان سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے، اسی طرح اس کا استاد بھی مجہول ہے اور وہ قتیبہ ذمی ہے۔

۶۸۷۴- قتیر

یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا دربان ہے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی؟ ایک قول کے مطابق اس کا نام قنبر یعنی نون کے ساتھ ہے۔

۶۸۷۵- قافہ

اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، نمبر قینی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(قدامہ، قران)

۶۸۷۶- قدامہ بن عبد اللہ

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۷۷- قدامہ بن محمد (س) مدنی

اس نے اپنے والد اور مخرمہ بن کبیر سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے یہ قدامہ بن محمد بن قدامہ بن خشرم ہے۔ عثمان بن معبد، فضل بن بہل اعرج نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ سعد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کہتے ہیں: قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من سنن المرسلین الحلیم والحیاء، والحجامة والسواک، والتعطر وکثرة الاذواج.
 ”رسولوں کی سنتوں میں یہ چیزیں شامل ہیں: بردباری، حیاء، پچھنے لگوانا، مسواک کرنا، عطر لگانا اور زیادہ شادیاں کرنا۔“
 ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی احادیث منقول ہیں جو محفوظ نہیں ہیں۔

۶۸۷۸- قدامہ بن موسیٰ (م، د، ت) بن عمر بن قدامہ بن مظعون مدنی

اس نے ایوب بن حصین سے جبکہ اس سے وہیب، در اور ددی نے روایات نقل کی ہیں جو صحیح صادق طلوع ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ کسی بھی قسم کے نفل ادا کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے امام بخاری اور ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی حالت کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے لیکن جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو یہ حجت شمار نہیں ہوگا۔

۶۸۷۹- قدامہ بن نعمان

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل روایت جھوٹی ہے اور اس تک جانے والی اس کی سند بھی تاریک ہے۔

۶۸۸۰- قدامہ بن وبرہ (د، س)

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا سماع مستند نہیں ہے یعنی وہ روایت جو جمعہ میں شریک نہ ہو سکے والے شخص کے بارے میں ہے کہ اُسے ایک دینار

صدقہ کرنا چاہیے۔ امام احمد فرماتے ہیں: قدمہ کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عثمان دارمی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقة“ ہے۔

۶۸۸۱- قران بن تمام (د، م، ت، س) کوفی

اس نے سہیل بن ابوصالح اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے احمد بن عرفہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں؛ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقة قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال ہشیم سے پہلے ہو گیا تھا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ ابن سعد نے اپنی کتاب ”طبقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے؛ جانوروں کا تاجر؛ جانوروں کا مالک تھا جو انہیں فروخت کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

۶۸۸۲- قران بن محمد فزاری

یہ واقدی کے مشائخ میں سے ایک ہے؛ ”مجبول“ ہے۔

(قرنح، قرصافہ، قرظہ)

۶۸۸۳- قرنح ضعی (د، س، ق)

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے علقمہ اور سہم بن منجاب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں جن میں مثبت راویوں نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے؛ اس کا عادل ہونا بھی ظاہر نہیں ہو سکا تو اس کے حوالے سے عدول کے طریقہ کو اختیار کیا جائے گا؛ تاکہ اس سے استدلال کیا جاسکے؛ تاہم میرے نزدیک یہ اس بات کا مستحق ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو؛ تو اس سے اجتناب کیا جائے۔

۶۸۸۴- قرصافہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس خاتون سے سماک نے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس خاتون کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۶۸۸۵- قرظہ (س)

اس نے عکرمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیثوں کے کرب دہانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اسرائیل نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۸۶- قرظہ بن ارطاة

یہ ابواسحاق کا استاد ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

(قرۃ قرہ)

۶۸۸۷- قرۃ (م، عو) بن بہیس، ابو دہماء

یہ تابعی ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ حمید بن ہلال کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۶۸۸۸- قرۃ بن بشر

اس نے ابو بردہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۸۹- قرۃ بن زبید مدنی

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۸۹۰- قرۃ بن سلیمان

اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۸۹۱- قرۃ بن ابو صہباء

یہ معتمر بن سلیمان کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۹۲- قرۃ بن عبدالرحمن بن حیوئیل

امام مسلم نے اس کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ جو زجانی کہتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس نے زہری اور یزید بن ابو صیب سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے لیث، ابن وہب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ۱۴۷ ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: امام اوزاعی نے قرۃ نامی شخص کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۸۹۳- قرۃ بن ابو قرہ

یحییٰ بن ابو کثیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۹۴- قرۃ بن موسیٰ الجیمی

اس نے ابو جری سے روایت نقل کی ہے، قرۃ بن خالد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۸۹۵- قرہ عجل

اس نے عبدالمکریم بن عقیق سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(قرط)

۶۸۹۶- قرط بن حریش باہلی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ہم نے اس سے حدیث نوٹ کی تھی اس نے ہمیں قدریہ فرقہ کے نظریات کی دعوت دی اور یہ کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو ان گناہوں سے پاک قرار دیتے ہیں۔

(قریب، قریش، قرین، قرزہ)

۶۸۹۷- قریب بن اصمعی

یہ اصمعی کا والد ہے عمرو بن عاصم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۸۹۸- (صح) قریش بن انس (خ، م، د، ت، ہ)

اس نے ابن عون اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں یہ صدوق اور مشہور ہے۔ یحییٰ بن معین، امام نسائی اور ابن مدینی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ انتقال سے چھ سال پہلے تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ امام بخاری نے کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مرنے سے چھ سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ صدوق بزرگ تھا تاہم آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟

اس کا اختلاط چھ سال تک باقی رہا اور اس کی نقل کردہ روایات میں منکر روایات موجود ہیں جو اس کی سابقہ روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔ جب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے درست روایات کو دوسری روایات سے ممتاز نہیں کیا جا سکتا تو پھر اس سے روایت کرنا اس وقت جائز نہیں ہوگا جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔ لیکن جب اس کی ثقہ راویوں نے موافقت کی ہو تو ان روایات میں اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقصد السیر بین الصبعین.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دو انگلیوں کے درمیان بدن چھیدنا کیا جائے“۔ یہ روایت منکر ہے۔

۶۸۹۹- قرین بن سہل (م) بن قرین

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابن ابوزناب سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور اس کا باپ کوئی چیز نہیں

ہے۔ اس نے ابن ابوزئب کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے:

لاہم الاہم الدین، ولا وجع الا وجع العین.

”قرض کی پریشانی کے علاوہ اور کوئی پریشانی نہیں ہے اور آنکھ کی تکلیف کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔“

۶۹۰۰- قزعه بن سوید (ت، ق) بن حجر باہلی بصری

اس نے اپنے والد ابن منکدر اور ابن ابوملیک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتیبہ، مسدد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے قزعه کے بارے میں یحییٰ بن معین کے دو اقوال ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن عدی نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے جو اس نے ابن ابی ملیک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو كنت متخذًا خليلًا لاتخذت ابا بكر خليلًا، ولكن الله اتخذ صاحبكم خليلًا، ابو بكر وعمر مني

بمنزلة هارون من موسى.

”اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا، تو ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے آقا کو خلیل بنا لیا ہے، ابو بکر اور عمر کو مجھ

سے وہی نسبت حاصل ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی۔“

یہ روایت کئی راویوں نے قزعه کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۹۰۱- قزعه (س) مکی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے عکرمہ سے، جبکہ اس سے زیاد بن سعد نے روایت نقل کی ہے، امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ

قرار دیا ہے۔

(قشیر، قطبہ، قطن)

۶۹۰۲- قشیر بن عمرو (د)

داؤد بن ابو ہند اور نضر بن مخراق نے اس سے حدیث روایت کی ہے، امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۹۰۳- قطبہ بن علاء بن منہال، ابوسفیان، غنوی کوفی

اس نے ثوری اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن اسماعیل صانع، قاسم بن محمد، یہ دونوں حضرات عقبلی کے

استاد ہیں، نے روایات نقل کی ہیں، ان دونوں حضرات نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مادئبان ضاریان فی حظیرة وثیقة یا کلام ویفرسان باسرع فیہما من حب الشرف والبال فی دین المسلم.

”اگر دو بھوکے بھیڑیے بندھی ہوئی بکریوں کے ریوڑ کے اندر چھوڑ دیا جائے کہ وہ انہیں کھا سکیں اور چیر پھاڑ کر سکیں تو وہ ان کو اتنا زیادہ نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا شرف اور مال کی محبت، مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: قطبہ قومی نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا اور اس وجہ سے یہ اس راستے سے ہٹ گیا کہ اس سے استدلال کیا جائے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۹۰۴۔ قطن بن ابراہیم قشیری نیشاپوری (س)

اس نے حفص بن عبداللہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ ایک صدوق بزرگ ہے۔ امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کرنے سے اعراض کیا ہے، اس کے حوالے سے ایسی حدیث منقول ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔ اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ امام نسائی نے اس کے حوالے سے روایت بھی نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ اپنی تحریر سے حدیث روایت کرے تو پھر اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو حامد بن شریک اور ایک گروہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کا انتقال

261 ہجری میں ہوا۔

محدثین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ایما اہاب دبغ فقد طهر.

”جب بھی چڑے کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

ایک قول کے مطابق یہ حدیث اس نے محمد بن عقیل سے چوری کی تھی، لوگوں نے اس کی اصل کا اس سے مطالبہ کیا تو اس نے ایک جزء نکالا جہاں ایک حاشیہ میں اس نے اس حدیث کو نوٹ کیا تھا اس سے ماہ مسم نے اسے ترک کر دیا تھا۔

۶۹۰۵۔ قطن بن سعیر بن خمس

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص ہے جس پر ایک قبیح معاملہ کا الزام ہے۔

۶۹۰۶۔ قطن بن صالح دمشقی

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۶۹۰۷۔ قطن بن نسیر (م، د، ت) ابو عبید وغیری بصری

اس نے جعفر بن سلیمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابو داؤد، امام ابو یعلیٰ اور متعدد افراد نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا، پھر انہوں نے اس کے حالات کے آخر میں یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے: کان لا یدخر شیئا ”نبی اکرم ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے“۔ یہ روایت جعفر بن سلیمان کے حوالے سے منقول ہے، پھر انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حدیث تنبیہ کے حوالے سے معروف ہے، جسے قطن نے اُس سے چوری کر لیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ گمان اور وہم ہے، ورنہ قطن نامی راوی نے جعفر بن سلیمان کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ روایت انہوں نے قیس بن حفص دارمی کے حوالے سے جعفر سے نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: لیسال احدکم ربہ حاجتہ (حتی) فی شسع نعلہ اذا انقطع۔

”آدمی کو چاہیے کہ اپنی ہر ضرورت اپنے پروردگار سے مانگے، یہاں تک کہ جب اُس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُس سے مانگے۔“

یہ روایت تواریخی نے جعفر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے، تواریخی کو اس بارے میں کہا گیا کہ ہمارے شیخ نے تو اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا تھا، تو تواریخی نے کہا: یہ بات جھوٹی ہے، یعنی اس کا موصول ہونا۔ (امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی نے ابوداؤد کے حوالے سے قطن سے نقل کیا ہے۔

۶۹۰۸۔ قطن، ابویشم

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(قعقاع، قنان، قنبر، قیس)

۶۹۰۹۔ قعقاع بن شور

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۹۱۰۔ قنان بن عبد اللہ النہمی

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے، جو اس نے تابعین سے نقل کی ہے۔ جیسے محمد بن سعد بن ابی وقاص اور دیگر تابعین۔ اس سے ابن فضیل اور ابو معاویہ نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۹۱۱۔ قنبر

(یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہے) اس کی حدیث ثابت نہیں ہے، ازدی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کی عمر

زیادہ ہوگئی تھی، یہاں تک کہ اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے یا کیا روایت کر رہا ہے؟
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں، ابن ابوحاتم کہتے ہیں: قبیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، پھر انہوں نے اس کے حالات نقل کیے ہیں۔

۶۹۱۲- قیس بن بشر (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، ان دونوں (باپ بیٹا) کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ابن حنظلہ سے روایت نقل کی ہے، ہشام بن سعد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے یہ روایت منقول ہے:

نعم العبد خريم لولا طول جنته واسبال ازاره ... الحديث.

”خريم ایک اچھا آدمی ہے، اگر اس کے بال زیادہ لمبے نہ ہوں اور یہ تہبند کو لٹکا کر نہ رکھے۔“

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، میرے علم کے مطابق ہشام کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۹۱۳- قیس بن ثابت (د) بن قیس بن شماس

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا، جس نے اس سے روایت نقل کی ہو، صرف اس کے بیٹے عبدالنجیر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۱۴- (صح) قیس بن ابوحازم (ع)

اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ اور حجت ہے۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ صحابی بھی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ علی بن عبداللہ نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ منکر الحدیث ہے، پھر انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں، جنہیں انہوں نے منکر قرار دیا ہے، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے، بلکہ وہ روایات ثابت شدہ ہیں، اور اسے اس بات کی وجہ سے منکر قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے، کیونکہ اس سے نقل ہونے والی روایات کافی زیادہ ہیں۔ ان میں سے ایک روایت وہ ہے، جو ”حوب“ کے کتوں کے بارے میں ہے۔

یعقوب سدوسی بیان کرتے ہیں: ہمارے محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، بعض حضرات نے اس پر تنقید کی ہے اور کہا ہے: اس سے منکر روایات منقول ہیں اور جن روایات کو اس نے انفرادی طور پر نقل کیا ہے، انہیں غریب قرار دیا گیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی، یہاں تک کہ یعقوب نے یہ کہا ہے: مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم قرار دیتا تھا۔ بعض محدثین نے، جنہوں نے اس کے حوالے سے روایات کی ہیں، اُس کی سند کو مستند ترین سند قرار دیا ہے، اسماعیل بن خالد کہتے ہیں: یہ ثابت تھا، وہ یہ کہتے ہیں: اس کی عمر زیادہ ہوئی تھی، یہاں تک کہ ایک سو سال سے زیادہ ہوگئی تھی، پھر یہ خرافات بیان کرنے لگا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محدثین نے اس سے استدلال کرنے پر اتفاق کیا ہے اور جس نے اس کے بارے میں

کلام کیا ہے اُس نے خود کو اذیت دی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور خواہش نفس ترک کرنے کا سوال کرتے ہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: قیس نامی شخص زہری سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ خلیفہ اور ابو عبید نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی کا انتقال 98 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۹۱۵- قیس بن حصین کعمی

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۹۱۶- قیس بن ربیع

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی، اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے، اس کے حوالے سے ایک ایسی حدیث منقول ہے، جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۱۷- قیس بن ربیع (د، ت، ق) اسدی کوئی

یہ علم کے ماہرین میں سے ایک ہے، اپنی ذات کے حوالے سے صدوق ہے، لیکن اس کا حافظہ خراب تھا، شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے، لیکن یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد سے دریافت کیا گیا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کیوں کر دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں تشبیح پایا جاتا تھا اور یہ بکثرت غلطیاں کرتا تھا اور اس سے منکر احادیث بھی منقول ہیں۔ وکیع اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ قراد بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم کوفہ کے جس بھی شیخ کے پاس آئے تو ہم نے یہ پایا کہ قیس ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکا ہے، ہم اُسے قیس جوال کا نام دیتے تھے۔ عمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کوفہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا، جس نے قیس سے زیادہ حدیث کو طلب کیا ہو۔

معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: کیا تم نے یحییٰ بن سعید قطان کو دیکھا ہے؟ وہ قیس بن ربیع کے بارے میں کلام کرتا ہے! اللہ کی قسم! اُسے اس بات کا حق نہیں ہے۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تم پر لازم ہے کہ قیس بن ربیع کے پاس رہو۔ عثمان بن خرزاد بیان کرتے ہیں: حمانی نے مجھ سے کہا: ایک دن میں قیس بن ربیع کی تلاش میں نکلا تو وکیع اور ابو غسان نے اس کو گھر میں داخل کیا ہوا تھا اور اُس سے سماع کر رہے تھے۔ میں نے پتھر اٹھٹھے کیے اور انہیں مارنے لگا، یہاں تک کہ انہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

شریک کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جس دن قیس بن ربیع کو دفن کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس نے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں

ابن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے قیس کی نقل کردہ روایات کی قدامت اور متاخرین کی روایات سے تحقیق کی اور اُن کی تلاش کی تو میں نے اسے صدوق اور مامون پایا ہے اُس وقت جب یہ نوجوان تھا، لیکن جب اس کی عمر زیادہ ہوگی تو اس کا حافظہ خراب ہو گیا، اور یہ اپنے بُرے بیٹے کی آزمائش میں مبتلا ہوا جو اسے الفاظ (غلط طور پر) بتاتا تھا۔

عغان بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو قیس کا ذکر کرتے ہوئے سنا، مجھے پتا نہیں چل سکا کہ اس میں خرابی کیا ہے، جب میں کوفہ آیا اور اس کے پاس آیا اور اس کی محفل میں بیٹھا تو اس کا بیٹا اسے تلقین کر رہا تھا۔ ابن نمیر بیان کرتے ہیں: اس کا ایک بیٹا تھا جو خرابی کی جڑ ہے، محدثین نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے، تو انہوں نے اس کی روایت کو منکر قرار دیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بیٹے نے اُن روایات کو تبدیل کیا ہے۔ ابوداؤد طیالسی بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ کے حوالے سے کون مجھے معذور قرار دے گا! یہ احوال، قیس بن ربیع سے راضی نہیں ہے۔ ایک مرتبہ وکیع نے یہ کہا: قیس بن ربیع نے ہمیں حدیث بیان کی باقی مدد اللہ سے ہی لی جاسکتی ہے۔

عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: میں بصرہ میں امام ابوداؤد کی محفل میں موجود تھا، انہوں نے قیس بن ربیع کا ذکر کیا تو لوگوں نے کہا: ہمیں اُس کی ضرورت نہیں ہے، تو امام ابوداؤد نے فرمایا: تم لوگ نوٹ کرو، کیونکہ اُس کے حوالے سے میرے سینے میں سات ہزار روایات موجود ہیں۔

محمد بن عبیدطیالسی بیان کرتے ہیں: قیس بن ربیع کو ابو جعفر نے مدائن کا عامل مقرر کیا تھا، تو یہ عورتوں کو اُن کی چھاتیوں سے لٹکا دیتا تھا اور اُن پر زبور چھوڑ دیتا تھا۔ ہمارے نزدیک قیس سفیان سے کم نہیں ہے۔ لیکن جب یہ حکمران بنا تو اس نے ایک شخص پر حد جاری کی، جس کے نتیجے میں وہ مر گیا، اس سے اس کا معاملہ بچھ گیا۔

محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں: شعبہ اور سفیان، قیس کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں، جبکہ یحییٰ اور ابن مہدی اُس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، عبدالرحمن نے پہلے اس سے حدیث روایت کی تھی لیکن پھر اس سے رُک گئے تھے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: قیس نے میرے ساتھ ابو حصین کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا، تو میں نے یہ آرزو کی کہ کاش یہ گھر مجھ پر اور اُس پر گر جائے اور ہم مر جائیں، کیونکہ اُس نے میرے سامنے بہت سی عجیب و غریب روایات نقل کی تھیں۔

محمد بن ابوعدی اپنی سند کے ساتھ خالد بن سعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

کان ابو مسعود یکرہ النهبة فی العرس.

”حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ شادی کی رات منہ دکھائی میں کچھ دینے کو مکر وہ قرار دیتے تھے۔“

جبکہ یزید بن ہارون نے قیس کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إذا لقی الرجل اخاه فصافحه وضعت خطاياهما على رؤسهما فتتحات كما يتحات ورق الشجرة إذا

یبس.

”جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرے اور اُس سے مصافحہ کرے تو اُن دونوں کی خطائیں اُن کے سر سے گر جاتی

ہیں اور یوں جھڑتی ہیں، جیسے خشک ہو کر درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

كان علي الحسن والحسين تعويذتان حشوهما من زغب جناح جبرائيل عليه السلام.

”حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تعویذ پہناتے تھے، جس کے اندر حضرت جبریل علیہ السلام کے پر کے بال تھے۔“

یہ روایت انتہائی منکر ہے اور اسے کدیابی نے خلاد سے نقل کیا ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يشير بأصبعه في الصلاة، فإذا قضاها قال: اللهم اني اسالك (من)

الخير كله، ما علمت منه وما لم اعلم، واعدوك من الشر كله ما علمت منه وما لم اعلم.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے، جب آپ نماز مکمل کر لیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو اور میں ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، خواہ مجھے اس کا علم ہو یا مجھے اس کا علم نہ ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے:

جاءت بنت خالد بن سنان الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها ثوبه، وقال مرحبا بابنة نبي ضيعه قومه.

”خالد بن سنان کی صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنی چادر کو بچھا

دیا اور فرمایا: اُس نبی کی صاحبزادی کو خوش آمدید! جس کی قوم نے انہیں ضائع کر دیا تھا۔“

ابن عدی نے اس کے حالات نقل کیے ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میں نے جو روایات ذکر کی ہیں، قیس سے اس کے علاوہ بھی روایات

منقول ہیں اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں، تاہم اس کے بارے میں قول وہی ہے، جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابو الحسن بن القطان کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ابن ابویعلیٰ اور شریک کی طرح کا ضعیف ہے، کیونکہ اس میں حافظہ کی خرابی اُس

وقت لاحق ہوئی تھی، جب یہ قاضی بنا تھا، جس طرح اُن دونوں کو (قاضی بننے کے بعد) حافظہ کی خرابی لاحق ہو گئی تھی۔

محمد بن عبید بیان کرتے ہیں: اس کا معاملہ ٹھیک رہا تھا، یہاں تک کہ جب یہ قاضی بنا اور اس نے ایک شخص کو قتل کروا دیا، تو معاملہ

خراب ہوا۔

ساجی نے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس کا ایک بیٹا تھا جو مسعر سفیان اور متقدمین کی احادیث لے کر اپنے

والد کی حدیث میں شامل کر دیتا تھا اور اسے اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ اوسط“ میں ابوداؤد کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے کہ قیس کی روایات اس کے بیٹے کے حوالے سے نقل ہوتی تھیں جو لوگوں کی حدیث لیتا تھا اور اُسے قیس کی کتاب کے اندر داخل کر دیتا تھا اور قیس کو اس بات کا پتا نہیں چلتا تھا۔

ابوولید بیان کرتے ہیں: میں نے قیس کے حوالے سے چھ ہزار روایات نقل کی ہیں۔ عفان کہتے ہیں: یہ ”ثقفہ“ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 167 یا 168 ہجری میں ہوا جبکہ اس کا سماع 210ھ کے بعد کا ہے۔

۶۹۱۸- قیس بن رومی (ق)

اس نے علقمہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ سلیمان بن یسیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۹۱۹- قیس بن زید

یہ اہل مصر کا قاضی ہے ازدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۹۲۰- قیس بن سالم

اس نے حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اور اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۹۲۱- قیس بن سعد (م، د، س، ق)

یہ عطاء کے بعد اہل مکہ کا مفتی تھا، یہ ثقہ اور فقیہ ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس نے طاؤس اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے جریر بن حازم، حماد بن زید اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں اس کا انتقال 119 ہجری میں ہوا۔

۶۹۲۲- قیس بن طلق (عو) بن علی حنفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ عثمان بن سعید نے یحییٰ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ ”ثقفہ“ ہے۔ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اور امام ابو زرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی کہا: یہ ان افراد میں شامل نہیں ہے جن کے ذریعہ حجت قائم کی جائے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کی نقل کردہ روایت حسن ہوگی، صحیح نہیں ہوگی۔

۶۹۲۳- قیس بن عباہ (عو)

اس نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے روایت نقل کی ہے یہ صدوق ہے اس کے بارے میں کسی دلیل کے بغیر

کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: ایوب جریری اور ایک گروہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۲۳- قیس بن عبد الرحمن

اس نے ضحاک بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوصعبہ انصاری کا صاحبزادہ ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سعد بن ابراہیم سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے موسیٰ بن عبیدہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس روایت کا مدار موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی پر ہے اور یہ راوی وہی ہے۔

۶۹۲۵- قیس بن کعب

اس نے معن بن عبد الرحمن سے روایات نقل کی ہیں ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۶۹۲۶- قیس بن مسلم مذحجی

اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اس سے صرف اسماعیل بن عبید اللہ بن ابومہاجر نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۲۷- قیس بن میناء

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

علی وصبی۔ ”علی میرا وصی ہے۔“

یہ روایت جھوٹی ہے اس روایت کو عبدالعزیز بن خطاب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کیا ہے:

وصبی علی بن ابی طالب۔ ”میرا وصی علی ابی طالب ہے۔“

۶۹۲۸- قیس بن ہبار (س)

یاشاید قیس بن ہمام اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں سلیمان تیمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد

ہے۔

۶۹۲۹- قیس عبدی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے اس کے بیٹے اسود بن قیس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۶۹۳۰- قیس مدنی (س)

اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس سے اس کے بیٹے محمد بن قیس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

کی۔

۶۹۳۱۔ قیس، ابوعمارہ (ق) فارسی

اس نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

یا رسول اللہ من اولی الناس بشفاعتک؟ قال: اصحاب لا الہ الا اللہ .

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ پڑھنے والے لوگ۔“

حرف الکاف

(کادح)

۶۹۳۲- کادح بن جعفر

اس نے عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت نقل کی ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور بھٹکا ہوا ہے، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ ایک نیک، بھلائی والا اور فاضل شخص ہے۔

۶۹۳۳- کادح بن رحمت الزاہد

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، ازدی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کی کنیت ابو رحمت ہے، خطابی بیان کرتے ہیں: کادح، جریر رازی کے پاس میرا ساتھی تھا، ہم ساٹھ دن تک اکٹھے رہے تھے، میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا کہ اس نے رات کے وقت یا دن کے وقت اپنا پہلو زمین پر رکھا ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رایت علی باب الجنة مكتوبا: لا اله الا الله، محمد رسول الله، علي اخو رسول الله.

”میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: لا اله الا الله محمد رسول الله، علي اخو رسول الله (اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے رسول کا بھائی ہے)۔“

یہ روایت موضوع ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ابو بکر وزیری، والقائم فی امتی من بعدی، وعمر حبیبی ینطق علی لسانی، وعثمان منی، وعلی اخی وصاحب لوائی.

”ابو بکر میرا وزیر ہے اور میرے بعد میری امت کے امور کا نگران ہوگا، عمر میرا دوست ہے جو میری زبان کے مطابق کلام کرتا ہے، عثمان مجھ سے ہے اور علی میرا بھائی ہے اور میرے جھنڈے کو اٹھانے والا شخص ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظنی فی اصحابی ورد علی حوضی، ومن لم یحفظنی فیہم لم یرنی الا من بعید.

”جو شخص میرے اصحاب کے معاملہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرے گا، وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو اس حوالے سے حفاظت نہیں کرے گا، وہ مجھے صرف دُور سے دیکھ سکے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بنی النضہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
 من امر بالمعروف ونهى عن المنكر فهو خليفة الله في ارضه وخليفة كتابه ورسوله.
 ”جو شخص نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اور اُس کی کتاب اور اُس کے رسول کا
 بھی خلیفہ ہے۔“

(کامل)

۶۹۳۴۔ کامل بن طلحہ ججدری

یہ ایک مشہور بزرگ ہے، بغوی اور دیگر بہت سے لوگوں نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابو حاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے
 ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا، جس نے کسی دلیل کی بنیاد پر اسے پرے
 کیا ہو، اس کی نقل کردہ حدیث مقارب ہے۔

سعید بن عمرو برذعی بیان کرنے میں: میں نے امام ابو زرعة کو سنا، انہوں نے کامل بن طلحہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: یحییٰ بن اشم نے
 اسے مارا تھا اور ایک گواہی کے سلسلے میں اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا تھا، تو اس کا سامان ضائع ہو گیا تھا، لیکن یہ چیز بھی اسے سماع
 سے نہیں روک سکتی تھی۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کی پیدائش 145 ہجری میں ہوئی تھی، یہ بصرہ کا رہنے والا تھا اور اس کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ اس نے ابو اشہب
 عطاردی، حماد بن مسلم، فضال بن جبیر تابعی، مبارک بن فضال، لیث، ابن بسید، امام مالک، مہدی بن میمون سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ
 اس سے مطین، امام ابو یعلیٰ، بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں اس کا بہت بڑا حلقہ دیکھا
 ہے، میرے نزدیک یہ ”ثقة“ ہے۔ یہ روایت ابو حسن میمونی نے امام احمد سے نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: میں نے اس کی کتابیں
 ایک طرف رکھ دی تھیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے مخلصات کی ابتداء میں کچھ روایات مجھ تک پہنچی تھیں، اس کا انتقال
 231 ہجری میں ہوا۔)

۶۹۳۵۔ کامل بن العلاء (د، ت، ق)، ابو العلاء سعری کوفی

اس نے ابو صالح سمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ثقة قرار دیا ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی
 نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو
 مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا، جس کا اسے پتا بھی چلتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدةین: اللہم اغفر لی وارحمنی، وعافنی

وارد زقنی، وانصرنی واجبرنی.

”نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے: ”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت نصیب کر، مجھے رزق عطا کر، میری مدد کر اور مجھے زبردست رہنے دے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اختفی میتا - یعنی نبشہ - فکانا قتله.

”جو شخص مردار کو پوشیدہ رکھے جس شخص نے میت کو زندگیا یعنی کفن چوری کیا تو اُس نے گویا اُسے قتل کیا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبلت امرأة عریانة، فتغیر وجه النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغضب عینیہ، فقام الیہا رجل فالقی علیہا ثوبا وضہا الی نفسه، فقال بعضهم: احسبہا امراتہ، فقال علیہ الصلاة والصلاة: احسبہا غیری، ان اللہ کتب الغیرة علی النساء، وکتب الجهاد علی الرجال، فمن صبر منهن ایانا واحتسابا کان له مثل اجر شهید.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک عورت آگئی (جس کے جسم پر لباس کم تھا) نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک تبدیل ہو گیا، آپ نے اپنی آنکھیں جھکا لیں، ایک شخص اُس کی طرف کھڑا ہوا اور اُس نے اس کے جسم پر اپنا کپڑا ڈال دیا اور اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو بعض حضرات نے یہ کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت اس شخص کی بیوی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ اس کی بیوی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین پر شرم و حیاء لازم کی ہے اور مردوں پر جہاد لازم کیا ہے تو اُن میں سے جو خواتین ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر سے کام لیں گی انہیں شہید کا سا اجر ملے گا۔“

محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمن کو کبھی بھی کامل ابوالعلاء کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء والحسن والحسین یثبان علی ظہرہ، فاذا رکع او سجد وضعہما، واذا قام رفعہما... الحدیث.

”ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو اُس وقت بچے تھے) وہ آپ کی پشت پر چڑھ جاتے تھے تو جب آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں جاتے، تو انہیں زمین پر کھڑا کر دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عهد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الامی) ان الامة ستعذر بک.

”نبی اکرم ﷺ سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ آپ کی امت کو آپ کے حوالے سے معذور قرار دیا جائے گا۔“
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عمر امتی ما بین الستین الی السبعین.

”میری امت کی عمریں ساٹھ سال سے ستر سال کے درمیان ہوں گی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تعوذوا باللہ من راس السبعین و امارۃ الصبیان.

”ستر ہجری (وال دہائی) کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ، الولید بن الولید قد مات وهو صبی، فکیف ابکی علیہ؟ قال: قولی: ابکی

الولید بن الولید * بن الولید بن المغیرہ ابکی الولید بن الولید * بن الولید فتی العشرہ.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ولید بن ولید کا انتقال ہو گیا ہے، وہ بچہ ہی ہے، میں اُس پر کیسے روؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو ”میں ولید بن ولید پر روتی ہوں، جو ولید بن مغیرہ کا بیٹا ہے، میں ولید بن ولید پر روتی ہوں جو ولید کا بیٹا ہے، جو اپنے قبیلہ کا جوان تھا۔“

ابن عدی نے اس کا تذکرہ ”الکامل“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے متقدمین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا، البتہ اس کی بعض روایات میں کچھ منکر چیزیں ہیں، لیکن اس کے ہمراہ میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 160 ہجری کے قریب ہوا تھا۔

۶۹۳۶- کثیر بن اسماعیل نواء (ت) ابو اسماعیل

اس نے عطیہ عوفی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن فضیل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یہ انتہاء پسند شیعہ تھا۔ امام ابو حاتم اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ تشیع میں افراط کا شکار تھا۔ سعدی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لکل نبی سبعة نجباء... الحدیث. ”ہر نبی کے سات نجیب ہوتے ہیں“ الحدیث۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یکون بعدی قوم من امتی یسبون الرافضة یرفضون الاسلام.

”میرے بعد میری امت میں ایک گروہ ہوگا، جس کا نام رافضہ ہوگا، وہ لوگ اسلام کو پرے کر دیں گے۔“

۶۹۳۷- کثیر بن حبیب لیشی

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوخلیفہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لكل نبي منبراً من نور، وان لعلى طولها وانورها، فينادى مناد اين النبي الامي؟ فيقول الانبياء: كلنا نبي امي، فيقال: اين النبي الامي العربي؟ قال: فيقوم محمد صلى الله عليه وسلم حتى ياتي باب الجنة فيقرعه فتفتح له فيدخل، فتمتجلى له الرب عزوجل ولم يتجل لنبي قط قبله فيخر له ساجداً.

”ہر نبی کے لیے نور سے بنا ہوا ایک منبر ہوگا اور علی کا منبر ان سے زیادہ طویل اور زیادہ نورانی ہوگا، تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اُمّی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کہیں گے: ہم میں سے ہر ایک اُمّی نبی ہے تو یہ کہا جائے گا: عرب سے تعلق رکھنے والے اُمّی نبی کہاں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو حضرت محمد ﷺ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اُسے کھٹکھٹائیں گے، تو آپ کے لیے دروازہ کھولا جائے گا تو آپ اندر تشریف لے جائیں گے، آپ کے سامنے آپ کا پروردگار تجلی کرے گا، حالانکہ اُس نے اس سے پہلے کسی نبی کے سامنے تجلی نہیں کی ہوگی، تو نبی اکرم ﷺ اُس کے سامنے سجدہ میں چلے جائیں گے۔“

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور ابو نعیم سے منقول ہے۔

۶۹۳۸- کثیر بن حبیب

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے صلت بن مسعود نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے، شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۶۹۳۹- کثیر بن حمیش

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے، اس کے بعد انہوں نے کثیر بن حمیش کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ الجھن ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۹۴۰- کثیر بن حمیر اصم

یہ موسیٰ بن ایوب نصیبی کا استاد ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۹۴۱- کثیر بن ربیع سلمی

یہ بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، پھر انہوں نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جو زہری کے حوالے

سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بنو سلیم کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ محمد بن بدر ملطی نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی حالت مجہول ہے۔

۶۹۴۲- کثیر بن زاذان (ت، ق)

اس نے عاصم بن ضمرہ سے روایت نقل کی ہے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔ امام ابو زرہ اور امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حفص بن سلیمان غاضری، حماد بن واقد اور ”رے“ کے قاضی عنبنہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۶۹۴۳- کثیر بن زیاد (د، ت، ق)

یہ بلخ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایت نقل کی ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ پھر ابوسہل برسائی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اصل میں بصرہ کا رہنے والا تھا لیکن پھر اس نے بلخ اور پھر سمرقند میں رہائش اختیار کی۔ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے اجتناب کرنا مستحب ہے، یہی وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت النفساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تقعد اربعين يوما ... الحديث.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نفاس والی خواتین چالیس دن تک بیٹھی رہتی تھیں“۔

اس روایت کو زہیر بن معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے۔

۶۹۴۴- کثیر بن زید (د، ت، ق) اسلمی مدنی

اس نے سعید مقبری سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرہ فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن دورق نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقہ“ ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے لیکن قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تتمنوا الموت، فان هول المظلم شديد، وان من السعادة ان يطيل الله عمر العبد ويرزقه الانابة.

”موت کی آرزو نہ کرو کیونکہ موت کی ہولناکی بہت شدید ہوتی ہے سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی عمر طویل کر دے اور اسے اپنی فرمانبرداری عطا کرے“۔

اس روایت کو امام بزار نے اپنی ”مسند“ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تتبنوا الموت فان هول المطلاع شديد.

”تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو کیونکہ موت کا سامنا کرنا انتہائی شدید ہے۔“

اس کے منکر ہونے کے باوجود بھی اس میں علت پائی جاتی ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب حدیثہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا کہ آپ کی حدیث کو نوٹ کیا جائے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں کثیر کی نقل کردہ حدیث میں حرج نہیں سمجھتا۔

۶۹۴۵- کثیر بن سائب (س)

یہ تابعی ہے اور حجاز کا رہنے والا ہے۔ عمارہ بن خزیمہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے اور اس کی تحقیق نہیں ہو سکی کہ یہ

کون ہے؟

۶۹۴۶- کثیر بن سلیم (ق) ضعیف بصری مدائنی ابو سلمہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لیث کے سیکر ٹری ابو صالح، احمد بن یونس، جبارہ

ابن ابوشوارب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی اور ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ

متروک ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ وہابی ہے۔ ابن حبان کو اس کے بارے میں وہم ہوا اور انہوں نے یہ کہا: کثیر بن عبد اللہ نامی یہ راوی

ابلہ کا رہنے والا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: کثیر بن سلیم کا تعلق اہل کوفہ سے ہے انہوں نے تو اسی طرح کہا ہے لیکن

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بصری ہے جس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو ہشام ہے۔ عباس دوری نے

یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: کثیر ابو ہشام کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ کثیر بن سلیم ہے جس

نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور یہ منکر الحدیث ہے۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: کثیر ابو سلمہ ایک بزرگ ہے جس سے میری مدائن میں ملاقات ہوئی تھی۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من احب ان یکثر خیر بیتہ فلیتوضا اذا حضر غداؤہ، واذا رفع.

”جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اُس کے گھر میں بھلائی کی کثرت ہو، تو جب کھانا سامنے آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے اور

جب کھانا اٹھا لیا جائے (یعنی جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائے) تو اُس وقت بھی وضو کرنا چاہیے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما مردت ببلان من الملائکة الا قالوا: مر امتک بالحجامة.

”میں جب بھی فرشتوں کے کسی گروہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے یہی کہا: آپ اپنی اُمت کو سچے لگوانے کا حکم دیں۔“
اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى مسح بيده على راسه، ويقول: بسم الله الذي لا اله غيره، اللهم اذهب عني الهم والحزن.

”نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ کر یہ پڑھتے تھے:
”اُس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اے اللہ! مجھ سے شدید غم اور تکلیف کو دور کر دے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 170 ہجری کے بعد ہوا۔

۶۹۳۷- کثیر بن شظیر (خ، م، د، ت، س)

اس نے مجاہد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ نصر بن شمیل مازنی کہتے ہیں: کثیر بن شظیر ہم میں سے ہے اور ابو عمرو بن العلاء ہمارا چچا زاد ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ثقة“ ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

انما الربا في النسب. ”سودا دھار میں ہوتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة... الحديث. ”علم حاصل کرنا فرض ہے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی۔

۶۹۳۸- کثیر بن عبداللہ ابو ہاشم ابلی ناجی الوشاء

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: کثیر ابو ہاشم ابلی متروک الحدیث ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن حبان اس طرف گئے ہیں کہ یہ اور کثیر بن سلیم ایک ہی شخص ہیں اور یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ منکر الحدیث ہے اور متروک ہونے سے مشابہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قتیبہ، بشر بن ولید، اسحاق بن ابواسرائیل اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 170 ہجری کے بعد ہوا تھا۔ اور میرے خیال میں اس کی روایات زیادہ منکر نہیں ہیں، ابن عدی نے اس کے حوالے سے دس روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس کی روایات میں سے بعض ایسی ہیں جو محفوظ نہیں ہیں۔

۶۹۴۹۔ کثیر بن عبد اللہ (د، ت، ق) بن عمرو بن عوف بن زید مزی مدنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اور محمد بن کعب اور نافع سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معن، قعنبی، اسماعیل بن ابواویس اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام شافعی اور امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ جھوٹ کے ارکان میں سے ایک ہے، امام احمد نے اس کی حدیث کو مسترد کر دیا تھا۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متین ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ مطرف بن عبد اللہ مدنی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے، یہ بہت زیادہ بحث کرتا تھا، محدثین میں سے کسی نے بھی اس سے استفادہ نہیں کیا۔ ابن عمران قاضی نے اس سے کہا تھا: اے کثیر! تم ایک ایسے شخص ہو، تم اس چیز کے بارے میں بہت بحث کرتے ہو جس کا تمہیں پتا ہی نہیں ہے، اور تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے پاس نہیں ہے اور جو چیز تمہارے پاس ہے وہ واضح ہے، تو تم میرے قریب نہ آنا، کیونکہ میں اتنا فارغ نہیں ہوں کہ باطل لوگوں کے ساتھ الجھتا ہوں۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا سے ایک موضوع نسخہ منقول ہے، جہاں تک امام ترمذی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کی یہ روایت نقل کی ہے:

الصلح جائز بین المسلمین۔ ”مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے“۔

امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، لیکن علماء نے امام ترمذی کے صحیح قرار دینے پر اعتماد نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن ابواویس کہتے ہیں: میں نے اس سے 158 ہجری میں اور اس کے بعد سماع کیا تھا۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قد افلح من تزکی۔ ”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے تزکیہ کر لیا“۔

یہ کہتا ہے: اس سے مراد صدقہ فطر ادا کرنا ہے، اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اتقوا زلة العالم وانتظروا فينته۔ ”عالم کی پھسلن سے بچو اور اس کے رجوع کے ثوبہ کا انتظار کرو“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول غزاة غزاها الابواء، حتی اذا كنا بالروحاء نزل بعرق الظبية فصلى، ثم قال: اسم هذا الجبل رحمة: جبل من جبال الجنة، اللهم بارك فيه وبارك لاهله فيه. ثم قال: للروحاء هذه سجاسج (وانها) واد من اودية الجنة. لقد صلى في هذا المسجد قبلي سبعون نبيا. ولقد مر به موسى عليه عبا تان قطوانيتان على ناقة ورقاء في سبعين الفا من بني اسرائيل حاجين البيت، ولا تقوم الساعة حتى يبر بها عيسى عبد الله ورسوله حاجا او معتبرا.

”ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو پہلا غزوہ کیا، وہ ابواء کے مقام پر ہوا، یہاں تک کہ جب ہم روحاء کے مقام پر پہنچے، تو نبی اکرم ﷺ نے عرق ظہیر کے مقام پر پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پہاڑ کا نام رحمت ہے اور یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے، اے اللہ! اس پہاڑ میں برکت نازل کر اور یہاں کے رہنے والوں میں برکت نازل کر۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس روحاء کے متعلق فرمایا کہ یہ معتدل ہے (یعنی نہ گرم ہے اور نہ سرد) ہیں اور یہ جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے، اس کی مسجد میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہاں سے گزرے تھے، انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ خاکستری رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار تھے، ان کے ہمراہ بنی اسرائیل کے ستر ہزار افراد تھے اور یہ لوگ بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے یہاں سے گزرے تھے اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اللہ کے بندے اور اُس کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا عمرہ کرنے کے لیے یہاں سے نہیں گزریں گے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

لا تذهب نفسی حتی یکون رابطة من المسلمین یقولان یا علی. قال: لیبیک یا رسول اللہ. قال: اعلم انکم ستقاتلون بنی الاصر او یقاتلکم من بعدکم من المؤمنین حتی یفتح اللہ علیہم قسطنطینیة ورومیة بالتسیب والتکبیر، فیہدم حصنها، فیصیبون مالا عظیما، حتی انہم یقتسمون الاترسة، ثم یصرخ صارخ باهل الاسلام، الدجال فی بلادکم.. الحدیث بطولہ.

”میری جان اُس وقت تک رخصت نہیں ہوگی، جب تک مسلمان ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے لیے ”یا علی“ نہیں کہیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہوا صفر سے جنگ کرو گے، یا تمہارے بعد والے مؤمنین اُن سے جنگ کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے قسطنطینیہ اور رومیہ کو فتح کر دے گا جو تسبیح اور تکبیر کے ہمراہ ہوگا، پھر اُن لوگوں کا قلعہ منہدم ہو جائے گا اور مسلمانوں کو بہت سامان حاصل ہوگا، یہاں تک کہ وہ آپس میں ڈھالیں تقسیم کریں گے، پھر اہل اسلام میں سے ایک شخص پکار کر یہ کہے گا: تمہارے علاقوں میں دجال آ گیا ہے، اس کے بعد طویل حدیث ہے۔“

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے اس کے جدا مجید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی المسجد فسمع کلاما من زاویة، فاذا هو بقائل یقول: اللهم اعنی علی ما ینجینی مما خوفتہ. فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الا تضم الیہا اختہا؟ فقال الرجل: اللهم ارزقنی شوق الصادقین الی ما شوقتهم الیہ. فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانس بن مالک: اذهب الیہ یا انس فقل: یقول لك رسول اللہ استغفر لی. فبلغہ، فقال الرجل: یا انس، انت رسول رسول اللہ الی. فرجع فاستتبته. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قل له: اذهب، فقل

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فضلك على الانبياء مثل ما فضل به رمضان على الشهور، وفضل امتك على الامم مثل ما فضل يوم الجمعة على سائر الايام، فذهبوا ينظرون فاذا هو الخضر عليه السلام.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں موجود تھے آپ نے ایک کنارے سے ایک کلام سنا تو وہاں ایک شخص یہ کہہ رہا تھا: ”اے اللہ! اُس چیز کے بارے میں میری مدد کر جو مجھے نجات دیتی ہے اور اُس چیز کے مقابلے میں مدد کر جو مجھے خوف میں مبتلا کرتی ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے بعد کوئی اور جملہ نہیں کہو گے؟ اُس شخص نے یہ دعا کی: ”اے اللہ! تو مجھے سچے لوگوں کا شوق عطا کر دے! جو شوق تو نے اُن لوگوں کو عطا کیا ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! تم اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم میرے لیے دعائے مغفرت کرو۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ اُس تک پہنچے تو اُس نے کہا: اے انس! تم اللہ کے رسول کے پیغام رساں بن کر میرے پاس آئے ہو! تم واپس چلے جاؤ اور دوبارہ اس بات کے بارے میں معلوم کرو۔ پھر اس نے کہا: تم جاؤ اور اللہ کے رسول سے کہو کہ آپ کو تمام انبیاء پر وہی فضیلت حاصل ہے جو رمضان کو دیگر تمام مہینوں پر حاصل ہے اور آپ کی اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو جمعہ کے دن کو دیگر تمام دنوں پر حاصل ہے۔ جب اُن لوگوں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔“

۶۹۵۰- کثیر بن عبد اللہ یشکر

اس نے حسن بن عبد الرحمن بن عوف کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام مسلم نے اس کے حوالے سے حسن کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاثة في ظل العرش: القرآن، والرحم، والامانة.

”تین چیزیں عرش کے نیچے ہیں: قرآن رشتہ داری اور امانت۔“

۶۹۵۱- کثیر بن عبد الرحمن عامری

یہ کثیر بن ابوکثیر ہے جس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بہت زیادہ اذنان دیا کرتا تھا اور یہ ضعیف ہے یہ بات ازدی اور عقیلی نے بیان کی ہے۔

۶۹۵۲- کثیر بن قلیب (د) مصری

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حارث بن یزید حضرمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۵۳- کثیر بن قیس (ق)

یہ تابعی ہے، جس کا ذکر ”ذ“ سے شروع ہونے والے ناموں میں ہو چکا ہے، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۵۴- کثیر بن کثیر

اس نے ربیع بن حراش سے روایات نقل کی ہیں، ابوزکریا یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جبکہ ابو حاتم نے اسے قوی قرار دیا

ہے۔

۶۹۵۵- کثیر بن محمد عجلی

ابوسعید اشج نے اس سے حدیث روایت کی ہے، ”مجهول“ ہے۔

۶۹۵۶- کثیر بن مروان، ابو محمد فہری مقدسی

محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ فسوی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں

ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كفى بالمرء اثماً ان يشار اليه بالاصابع. قالوا: يا رسول الله، وان كان خيراً! قال: وان كان خيراً،
فهي مزلّة الامن رحم الله، وان كان شراً فهو شر.

”آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر اُس میں بھلائی موجود ہو تو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اُس میں بھلائی موجود ہوگی، تو یہ اُسے پھسلا دے گی، ماسوائے اُس شخص کے، جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! اور اگر اُس میں بُرائی موجود ہوگی تو یہ زیادہ بُری بات ہے۔“

کثیر کے حوالے سے حسن بن عرفہ اور محمد بن صباح نے روایات نقل کی ہیں، اور اس کے بیٹے محمد بن کثیر کے حوالے سے ابو قاسم بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۵۷- کثیر بن معبد قیسی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۵۸- کثیر بن یحییٰ بن کثیر

یہ بصری کا شاگرد ہے اور شیعہ ہے۔ عباس غزبری نے لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے سے روک دیا تھا، ازدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں، پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

علیؑ کے اس قول کے طور پر نقل کی ہے:

ولی ابو بکر رضی اللہ عنہ وکنت احق الناس بالخلافة.

”ابو بکر خلیفہ بنے، حالانکہ خلافت کا سب سے زیادہ حق دار میں تھا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو عوانہ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے اور مجھے اُس شخص کا علم نہیں ہے، جس نے اس

روایت کو کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۹۵۹- کثیر نواء

یہ شیعہ ہے اور ضعیف راویوں میں سے ایک ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۹۶۰- کثیر (د، ت، س)

جو حضرت عبدالرحمن بن سمرہ کا غلام ہے، ابن حزم کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے، بعض ائمہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ علیؑ نے اسے ثقہ قرار

دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

(کدیر)

۶۹۶۱- کدیر رضی

یہ ابواسحاق کا استاد ہے، بعض محدثین نے انہیں صحابی قرار دیا ہے، ابوحاتم نے انہیں قوی قرار دیا ہے، امام بخاری اور امام نسائی نے

انہیں ضعیف کہا ہے، یہ غالی شیعہ تھے۔ سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے کدیر رضی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اخبرني بعمل يدخلني الجنة. قال: قل العدل،

واعط الفضل. قال: لا اطيق. قال: فاطعم الطعام، وافش السلام. قال: لا اطيق ذلك. قال: هل لك من

ابل، انظر بعيرا وسقاء، ثم انظر اهل بيت لا يشربون الماء الا غبا فاسقهم، فانه لعله لا ينفق

بعيرك ولا يتخرق سقاؤك حتى تجب لك الجنة.

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو

مجھے جنت میں داخل کر دے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کہو اور اضافی چیز کو صدقہ کر دو۔ اُس نے

عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ۔ اُس نے عرض کی: میں یہ بھی نہیں کر

سکتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ تم اونٹ اور مشکیزے کو دیکھو اور پھر اُن گھر والوں کو دیکھو

جنہیں پانی وقفے سے ملتا ہے، انہیں پانی پلاؤ، ہو سکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے فروخت ہونے سے پہلے یا تمہارے مشکیزے

کے تھک جانے سے پہلے، جنت تمہارے لیے واجب ہو جائے۔“

اس راوی نے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان من وراء کم اموراً متباحلة ردحا و بلاء مکلحا مبلحا .

”اس سے پیچھے کچھ ایسے اُمور ہوں گے جو عظیم فتنہ اور سخت بلا و قحط مثالی ہوں گے۔“

ساک بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں کد ریحی کی عیادت کرنے کے لیے اُس کے پاس گیا تو اُس کی بیوی نے مجھ سے کہا: اس کے قریب ہو جاؤ، کیونکہ یہ نماز پڑھ رہا ہے تو میں نے اُسے نماز کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا: نبی اور وصی پر سلام ہو۔ تو میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اب مجھے نہیں دیکھے گا کہ میں تمہاری عیادت کرنے کے لیے آیا ہوں۔

(کردوس، کرز)

۶۹۶۲- کردوس بن قیس

یہ کوفہ کا قاضی تھا، اس کے حوالے سے ”سنن بیہقی“ میں ایک حدیث منقول ہے جو عدالتی فیصلہ دینے کے بارے میں ہے۔ عبد الملک بن میسرہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۹۶۳- کرز تہمی

اس نے حضرت علیؑ کے حوالے سے بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، حسن بن قیس اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(کریب، کرید)

۶۹۶۴- کریب بن طیب

یہ بقیہ کے مشائخ میں سے ایک ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۶۹۶۵- کرید بن رواحہ

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ حسان بن ابراہیم اور عبد الغفار بن عبد اللہ موصلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کان ابن عباس یحدر سورة البقرة وهو جنب، ویقول: القرآن فی جوفی۔

”حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے انہما جنابت کی حالت میں سورہ بقرہ پڑھا کرتے تھے وہ کہا کرتے تھے: قرآن میرے اندر موجود

ہے۔“

(کریم، کعب)

۶۹۶۶- کریم

اس نے حارث اعور سے روایات نقل کی ہیں؛ ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی؛ یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے؛ انہوں نے اس کا نام کریم بن حارث ذکر کیا ہے۔ سعید بن منصور بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جو بھول کر روزہ کے دوران کچھ کھالینے والے کے بارے میں ہے:

قال: طعنة اطعمها الله اياه.

”تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: یہ وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے۔“

۶۹۶۷- کعب بن ذہل (د) ایادی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سے تمام بن سنج نے روایت نقل کی ہے؛ جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

۶۹۶۸- کعب بن عمرو بلخی

اس نے اسماعیل صفار سے روایت نقل کی ہے؛ جبکہ اس سے ابونرسی نے روایت نقل کی ہے؛ جو اس کے مشائخ میں سے ہے ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۶۹۶۹- کعب (ق، ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے؛ یہ ابو عامر ہے۔ یہ مدینی بزرگ ہے اور مجہول ہے۔ لیث بن ابوسلم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۷۰- کعب (ق)

اس نے اپنے آقا سعید بن عاص اموی سے روایت نقل کی ہے؛ جبکہ اس سے نبیہ بن وہب نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۷۱- کعب ابو معلی

یہ حریمی بن عمارہ کا استاد ہے؛ یہ ”مجہول“ ہے۔

(کلثوم)

۶۹۷۲- کلثوم بن اقروادعی

اس نے زربن حبیش سے روایت نقل کی ہے؛ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۹۷۳- کلثوم بن جبر (س)

اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے ابو طفیل سے بھی سماع کیا ہے اس سے اس کے بیٹے ربیعہ، دونوں حمادوں اور عبد الوارث نے روایات نقل کی ہیں، امام حاکم نے اپنی ”مستدرک“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اخذ الله البيثاق من ظهر آدم، فأخرج من صلبه ذريته نثرهم بين يديه كالذر، ثم كلمهم، فقال: السنت بربكم؟ قالوا: بلى، شهدنا ان تقولوا... الآيتين.

”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد لینے کا ارادہ کیا تو اُن کی پشت سے اُن کی ذریت کو نکال کر اپنے سامنے یوں پھیلا دیا جیسے کیڑے کوڑے ہوتے ہیں پھر اُن سے کلام کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں“ اُس کے بعد دونوں آیتیں ہیں۔ امام حاکم نے اس کی مانند روایت ”مسند عمر“ میں بھی مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۶۹۷۴- کلثوم بن جوشن (ق)

اس نے ایوب اور ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

التاجر الصدوق الامين المسلم مع النبيين والصدقيين والشهداء يوم القيامة.

”سچا اور امین مسلمان تاجر قیامت کے دن انبیاء صدیقیں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

ابن حبان نے اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت ذکر نہیں کی اور اس کی سند عمدہ ہے اور اس کا معنی بھی درست ہے۔ اور معیت سے مراد یہ نہیں ہے کہ درجہ میں بھی اُن کے ساتھ ہوگا۔

ومنه قوله تعالى: ومن يطع الله والرسول... الآية.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے۔“

۶۹۷۵- کلثوم بن زیاد

یہ دمشق کا قاضی تھا اس نے سلیمان بن حبیب سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۷۶۔ کلثوم بن محمد بن ابوسدرہ

اسحاق بن راہویہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: کلثوم حلبی نے عطاء خراسانی کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں اور دیگر راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی۔ یعقوب بن کعب، اسحاق خطلی اور ابویہام نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایت نقل کی ہیں جو مقارب الحال ہیں۔

۶۹۷۷۔ کلثوم بن مرشد کوفی

ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات بیان کیے ہیں۔ یہ ”مجهول“ ہے۔

(کلاب، کلیب)۶۹۷۸۔ کلاب بن تلید (س)

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن مسلم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۷۹۔ کلاب بن علی (س)

ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یحییٰ بن ابوکثیر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۸۰۔ کلاب بن علی عامری

منصور بن معتمر نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ پہلے والا راوی ہے۔

۶۹۸۱۔ کلیب بن ذہل (د) مصری

اس نے عبید بن جبر سے جبکہ اس سے صرف یزید بن ابوحیب نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۸۲۔ کلیب بن وائل (خ، د، ت) بکری

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ مشہور ہے، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ کافی عرصہ تک زندہ رہا تھا، یہاں تک کہ جعفر بن عون نے بھی اس سے ملاقات کی تھی۔

۶۹۸۳- کلیب، ابووائل

یہ منکر ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، قریش بن انس نے کلیب نامی اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے ہندوستان میں ایک پھول دیکھا اور اُس پھول میں سفید رنگ کے ساتھ ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا۔

(کمیل، کنانہ)

۶۹۸۴- کمیل بن زیاد نخعی

یہ حضرت علیؓ کا ساتھی ہے، عباس بن ذریح اور عبدالرحمن بن زیاد نے اس سے روایات نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: حضرت علیؓ کے بارے میں یہ افراط کا شکار شخص تھا اور اس نے اُن کے حوالے سے معضل روایات نقل کی ہیں جو انتہائی منکر ہیں، اس کی روایت سے بچا جائے گا اور اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن سعد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۹۸۵- کنانہ بن جبلیہ

اس نے براہیم بن طہمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا محل ہلوق ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ سعدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۶۹۸۶- کنانہ بن عباس (دق) بن مرداس سلمی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عرفہ کے دن ذکر کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ابو ولید طیالی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا عشیة عرفة لامته بالبغفرة والرحمة، فاجابه انی قد فعلت الا ظلم بعضهم بعضا ... الحدیث.

”نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی شام اپنی اُمت کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور فرمایا: میں نے ایسا کر دیا ہے، البتہ اگر کسی نے دوسرے پر ظلم کیا ہوگا (تو اُس کا معاملہ مختلف ہے)“

(کہمس)

۶۹۸۷- کہمس بن حسن (ع) تمیمی بصری

یہ ایک نیک اور ثقہ بندہ ہے، اس نے ابو طفیل، یزید بن شخیر اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ قطان، مقری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ثقہ“ ہے اور اس سے زیادہ ہے۔ اس کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی

ہے کہ یہ ایک دن اور ایک رات میں ایک ہزار رکعت ادا کرتا تھا۔ اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ اس کا ایک دینار گزر گیا یہ اس کو تلاش کر رہا تھا جب یہ اسے ملا تو اس نے اسے حاصل نہیں کیا اور بولا: ہو سکتا ہے یہ کسی اور کا ہو۔ یہ چونے کا کام کرتا تھا۔ یحییٰ بن کثیر بصری کہتے ہیں: ایک دفعہ ہمیں نے ایک درہم کے عوض آٹا خرید اور اسے کھالیا جب کافی عرصہ گزر گیا تو پھر اس نے اسے ماپا تو یہ اسی طرح تھا جس طرح اس نے اسے رکھا تھا (یعنی وہ آٹا کم نہیں ہوتا تھا)۔

ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے یہ بات کہی ہے: یہ ضعیف ہے ابو عباس نباتی نے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم ازدی نے یحییٰ کی طرف اس کی سند بیان نہیں کی ہے تو اس بارے میں منقطع قول کا اعتبار نہیں کیا جائے بطور خاص جب امام احمد نے کہیں کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ”ثقة“ ہے اور ثقہ سے بھی زیادہ تھا۔ عثمان بن دحیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن دحیم نے اسے معدن سے حاصل کیا تھا اس کے بارے میں نباتی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔

۶۹۸۸۔ کہمس بن منہال (خ۔ مقرونا)

اس نے سعید بن ابو عمرو سے روایات نقل کی ہیں اس پر قدریہ فرقہ سے تعلق کا الزام ہے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے جس کی وجہ سے امام بخاری نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے اور وہ حدیث یہ ہے جسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے بعد ادائیگی کی شرط والی بیع سے منع کیا ہے۔“

(کوثر)

۶۹۸۹۔ کوثر بن حکیم

اس نے عطاء اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں یہ کوفہ کارہنے والا تھا جس نے ”حلب“ میں رہائش اختیار کی تھی۔ مبشر بن اسماعیل اور ابونصر تمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو زرہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے حلب میں ابو میمون احمد بن محمد بن میمون بن ابراہیم بن کوثر بن حکیم بن ابان بن عبد اللہ بن عباس ہمدانی حلبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

تو اس نے اپنے دادا کے دادا کوثر کا نسب یوں بیان کیا اور ان کی کنیت ابو خالد بیان کی۔

امام احمد فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔ ہشیم ابونصر تمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان ابا بکر بعث یزید بن ابی سفیان الی الشام، فبشی معهم نحواً من میلین، فقیل له: یا خلیفة رسول اللہ، لو رکت؟ قال: لا، انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من اغبرت قدماه فی سبیل اللہ حرمها اللہ علی النار.

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابوسفیان کو شام بھیجا اور خود دو میل تک اُن لوگوں کے ساتھ چلتے ہوئے گئے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! اگر آپ سوار ہو جائیں تو یہ مناسب ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں پاؤں کے لیے جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما النجاة من هذا الامر؟ قال: شهادة ان لا اله الا اللہ وانی رسول اللہ.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس معاملہ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یوم القيامة اول یوم نظرت فیہ عین الی اللہ عزوجل.

”قیامت کا دن وہ پہلا دن ہوگا جس میں آنکھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گی۔“

(کیسان)

۶۹۹۰- کیسان ابو عمر

ایک قول کے مطابق یہ ابو عمر و قصار ہے، اس نے یزید بن بلال سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کیسان ابو عمر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ضعیف الحدیث ہے، اس راوی نے یزید بن بلال جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں، اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رایة علی رضی اللہ عنہ عنہ حمراء مکتوب فیہا: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا دیکھا ہے، وہ سرخ رنگ کا تھا اور اُس میں ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن ربیعہ، عبدالصمد بن نعمان اور عبید اللہ بن موسیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں،

تاہم اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس راوی نے یزید بن بلال کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا یغسلہ غیرى، فانه لا یرى احد عورتى الا طست عیناہ ...
الحديث.

”نبی اکرم ﷺ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو میرے علاوہ اور کوئی غسل نہ دے اور میری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھے، آنکھیں بند کر کے مجھے غسل دیا جائے۔“

یہ روایت انتہائی منکر ہے اس راوی نے یزید بن بلال کے حوالے سے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صتم فاستاکوا بالغذاة ولا تستاکوا بالعشی، فان الصائم اذا یبست شفتاه کان له نور بین عینیه
یوم القیامة.

”جب تم لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو تو صبح کے وقت مسواک کر لو اور شام کے وقت مسواک نہ کرو، کیونکہ روزہ دار شخص کے ہونٹ جب خشک ہو جاتے ہیں تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کا باعث ہوگی۔“

۶۹۹- کیسان؛ ابوبکر

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

﴿ حرف اللام ﴾

(لقمان لقیط)

۶۹۹۲- لقمان بن عامر (د، س)

یہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے، یہ صدوق ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۹۹۳- لقیط

اس نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گرمی میں روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۹۹۴- لقیط محاربی

یہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور رات کے وقت لکڑیاں اکٹھی کیا کرتا تھا۔ اس میں تشیع پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے اس کی نسبت لوط کی طرف کی ہے اور شرقی بن قظامی کی طرف کی ہے۔

حافظ نے ان لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے: جو شخص روایات حاصل کرنا چاہتا ہو وہ انہیں قنادہ ابو عمرو بن العلاء ابن جعد بن یونس بن حبیب ابو عبیدہ، مسلم بن محارب، ابو عاصم نبیل، ابو عمر ضریٰ، خلاد بن زید، محمود بن حفص بن عائشہ، عبید اللہ بن محمد کے حوالے سے ابو یقظان سے حاصل کر لے اور حکیم بن آدم سے حاصل کر لے، کیونکہ یہ لوگ مامون ہیں۔

(لمازہ لہیعہ)

۶۹۹۵- لمازہ بن زبار (د، ت، ق)، ابو ولید

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور واقعہ جمل کے وقت موجود تھا، یہ ناصبی تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور یزید کی تعریفیں کیا کرتا تھا۔

۶۹۹۶- لہیعہ بن عقبہ (ق)

یہ عبد اللہ کا والد ہے، اس کے بارے میں ازدی نے کلام کیا ہے، ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

(لوذان، لوط)

۶۹۹۷- لوزان بن سلیمان

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۹۸- لوط بن یحییٰ، ابوحنیف

یہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے اور جلنے والا شخص ہے اس نے تاریخی روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے صعق بن زہیر، جابر جعفی اور مجالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مدائنی اور عبدالرحمن بن مغراء نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 170 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔)

(لیث)

۶۹۹۹- لیث بن انس

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے ایک قول کے مطابق یہ قدریہ اور صفری فرقہ سے تعلق رکھتا تھا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۰۰۰- لیث بن حماد، اصطخری

اس نے ابو یوسف قاضی سے روایات نقل کی ہیں، امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۰۰۱- لیث بن داؤد، قیسی

اس نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے انتہائی منکر روایت نقل کی ہے جو ابن اعرابی کی ”معجم“ میں منقول ہے۔

۷۰۰۲- لیث بن سالم

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبید بن واقد نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۷۰۰۳- لیث بن ابوسلیم (عو، م۔ مقرونا) کوفی لیشی

یہ علماء میں سے ایک ہے، امام احمد فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے، تاہم لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ اور

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ سنت کا عالم تھا، محدثین نے اس حوالے سے اسے منکر قرار دیا ہے کہ اس نے عطاء طاؤس اور مجاہد کو جمع کر دیا تھا اور یہی کافی ہے۔ عبدالوارث کہتے ہیں: یہ علم کا بڑا ماہر تھا۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں: لیث سب سے زیادہ نمازیں پڑھنے والا اور نفلی روزے رکھنے والا شخص تھا اور جب یہ کسی چیز پر واقع ہوتا تھا تو پھر اسے چھوڑتا نہیں تھا۔ ابن شوذب نے لیث کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے کوفہ میں سب سے پہلے شیعور کا زمانہ پایا ہے وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ ابن علیہ ابو معاویہ اور دوسرے لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن ادریس کہتے ہیں: میں جب بھی اس کے پاس بیٹھا تو میں نے اس سے ایسی بات سنی جو میں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو دیکھا کہ ان کی کسی بھی شخص کے بارے میں رائے اتنی زیادہ بُری نہیں تھی جتنی لیث، محمد بن اسحاق اور ہمام کے بارے میں تھی، کوئی بھی شخص ان کے بارے میں ان کی رائے تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: لیث، عطاء بن سائب سے زیادہ ضعیف تھا۔ مؤمل بن فضل کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث بن ابوسلیم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے اسے دیکھا ہوا ہے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا میں عام طور پر دن چڑھ جانے کے بعد اس کے پاس سے گزرتا تھا اور یہ اُس وقت مینار پر چڑھا ہوا اذان دے رہا ہوتا تھا۔

اس راوی نے مجاہد اور عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُس شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس نے روزہ کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا تھا: تم غلام آزاد کرو! اُس نے عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قربانی کرو! اُس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کر سکتا، تو یہاں پر قربانی کرنے کا ذکر منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ات امرأة فقلت: يا رسول الله، ما حق الزوج على زوجته؟ قال: لا تمنعه نفسها، ولو كانت على ظهر قتب، ولا تصوم الا باذنه الا الفريضة، فان فعلت لم يقبل منها. قالت: يا رسول الله، وما حق الزوج على زوجته؟ قال: لا تصدق بشيء من بيته الا باذنه، فان فعلت كان له الاجر وبعيها الوزر، ولا تخرج من بيته الا باذنه، فان فعلت لعنتها ملائكة الرحمة وملائكة الغضب حتى تموت او تتوب. قالت: يا نبي الله، وان كان لها ظالما؟ قال: وان كان لها ظالما قانت. والذي بعثك بالحق لا يملك على احد بعد هذا ما عشت.

”ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ عورت اُسے اپنے پاس آنے سے روکے نہیں، خواہ وہ عورت اُس وقت اونٹ پر بیٹھی ہوئی ہو اور شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے البتہ غرض روزہ رکھ سکتی ہے، اگر وہ عورت ایسا کرے گی (یعنی نفلی روزہ رکھے

گی) تو یہ اُس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا۔ اُس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ اپنے گھر میں سے اُس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ نہ کرے، اگر وہ عورت ایسا کرتی ہے تو اُس مرد کو اجر ملے گا اور عورت کو گناہ ہوگا اور وہ عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے، اگر وہ ایسا کرے گی تو رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اُس وقت تک اُس پر لعنت کرتے رہیں گے جب تک اُس کا انتقال نہیں ہو جاتا یا وہ واپس نہیں آ جاتی۔ اُس خاتون نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر وہ شوہر اُس پر ظلم کرتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ مرد اُس پر ظلم کرتا ہو۔ اُس عورت نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب جب تک میں زندہ رہوں گی میں کسی کے ساتھ شادی نہیں کروں گی۔“

اس روایت کو جریر نے لیث کے حوالے سے عطاء سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا یرکب البحر الا حاج او معتبر او غاز.

”جج کرنے والے، عمرہ کرنے والے، یا جنگ میں حصہ لینے والے کے علاوہ اور کوئی شخص سمندر کا سفر نہ کرے۔“

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی منقول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من قال انا عالم فهو جاهل. ”جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں عالم ہوں تو درحقیقت وہ جاہل ہوتا ہے۔“

امام طبرانی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان فی امتی نیفا وسبعین داعیاً الی النار، ولو شئت انباتکم باسمائہم واسماء آبائہم.

”نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میری امت میں ستر سے زیادہ لوگ جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے، اگر میں چاہوں تو تمہیں اُن کے نام اور اُن کے باپ داداؤں کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔“

اس روایت کو تینوں راویوں نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے، عمار بن محمد نے لیث بن ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان بالیین ماء یقال له زعاق، من شرب منه مات، فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجہ الیہ: ایہا الماء اسلم فقد اسلم الناس، فکان بعد ذلك من شرب منه حم ولا یبوت.

”ببین میں ایک چشمہ تھا، جس کا نام زعاق تھا، جو شخص اُس میں سے پانی پی لیتا تھا وہ مر جاتا تھا، جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ نے اُس کی طرف پیغام بھیجا کہ اے پانی! تم سلامتی دو، تو لوگ سلامتی میں رہیں گے، اُس کے بعد جو شخص اُس سے پانی پیتا تھا وہ زندہ رہتا تھا اور مرنا نہیں تھا۔“

یہ روایت حسن بن عرفہ نے اس سے نقل کی ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ولد له ثلاثة اولاد لم يسم احدهم محمدا فقد جهل.

”جس شخص کے تین بیٹے ہو جائیں اور اُس نے ان میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھا ہو تو اُس نے جہالت کا مظاہرہ کیا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خياركم بينكم من اكرمكم للنساء.

”تم میں سے سب سے بہتر وہ اوگ ہیں جن کے کندھے سب سے زیادہ نرم ہوں اور وہ عورتوں کی سب سے زیادہ عزت کرتے ہوں (یا عورتوں کے لیے سب سے زیادہ مہربان ہوں)۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كان له امام فقراء ته له قراءة.

”جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اُس کی قرأت ہوگی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو ان رجلا صام لله يوما تطوعا ثم اعطى ملء الارض ذهبا لم يستوف ثوابه دون يوم الحساب.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دن کا نفل روزہ رکھے اور پھر اُسے زمین جتنا سونا دیا جائے تو بھی یہ چیز اُس کے ثواب کے برابر نہیں ہو سکے گی جو قیامت کے دن سے پہلے اُسے ملے گا۔“

ایک قول کے مطابق لیث نامی اس راوی کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔

۷۰۰۴۔ لیث بن سعد (ع) فہمی ابوالحارث

یہ جلیل القدر اہل علم اور ائمہ میں سے ایک ہیں اور کسی اختلاف کے بغیر ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شیوخ اور سماع کے بارے میں تساہل سے کام لیتے ہیں؛ ویسے یہ اہل معرفت ہیں۔ ابولید طیلسی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ لیث نے بکیر بن اشج کے حوالے سے مناوالت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ لیث نے یہ بات کہی ہے کہ بکیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے لیث نے بکیر سے تقریباً تیس احادیث کا سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر نہایتی نے لیث کا تذکرہ ”الکامل“ پر اپنی ”تذیل“ میں نہ کیا ہوتا تو میں بھی ان کا ذکر نہ کرتا؛ کیونکہ یہ امام مالک اور سفیان سے کم مرتبہ کے نہیں ہیں اور جہاں تک لیث میں موجود تساہل کا تعلق ہے تو یہ بھی جواز کی دلیل ہے کیونکہ وہ پیشوا ہیں۔

۷۰۰۵۔ لیث بن سعد نصیبی

فخر علی نے اپنی سند کے ساتھ جعفر بن فضل جو مصر کا وزیر تھا، اُس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں لیث بن سعد نصیبی کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کروں گا کیونکہ وہ ضعیف ہے۔

۷۰۰۶۔ لیث بن عمرو بن سام

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۰۰۷۔ لیث بن محمد موقری

۷۰۰۸۔ لیث بن ابو مریم

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) متروک ہیں۔

۷۰۰۹۔ لیث بن ابو مساور

اس نے عبداللہ بن عمر عمری سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

